www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ بستم (۲۰)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام ثناءاللہ امرتسریؒ کی خدمات (۱)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ بستم (۲۰)
	تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمات (۱)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۷۴
سال اشاعت	۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	۸
اخبار اہل حدیث امرتسر	۵۳
رفع عیسیٰ پر ثنائی تحریر	۶۳
قادیانی دلائل مماۃ مسیح کا ثنائی ردّ	۷۵
کونے کی آخری اینٹ	۹۳
بروزی نبوت	۹۷
الہامات مرزا	۱۰۳
دیباچہ طبع سوم	۱۰۳
دیباچہ طبع ششم	۱۰۷
قادیانی پیش گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم	۱۱۰
قادیانی پیش گوئی بابت لیکھ رام	۱۵۳
قادیانی پیش گوئی متعلق سلطان محمد	۱۶۴
قادیانی پیش گوئی متعلق محمدی بیگم	۱۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پیش گوئی بابت مولانا بٹالوی ؒ ورفقاءہ	۱۸۷
پیش گوئی متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ	۲۰۲
قادیانی پیش گوئی متعلق طاعون پنجاب	۲۱۶
پیش گوئی متعلق حفاظت قادیان از طاعون	۲۱۸
پیش گوئی متعلق عمر مرزا	۲۱۴
پیش گوئی متعلق ثناء اللہ: ورود قادیان	۲۲۵
تخر ج الصّدور الی القبور	۲۳۶
ہفوات مرزا	۲۳۸
ثنائی مضامین دراہل حدیث امرتسر	**۲۵۰**
مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ؒ	۲۵۰
مرزا قادیانی عدالت میں	۲۵۱
مرزا قادیانی کھل کھیلے	۲۵۸
سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ	۲۶۱
مرزا قادیانی کا مہمل الہام	۲۶۹
مرزائیوں کا جلسہ لاہور میں	۲۷۰
مرزا قادیانی، نیچری اور آریہ سماج	۲۷۱
قادیان میں طاعون	۲۷۳
مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار	۲۷۹
مرزا قادیانی	۲۸۱
مرزا قادیانی کا لیکچر	۲۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے مقدمات	۲۸۴
کھلی چٹھی بخدمت حکیم نورالدین قادیانی	۲۸۷
مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی	۲۸۹
قادیانی سری کرشن جی سیالکوٹ میں	۲۹۱
دیوالی اور کرشن قادیانی	۲۹۳
قادیانی اشتہار: امام مہدی	۲۹۵
کیا مرزائی کرشن پینتھی نہیں؟	۳۰۱
کرشن قادیانی کے متعلق	۳۰۳
قادیانی مقدمات	۳۰۵
قادیانی کاہن کی روسیاہی	۳۰۹
قیامت کا نمونہ	۳۲۸
قادیانی کاہن نہ رہ سکے	۳۲۹
مرزا قادیانی اور مرزا دہلوی	۳۳۱
کرشن قادیانی اور نجومی	۳۳۴
مرزائیوں میں طاعون	۳۳۹
قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی	۳۴۴
کرشن قادیانی اور ان کی الہامی مشین	۳۴۷
مرشن قادیانی اور پیسہ اخبار	۳۵۱
مرزائیوں کا صریح جھوٹ	۳۵۲
کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی	۳۵۵
مرزا حیرت دہلوی اور مرزا قادیانی	۳۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھسیانی بلی کھمبا نوچے	۳۵۹
مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت	۳۶۲
مرزا قادیانی کا پوتا علی گڑھ کالج میں	۳۶۵
مرزا قادیانی اور احمد مسیح دہلوی	۳۶۶
کیا ایڈیٹر الحکم مرزائی ہے	۳۶۸
حکیم نورالدین قادیانی	۳۷۲
قادیانی کے لئے ایک سچا نشان	۳۷۳
مرزا قادیانی اور ہم	۳۷۴
کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہوگئی	۳۷۸
مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن	۳۸۳
کرشن قادیانی اور پنڈت گردھاری لال منجم لاہوری	۳۸۵
کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی	۳۸۸
قادیانی گپ	۳۸۸
کرشن قادیانی اور ہم	۳۹۰
مرزا قادیانی کے استفسار کا جواب	۴۰۳
مرزا قادیانی خود جواب دیں	۴۰۶
قادیانی کھسیانی بلی	۴۰۷
قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں	۴۰۹
کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی	۴۱۴
قادیانی الہام کی گولائی	۴۱۵
میری علالت میں چہ میگوئیاں	۴۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی سے فیصلہ	۴۱۸
قادیانی دجاجلہ کی وفاداری	۴۲۱
مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر	۴۲۶
قادیانی نیرنگیاں	۴۳۸
قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ	۴۴۱
متفرقات	۴۵۸
ثنائی وردو قادیان	۴۵۸
طاعونی خبریں	۴۶۳
ثنائی تبصرہ کتب	۴۶۵
ثنائی فتاوی	۴۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جون ۱۸۶۸ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن کشمیر کے ضلع اسلام آباد (اننت ناگ) کا علاقہ ڈور تھا۔ آپ کا خاندان کشمیری النسل برہمنوں کی شاخ منٹو سے تعلق رکھتا تھا اور یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ آپ کے آباء میں سے کون سب سے پہلے مسلمان ہوا۔ آپ کے والد کا نام محمد خضر یا خضر جو تھا۔ وہ پشمینہ کے تاجر تھے اور غالباً ۱۸۶۰ء سے امرتسر متوطن ہو گئے تھے۔ نو سال کی عمر میں مولانا کے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا اور گھر میں غربت نے ڈیرہ ڈال دیا۔ آپ نے رفوگری کا فن سیکھا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ چودہ سال کی عمر تھی کہ والدہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا اور یہی عمر تھی جب آپ نے رفوگری کے ساتھ ساتھ حصول علم کا سلسلہ شروع کیا۔ ابتدائی تعلیم مولانا احمد اللہ امرتسریؒ سے حاصل کی۔ پھر استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدثؒ کے پاس وزیر آباد چلے گئے اور ان سے ۱۸۸۹ء میں سند فراغ حاصل کی۔ وہاں سے دہلی گئے اور میاں صاحب سید نذیر حسینؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ پھر چند روز سہارنپور قیام کر کے دیوبند چلے گئے جہاں مولانا محمود حسنؒ کے شاگرد ہوئے۔ وہاں سے مدرسہ فیض عام کانپور گئے اور مولانا احمد حسنؒ سے کسب فیض کر کے ۱۸۹۲ء میں دستار فضیلت حاصل کی۔ کان پور کے دوران قیام کا ایک واقعہ آپ نے مولانا ابراہیم میر کو یوں سنایا۔

جن ایام میں میں کان پور میں مولانا احمد حسن صاحب کان پوری سے علم منطق کی تحصیل کرتا تھا۔ اختلاف مذاق و مشرب کے سبب احناف سے میری گفتگو رہتی تھی۔ ان لوگوں نے مجھ پر الزام تھوپا کہ تم اہل حدیث لوگ آئمہ کے حق میں بے ادبی کرتے ہو۔ میں نے اس کے متعلق حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم ایسے شخص کو جو آئمہ دین کے حق میں بے ادبی کرے چھوٹا رافضی جانتے ہیں۔ علاوہ بریں میاں صاحب مرحوم معیار الحق میں حضرت امام ابوحنیفہ صاحب کا ذکر ان الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کرتے ہیں: امامنا وسیدنا ابوحنیفہ ان کا مجتہد ہونا متبع سنت ہونا اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ان کے فضائل میں اور آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم زینت بخش مراتب ان کے لیے ہے۔

(تاریخ اہل حدیث مصنفہ مولانا ابراہیم میر۔طبع لاہور ۱۹۵۳ء۔حاشیہ ص ۷۳)

درس نظامی کے علاوہ آپ نے علم طب بھی حاصل کیا اور اس فن میں آپ کے استاد فضل اللہ کانپوری تھے۔۱۹۰۳ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل کی ڈگری لی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ خود بتاتے ہیں کہ

مولوی احمداللہ صاحب صدر مجلس منتظمہ مدرسہ تائید الاسلام نے بمنظوری مجلس مجھے عربی طلبا کو درس دینے کے لیے کان پور سے بلایا۔ پہلا سبق جو ممبران مجلس مذکور کی موجودگی میں میرے سامنے رکھا گیا وہ صحیح بخاری کا تھا۔ جس کا پڑھنے والا ایک نوجوان طالب علم مسمی غلام رسول تھا جو مولوی غلام احمد مرحوم مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور کا برادرزادہ تھا۔علاوہ اس کے میاں عبدالرحمٰن خلف مہر رحیم بخش امرتسری معروف قاری صاحب اور خلیفہ عبدالرحمٰن ابن مولانا غلام علی قصوریؒ مرحوم مجھ سے کتب عربیہ پڑھتے تھے۔ان کے علاوہ حکیم مرزا عبدالرحیم مرزا عبدالقادر۔ٹیلر ماسٹر محمد یوسف مولوی داؤد وکیل قصور، شیخ عبدالواحد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ وغیرھم بھی عربی کتب پڑھتے تھے۔۱۸۹۸ء میں میں امرتسر کا مدرسہ چھوڑ کر مالیرکوٹلہ مدرس عربی ہوکر چلا گیا۔وہاں سے جب دوبارہ امرتسر آیا تو خوجہ برادری نے اپنی مسجد میں جمعہ پڑھانے کی مجھ سے خواہش ظاہر کی جو میں نے منظور کر لی۔اس زمانہ میں (۱۹۰۰ء) خواجگان میں سے شیخ فضل الدین اور شیخ عبدالرحیم وغیرہ ثنائی درس میں شریک ہوتے رہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

۱۹۰۴ء میں آریوں کی طرف سے امرتسر میں ایک آرین ڈی بیٹنگ کلب قائم تھی جس میں ان کے چھوٹے چھوٹے لڑکے بطور مشق اسلام پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ہمارے محلے کے چند نوجوانوں کو بھی شوق ہوا کہ ہم بھی اسی طرز پر ایک مجلس مناظرہ قائم کر کے مشق کیا کریں ان لڑکوں میں میرا لڑکا عطاءاللہ بھی تھا۔میں ان کو مشورے اور مدد دیتا رہا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

غرض تعلیم سے فارغ ہوکر آپ نے اسلامی علوم کی ترویج اور اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کا کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دیا۔اس سلسلے میں آپ نے آریہ،عیسائیوں اور قادیانیوں کے خلاف بڑے بڑے معرکے سرانجام دیئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۶ء میں جن علمائے اسلام کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا ان میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بھی شامل تھے۔آپ کی عمر اس وقت صرف ۲۸ سال تھی اور تعلیم سے فراغت حاصل کئے ابھی ۴ سال ہی ہوئے تھے۔آپ کا نام ایک سو سے زائد علماء اور مشائخ کی فہرست مدعووین میں گیارھویں نمبر پر اور بڑے بڑے معروف بزرگوں کے ناموں سے پہلے درج ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی چھوٹی عمر میں ہی آپ تحریک ختم نبوت کے حلقوں میں اپنی خدمات کے باعث ایک ممتاز مقام حاصل کر چکے تھے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس چیلنج مباہلہ کو قبول کیا تو مرزا نے بات بدل دی اور فرمایا:

میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے۔ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کرتے کہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کیلئے مجبور کریں۔اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لیے طیار بیٹھے معلوم ہوتے ہیں،پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کی رو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعے سے ہو۔مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا کسی اور بیماری سے۔پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کیلیے مستعد ہوں تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہیے کہ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں کہ اس شخص کو میں کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس دعویٰ کا میں جھوٹا ہونا یقین رکھتا ہوں۔اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں تو مجھے اس شخص سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق ہوں اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں جو کسی نامعلوم وقت میں پھر آئیں گے تو اس شخص کو ہلاک کر۔یہ چیلنج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو درحقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اس کو لفظ بلفظ نمونہ مذکورہ کے مطابق لکھنا ہوگا جو اوپر میں نے لکھ دیا ہے۔ ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا۔ پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیوں کے دستخط ہونے چاہییں اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک میں شائع ہونا چاہیے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بھیج دیں۔ مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں انہیں مباہلہ کیلئے چیلنج کروں۔ یا ان کے بالمقابل مباہلہ کروں'۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ ضمیمہ نزول المسیح المعروف اعجاز احمدی۔ ص ۱۲۱-۱۲۳)

مباہلہ دو فریقوں کے درمیان اس وقت ہوتا ہے جب وہ ایک دوسرے کیلئے بددعا کرتے ہیں۔ مرزا نے چیلنج تو دے دیا تھا لیکن جب شیخ الاسلام امرتسریؒ نے اس کے قبول کرنے کا اعلان کیا تو وہ سرے سے مکر گئے اور حکومتی معاہدے کی آڑ لے کر میدان سے بھاگ گئے۔

مباہلے کی بات کرنے کے بعد ہم آپ کو ایک اور چیلنج کا حال بتاتے ہیں جو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ۔ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور بہت سے علماء عصر کو ۱۹۰۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مقابلے میں تفسیر لکھنے کے لیے دیا تھا۔ جس کے بارے میں مرزائی یہ پروپیگنڈہ کرتے رہے ہیں (جیسا کہ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کی زندگی میں ایک مرزائی نے پیغام صلح۔ لاہور۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء کے شمارے میں لکھا) کہ علماء اسلام مقابلے میں آنے سے کتراتے رہے ہیں۔ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ مرزائیوں سے پوچھتے تھے کہ جن علماء کو مرزا صاحب نے اپنے بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا انہوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ کیا وہ مرزا صاحب سے ڈر کر ہندوستان سے باہر چلے گئے تھے؟ کیا وہ صم بکم ہو کر بیٹھے رہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ کیونکہ ان مخاطبوں میں میرا نام بھی تھا اور پیر مہر علی صاحب گولڑہ والے بھی مخاطب تھے۔ میں نے مرزا صاحب کے اشتہار مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کے جواب میں ۲۶ جولائی ۱۹۰۰ء کو اپنی آمادگی کا اشتہار دیا۔ پیر صاحب نے تو یہاں تک آمادگی ظاہر کی کہ آپ حسب اعلان گولڑہ سے چل کر لاہور پہنچ گئے۔ پیر صاحب گولڑہ کی تشریف آوری کی تقریب پر علماء اسلام بھی لاہور میں جمع ہو گئے تھے۔ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ مولوی محمد علی بھوپڑوی قاضی عبدالاحد خانپوری۔ پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور یہ خاکسار اور دوسرے علماء بکثرت شریک مجلس ہوئے۔ جب لوگ مرزا صاحب کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے تو انہوں نے جامع مسجد لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں دس علماء نے تقاریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی تھیں۔ پہلی تقریر حضرت امام عبدالجبار غزنوی کی تھی اور ساتویں تقریر مولانا امرتسری نے فرمائی۔ مہر منیر میں لکھا ہے کہ مولانا ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی تمام پیشگوئیوں کے غلط ہونے کی نسبت زبردست دلائل بیان فرمائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص کو مخاطب کرنا یا اس کی کسی تحریر کا جواب دینا بھی گویا علماء کرام کی ہتک اور ان کی شان سے بعید ہے۔ (مہر منیر۔ از مولوی فیض احمد۔ ص ۲۳۶)

بادشاہی مسجد لاہور میں ہونے والے اس جلسے کے بعد ایک قرارداد بھی پاس ہوئی جس میں کہا گیا کہ مرزا غلام احمد شرمناک دروغ گوئی سے اپنی دکان چلانا چاہتا ہے۔ اس نے شرفاء کی پگڑیاں اتارنے اور بازاری و عامیانہ حرکات سے اپنی روزی کمانے کا پاکھنڈ بنا رکھا ہے۔ اس کے عقائد وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہیں۔ اس قرارداد پر انسٹھ علماء و مشائخ کے دستخط ہیں اور ان میں نانویں نمبر پر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ کا اسم گرامی ہے۔ (مہر منیر۔ ص ۲۳۷۔ ۲۳۸)

تفسیر نویسی اور مباہلے کے چیلنج قبول کرنے کے ساتھ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ نے مرزا غلام احمد کے خلاف تحریر کے محاذ پر بھی اپنی علمی عمر کے ابتدائی دور میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ اور آپ نے ۱۹۰۱ء میں دو رسالے شائع کیے۔ ایک کا نام 'ہفوات مرزا' ہے۔ جو دس صفحات پر مشتمل تھا۔ اس میں مرزا غلام احمد کے کچھ عقائد اور تناقضات بیان کیے اور دلائل کے ساتھ بتایا کہ اس قسم کے اختلافات کا رونما ہونا ایک نبی کے ہاتھوں ممکن نہیں۔ دوسرے رسالے کا نام آپ نے 'الہامات مرزا' رکھا اور بعد میں اس کے کئی ایڈیشن اضافات کے ساتھ شائع ہوئے۔ ۱۹۰۴ء میں اس کا جو تیسرا ایڈیشن شائع ہوا تھا وہ ۱۳۲ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کتاب میں آپ نے مرزا قادیانی کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ بناوٹی ہیں اور مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔

قادیانی عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب سلطان القلم تھے اور ان کی عربی تحریریں بھی فصاحت اور بلاغت کا شاہکار ہیں۔ اور یہ کہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں چیلنج دیئے تھے کہ ان کی عربی تحریروں کے مقابلے میں عربی میں لکھا جائے۔ اس قسم کے چیلنج دیکھ کر علماء مسکرا دیتے کہ صرف ونحو اور عربی گرامر کی قیود سے آزاد عبارت کا کیا جواب لکھیں پیر مہر علی صاحب نے اپنی کتاب میں مرزا صاحب کی عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انشا پردازی کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ان کے ایک عقیدت مند مولوی محمد حسن فیضی جو مدرسہ انجمن نعمانیہ لاہور میں نائب مدرس تھے اور بے نقطہ نظم ونثر لکھنے کے باعث فیضی مشہور ہو گئے تھے ایک مرتبہ ایک طویل بے نقط قصیدہ لکھ کر مرزا غلام احمد کے پاس پہنچ گئے۔ مگر مرزا صاحب اور ان کے حاشیہ نشین تو اس قصیدے کی املاء تک پر قادر نہ ہو سکے۔ یہی وجہ تھی کہ جب مرزا صاحب نے پیر مہر علی شاہ صاحب کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تو محمد حسن صاحب نے جواباً چیلنج کیا کہ آپ میرے ساتھ اپنی ہی تمام شرائط پر تفسیر نویسی کا مقابلہ کر لیجئے (مہر۔ منیر ص ۵۵)

ادھر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن کے نام سے عربی میں تفسیر لکھی جو عرب ملکوں میں بھی مقبول ہوئی۔ ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء کو بذریعہ کھلی مطبوعہ چٹھی مولانا امرتسریؒ نے مرزا غلام احمد کو خطاب کر کے فرمایا اگر قرآنی لطائف و معارف دکھانے منظور ہوں تو میری عربی تفسیر کے مقابلہ پر ایک عربی تفسیر اسی طرز کی لکھیں۔ بعد تیار ہو جانے کے منصف مسلم الطرفین سے فیصلہ کرایا جائے گا۔ مرزا صاحب نے ساری عمر اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ اور وہ عربی میں لکھنا تو ایک طرف، اردو میں بھی کوئی تفسیر نہ لکھ سکے۔

تفسیر نویسی پر شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کی چیلنج بازی مرزا محمود احمد قادیانی کے ساتھ بھی چلتی رہی ہے۔ جیسا کہ لاہوری مرزائیوں نے ایک مرتبہ مرزا محمود احمد صاحب کو طعنہ دیتے ہوئے لکھا تھا:

کیا آپ کو علم نہیں کہ جناب میاں (محمود) صاحب نے تمام دنیا کو از راہ لاف زنی اپنے مقابل تفسیر نویسی کے لیے بلایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے تمام معارف خود بتائے گا اور سب کے سب معارف ایسے ہوں گے جو پہلی تفاسیر میں موجود نہ ہوں گے۔ مگر جب مولوی ثناء اللہ بالمقابل ڈٹ گیا اور یہاں تک میاں (محمود) صاحب کو اجازت دی کہ آپ مقابلہ کے وقت جو کتاب چاہیں ساتھ رکھ لیں میں سادہ کاغذ اور قلم لے کر مقابل میں ہوں گا تو بھی جناب میاں صاحب خاموش ہی رہے اور اب تک مولوی ثناء اللہ شرمندہ کر رہا ہے۔

(مضمون از مولوی عمر الدین شملوی قادیانی لاہوری مندرجہ پیغام صلح لاہور ۹ جون ۱۹۳۴ء)

قادیانیوں کے تعاقب میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے عدالتوں میں بھی اپنی آواز بلند کئے رکھی۔ گورداسپور کی ایک عدالت میں شہادت کے لیے کئی روز تک جاتے رہے۔ مرزا صاحب بھی عدالت میں موجود ہوتے تھے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں روز ہوتا ہے۔صرف ۲۸ اور ۲۹ کی تعطیل کی وجہ سے ناغہ رہا۔ مولوی ابوالوفا ثناءاللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بصد مشکل ختم ہوئی۔مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرت السنۃ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا چاہتا تھا کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے قدیمی سخت مخالف ہیں۔انجام کیا ہوا۔ و العلم عند اللہ۔مرزاجی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے رہتے ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ اگست ۱۹۰۴ء)۔

ایک دوسرے شمارے میں حکیم محمد دین نامی شخص نے اس مقدمے کی روئداد یوں شائع کروائی ہے:

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵ اگست کو گورداسپور پہنچا۔اور زہے قسمت کہ عدالت کے کمرے میں بینچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔مرزا صاحب بحیثیت ایک ملزم کے کچہری میں ایک خاص ممتاز جگہ پر کھڑے تھے اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث۔دونوں زبان حال سے کہہ رہے تھے خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔اتنے میں تیسرے حریف یعنی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری بلائے گئے۔مولوی صاحب موصوف پر مکرر جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے باقی ہے۔اس لیے حاکم نے ان سے پہلی دفعہ کہا تھا کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا۔چنانچہ ۱۵ اگست کو مولوی صاحب بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے تو حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا کہ آپ کتنے دنوں کا ارادہ کر کے آئے ہیں مولوی صاحب نے نہایت ہی عمدگی سے جس وقت دائیں جانب ان کے مرزا صاحب تھے اور بائیں ان کے دو وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی حاکم کو جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں جاؤنگا۔یہ کہہ کر یہ لطیفہ کہا کہ میرا آنا تو آپ کی پیش گوئی تھی جو سچی ہوگئی۔اگر بیٹے کی پیش گوئی ہوتی تو پوری نہ ہوتی۔بس یہ کہنا تھا کہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے فریاد کی کہ حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہوکر ہم پر طنز کرتا ہے۔ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔جب بہت ہی اونچے بولنے لگے ہم حیران تھے کہ یاالٰہی یہ کیا ماجرا ہے کہ خواجہ صاحب کو اتنا طیش ہوا۔آخر معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب نے یہ سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزاجی کی اس پیش گوئی کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا ذکر اہل حدیث مورخہ ۱۵ جولائی میں ہوا تھا کہ مرزاجی نے بیٹے کی ولادت کی پیش گوئی کی تھی جو آخرکار بیٹی سے متبدل ہوگئی۔آخر جب وکیل صاحب بہت ہی جھلائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت نے نہایت ہی انصاف سے مگر بڑی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ پلائی کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا تمہیں اس سے کیا؟ نہ تمہارا نام لیا نہ تمہارا ذکر کیا۔ اس لطیفے کے علاوہ اور ایک واقعہ یہ ہوا کہ خواجہ کمال الدین نے کہا کہ اربعین غزنویہ پیش ہونی چاہیے۔ اس پر مستغیث نے عذر کیا کہ اس کا مقدمے سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ بعد کسی قدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا کہ وہ پیش نہیں ہوسکتی۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کو کئی ایک پے در پے فاش ذلتیں ہوئیں اس کا سبب سوچا تو معلوم ہوا کہ انی مهين من اراد اهانتك یعنی مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا کہ جو تیری اہانت کرنا چاہے گا خدا اس کی اہانت کرے گا۔ اب گنتے جاؤ۔ اربعین پیش نہ ہوئی۔ ایک ذلت ہوئی۔ بیٹے کی پیش گوئی پوری نہ ہونے کا عدالت میں ذکر ہوا۔ یہ دوسری ذلت ہوئی۔ تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت۔ حاکم نے اس پر ڈانٹ پلائی یہ چوتھی ذلت ہوئی (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ اگست ۱۹۰۴ء) اور مرزا صاحب عدالت میں گھنٹوں کے حساب سے کھڑے رہتے تھے۔ یہ سب سے بڑی ذلت ہوئی۔ واضح ہو کہ مرزا صاحب نے قادیانی اخبار الحکم ۷ مئی میں الہامی پیش گوئی شائع کروائی تھی کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ مرزائیوں نے اس کو شہرت دے کر پبلک کی توجہ کو اس پیش گوئی کی جانب پھیرا۔ خدا خدا کر کے ایام حمل پورے ہوئے اور خبر آئی کہ ۲۵ جون کو امۃ الحفیظ پیدا ہوئی ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء منقول از الاعتصام لاہور ۲۱ نومبر ۲۰۰۳ء)

مرزا صاحب کے مریدوں سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ۱۹۰۰ء میں مدنامی ایک گاؤں میں ایک معرکہ آرا مناظرہ کیا۔

۱۹۰۲ء میں مدّ نامی گاؤں میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کا قادیانیوں سے ایک مباحثہ ہوا۔ جب قادیانی مناظرین مباحثے کے بعد قادیان پہنچے تو انہوں نے مباحثے کی روداد مرزا صاحب کے سامنے بیان کی۔ مرزا صاحب نے یہ روداد کئی روز تک قسطوں میں سنی اور اپنے مناظرین کو بتایا کہ انہوں نے کہاں کہاں غلطی کی ہے، اور انہیں دراصل کیا کرنا اور کیا کہنا چاہیے تھا۔ مرزا صاحب کے یہ نصائح بدر قادیان میں شائع ہوئے جہاں سے ہم مختصراً نقل کرتے ہیں۔

یکم نومبر (۱۹۰۲ء)... سید سرور شاہ اور عبداللہ کشمیری جو کہ موضع مد میں تبلیغ اور مباحثہ کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے گئے تھے بخیر و عافیت واپس آئے اور حضرت اقدس (مرزا) کی نیاز حاصل کی اور وہاں کے جلسہ مباحثہ کی مختصر تفصیل سنانے لگے۔ حضرت اقدس (مرزا) نے اختصار کے ساتھ ان تمام باتوں کا اعادہ کیا جو کہ آپ نے (گزشتہ) سیر میں فرمائی تھیں کہ مباحثہ میں ہماری جماعت کو کیا پہلو اختیار کرنا چاہیے پھر تمام کیفیت سننے کیلئے شام کا وقت مقرر ہوا....

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے جلوس فرماتے ہی حکم صادر فرمایا کہ مباحثہ موضع مد کی کاروائی سنائی جائے چنانچہ عبداللہ کشمیری صاحب اٹھ کر سنانے لگے۔ سب سے اول مرزا کو اس امر پر گراں افسوس ہوا کہ فریقین نے صرف بیس بیس منٹ اپنے اپنے دعاوی کے متعلق دلائل لکھنے کے لئے قبول کئے۔ مرزا نے فرمایا کہ ایسی صورت میں ہرگز مباحثہ قبول نہیں کرنا چاہیے تھا، یہ تو ایک قسم کا خون کرنا ہے۔ جب ہم مدعی ہیں تو ہمیں اپنے دلائل کے واسطے تفصیل کی ضرورت ہے جو کہ وقت چاہتی ہے ..حضرت نے اس بات کو بالکل ناپسند فرمایا کہ وقت میں کیوں تنگی اختیار کی گئی۔

پھر عبداللہ کشمیری نے وہ تمام تحریریں پڑھ کر سنائیں۔ ہماری جماعت کی طرف سے مذکورہ بالا دو اصحاب تھے اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی ثناءاللہ صاحب تھے۔

نزول مسیح اور مرزا کے مسیح موعود ہونے کے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے اور مکذب فریق نے اس کی تکذیب کے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے۔ ہر ایک فریق ہر ایک امر پر بیس منٹ تک لکھتا تھا اور سنا دیتا تھا۔ پھر ایک دوسرے کا دونوں جواب الجواب لکھتے تھے۔ بہر حال فریق مکذب نے اس مباحثہ میں قرآن کی طرف مطلق رجوع نہ کیا اور مصدق فریق نے جو جو معیار صداقت قرآن کریم پیش کئے تھے ان کا ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ چنانچہ پریذیڈنٹ جلسہ نے اٹھ کر علانیہ بیان دیا کہ فلما تو فیتنی کا جواب مولوی ثناءاللہ سے کوئی بن نہیں آیا۔ اس کی روئداد سننے پر حضرت پھر انہیں امور کا بار بار اعادہ فرماتے رہے جو کہ سیر میں مناظرہ اور مباحثہ کے متعلق فرماتے تھے تا کہ سامعین کے ذہن نشین وہ باتیں ہو جائیں۔ پھر اس کے بعد نماز عشاء ادا کر کے حضرت تشریف لے گئے۔

۲ نومبر (۱۹۰۲ء) سیر کے بعد پھر اس مناظرہ پر حضور (مرزا) نے گفتگو شروع کی ..آپ نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کل ان مولویوں کا دستور ہے ہے کہ چالیس پچاس جھوٹ ایک دفعہ ہی بیان کر دیتے ہیں اب ان سب کا فیصلہ تین چار منٹ میں دوسرا فریق کس طرح کرے ..ایسے وقت میں یہ طریق اختیار کرنا چاہیے کہ ایک اعتراض چن لیویں اور اول اس پر فیصلہ کرکے پھر آگے چلے اور دوسرا لے لیوے۔ اول قواعد مقرر کئے جائیں یہ امر بھی دیکھا جائے کہ منہاج نبوت کو مانتا ہے کہ نہیں۔ اس نے بار بار آتھم کی پیش گوئی کا تکرار کیا کہ وہ پوری نہ ہوئی اگر منہاج نبوت کا فیصلہ اول کرلیا جاتا تو اس طرح کا دھوکہ کب دے سکتا تھا۔ یونس نبی کی پیش گوئی موجود تھی اس میں کوئی شرط بھی نہ تھی۔ درمنثور میں بھی حدیث ہے کہ یونس نے کہا لن ارجع کذابا یعنی میں جھوٹا کہلا کر واپس نہ جاؤنگا۔ دیکھو اس میں کوئی شرط نہ تھی وعید میں خدا کو حق لازم نہیں آتا کہ ضرور عذاب نازل کرے.... منہاج نبوت کو دیکھا جائے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاؤں سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں.... پیغمبر خدا نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلاء آیا۔ خود آنحضرت ﷺ کا اجتہاد اس طرف دلالت کرتا تھا کہ ہم فتح کرلیں گے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ ﷺ نے سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کی طرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپ ﷺ کا اجتہاد تھا، خدا پر یہ امر لازم نہ تھا کہ ہر ایک باریک امر آپ کو بتلا دیوے۔

پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت قبول کروا کر اس کے دستخط کروا لینے چاہییں۔ پھر آتھم والی پیش گوئی کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تو یہ لکھا ہوا ہے بشرطیکہ اس کی طرف رجوع نہ کرے۔ یہ تو نہیں لکھا کہ بشرطیکہ مسلمان ہو جاوے.... عوام الناس سے ہمیشہ موٹی موٹی باتیں کرنی چاہییں۔ خدا تعالیٰ نے جو معجزات نبوت کی جز ورکھے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام فائدہ اٹھاویں کیونکہ خواص کے لئے معجزات کی ضرورت نہیں ہوتی ان کے لئے تو حقائق و معارف ہی کافی ہیں....

نماز مغرب کے بعد.. مباحثہ مدہ کے حسن و قبح پر تذکرہ کیا کہ یہ لوگ عوام کو بھڑکانے کے واسطے عجیب عجیب حیلہ گھڑتے ہیں اور حق رسی سے ان کو کوئی کام نہیں ہوتا... (اڈیٹر کا کہنا ہے کہ). ہمیشہ مباحثہ میں اس امر کا خیال رکھیں کہ لوگوں کے فہم کے مطابق باتیں کریں جو لوگ باریک بین اور نکتہ رس نہیں ہوتے ان کے روبرو باریک در باریک حقائق اور معارف بیان کرنے گویا دیدہ دانستہ مخالف کو ڈگری دینی ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ نومبر (۱۹۰۲ء) صبح سیر میں... آپ (مرزا) نے تذکرہ فرمایا کہ مباحثات میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیے کہ فریق مخالف اپنی روباہ بازی سے سامعین کو دھوکہ نہ دے جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سامعین کے باطل عقائد کے مطابق یہ لوگ ہماری طرف سے ایسی باتیں انکو سناتے ہیں جن سے وہ لوگ معاً بھڑک جاویں اور برانگیخت ہو جاویں۔ ایسی صورت میں پھر خواہ ان کے آگے کچھ ہی کہو، وہ لوگ ایک نہیں سنتے۔... ان ہمارے مخالفوں کو غلطیاں نکالنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا جب تک وہ اپنا منصب عربی دانی کا ثابت نہ کریں، تب تک ان کو غلطی نکالنے کا حق نہیں ہے۔ اعتراض کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول زبان پر پورا احاطہ ہو، اگر ان لوگوں کو عربی کا علم ہے تو ہم جو دس سال سے رسالہ لکھ لکھ کر مقابلہ پر بلا رہے ہیں انہوں نے آج تک دس سطریں ہی دکھائی ہوتیں، ورنہ جہالت سے تکذیب کرنے سے کیا بنتا ہے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ یہ لوگ بالمقابل لکھ نہیں سکتے ورنہ املاء کیا مشکل امر ہے مگر ہمارے مقابلہ میں خدا نے ان کی زبانوں کو بند کر دیا ہے۔...

ظہر کے بعد تھوڑی دیر مجلس کی مدّ کے مباحثہ کا ذکر ہوتا رہا کہ درحقیقت تو ہم نے فتح پالی ہے صرف اتنی بات ہے کہ وہ دیہات کے لوگ تھے، ان کو باریک باتوں کی سمجھ نہیں آئی۔ مجھے خوشبو آتی ہے کہ آخر کار فتح ہماری ہے۔ دسمبر (۱۹۰۲ء) کے آخر تک جو نشان ظاہر ہونے والے ہیں شاید یہ بھی ان میں سے ایک عظیم الشان نشان ہو جاوے یہ اللہ تعالی کی عادت ہے جیسے فرمایا و العاقبة للمتقين آنحضرت ﷺ کو بھی ۱۳ برس تکمکر وہات ہی پہو نچتے رہے۔...

عصر کے بعد بھی حضرت اقدس (مرزا) تشریف لا کر پھر مباحثہ کے متعلق ذکر کرتے رہے۔ ...

مغرب وعشاء کے بعد پھر مرزا، مدّہ کے مباحثہ کا ذکر کرتے رہے۔.. پھر فرمایا کہ اس دن ہم نے مناسب سمجھا تھا کہ یہ مباحثہ کی کاروائی الحکم وغیرہ میں نہ چھپے مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا...

۵ نومبر (۱۹۰۲ء)... محمد یوسف اپیل نویس نے بیان کیا کہ حضور موضع مدہ کے مباحثہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب تمہاری آنکھ کیوں نہیں اچھی کر دیتے۔ مرزا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک اندھا تھا، جیسے کہ لکھا ہے عبس و تولی ان جاءه الاعمی، وہ کیوں نہ اچھا ہوا، حالانکہ آپ تو افضل الرسل تھے۔ اور بھی اندھے تھے (مثیل مسیح ہونے کا دعوی مرزا کا تھا، آنحضرت ﷺ کا نہیں۔ اور پھر ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزے کی آنحضرت ﷺ سے درخواست ہی نہیں کی گئی تھی۔ درخواست ہوتی تو شائد اللہ تعالی اپنے حبیب کے ہاتھ سے یہ معجزہ صادر کروا دیتا۔ بہاء) ...مباحثہ کے ذکر پر فرمایا کہ شریر آدمیوں کا کام ہے کہ آنکھ کان ناک اور ٹانگ وغیرہ کاٹ کر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں یہ مباحثہ بھی ہمارے لئے ایک فتح حدیبیہ کی صلح کی طرح کسی فتح کی بنیاد نظر آتا ہے۔ (اخبار بدر قادیان۔۱۳ شعبان ۱۳۲۰ھ۔۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اوپر کی روداد مرزائی روایات سے مرزائی اخبار سے نقل ہوئی ہے اور اس میں صاف نظر آرہا ہے کہ قادیانیوں کو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ہاتھوں شکست ہوئی ہے، اور مرزا صاحب اپنے مناظرین کو بتا رہے ہیں کہ انہیں شکست کیوں ہوئی ہے۔ اور انہیں بعد وقوعہ تنبیہ کرر ہے کہ تم یوں نہ کرتے، بلکہ یوں کرتے۔ یہ بات نہ کرتے، بلکہ یہ بات کہتے۔ فلاں بات کو یوں نہ کہتے بلکہ یوں کہتے۔ اور (اس شکست پر) گھبراؤ نہیں آخری فتح ہماری ہی ہے۔ مکروہات آیا ہی کرتی ہیں وغیرہ۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اعجاز احمدی کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ مولوی جلال دین شمس قادیانی لکھتے ہیں مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی ضمیمہ کتاب نزول المسیح مرقومہ ۸ نومبر ۱۹۰۲ء جس کے ساتھ دس ہزار روپے کے انعام کا اشتہار ہے ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء کو شائع کی گئی۔ اس کی وجہ تالیف یہ ہے کہ مد ضلع امرتسر میں مولوی ثناء اللہ سے مناظرہ کے لیے مرزا صاحب نے مولوی سرور شاہ اور مولوی عبداللہ کشمیری کو بھیجا۔ دوران مباحثہ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ مرزا صاحب کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ دوسرے یہ کہ میں مرزا صاحب سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔ (جب سرور شاہ نے مد سے واپس قادیان آکر مناظرے کی کارروائی سنائی تو مرزا صاحب کہتے ہیں کہ) میں نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایک سادہ قصیدہ بنانے کے لیے روح القدس سے میری تائید فرمادے جس میں مباحثہ مد کا بھی ذکر ہو۔ اور میری وہ دعا منظور ہوگئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی (خزائن۔ جلد ۱۹۔ اعجاز احمدی۔ ابتدائیہ ص ۸)

اور یوں وہ اعجازی قصیدہ وجود میں آیا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

فجائوا بذئب بعد جهد آذابهم و نعنى ثناء اللى منه و نظهر

پھر بہت کوشش کے بعد (ہمارے مخالفین مناظرے کے لئے) ایک بھیڑیئے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہم ظاہر کرتے ہیں

و اوجس خیفة شره بعض رفقتی لما عرفوا من خبث قوم تنمروا

اور پوشیدہ طور پر میرے بعض رفیقوں (سرور شاہ وغیرہ) کے دلوں میں خوف ہوا کیونکہ قوم کی درندگی انہوں نے معلوم کر لی تھی

دفا هم عما یات ا لا ناس و حمقهم رئوا مد قوم و المدی قد شهروا

قوم کی جہالتوں نے ان (سرور شاہ وغیرہ) کو خستہ کر دیا موضع مد کو انہوں نے ایسی صورت میں دیکھا جو چھریئں نکالی ہوئی ہیں

فصاروا بمد للر ماح درية و یعلمها احمد علی المد بر

پس میرے دوست (سرور شاہ وغیرہ) مد میں تیروں کا نشانہ بن گئے اور اس بات کو احمد علی جو میر مجلس تھا خوب جانتا ہے

و انکر آیا تی و انکر دعوتی و انکر الها می و قال مزور

اور (ثناء اللہ نے) میرے نشانوں سے انکار کیا اور میری دعوت سے انکار کیا اور میرے الہام سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک جھوٹا آدمی ہے

و کذ بنی بالبخل من کل صورة و خطاء نی فی کل وعظ اذکر

اور اس (ثناء اللہ نے) نے ہر ایک صورت سے مجھے کاذب ٹھہرایا اور ہر ایک وعظ میں جو میں نے کیا مجھے خطا کی طرف منسوب کیا

فافردت افراد الحسین بکر بلا و فی الحی صر نا مثل من کان یقبر

پس اس جگہ میں اکیلا رہ گیا جیسا کہ حسین کربلا میں اور اس قوم میں ہم ایسے ہو گئے جیسا کہ مردہ دفن کیا جاتا ہے

ا لا رب خصم قد رئیت جدا له و ما رئینا مثله من یزور

خبردار ہو میں نے بہت بحث کرنے والے دیکھے ہیں مگر اس (ثناء اللہ) جیسا فریبی میں نے کوئی نہیں دیکھا

اغلط اعجازی حسین یعلمه و هیئات ماحول الجهول اتسخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میری کتاب اعجاز المسیح کی محمد حسین نے غلطیاں نکالیں۔اور یہ کہاں ہوسکتا ہےاور محمد حسین کی کیا طاقت ہے ،کیا ہنسی کرر ہا ہے

و ان کا ن فی شیء بعلم حسینکم فما لك لا تدعوه و الخصم یحصر

اور اگر تمہارا محمد حسین کچھ چیز ہے پس تو اس کو کیوں نہیں بلاتا اور دشمن سخت گرفت کر رہا ہے

و نحسبه کا لحو ت فات بنظمه متی حل بحراً نقتنصمه و ناسر

اور ہم تو اس کو ایک مچھلی کی طرح سمجھتے ہیں پس اس کی نظم پیش کر جب وہ شعر کے بحروں میں سے کسی بحر میں داخل ہوگا تو ہم اس کو شکار کرلیں گے اور پکڑ لیں گے

و ان یا تنی اصبحه کا سأ من الهدی فا حضره للا ملاء ان کان یقدر

اگر وہ میرے پاس آئے گا تو اسی صبح ہدایت کا پیالہ پلاؤں گا۔پس اس کو لکھنے کے لیے حاضر کرا گر وہ لکھنے کے لیے طاقت رکھتا ہے۔

اذا ما ابتلاه الله بالا رض سخطة بلا ئل قالوا مکر م و معزز

جب خدا نے بے زاری کے طور پر اس (محمد حسین) کو زمین لائل پور میں دی تو مخالفوں (ثناءاللہ) نے کہا کہ اس کی بڑی عزت ہے

اذا نحن بارز نا فاین حسینکم و ان کنت تحمده فا علن و اخبر

جب ہم میدان میں آئے تو تمہارا حسین کہاں ہوگا اور اگر تو اس کی تعریف کرتا ہے پس اس کو خبر دے دے

اتحسبه حیاً و تا الله اننی اراه کمن ید فی و یفنی و یقبر

کیا تو اسکو زندہ سمجھتا ہے اور بخدا میں دیکھتا ہوں اسکو مثل اس شخص کے جو کشتہ ہے اور مر گیا اور قبر میں داخل ہو گیا

و ما ان قنطنا و الر جاء معظم کذالك وحی الله یدری و یخبر

اور ہم اس (محمد حسین) کے ایمان سے ناامید نہیں ہوئے بلکہ امید بہت ہے اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے

سیبدی لك الرحمن مقسوم حبکم سعید فلا ینسیه یوم مقدر

تجھ پر خدا تعالیٰ تیرے دوست محمد حسین کا مقسوم ظاہر کر دیگا۔سعید ہے پس روز مقدر اس کو فراموش نہیں کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یحی بایدی اللہ و اللہ قادر و یا تی زمان الرشد و الذنب یغفر

اور خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائے گا اور خدا قادر ہے اور رشد کا زمانہ آئے گا اور گناہ بخش دیا جائے گا

فیسقونہ ماء الطھارۃ و التقی نسیم الصباتا تی بریا یعطر

پس پاکیزگی اور طہارت کا پانی اسے پلائیں گے اور نسیم صبا خوشبو لائے گی اور معطر کر دے گی

و ان کلا می صادق قول خا لقی و من عاش منکم بر ھۃ فسینظر

اور میرا کلام سچا ہے اور میرے خدا کا قول ہے۔ اور جو شخص تم میں سے کچھ زمانہ زندہ رہیگا وہ دیکھ لے گا

اتعجب من ھذا فلا تعجبن لہ کلا م من المو لی و وحی مطھر

کیا تو اس سے تعجب کرے گا پس کچھ تعجب نہ کر یہ خدا کا کلام ہے اور پاک وحی ہے

و ما قلتہ من عند نفسی کراجم اریت و من امر القضا اتحیر

اور میں نے اپنے ہی دل سے اٹکل بات نہیں کی بلکہ کشفی طور پر مجھے دکھلایا گیا اور میں اس سے حیران ہوں

اقلب حسین یھتدی من یظنہ عجیب و عند اللہ ھین و ایسر

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آ جائیگا یہ کون گمان کر سکتا ہے عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے

ثلثہ اشخاص بہ قد رئیتھم و منھم الٰھی بخش فاسمع و ذکر

تین آدمی اس کے ساتھ اور ہیں۔ ایک ان میں سے الٰہی بخش اکونٹنٹ ہے پس سن اور سنا دے

لعمر ک ذقنا دو ن ذنب ر ما حھم فما سر نا ا لا دعاء یکرر

تیری قسم کہ ہم نے بغیر گناہ کے ان کے نیزوں کا مزہ چکھا پس ہمیں یہی اچھا معلوم ہوا کہ ان کے حق میں دعا کرتے ہیں

متی ذکروا یغتم قلبی بذ کر ھم بما کا ن وقت بالملاقات نبشر

جب وہ ذکر کئے جاتے ہیں تو میرا دل غم ناک ہو جاتا کیونکہ یاد آتا ہے کہ ایکدن ہم ملاقات سے خوش ہوتے تھے

ء ا ر ضعت من غو ل الغلایا اباالو فا فما لك لا تخشی و لا تتفکر

کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا، اے ثناء اللہ۔ پس تجھے کیا ہو گیا کہ نہ ڈرتا ہے نہ فکر کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقرت بمد صحبتی یا اباالوفا بسب و توھین فر بی سیقھر

اے ثناء اللہ تو نے مد میں ہمارے دوستوں کو رنج پہنچایا گالی سے اور توہین سے پس میرا خدا عنقریب غالب ہو جائے گا۔ (خزائن جلد ۱۹ ضمیمہ نزول المسیح (اعجاز احمدی ص ۱۵۰۔۱۶۳)

مرزا صاحب نے اعجاز احمدی میں مولانا ثناء اللہ کو چیلنج کیا تھا کہ وہ پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے قادیان نہیں آئیں گے۔لیکن جب مولانا قادیان پہنچ گئے اور مرزا صاحب کو اپنی آمد کی اطلاع دی تو مرزا صاحب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ان کی ٹانگیں کانپنے لگیں اوران کی زبان بے قابو ہو گئی۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ جب حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اعجاز احمدی کی تصنیف کے بعد مولوی ثناء اللہ قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ اسکی دستخط وکتابت ہوئی تو اس نے ایک دفعہ اپنا ایک آدمی کسی بات کے دریافت کرنے کیلیے حضرت صاحب کے پاس بھیجا۔۔اس نے حضرت صاحب سے کوئی بات پوچھی اور حضرت صاحب نے اس کا جواب دیا۔جس پر اس نے کوئی سوال کیا۔جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ کام یا یہ بات کون کرے۔مولوی (شیر علی) صاحب کہتے ہیں کہ سوال مجھے یاد نہیں رہا مگر اس پر حضرت صاحب نے اسے فرمایا 'تو'۔مولوی (شیر علی) صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس دفعہ کے علاوہ کبھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کے منہ سے کسی شخص کو تو کہتے نہیں سنا۔موافق ہو یا مخالف۔غریب سے غریب اور چھوٹے سے چھوٹا بھی ہوتا تھا تو حضرت صاحب اسے ہمیشہ آپ کے لفظ سے مخاطب کرتے تھے۔مگر اس وقت اس شخص کو آپ نے خلاف عادت تو کا لفظ کہا اور ہم سب نے اس بات کو عجیب سمجھ کر محسوس کیا' (سیرۃ المھدی حصہ اول ص ۱۴۵) (سیدھی سی بات ہے کہ مولانا کی آمد کا سن کر مرزا صاحب حواس باختہ ہو گئے تھے)۔

اور مرزا صاحب نے مولانا امرتسری سے مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا۔اور

ملفوظات جلد ۴ کے صفحہ ۱۴۴ پر 'مولوی ثناء اللہ کا ذکر' کے عنوان سے لکھا ہے' بابو شاہ دین صاحب نے ثناء اللہ کے (قادیان) آنے کا ذکر کیا تو (مرزا غلام احمد نے) فرمایا کہ لعنت لے کر چلا گیا اور جو منصوبہ وہ گھڑ کے لایا تھا اس میں اسے کامیابی نہ ہوئی۔ہم نے اس کا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب میں کر دیا ہے اب جہلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے واپس آ کر بشرط فرصت اردو میں لکھیں گے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۵ ص ۳۴ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء)

انہی دنوں ایک مرتبہ نماز میں مرزا غلام احمد قادیانی کی امامت کے جائز ہونے کے بارے میں علماء سے سوال ہوا تو شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے لکھا

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے۔ اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے۔ پس اس کی امامت جائز نہیں۔

(علمائے اسلام کا متفقہ فتوی۔ ص ۱۶۳۔۱۷۹)۔

اور ایک مرتبہ شیخ الاسلام سے سوال ہوا کہ مرزا غلام احمد کے حق میں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ آپ نے جواب دیا کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذبہ ایک دجال ہے۔

یہ سوال جواب ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوا۔ بعد میں لوگ کہتے رہے کہ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے مرزا صاحب کو کافر نہیں کہا۔ تو آپ نے اس سوال جواب کو (جو مرزا صاحب کی زندگی کا واقعہ ہے) درج کر کے معترضین کو مخاطب کیا اور لکھا

حدیث شریف میں مدعیان نبوت کو دجال کہا گیا ہے پڑھو حدیث ثلا ثون دجالون کلھم یزعم انه نبی الله ۔ جو لفظ حدیث میں ہے وہی ہم نے کہہ دیا۔ تمہیں پسند نہ آئے تو اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔ کیا دجال کافر سے کم ہے؟ کیا دجال کافر سے بدتر نہیں؟ پھر یہ کیا ستم ہے جو ان بہتان گردوں نے روا رکھا ہے قاتلھم الله انی یئو فکون (ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء۔ ص ۴)

اس سلسلے میں مرزائیوں کی روایت سے شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کی یہ تحریر حسب حال ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث میں لکھا ہمارا اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں اور محمدیوں یا موسائیوں اور عیسائیوں کا ہے جس طرح ان دونوں میں یہ تمیز ہے کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتا ہے اسی طرح قادیانی امت ہم مسلمانوں سے (ایک رسول) زیادہ مرزا صاحب کو مانتے ہیں

(رسالہ احمدی جنوری ۱۹۱۲ء ص ۵۔ اہل حدیث ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء۔ منقول از تاریخ احمدیت۔ ج ۳ ص ۳۸۳۔۳۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزائیوں کو اسی طرح اسلام سے باہر اور کافر سمجھتے ہیں جس طرح مسلمان، عیسائیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔

مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے مرزا کا محاسبہ کیا ان سے پہلے کسی نے نہ کیا۔ کیونکہ وہ خود ہی لکھتا ہے کہ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مولانا نے اس کے دجل و کذب کا پول اس طرح کھولا کہ بیرون ہند بسنے والے لوگوں کو بھی اس کے دجال اور کذاب ہونے کی خبر مل گئی۔ جس پر مرزا خود ہی گواہی دیتا ہے کہ دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص در حقیقت مفسد ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ نیز ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا کا انداز تبلیغ ایسا کامیاب تھا کہ مرزا کو جو کامیابی ہو رہی تھی وہ رک گئی اور لوگ اس کے جال میں پھنسنے سے بچ گئے۔ اور مرزا کو اپنے دجل اور کذب کا قلعہ مسمار ہوتا نظر آنے لگا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلے کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ اپنے دور کے ایک کامیاب مناظر تھے۔ آپ سے پہلے انیسویں صدی کے اواخر میں میاں صاحب سید نذیر حسینؒ کے شاگرد مولانا سعیدؒ بنارسی ایک کامیاب مناظر تھے جن کی زندگی میں ہی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مناظروں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ پھر مدّ وغیرہ کے مناظروں میں مولانا امرتسریؒ کی کامیابی نے آپ کو شہرت عام عطا کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلم لوگ بھی آل ورلڈ مذہبی کانفرنس اور آریہ سبھا وغیرہ کے جلسوں میں آپ کو تقریر کے لیے بلانے لگے۔ جب مولانا محمد سعید صاحب بنارسی کا انتقال ہو گیا تو مولانا ثناء اللہ امرتسری کے لیے مناظرہ اور مباحثہ کا میدان اور وسیع ہو گیا۔ اور سارے ہندوستان کی نظریں آپ کی طرف اٹھنے لگیں۔ اور تمام ہندوستان سے آپ کے نام دعوت نامے آنے لگے۔ دیوریا اور نگینہ میں مسلم اور غیر مسلم پبلک نے خراج تحسین پیش کیا۔ رام پور کے مناظرہ میں نواب رام پور نے سرٹیفکیٹ دیا۔ اور لدھیانہ میں تین سو روپے انعام پایا۔

ضلع بجنور میں نگینہ کے مقام پر آریہ کا بہت زور تھا۔ وہ لوگ ہر جلسہ میں مسلمانوں کو چیلنج کر دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ بالآخران کا چیلنج قبول کرلیا گیا اور مولانا محمود حسن۔ مولانا احمد حسن مولانا محمد حسن مولانا علی احمد۔ مولانا ابو رحمت میرٹھی اور مولانا ابوالفرح پانی پتی جیسے بزرگ وہاں پہنچ گئے لیکن مناظرہ کی ذمہ داری مولانا ثناء اللہ کو سونپی گئی۔ آریہ کی طرف سے ماسٹرآتمارام مناظر مقرر ہوئے۔ پنڈت کرپارام اور لالہ وزیر چند ایڈیٹر آریہ مسافر اس کی مدد کے لیے موجود تھے۔ یہ تحریری مناظرہ الہام کے موضوع پر تھا اور حسب شرائط ۵ جون ۱۹۰۴ء سے ۱۴ جون تک جاری رہنا قرار پایا تھا۔ لیکن دو آریہ مناظر تیسرے ہی دن بھاگ کھڑے ہوئے اور پانچویں دن آخری آریہ مناظر نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔ اللہ نے مولانا امرتسری اور مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی اور گیارہ ہندو مسلمان ہو گئے۔ محمد عمر کرت پوری جو مرتد ہو کر آریہ سماج میں داخل ہو گیا تھا واپس اسلام میں چلا آیا

خورجہ ضلع بلند شہر یوپی میں ۱۹ تا ۲۱ مارچ ۱۹۱۸ء مناظرہ ہوا۔ مولانا مبارک حسین سنبھلی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم کی آریہ گزٹ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر پنڈت چندر پرکاش سے بات ہوتی رہتی تھی اور وہ اسلام کی حقیقت پا کر مسلمان ہو گئے اور عبدالرحمٰن نام رکھا جس سے آریہ کو آگ لگ گئی اور مناظرہ کی تیاری شروع ہو گئی۔ وہاں مولانا مرتضے حسن۔ سید انور شاہ کشمیری اور مولانا ابراہیم دہلوی آئے۔ مناظر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کو مقرر کیا گیا۔ ۱۹ مارچ ۱۹۱۸ء کو تحریری مناظرہ ہوا جس میں آریہ کو شکست ہوئی۔

دو مناظرے مونگ میں ہوئے۔ آپ خود لکھتے ہیں کہ:

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مقام مونگ ضلع گجرات پنجاب مرزائیہ سے مباحثہ تھا۔ مضمون مباحثہ حیات مسیح تھا جو مولانا ابراہیم سیالکوٹی نبھا رہے تھے۔ اثناء گفتگو میں فریق مخالف نے مولانا ابراہیم کو للکارا کہ جس صورت میں تــو فــی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح ہو اس کے معنی سوائے موت کے کوئی دوسرے بتا دو تو حسب اشتہار مرزا صاحب ایک ہزار روپے وہ اور ایک سو روپے میں از خود دوں گا۔ دوسرا وقت میرا تھا۔ اس لیے مولانا ابراہیم نے استغناسے اتنا فرمایا کہ میں انعام نہیں لیتا۔ انعام لینے والا بھی آ جائے گا۔ چنانچہ میں نے صدر جلسہ کو کہا کہ یہ سودا میرے ساتھ کرائیے۔ بعد گفتگو فریق ثانی کا بالفاظ ذیل چیلنج آیا

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم طبع سوم کے صفحہ ۳۷۵ میں جو چیلنج توفی کے لفظ کی نسبت ہزار روپے کا اشتہار کے ماتحت دیا ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے متعلق آج بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ پیش کردیں تو علاوہ ایک ہزار روپے کے یک صد روپے زائد میں آج دے دوں گا۔

خاکسار محمد یار مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۰ء۔

اس کا جواب فوراً وہیں دیا گیا:

چیلنج منظور ہے۔ مولوی یار محمد صاحب کا چیلنج مجھے منظور ہے۔ حسب قاعدہ گیارہ سو روپے کسی مسلمہ امین کے پاس رکھوا کر منصف منظور کریں۔ خادم دین ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں کہ مطلع بالکل صاف تھا۔ کیونکہ مدعی کے کہنے سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ منکر کے انکار سے غلط نہیں ہوتا۔ اس لیے کسی مسلمہ منصف کا تقرر ضروری ہے۔ لیکن کیا ہوا؟ اس کے بعد ایک دن اور دو شب وہاں رہے۔ انعامی پارٹی کی طرف سے صدائے برنخواست: چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۴۔۵)

☆ مونگ میں دوسرے مناظرے کی روئداد مولانا عبداللہ معمارؒ نے یوں بیان کی ہے:

مباحثہ صداقت مرزا پر ہوا۔ مولوی اللہ دتہ قادیانی نے صداقت مرزا پر تقریر کی جس میں مرزا صاحب کی (بعثت سے) پہلی زندگی کو بطور ثبوت پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ مرزا صاحب اگر جھوٹے ہوتے تو ہماری اتنی ترقی نہ ہوتی۔ مولانا ثناء اللہ نے فرمایا ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا جی نے اشتہار دیا جس کی سرخی تھی

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اس میں مرزا صاحب نے لکھا کہ ہم دونوں میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ خدا نے یہ دعا قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ پھر وہ فوت ہو گئے۔ بس فیصلہ ہو گیا اب جھگڑا کیا ہے؟

اس کے جواب میں مرزائی مناظر نے گھبراہٹ میں کہا کہ یہ دعا دراصل مباہلہ کی دعا تھی۔ چونکہ آپ (ثناء اللہ) نے اسے پسند نہ کیا اس لیے مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ پس آپ اس کو پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ مولانا نے کہا کہ تمہارے اخبار بدر میں مرزا صاحب کی زندگی میں ہی ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ فقرہ بھی تھا مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری استجابت فیصلہ کیا تھا وہ دعا کے طور پر تھا نہ کہ مباہلہ کے طور پر یہ حوالہ جیسا فیصلہ کن تھا مرزائی مناظر کے حق میں ویسا ہی پریشان کن ثابت ہوا۔ اخیر مباحثہ تک وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب نہ دے سکا۔ پھر مولانا نے مرزا صاحب کے آسمانی نکاح کا ذکر بھی کیا اور فرمایا کہ مرزا صاحب ازالہ اوہام میں کہتے ہیں آسمانی منکوحہ ہمارے نکاح میں ضرور آئے گی۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نہ آئی تو خدا کا کلام ناقص ہو جائے گا۔ پھر وہ عورت مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی۔ اس کا جواب مرزائی مناظر نے یہ دیا کہ نکاح کا ہونا مرزا سلطان محمد کے مرنے پر موقوف تھا۔ وہ چونکہ نہ مرا اس لیے نکاح نہ ہوا۔ مولانا نے فرمایا انجام آتھم میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ سلطان محمد کا میری زندگی میں مرنا تقدیر مبرم ہے۔ وہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ پس سلطان محمد کا حیات مرزا میں نہ مرنا مرزا صاحب کا ایک کذب ہے تو منکوحہ آسمانی کا مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آنا دوسرا کذب ہے۔ اس کا جواب بھی مرزائی مناظر نہ دے سکا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۸)

☆ اس کے علاوہ مولانا امرتسریؒ نے امرتسر میں مولوی غلام رسول راجیکی قادیانی (تاریخ احمدیت جلد ۵ ص ۲۱۸) سے ایک محدود اجتماع میں ۲۹۔۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء کو تحریری مباحثہ کیا۔ پہلے دن حیات و وفات مسیح کے موضوع پر بحث تھی۔ دونوں طرف سے تین تین پرچے لکھے گئے۔ دوسرے دن تصدیق و تکذیب دعاوی مرزا پر بحث ہوئی۔ اس مباحثہ میں فیصلہ کے لیے منصفین کا تقرر نہیں ہوا تھا، اور نہ عوام اس میں شرکت کے مجاز تھے۔ اس لیے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا تھا اور عوام کی خواہش تھی کہ بعد میں تقریری شکل میں بھی ایک مباحثہ ہو جائے لیکن قادیانیوں نے اسے منظور نہیں کیا۔ اس مناظرہ کی بابت اخبار بلیٹن لاہور نے لکھا

اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ کو مولوی غلام رسول پر فتح ہوئی اور مرزائی ہار گئے۔ جلسہ میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی تھے اور سب نے بالاتفاق مرزائیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔

(بلیٹن لاہور ۳ مئی ۱۹۱۶ء۔ اہل حدیث امرتسر ۱۲ مئی ۱۹۱۶ء منقول از فتنہ قادیانیت اور مولانا امرتسری۔ ص ۱۲۱)

☆ اور سرگودھا میں میر محمد اسحاق قادیانی سے ۳۔۴ دسمبر ۱۹۱۶ء ختم نبوت اور نبوت مرزا پر مباحثہ کیا۔

☆ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں انجمن اہل حدیث بھوانی ضلع حصار کا جلسہ تھا جس میں قدامت روح و مادہ پر آریوں سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا مناظرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے میں اپنا مسلک کتاب سے پڑھ کر سناتا ہوں۔ پھر آپ اس پر اعتراض کریں۔ چنانچہ آپ نے پڑھ کر سنایا کہ اللہ پاک نے فلاں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں سے اور فلاں کو فلاں سے پیدا کیا اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اس پر مناظر پنڈت نے اعترض کیا اور کہا کہ یہ غلط ہے۔قدرت سے کوئی شے پیدا نہیں ہوسکتی۔اس پر مولانا امرتسریؒ نے فرمایا کہ میں آپ کے پاس کتاب بھیجتا ہوں اس پر خط کھینچ دیجئے کہ یہ غلط ہے، تاکہ ہم اور آپ ایک ہوں اور اختلافات دور ہو جائیں۔پنڈت صاحب نے کتاب سے عبارت پڑھ کر کتاب رکھ دی کہ وہ رگ وید ہے۔اگر غلط کہتے ہیں تو آریہ ناراض ہوتے ہیں اور اگر ٹھیک کہتے ہیں تو مسلمان ٹھہرتے ہیں۔اس لیے اس مناظرے کا بہت اچھا اثر رہا۔ (الجسر البلیغ مصنفہ حافظ عنائت اللہ گجراتی۔ص ۲۶)

۱۵ نومبر ۱۹۳۰ء کو بٹالہ میں مولوی ابو العطا سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ صاحب کا ایک مناظرہ ہوا۔(تاریخ احمدیت ج ۶۔ص ۲۸۰)۔اس مناظرہ کے متعلق ۱۳۔جنوری ۱۹۳۱ء کے اہل حدیث امرتسر میں مرقوم ہے: گزشتہ نومبر میں بٹالہ کے جلسہ اہل حدیث میں ان سے گفتگو ہوئی جس کی پوری کیفیت حاضرین ہی بتا سکتے ہیں کہ آسمان وزمین سے بہت کی آواز آتی تھی مگر قادیانی پریس نے حلفیہ شائع کیا کہ ہم جیتے۔

آریہ کے خلاف شیخ الاسلام مولانا امرتسری کا تحریری کام بہت قابل قدر ہے۔آریہ سماج کے دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ جس کے چودھویں باب میں قرآن کریم پر ۱۵۹ اعتراضات کئے تو شیخ الاسلام امرتسریؒ نے اس کے جواب میں حق پرکاش لکھی اور تمام اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے

اس کے بعد ایک مسلمان عبدالغفور مرتد ہوگیا اور آریہ مذہب اختیار کرکے اپنا نام دھرم پال رکھ لیا۔ اس نے اپنا مذہب چھوڑنے پر ترک اسلام لکھی۔اس کتاب کے شائع ہونے پر مسلمانوں میں بڑی بے چینی پھیلی۔شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس کے جواب میں ترک اسلام لکھی جس سے مسلمانوں کو قلبی راحت ہوئی۔اس کے بعد دھرم پال نے تہذیب الاسلام کے نام سے چار جلدوں میں اسلام کے خلاف کتاب لکھی۔اس میں اس نے اسلام پر ۱۶۸ اعتراض کئے۔مولانا نے اس کا چار جلدوں میں تغلیب الاسلام کے نام سے جواب دیا۔اس کے بعد دھرم پال نے ایک اور کتاب نخل اسلام لکھی جس کا مولانا نے تبرا سلام کے نام سے جواب دیا۔اس کے بعد دھرم پال نے چپ سادھ لی اور کچھ عرصہ بعد قاضی سلیمان منصور پوری کی تبلیغ سے مسلمان ہوگیا اور مسلمانوں کے خلاف لکھی ہوئی اپنی کتابیں جلا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھرم پال کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں ایک کتاب حکیم نوردین قادیانی نے بھی تالیف کی تھی اور اس کا نام نور الدین رکھا تھا۔ دھرم پال نے شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ اور حکیم صاحب کے جوابات کا موازنہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

جب مولوی نور الدین نے رسالہ نور الدین کے ذریعے اور مولوی ثناء اللہ نے ترک اسلام وغیرہ کے ذریعے اسلام اور ملاازم (یعنی اقوال الرجال یا تقلید علماء) کے درمیان خط ممیّز کھینچ دیا تو میری تصانیف کی قیمت ایک دیاسلائی کے برابر رہ گئی۔ میرے اعتراضات کا جواب دینے میں نور الدین کے مصنف کا نشانہ علمی معلومات کی بدولت بے خطا ہوتا تھا مگر ترک اسلام کا وار زیادہ ستم ڈھاتا تھا جبکہ وہ میرے قلعہ کو جو میں سخت جدو جہد کے ساتھ تفسیروں کی بنا پر تعمیر کرتا تھا صرف اتنا سا فقرہ لکھ کر مسمار کر ڈالتا تھا کہ تفسیر کا جواب تفسیر لکھنے والوں سے لو، قرآن اس کا ذمہ دار نہیں۔ اس فقرہ نے ترک اسلام اور تہذیب الاسلام کو چھلنی کر ڈالا۔ میں نے نتیجہ نکال لیا کہ نور الدین کے مصنف کے ساتھ تو بحث چل سکتی ہے مگر ترک اسلام کے مصنف کے ساتھ جو ملاازم کا سرے سے ہی منکر ہے بحث کا چلنا مشکل ہے۔ مگر لطف یہ ہوا کہ نور الدین کے مصنف نے میرے مقابلہ پر دوبارہ قلم نہ اٹھایا حالانکہ میں آرزومند تھا کہ اس کے ساتھ بحث کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن ترک اسلام کے مصنف نے تہذیب الاسلام کے جواب پر پھر قلم اٹھایا۔ مگر میں اس کے ساتھ بحث کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نور الدین کے مصنف نے میرے مقابلہ پر پھر قلم نہ اٹھایا اور میں نے ترک اسلام کے مصنف کے مقابلہ میں قلم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح ہماری پہلی جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

مگر کچھ عرصہ کے بعد ملاازم کو دوبارہ رگڑنے کا خیال میرے دل میں پیدا ہوا۔ اس دفعہ میں نے تواریخ سے مدد لی۔ اور نخل اسلام کے نام سے جلی سڑی کتاب شائع کی۔ آریہ سماج کے اخبارات نے اس کتاب کا نہایت زوردار الفاظ میں ریویو کیا۔ مسلم اخبارات نے اس کے برخلاف شور مچایا۔ میں چاہتا تھا کہ پرانے ٹائپ کے ملا لوگ میرے مقابلے پر آئیں۔ تاکہ مجھے اس بات کے جاننے کا موقع ملے کہ وہ ان باتوں کا کیا جواب رکھتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس دفعہ بھی وہی ترک شیرازی (ثناء اللہ) میدان میں کودا اور یہ کہہ کر کہ قرآن مجید یا اسلام تواریخ یا تفاسیر کا جواب دہ نہیں۔ نخل اسلام پر تبرا اسلام مار کر چلتا ہوا۔ اس طرح پرانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹائپ کے جن ملانوں کو رگڑنے کے لیے میں نے یہ دوسری کوشش کی تھی وہ پھر بچ گئے۔ آخر کار میں نے اس تمام بحث کا قطعی فیصلہ کر ڈالا۔ اور ترک اسلام سے لے کر اپنی آخری تصنیف تک جس قدر کتابیں تھیں ان سب کو میں نے ۱۴ جون ۱۹۱۱ء کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔

(المسلم۔ص ۲۹۲۔دسمبر ۱۹۱۴ء۔اہلحدیث ۱۱۔۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء۔منقول از فتنۂ قادیانیت اور مولانا امرتسری ص ۲۹۳۔۲۹۴)

ایک آریہ مبلغ نے ایک کتاب بنام کتاب اللہ وید ہے یا قرآن؟ شائع کی۔ مولانا ثناء اللہ نے کتاب الرحمٰن کے نام سے اس کا جواب دیا۔ اس کے بعد آریوں نے رنگیلا رسول کے نام سے کتاب لکھی جس کے جواب میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مقدس رسول ﷺ کے نام سے یادگار کتاب لکھی۔

☆ مسیحیت کے خلاف بھی آپ کا کام بہت قابل قدر رہے۔ آپ نے عیسائی پادریوں سے مناظرے بھی کئے اور ان کے عقائد کی تردید بذریعہ تحریر بھی فرمائی۔ آپ کی کتاب اسلام اور مسیحیت کو قبول عام حاصل ہوا۔ اور نواب محمد جہانگیر والی ریاست مانگرول علاقہ کاٹھیاواڑ نے ایک خط میں کو آپ کو لکھا۔

مانگرول ۱۳ اگست ۱۹۴۱ء۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب زاد لطفہ

بعد سلام گزارش ہے کہ جہاں تک میری معلومات ہیں آپ کی ذات بابرکات کو ہند میں لاثانی عالم سمجھتا ہوں۔ اور آپ جو اسلام کی خدمت کر رہے ہیں قابل تعریف ہے۔ آپ نے جو کتاب اسلام اور مسیحیت لکھی ہے واقعی اسلام کی بہت خدمت کی ہے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ ویسے تو کوئی بھی شئے بے عیب نہیں ہوسکتی بجز ذات خداوندی کے۔ مگر یہ کتاب ہر طرح قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے تاکہ آپ صدوسی سال اسلام کی خدمت کرتے رہیں۔

والسلام نیاز مند محمد جہانگیر۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ اگست ۱۹۴۱ء ص ۷)

ہند کی تحریک آزادی میں بھی آپ حصہ لیتے رہے اور مولانا محمد میاں نے بتایا ہے:

ثناء اللہ جنود ربانیہ کی فہرست میں میجر جنرل ہے۔ یہی شخص مولوی ثناء اللہ امرتسری ہے انجمن اہل حدیث پنجاب کا صدر ہے۔ ہندوستان میں شائد سب سے ممتاز وہابی ہے۔ امرتسر سے شائع ہونے والے اردو اخبار اہل حدیث کو مرتب کرتا ہے۔ وہ ایم ابراہیم سیالکوٹی کا بڑا گہرا اور مخلص دوست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحریک شیخ الہند، محمد میاں، کراچی۔ ۱۹۸۸ء ص ۴۷۵)

ندوہ کے قیام کے سلسلے میں مولانا محمد علی مونگیری مولانا لطف اللہ علی گڈھی اور علامہ شبلی نعمانی نے جو اجلاس کان پور میں طلب کیا تھا اس میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری بھی شامل تھے۔ اور علماء میں سب سے کم عمر۔ آپ اس کی تاسیسی مجلس کے ۱۹۴۷ء تک رکن رہے۔ اور اس کی اصلاحی کمیٹی کے رکن بھی رہے حکیم اجمل خان کی دعوت پر ندوہ کا جو اجلاس ۱۹۱۲ء میں دہلی میں ہوا تھا مولانا شبلی کی تحریک پر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس کے صدر قرار پائے تھے۔

مجلس خلافت ۱۹۱۹ء میں قائم ہوئی اس کا پہلا اجلاس لکھنو میں ہوا تھا۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس میں شریک تھے

۱۹۱۹ء میں جمیعۃ علماء ہند کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے بانیوں میں مولانا عبدالباری فرنگی محلی۔ مولانا آزاد۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا احمد سعید دہلوی۔ مولانا کفائت اللہ۔ مولانا آزاد سبحانی مولانا عبد الماجد بدایونی اور مولانا امرتسری شامل تھے۔ اور مولانا ثناء اللہ کی تحریک پر اس کا پہلا اجلاس مسلم ہائی سکول امرتسر میں مولانا عبد الباری کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس کی مجلس منتظمہ میں مولانا امرتسری۔ مولانا سلامت اللہ جیراج پوری مولانا محمد اکرم خان مولانا ابراہیم سیالکوٹی مولانا داؤد غزنوی اور مولانا محمد فاخر الہ آبادی شامل تھے۔

ادھر حضرت میاں سید نذیر حسین محدث صاحب کی وفات کے بعد ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ جماعت اہل حدیث کی بھی تنظیم ہو۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اکتوبر ۱۹۰۶ء کے اہل حدیث میں ایک مضمون لکھا کہ جماعت اہل حدیث کی اجتماعی ضرورت کے لیے ایک مجلس ہونی چاہیے جس کا نام ہو اہل حدیث کانفرنس۔ اور یہ تجویز پیش کر کے انہوں نے ان علماء سے رائے دریافت کی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی احمد اللہ امرتسری، مولوی محمد حسن لدھیانوی، مولوی الٰہی بخش ہشیار پوری، حافظ عبد المنان وزیر آبادی، مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی، سید عبد السلام دہلوی، مولوی محمد بشیر سھسوانی، مولوی عبد المجید دہلوی، مولوی محمد حسین دہلوی کوئلہ فروش، مولوی عبد العزیز رحیم آبادی، حافظ عبد اللہ آروی، شاہ محمد عین الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساکن چھپرہ، مولوی عبدالجبار عمرپوری، مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ، مولوی عبدالحکیم پٹوی۔ مولوی محمد ادریس آروی۔ مولوی عبدالتواب غزنوی وغیرہ۔ اوران سے التماس کی کہ اگر وہ اس تحریک کے مئوید ہیں تو اس سلسلہ میں اپنی آراء سے جلد مطلع کریں تاکہ آرہ کے جلسہ میں جو ماہ شوال میں ہونے والا ہے اور جس میں علما اہل حدیث کی خاصی جمعیت ہوتی ہے یہ تجویز پیش ہوکر پاس ہو جائے۔ اس آواز کی عرصہ تک تائید ہوتی رہی اور پھر دسمبر ۱۹۰۶ء میں بموقع جلسہ احمدیہ آرہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی جس کے صدر حافظ غازی پوری اور سیکرٹری مولانا امرتسری مقرر ہوئے۔ اس کے بعد مولانا امرتسری ۱۹۲۸ء تک اس تنظیم کے ناظم اعلی رہے۔ ۱۹۲۸ء کے انتخابات میں قاضی سلیمان صدر اور مولانا عبدالمجید سوہدروی ناظم منتخب ہوئے۔

۱۹۲۰ء میں انجمن اہل حدیث پنجاب کا قیام عمل میں آیا تو اس کے پہلے صدر مولانا عبدالقادر قصوری اور ناظم اعلی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ منتخب ہوئے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اور مولانا محمد مستقیم سلفی نے اپنی تصانیف میں شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کی ردقادیانیت پر کتابوں کی ایک فہرست مع مختصر تعارف مرتب کی ہے۔ ہم ان بزرگوں سے استفادہ کرتے ہوئے ذیل میں ایک فہرست پیش کرتے ہیں۔ جو یوں ہے:

ہفوات مرزا۔ ۱۰ اصفحات پر مشتمل یہ رسالہ کلکتہ سے شائع ہوا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے کچھ عقائد اور تناقضات بیان کئے گئے ہیں اور بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اس قسم کے اختلافات کا رونما ہونا ایک نبی سے ممکن نہیں۔ یہ رسالہ پہلی مرتبہ الہامات مرزا کی اشاعت اول کے فوراً بعد شائع ہوا تھا۔ دوسری بار ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔

علم کلام مرزا۔ ۸۰ صفحات پر اردو میں پہلی بار ۱۹۳۲ء میں امرتسر سے شائع ہوئی۔ اس میں براہین احمدیہ کا علم کلام کی حیثیت سے جائزہ لیا گیا۔ اور ہندوستان کے بڑے بڑے علماء نے اس پر تقریظیں لکھیں۔

تاریخ مرزا۔ ۶۴ صفحات پر پہلی بار لاہور سے اردو میں ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی۔ اس میں مرزا کے سوانح خود انہی کے اشتہارات اور تالیفات کی روشنی میں لکھے گئے ہیں اور اس کی زندگی کے بہت سے گوشوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ اور میرزا قادیانی۔ ۷۶ صفحات پر اردو میں امرتسر سے پہلی مرتبہ ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں دکھایا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ میں وہی صورت اختیار کی ہے جو بہاء اللہ ایرانی نے اختیار کی تھی کتاب میں دونوں کے حالات وسوانح کا ذکر کرتے ہوئے دونوں کے دلائل اکٹھا کر کے ان پر بحث کی گئی ہے۔

فاتح قادیان۔ امرتسر سے ۱۹۱۲ء میں ۷۰ صفحات پر اردو میں شائع ہوئی۔ یہ اس مناظرے کی روئداد ہے جو آپ نے اپریل ۱۹۱۲ء میں منشی قاسم علی سے لدھیانہ میں کیا تھا۔ اس میں فریقین کی تحریریں اور منصف کا فیصلہ دیا گیا ہے۔

فیصلہ مرزا (عربی واردو) ۴۰ صفحات پر پہلی مرتبہ امرتسر سے ۱۹۳۱ء میں شائع ہوا۔ اس میں مرزا صاحب کی آخری فیصلے والی دعا اور پھر اس دعا کے نتیجے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور اس سلسلے میں قادیانیوں کی طرف سے جو ہیرا پھیریاں کی جاتی ہیں ان کی تردید فرمائی ہے یہ رسالہ انگریزی کشمیری پنجابی اور بنگالی زبانوں میں بھی شائع ہوا۔

تعلیمات مرزا۔ یہ کتاب ۷۲ صفحات پر اردو میں پہلی بار امرتسر سے ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مرزا صاحب کی تعلیم کے چار ابواب (اختلافات مرزا۔ کذب مرزا۔ نشانات مرزا۔ اخلاق مرزا) کو نقل کر کے ان کا تضاد دکھایا گیا ہے

نکاح مرزا۔ اردو میں ۲۰ صفحات پر پہلی بار امرتسر سے ۱۹۱۹ء میں شائع ہوا۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) سے متعلق پیش گوئیاں غلط ہیں۔

نکات مرزا۔ ۴۰ صفحات پر اردو میں ۱۹۲۶ء میں پہلی بار لاہور سے شائع ہوئی۔ مارچ ۱۹۲۵ء میں قادیان میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا تھا جس بعض علمائے دیوبند نے دوران تقریر مرزا صاحب کے 'معارف قرآنیہ' پر کچھ تنقید کی۔ اس پر مرزا محمود احمد نے علمائے دیوبند کو اپنے مقابل تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مرزا محمود کو لکھا:

'آپ اسی میدان میں تشریف لایئے جس میں مرزا صاحب نے امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔ میں آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ اگست ۱۹۲۵ء)۔

مرزا محمود احمد قادیانی حیلہ بازیاں کرنے لگے تو شیخ الاسلام نے پھر لکھا:

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی جامع مسجد میں آ جائیں۔ جہاں صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک مجلس ہوگی۔ جس میں میں اور آپ تفسیر لکھیں گے۔ اس طرح سے کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن، سادہ کاغذ، اور آزاد قلم ہوگا'

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء)

مرزا محمود احمد قادیانی میدان میں نہ آئے تو آپ نے یہ کتاب لکھی۔ اور آیات قرآنی کے اندر مرزا صاحب کی نکات آفرینیوں کے نہایت دلچسپ نمونے اپنے تبصروں کے ساتھ جمع کر دیئے۔

عجائبات مرزا۔ ۲۴ صفحات پر اردو میں پہلی بار ۱۹۳۳ء میں امرتسر سے شائع ہوئی۔ اس میں مرزا صاحب اور ان کے بیٹے مرزا محمود احمد کی تحریرات متعلقہ عمر دنیا اور مرزا صاحب کی پیدائش پر تبصرہ کیا گیا۔

فتح ربانی در مباحثہ قادیانی۔ ۸۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۱۶ء میں پہلی بار امرتسر سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اس مناظرے کی روئداد ہے جو شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ اور مولوی غلام رسول راجیکی مرزائی کے مابین ۲۹۔۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء بمقام امرتسر حیاۃ و وفاۃ مسیح اور صداقت مرزا پر ہوا تھا۔ رسالے کے آخر میں ایک بسیط ریویو بھی ہے

محمد قادیانی۔ ۲۴ صفحات پر اردو میں ۱۹۲۸ء میں پہلی بار امرتسر سے شائع ہوئی۔ مرزا صاحب اپنے آپ کو بروز محمد کہا کرتے تھے۔ اس لیے اس رسالہ کا نام محمد قادیانی رکھا۔ اس میں یہ دکھایا ہے کہ محمد ﷺ نے کیا کیا کام کئے اور ان کے بروز نے کیا کئے۔ تا کہ ان کاموں کی مطابقت یا عدم مطابقت سے مرزا صاحب کے صدق و کذب معلوم ہو۔

ہندوستان کے دو ریفارمر۔ اس رسالہ میں دو مدعیان اصلاح یعنی دیانند سوامی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی بدزبانیوں کے نمونے دکھا کر فیصلہ قارئین پر چھوڑا گیا ہے کہ کیا ایسے تلخ گو حضرات بھی مصلح اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریفارمر ہو سکتے ہیں؟

فسخ نکاح مرزائیاں۔ ۲۴ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ۱۹۱۸ء میں مرتب ہوا اور ۱۹۲۴ء میں امرتسر سے شائع ہوا۔ اس رسالہ میں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شرکت سے متعلق سے ۱۸۹ علماء کا فتویٰ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ کی سرپرستی میں مرتب ہو کر شائع ہوا۔ مفتیوں میں شیعہ بریلوی دیوبندی اور اہل حدیث شامل ہیں۔ فتویٰ میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی خارج عن الاسلام ہیں کسی مسلمان مرد یا عورت کا نکاح ان سے صحیح نہیں۔ اگر نکاح ہو جانے کے بعد کوئی مرزائی عقائد قبول کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی۔ ۱۲ صفحات پر یہ رسالہ پہلی بار امرتسر سے ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جب لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ۱۹۰۶ء میں صوبہ بنگال کو مشرقی اور مغربی دو حصوں میں تقسیم کیا اور اس کی منسوخی کا علان جارج پنجم شاہ انگلستان نے ۱۹۱۱ء میں اپنے دورہ ہند کے دوران کیا تو اس سے خدا کی جانب سے مرزا کی تکذیب ہوئی۔

عقائد مرزا۔ ۸ صفحات پر اردو میں یہ رسالہ ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا۔ اس میں چند قادیانی عقائد کو مع حوالہ جات پیش کیا گیا ہے۔

چیستان مرزا۔ ۸ صفحات پر یہ رسالہ پہلی بار ۱۹۲۸ء میں امرتسر سے شائع ہوا۔ اس میں مرزا صاحب کے الہامات واقوال میں تضاد ثابت کرتے ہوئے تین سو روپیہ کا چیلنج کیا گیا ہے۔ اس عنوان سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے کئی مرتبہ مرزا صاحب کے الہامات وفرمودات میں اختلافات وتضادات کا مرقع پیش کیا تھا اور انہیں حل کرنے پر انعامات دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۷ء میں مرقع قادیانی میں اس عنوان سے لکھے گئے ایک مضمون کو ایک ماہ میں حل کرنے پر ۵۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا گیا۔ ۱۵ جون ۱۹۱۷ء اہل حدیث میں اس عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں آپ نے لکھا

'اس کا جواب لاہوری پارٹی کے سرگروہ دیں تو ایک صد روپیہ اور قادیانی پارٹی کے رئیس میاں محمود احمد جواب دیں تو دو صد روپیہ کے انعام کے مستحق ہوں گے۔ فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ تین اصحاب منصف ہوں گے۔ ایک ایک فریقین کا اور تیسرا سرپنچ غیر مسلم مسلمہ طرفین ہوگا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن کسی نے جواب پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ جب آپ نے ان مضامین کو رسالے کی صورت میں شائع کیا تو دو معاملات پر بحث تھی

ا۔ مرزا صاحب کا سن بعثت۔ آپ نے بتایا کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵۔ تریاق القلوب صفحہ ۱۶، ۶۸ اور تحفہ گولڑویہ تقطیع کلاں صفحہ ۱۷ پر اپنا سن بعثت پورے ۱۳۰۰ھ بتایا ہے۔ اس کے بعد تتمہ حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۹۹ سے ایک عبارت نقل کی ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں ہوئی۔ پھر ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۷ اور صفحہ ۶۷۵ سے دو اقتباسات نقل کئے جن کا اقتضا یہ ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت ۱۲۷۴ھ میں ہوئی۔

۲۔ دوسرا مضمون مرزا صاحب کی موت کا ہے۔ ان کی پیش گوئی یہ تھی کہ میری عمر ۸۰ سال کے گردو پیش ہوگی اور مولانا امرتسریؒ نے خود مرزا صاحب ہی کی تحریروں سے بتایا ہے کہ ان کی عمر ۶۴ سال ہوئی۔

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ امرتسر سے پہلی بار ۱۹۰۹ء میں ۳۲ صفحات پر اردو میں شائع ہوا ۔اس رسالہ میں دس شہادتوں سے مرزا غلام احمد کے مسیح موعود ہونے کی تردید کی گئی ہے۔ یہ دس شہادتیں ایسے مآخذ سے فراہم کی گئی ہیں جو قادیانی حضرات کے نزدیک واجب التسلیم ہیں۔ یعنی احادیث صحیحہ۔ مرزا صاحب کی وحی والہام اور مرزا صاحب کے اپنے معیار و اقوال۔ یہ رسالہ ردمرزائیت میں لاجواب ہے۔ آپ نے اس کے جواب پر بفیصلہ منصف ایک ہزار روپیہ دینے کا اعلان کیا تھا اور اسے امپیریل بنک امرتسر میں جمع بھی کروا دیا تھا۔ لیکن کسی کو اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

☆ مرقع قادیانی۔ ۵۸ صفحات پر اردو میں امرتسر سے پہلی بار ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا۔ اس میں ان خاص خاص مضامین کو منتخب کر کے شائع کیا گیا ہے جو آپ کے رسالہ مرقع قادیانی (۱۹۰۷ء۔۱۹۰۸ء) میں شائع ہو چکے تھے

☆ زار قادیان۔ ۸ صفحات پر اردو میں ۱۹۱۷ء میں امرتسر سے پہلی بار شائع ہوا۔ ۱۹۰۷ء میں روس میں کمیونسٹ انقلاب آیا تو زار روس کے متعلق مرزا صاحب کی ایک عبارت کو سہارا بنا کر قادیانیوں نے پروپیگنڈہ کیا کہ یہ انقلاب مرزا صاحب کی پیش گوئی کے مطابق ہے جس سے آپ کے مامور من اللہ ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس رسالہ میں یہ دکھایا گیا ہے کہ خود مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق اس عبارت کا تعلق انقلاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روس سے نہیں ہے۔

نا قابل مصنف مرزا۔ یہ کتاب ۶۰ صفحات پر اردو میں پہلی مرتبہ امرتسر سے ۱۹۴۳ء میں شائع ہوئی۔ اس میں مرزا صاحب کے استدلال پر متکلمانہ طرز سے نظر ڈالی گئی ہے۔ انداز حکیمانہ ہے اور اس میں مرزا صاحب کی تین کتابوں (براہین احمدیہ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ چشمہ معرفت) کتابوں پر تنقید کر کے بتایا ہے کہ مرزا صاحب ایک نا قابل مصنف تھے۔

مکالمہ احمدیہ۔ ۵۲ صفحات پر اردو میں پہلی بار امرتسر سے ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا۔ یہ مرزائیوں کے دو فریقوں یعنی قادیانی اور لاہوری گروہوں کی تحریریں ہیں جو ان کے باہمی اختلافات پر ہیں کہ مرزا صاحب مجدد اور مسیح موعود تھے یا نبی و رسول۔

لیکھرام اور مرزا۔ ۱۶ صفحات پر اردو میں یہ رسالہ پہلی بار ۱۹۴۲ء میں امرتسر سے شائع ہوا۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ پنڈت لیکھرام پشاوری کے قتل سے متعلق مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط تھی۔

محمود مصلح موعود۔ مرزا صاحب نے ایک پیشگوئی مصلح موعود کے عنوان سے کی تھی۔ پہلے انہوں نے اپنے بیٹے بشیر کو اس کا مصداق ٹھہرایا۔ وہ مر گیا۔ پھر اپنے بیٹے مبارک کو اس کا مصداق ٹھہرایا۔ وہ بھی مر گیا۔ ۱۹۴۴ء میں مرزا محمود احمد قادیانی نے ہوشیار پور کے جلسے میں اپنے آپ کو اس کا مصداق ٹھہرایا تو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس بات کی تردید میں اگست ۱۹۴۴ء میں یہ رسالہ لکھا۔

اباطیل مرزا۔ ۱۶ صفحات پر اردو میں امرتسر سے پہلی بار ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ یہ رسالہ مولانا کے ۵ مضامین کا مجموعہ ہے جو یہ ہیں۔ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ حلف مئوکد بعذاب۔ زلزلہ بہار۔ نکاح آسمانی۔ تقریر لائل پور۔ ان مضامین میں مرزا صاحب کا کذب ثابت کیا گیا ہے۔

تحفہ احمدیہ۔ یہ کتاب ۵۲ صفحات پر اردو میں امرتسر سے پہلی مرتبہ ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی۔ اس میں مرزا صاحب نے آسمانی نکاح کے بارے میں جو پیش گوئی کی ہے اسکے جھوٹا ہونے کا ثبوت قادیانی امت کے اکابرین مثل حکیم نور دین، مولوی محمد علی، ڈاکٹر بشارت احمد، ڈاکٹر میر اسماعیل وغیرہ کی تحریرات سے دیا گیا ہے۔

صحیفہ محبوبیہ۔ اردو میں ۷۶ صفحات پر یہ کتاب بار اول ۱۹۰۹ء میں امرتسر سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ مصنفہ حکیم نورالدین کا جواب ہے جس میں انہوں نے نواب حیدرآباد کو یہ تبلیغ کی تھی کہ ہندوستان بھر میں جو طاعون قحط اور وبا پیش آئے تھے اور ۱۹۰۸ء میں آپ کے علاقے میں جو طوفان وغیرہ آیا تھا ان تمام حوادث کی خبر ہمارے مرزا صاحب نے پہلے سے دے رکھی تھی۔ مولانا نے اس کتاب میں مرزا صاحب کے صدق و کذب کو موضوع گفتگو بنایا۔

ثنائی پاکٹ بک۔ مارچ ۱۹۳۴ء میں تالیف ہوئی۔ پھر ۹۶ صفحات پر یہ کتاب دہلی سے بار دوم ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی۔ یہ پاکٹ بک نہ صرف قادیانیت بلکہ ہندو اور بہائی کے عقائد کی تردید پر بھی نہایت مختصر مگر جامع کتاب ہے۔

آفت اللہ۔ ۸ صفحات پر یہ کتابچہ بار پنجم ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا۔ قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے امیر مولوی محمد علی نے ایک رسالہ آیت اللہ لکھا تھا جس میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار سے متعلق بہت سی تاویلیں کی تھیں۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ان کا جواب آفت اللہ میں دیا۔

قادیانی مباحثہ دکن۔ ۲۴ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ پہلی مرتبہ امرتسر سے ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا۔ اس میں اس مناظرہ کی روئداد ہے جو شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ اور قادیانی علماء کے درمیان سکندرآباد دکن میں ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء کو ہوا تھا۔

عشرہ کاملہ۔ ۱۵۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب پہلی بار امرتسر سے ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں دس فصلیں قائم کر کے ہر فصل میں دس دس دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس طرح سو دلائل سے عام فہم پیرایہ میں قادیانی مذہب کی حقیقت انہی کی کتابوں سے بے نقاب کی گئی ہے۔

تفسیر بالرائے۔ یہ تالیف مئی ۱۹۳۹ء کی اور اس میں آپ نے مرزا قادیانی کی تفسیر آیات مختلفہ۔ مولوی مقبول احمد شیعہ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ مولوی محمد علی لاہوری مولوی احمد دین نیچری مرزا محمود کے تفسیری نوٹ۔ تحریرات شیخ بہاء اللہ۔ تفسیر خواجہ حسن نظامی۔ ترجمہ قرآن مولوی احمد رضا خان کا جائزہ لیا ہے

الہامات مرزا۔ پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی۔ اس کا تیسرا ایڈیشن ۱۹۰۴ء میں ۱۳۲ صفحات پر شائع ہوا۔ اس میں مرزا صاحب کے مقرر کئے ہوئے معیار پر ان کا صدق و کذب جانچا گیا ہے اور اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی درج ذیل پیش گوئیوں پر بحث کی گئی ہے متعلقہ ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی۔ متعلقہ پنڈت لیکھرام پشاوری۔ متعلقہ محمدی بیگم واحمد بیگ وسلطان محمد۔ متعلقہ مولانا محمد حسین بٹالوی ملا محمد بخش لاہوری اور مولانا ابو الحسن تبّتی۔ متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ۔ متعلقہ طاعون پنجاب۔ متعلقہ حفاظت قادیان۔ مولانا امرتسری کے قادیان نہ جانے کی پیش گوئی۔ اور عجیب پیش گوئی۔ بعد کے ایڈیشنوں میں آپ نے مرزا قادیانی کی اپنی عمر سے متعلق پیش گوئی اور آخری فیصلہ کے عنوانات کو بھی اس میں شامل کر دیا۔ پہلے دوسرے اور تیسرے ایڈیشنوں میں جو مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوئے تھے جواب دینے پر ۵۰۰' ۱۰۰۰' اور ۲۰۰۰ روپے کے انعامات کا اعلان کیا گیا تھا۔

تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار۔ ۴۸ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ پہلی بار ۱۹۳۱ء میں امرتسر سے شائع ہوا۔ ۱۹۲۵ء میں مرزا محمود احمد نے علمائے دیوبند کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا۔ علمائے دیوبند نے کسی وجہ سے اسے منظور نہ کیا تو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سامنے آ گئے اور چیلنج قبول کر لیا۔ جواب میں مرزا محمود حیلوں بہانوں سے راہ فرار اختیار کر گیا۔

بطش قدیر۔ مرزا محمود نے تفسیر کبیر کے نام سے قرآن کی تفسیر لکھی جس میں اس قدر غلطیاں تھیں کہ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں ان کو دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا کہ ان کی نشان دہی کا کام کئے بغیر میں مر گیا تو خدا مجھ سے جواب طلبی کرے گا۔ اور پھر آپ نے ایک رسالہ مرتب کیا جس میں بطور نمونہ دس غلطیاں درج کر کے ان کی وضاحت کی۔

مرزا محمود کے ساتھ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کا بسلسلہ تفسیر عرصہ تک معاملہ چلتا رہا۔ اور دونوں طرف سے اخبارات میں مضامین نکلتے۔ اس سلسلے میں شیخ الاسلامؒ کا ایک مضمون حسب ذیل ہے:

قادیان سے جب کبھی یہ آواز نکلی کہ ہم قرآن مجید کے معارف اور دقائق ایسے جانتے ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا۔ کوئی ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکے۔ ادھر سے جواب دیا گیا کہ 'ہم'۔ اس لیے کہ دوسرے علماء تو قادیان کے بڑے میاں کو قابل خطاب ہی نہ جانتے تھے چھوٹے بھئے کو کون پوچھتا۔ مگر ہمیں تو قادیان سے خاص تعلق ہے کیونکہ ہم نے تو ان سے سہ صد روپے انعام لیا ہوا ہے جو کسی اور نے نہیں لیا۔ (مرزا محمود کے تفسیر نویسی کے چیلنج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں) ہماری پہلی تیاری کے خاتمہ پر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک پرانے احمدی بابو عمر الدین شملوی نے خلیفہ صاحب قادیان کو دو مرتبہ رقعہ لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی آمادگی بابت تفسیر نویسی کا جواب دیجئے مگر خلیفہ صاحب نے ایک ہی بات کہی کہ 'ہم نے پی ہی نہیں'۔ اس کے بعد قادیان میں پھر جوش اٹھا تو ہم نے اہل حدیث مورخہ یکم جون ۱۹۳۴ء میں پھر للکارا کہ خبردار ہم جاگتے ہیں۔ بس اتنا کہنا تھا کہ چور بھاگ گیا۔ اب پھر ایک پکا احمدی تنخواہ حلال کرنے کو سامنے آیا اور وہی لکھتا ہے جو ایک پکے احمدی کے شایان شان ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

'مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو تلبیس اور باطل آرائی میں اس درجہ کمال حاصل ہے کہ یہودیوں میں بھی شائد ہی اس کی کوئی نظیر مل سکے۔ حضرت مسیح موعود یا آپ کے خدام میں سے کسی کے مقابلہ پر آنے کی آج تک آپ کو کبھی جرئت نہیں ہوئی۔ لیکن شہرت پسندی اور جاہ طلبی آپ کو نچلا بھی نہیں بیٹھنے دیتی۔ اس لیے ہر معاملہ میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑا لیتے ہیں۔ مگر جب اظہار حقیقت کا وقت آتا ہے تو نہایت ہوشیاری اور کمال عیاری کے ساتھ پہلو بچا کر نکل جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ابتدائی شورا شوری کو دیکھنے والہ جب انتہائی بے نمکی کا مشاہدہ کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے'۔ (الفضل ۸ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۵)

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کہتے ہیں) ہمارے خیال میں ایک فقرہ (قادیانی) راقم مضمون سے رہ گیا۔ وہ اگر لکھ دیتا تو ساری عبارت مزین ہو جاتی اور وہ تھا بھی بالکل صحیح۔ یعنی مولوی ثناء اللہ مقابلہ سے بھاگتا ہے تو سیدھا قادیان میں جا پہنچتا ہے (جیسا کہ جنوری ۱۹۰۳ء بڑے مرزا صاحب کے چیلنج کے جواب میں پہنچا تھا)۔

(اس کے بعد مولانا لکھتے ہیں) ناظرین تکلیف کر کے یکم جون ۱۹۳۴ء کا اہل حدیث ملاحظہ کریں۔ اس میں ہم نے کیا کمی رکھی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ بلاشرط چلے آؤ۔ جو کتاب چاہو ساتھ لے آؤ۔ ہاں آخری فیصلہ پر گفتگو کرنے کی منظوری طلب کی تھی۔ پس اگر خلیفہ قادیان خود کہیں گے کہ میں آپ سے بحث نہیں کر سکتا تو ہم اس ضمیمہ کو چھوڑ دیں گے اور محض تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں گے۔ لیکن خلیفہ صاحب کی تازہ تفسیر دیکھ کر ہمارے دل میں ایک ضروری شرط آئی ہے وہ بھی اس لیے کہ فیصلہ ہو سکے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مقابلہ ادھورا رہ جائے۔ وہ تفسیر آپ کی اس قابل ہے کہ عربی اور فارسی اور ترکی وغیرہ اسلامی زبانوں میں ترجمہ کر کے اسلامی ممالک میں بھیج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی جائے کہ دیکھئے ہمارے ہندوستان میں ایسے ایسے بلند پایہ مفسر ہیں جو قرآن کی تفسیر میں ایسے نکات بتاتے ہیں جو بقول نواب محسن الملک (مرحوم) خدا تعالیٰ کو بھی معلوم نہیں (نواب صاحب نے سرسید احمد خان کو ایک خط میں لکھا تھا کہ آپ ایسی تفسیر کرتے ہیں جو خدا کو بھی معلوم نہیں۔ یعنی آپ غلط تفسیر لکھتے ہیں)

حضرات خلیفہ صاحب قادیان سے سوال ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو مردے زندہ ہونے کا سوال کیا تھا۔ اس کا کیا مطلب تھا؟ خلیفہ صاحب نے جواب دیا اور کیا اچھا دیا' فرمایا کہ حضرت ابراہیم کا ایمان تھا کہ خدا تعالیٰ احیائے موتی کرسکتا ہے۔ مگر وہ اپنی اولاد کے متعلق یہ اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ اس پر بھی فضل ہوگا اور وہ بھی زندہ قوم بن سکے گی۔ اس کے متعلق خدا نے ان کو بتایا کہ تماری اولاد کو چار دفعہ زندہ کیا جائے گا۔ اور چار بار اس پر خاص فضل نازل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت۔ دوسری دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت۔ تیسری دفعہ رسول کریم ﷺ کے وقت اور چوتھی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے وقت۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر خدا تعالیٰ نے خاص فضل کیا۔ چار پرندوں کی تمثیل سے یہی بات بتائی گئی تھی'۔ (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۶)

ماشاءاللہ چشم بددور۔ اس تفسیر پر مفصل ریمارک تو لاہوری پیغامی کریں گے ہمیں تو صرف یہ پوچھنا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی برلاسی حضرت ابراہیم کی اولاد کب سے بنے ہیں۔ یہ تو برلاس مغل کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ حال میں جو ایڈریس وائسرائے بہادر کو احمدیوں نے دیا ہے اس میں مرزا صاحب بانی سلسلہ کو برلاس مغل کی اولاد سے بتایا ہے لیکن آج وہ ابراہیمؑ کی نسل سے سنے جاتے ہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب خود آپ ابراہیم بنتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اگر اولاد ابراہیم سے مراد امت محمدیہ پنجابیہ ہے جن کی طرف مرزا صاحب مبعوث ہوئے ہیں تو کیا پنجابی قوم ابراہیمی ہے؟ اس قسم کی اعجب العجائب تفسیر کے مصنف کی قدر کرنے والا اگر کوئی نہ ہو تو بے قدری میں لطف کیا آئے گا۔ اس لیے تفسیر نویسی کی صحت اور عمدگی کے فیصلے کے لیے کوئی غیر جانبدار عربی دان منصف ہونا چاہیے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی تحریر فیصلہ کن یا میری حلف؟ یہ رسالہ عبداللہ الہ دین مرزائی کے انعامی چیلنج کے جواب میں لکھا گیا۔اس کے علاوہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد نے بھی قادیانی حلف کی حقیقت کے عنوان سے ایک کتابچہ (شائد ۱۹۳۴ء میں) شائع کیا تھا۔افادیت کے پیش نظر ہم اس موضوع پر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا ایک مضمون یہاں نقل کرتے ہیں۔فرماتے ہیں:

جناب مرزا صاحب قادیانی (متوفی) نے میرے مؤاخذات سے تنگ آ کر ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔اس کے بعد آج کل حیدر آباد دکن سے ایک اعلان آخری فیصلہ کا نکلا ہے۔ناظرین کی اطلاع کے لیے ہم دونوں مضامین بالمقابل لکھتے ہیں۔(اس کے بعد ایک طرف مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ درج کر کے اس کے ساتھ نیا حیدر آبادی اشتہار درج کیا ہے جو یوں ہے)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو دس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء کو ایک خاص مجلس میں جس میں کہ ہمارے شہر کے ایک معزز و محترم باوقار انسان یعنی عالی جناب مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر بالقابہ بھی رونق افروز تھے۔اس بات کا اظہار کیا ہے کہ میرے حیدر آباد آنے کا اصل مقصود سیٹھ عبداللہ الہ دین ہیں تاکہ ان کو ہدایت ہو جائے۔اس لیے میں اپنے ذاتی اطمینان اور تسلی کے لیے بذات خود یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس سفر کی مقدم غرض یہی ہے کہ مجھ کو ہدایت ہو جائے تو مولوی ثناء اللہ صاحب اس حلف کے مطابق جو میں اس اشتہار میں درج کرتا ہوں قسم کھا جائیں۔مگر قبل اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حلف اٹھائیں ضروری ہوگا کہ ایک اشتہار کے ذریعہ صاف طور پر حیدر آباد و سکندر آباد میں شائع کر دیں کہ میں اس حلف کو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اپنے عقائد کے درمیان حق و باطل کے تصفیہ کا فیصلہ کن معیار قرار دیتا ہوں۔اور یہ کہ اس حلف کے بعد سال کی میعاد کے اخیر دن تک میں اس اقرار معیار فیصلہ کن کے مخالف کوئی تحریر یا تقریر نہ شائع کروں گا اور نہ بیان کروں گا۔ہاں ویسے مولوی صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کی تردید بڑے زور سے کرتے رہیں۔مگر اس حلف کے فیصلہ کن معیار ہونے سے حلف کے بعد سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر تک انکار نہ کریں۔ میری طرف سے یہ اقرار ہے کہ اگر اس حلف کے بعد مولوی صاحب ایک سال تک صحیح سلامت زندہ رہے یا ان پر کوئی عبرت ناک وغضب ناک عذاب نہ آیا تو اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ یا مولوی صاحب کے حسب خواہش مبلغ دس ہزار روپیہ مولوی صاحب موصوف کو بطور انعام کے ادا کروں گا۔

حلف کے الفاظ یہ ہیں جو مولوی ثناء اللہ صاحب جلسہ عام میں تین مرتبہ دہرائیں گے اور ہر دفعہ خود بھی اور حاضرین بھی آمین کہیں گے

'میں ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا سنا اور سمجھا۔ اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں۔ اور عبداللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار کا بھی بغور پڑھا۔ مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی والہامات جو چودھویں صدی کے مجدد وامام وقت و مسیح موعود و مھدی موعود وامتی نبی ہونے کے متعلق ہیں وہ سراسر جھوٹ وافترا اور دھوکہ وفریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔ بر خلاف اس کے عیسیٰ u وفات نہیں پائے۔ بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ اور وہی مسیح موعود ہیں۔ اور مھدی u کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔ جب ہوگا تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلا دیں گے۔ مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مھدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں۔ نہ امتی نبی ہیں۔ بلکہ ان تمام دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ اگر میرے یہ عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف وصحیح احادیث کے خلاف ہیں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب درحقیقت اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سچے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذو الجلال جو تمام زمین وآسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ پس تمام قدرتیں بھی تجھی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار اور غالب ومنتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم وخبیر وسمیع وبصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعاوی والہامات میں صادق ہیں اور جھوٹے نہیں۔ اور میں ان کے جھٹلانے اور تکذیب کرنے میں ناحق پر ہوں۔ تو مجھ پر ان کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی ایسے غضب ناک وعبرت ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا۔اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے۔آمین۔آمین‘ خاکسار عبداللہ الہ دین۔الہ دین بلڈنگس۔سکندر آباد۔۱۲فروری ۱۹۲۳ء

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) ناظرین ان دونوں عبارتوں (اشتہار مرزا بسلسلہ آخری فیصلہ اور حیدر آبادی اشتہار) کو دیکھ کر غور فرمائیں کہ فیصلہ کی جو صورت بانی مذہب مدعی وحی والہام نے قرار دی ہے وہ زیادہ مفید اور انسب ہے یا جو صورت ایک امتی نے قرار دی ہے وہ فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ بانی مذہب صاحب وحی کا فیصلہ سب پر ناطق ہوگا برخلاف امتی کے جس کا فیصلہ دوسرے شخص بلکہ اپنی اولاد پر بھی نافذ نہ ہوتا ہو۔پھر کیوں نہ بانی مذہب کی پیش کردہ صورت فیصلہ پر غور کیا جائے۔اور کیوں نہ اس کی تحقیق کی جائے۔یا سابقہ تحقیق جو شہر لدھیانہ میں ہو چکی ہے کافی سمجھی جائے۔بہر حال جدید صورت کی ضرورت نہیں۔ باوجود اس کے ہم بتاتے ہیں کہ یہ صورت فیصلہ بھی ہم نے منظور کر کے بارہا کامیابی حاصل کی ہوئی ہے۔ابھی حال ہی میں ہم نے اہل حدیث ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء میں ایک بسیط مضمون اس کے متعلق لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے

۱۔منکر نبوت (کافر) پر از روئے قرآن وحدیث حلف نہیں رکھی گئی۔ثبوت دیجئے تو حلف لیجئے

۲۔باوجود اس کے ہم بارہا حلف بھی اٹھا چکے ہیں۔یہاں تک کہ قادیان کے اسلامی جلسہ میں بھی ایک دفعہ حلف اٹھائی جو قادیان کے اخبار الفضل میں بایں الفاظ درج ہوئی تھی: میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں‘ (الفضل قادیان ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء)

غور کیجئے کہ کسی سچے نبی کا انکار خدا کی نافرمانی ہے۔جس کا ارتکاب کرنے والا یقیناً خدا کا مجرم ہے۔وہ قسم کھائے یا نہ کھائے اس کا محض انکار ہی اس کو سزا دینے کے لیے کافی ہے۔خاص کر جب وہ اپنے انکار پر حلف بھی اٹھائے تو کیوں سزایاب نہ ہو۔قابل غور ہے۔اس کے علاوہ پھر میں نے بذریعہ اشتہار مجریہ ۲ اپریل ۱۹۲۶ء اعلان کیا جس کی سرخی یہ تھی

خدا کی قسم میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعوے میں سچا نہیں جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کو بڑی تفصیل سے پہلے اخبار اہل حدیث میں لکھا پھر اشتہاری صورت میں شائع بھی کیا۔ ۱۹۲۳ء میں جب میں حیدر آباد دکن گیا تو انہی دنوں انہی مشتہر صاحب (حاجی عبداللہ الہ دین) نے دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا جس کے جواب میں میں نے وہیں اشتہار شائع کر دیا کہ

میں آپ کا روپیہ نہیں لیتا ہاں یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ آپ نے بحکم خلیفہ صاحب قادیان ایسا لکھا ہے اس لیے خلیفہ محمود احمد سے یہ اعلان کرا دیں کہ بعد حلف مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال تک زندہ رہا تو میں (محمود احمد) مرزا صاحب متوفی کو چھوڑ جاؤنگا۔

اس مطالبہ کا جواب نفی میں ملا۔ اب بھی میرا یہی مطالبہ ہے کیونکہ خطاب دراصل بانی مذہب بڑے مرزا صاحب سے تھا۔ وہ اس وقت موجود نہیں تو ان کے قائم مقام محمود احمد کو بحیثیت خلیفہ مخاطب کرتا ہوں پس وہ اعلان کر دیں کہ مولوی ثناء اللہ تکذیب مرزا صاحب پر حلف اٹھائیں تو سال کی مدت معتبر ہوگی۔ اگر سال کے اندر اندر مر جائیں تو وہ جھوٹے سمجھے جائیں گے۔ اور اگر سال تک زندہ رہیں تو دوسرے سال کے پہلے ہی روز میں اپنے والد کو دعویٰ مسیحیت میں جھوٹا جانوں گا۔

کیسی سادی شرط ہے کیونکہ یہ کوئی انصاف ہے کہ میں ایک مدت پوری کر کے ایک احمدی کا تقاضا پورا کروں۔ پھر دوسرے کا۔ پھر تیسرے کا۔ علی ہذا القیاس۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کی خواہشات پوری کرتے کرتے کسی نہ کسی مدت میں تو مروں گا اور ضرور مرونگا۔ اس لیے آئے دن کے نزاعات ختم کرنے کو ضروری ہے کہ مثل سابق کسی تابع (امتی) سے فیصلہ نہ ہو بلکہ باپ کے قائم مقام میاں محمود احمد سے معاہدہ ہو کر فیصلہ ہو جائے کیونکہ آپ مدعی کے بیٹے اور قائم مقام خلیفہ ہیں۔

پس میں منتظر ہوں کہ عبداللہ سکندر آبادی انعامی رقم تو قادیان کے قرضہ ۶۰ ہزار میں جمع کرا دیں اور میرے ساتھ فیصلہ کرنے کو خلیفہ صاحب کو تکلیف دیں پھر دیکھیں خدا کی تائید کس کو حاصل ہوتی ہے۔

گو ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ موت وحیات کا کسی کو علم نہیں تاہم خدا کی تائید پر بھروسہ ہے کہ اگر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے مذکورہ اعلان کیا تو خدا ہماری اسی طرح مدد کرے گا جس طرح اس نے ان کے باپ کے خلاف ہمیں مدد دی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب آپ نے اس سلسلے میں مرزا محمود کو سامنے آنے کی دعوت دی تو انہوں شرطیں لگانا شروع کر دیں۔اس پر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا

ہمارے مخاطب قادیانی دوست ایسے کچھ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ ٹلتے ہی نہیں۔ بڑے میاں (مرزا غلام احمد) اپنے اعلان کے موافق (کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا) انتقال فرما گئے۔اس کے بعد یہ لوگ مباحثہ میں مغلوب ہوئے۔ سہ صد جرمانہ دیا۔ تاہم آج بھی اکڑ کر بڑے زور سے اعلان کر رہے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ مئوکد بعذاب حلف اٹھائے تو دس ہزار بلکہ اکیس ہزار انعام لے۔اس کے جواب میں کہا گیا کہ بندہ خدا جدید شریعت نہ بناؤ بلکہ شریعت محمدیہ میں دکھاؤ کہ منکر (کافر) پر حلف آتی ہے؟ اور حلف بھی مئوکد بعذاب۔ بھلا ان باتوں کا کیا جواب دیں گے۔ پھر بھی ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر ہمارا مطالبہ ثابت کر دیں تو ہم ان کو مبلغ ایک سو روپیہ نقد انعام دیں گے جو مسلمہ منصف کے فیصلے کے بعد ان کے حوالے کیا جائے گا۔

آج جس مضمون پر ہم نوٹ لکھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم تقاضہ کرتے ہیں کہ ہم تمہاری مطلوبہ حلف اٹھانے کو تیار ہیں بشرطیکہ تم خلیفہ قادیان سے اعلان کرادو کہ بعد حلف مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال تک زندہ رہا تو دوسرے سال کے پہلے ہی روز میں (محمود احمد) اپنے والد کو دعویٰ مسیحیت میں جھوٹا جانوں گا۔اس کے جواب میں ایک نئی پیچ نکالی گئی ہے جس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ لوگ میرے مقابلے سے واقعی اتنا دوڑتے ہیں جتنا شیر کے مقابلے سے نہتا انسان بلکہ گیدڑ دوڑتا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں کہ جواب کیا دیتے ہیں اور کس عقل وفہم سے دیتے ہیں۔

'تم (مولوی ثناء اللہ) کم سے کم ۶۶ ہزار اہلحدیثوں کے دستخط کرا کر ہم کو بھیج دو کہ مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال کے اندر مر گئے تو ہم سارے اہل حدیث احمدی ہو جائیں گے (الفضل یکم مئی ۱۹۳۴ء ص ۸ کالم ۳)

مگر ان عقلمندوں نے یہ نہ سمجھا کہ ہم کن دو میں دخل دیتے ہیں اور کس سے ۶۶ ہزار کا مطالبہ کرتے ہیں، او عقلمندو سنو۔ میں وہ شخص ہوں جس (اکیلے) کو تمہارا نبی مخاطب کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آخری فیصلہ کی پیش گوئی میں خاص اپنی اور صرف میری شخصیت کی موت کو مدار فیصلہ قرار دیا تھا۔ کسی ایک بھی متنفس کا میرے ساتھ ضمیمہ نہیں لگایا۔ بس میں تو وہی ہوں اور میری حیثیت اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی کہ بحکم (ان ابراھیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کــــــان امۃً) میں اکیلا 'سب' ہوں۔ دوسری طرف اس وقت وہ شخصیت نہیں رہی جو پہلے تھی۔ اس لیے بطور نیابت ان کے گدی نشین کو میں مخاطب کر کے وہی نسبت تسلیم کرتا ہوں جو پہلے ہم دونوں (مرزا غلام احمد و ثناء اللہ) میں تھی۔ اس کی یہ مثال بالکل واضح ہے کہ ایڈورڈ بادشاہ انگلستان دوسرے بادشاہوں کے مخاطب ہوتے تھے۔ اب ان کے انتقال کے بعد بعینہٖ بلا کسی مزید شرط کے موجودہ بادشاہ جارج پنجم ان کے قائم مقام ہیں۔ نہ کسی بادشاہ کی طرف سے کوئی مزید شرط ہوئی نہ ان کی طرف سے ہوئی۔ بلکہ محض قائم مقامی کافی سمجھی گئی۔ ٹھیک اسی طرح بفضلہٖ تعالیٰ میری طرف سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس لیے میں تو اب بھی وہی ہوں جو پہلے تھا۔ چونکہ قادیانی پارٹی میں میرا اصل مخاطب نہیں رہا اس لیے ان کا قائم مقام بغیر کسی شرط کی کمی بیشی کے میرا مخاطب سمجھا جائے گا۔ جو کوئی مزید شرط لگاتا ہے وہ ان دو باتوں میں سے ایک کا اعلان کرے تو جواب لے

۱۔ مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ نے غلطی کی جو مجھ سے ۶۶ ہزار دستخط نہیں مانگے

۲۔ میاں محمود کا درجہ اپنے باپ سے بڑا ہے اس لیے تمہاری (ثناء اللہ) شخصیت ان کے لیے کافی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس کی تلافی کے لیے ۶۶ ہزار اشخاص کے دستخطوں کا اقرار نامہ ہونا چاہیے۔

اگر ان دو صورتوں میں سے کوئی بھی منظور نہیں تو پھر ایسی پیچ لگانے کا سبب سوائے بزدلی اور خوف قلبی کے کیا ہوسکتا ہے۔ قادیانیو۔ اپنے خلیفہ سے ہمارے مطالبہ کا اعلان کھلے کھلے الفاظ میں کراؤ اور میدان عیدگاہ امرتسر میں آ کر کافر (منکر) پر حلف کا ثبوت پیش کرو اور ساتھ ہی ہم سے حلف لے لو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ مئی ۱۹۳۴ء ص ۴۔ ۵)

پھر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا:

ہمارے قادیانی دوستوں کی عادت ہے کہ ایک غلط بات کو اتنی بار کہتے ہیں کہ سننے والہ یا تو اس کو سچ سمجھ لے یا کم از کم اس کے کذب میں متامل ہو جائے۔ لیکن یہ جادو ان کا ناواقفوں پر چل جاتا ہے واقف کار تو ان کی اس چال کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آج ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ عرصہ مدیدہ سے ان کی عادت ہے کہ جب ایک پہلو سے صاف چت گرتے ہیں تو نئی طرح ڈال کر کہتے ہیں 'پھر آؤ تو مزہ چکھو'۔ ڈپٹی آتھم عیسائی جب مرزا صاحب متوفی کی پندرہ ماہی پیشگوئی کے مطابق نہ مرا تو اس کو نئے دام میں پھنسانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مرزا غلام احمد نے قسم کا بہانہ پیش کیا کہ آتھم قسم کھائے کہ میں مرزا کی پیشگوئی سے ڈرا نہیں۔ پھر اس کی موت کیلیے ایک سال کی مدت ہوگی۔ وہ خرانٹ جو سالہا سال تک مجسٹریٹ رہ چکا تھا ان کے دام میں کیسے آتا۔ اس نے کہا منہ سنوار کر چلتے بنو۔ ایک دفعہ جس کو پچھاڑ دیا پھر اس کو منہ لگانا اچھا نہیں۔ اس کے بعد جس کسی سے بھی از راہ معجزہ یا کرامت نمائی آپ مغلوب ہوئے جھٹ کہہ دیا کہ مؤکد بعذاب حلف اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم سے آخری فیصلہ کا جو اعلان پندرہ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے کیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا غلام احمد قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مریگا۔ اس اعلان کے مطابق آپ خود ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اب ان قادیانیوں کو وہی پرانی راگنی سوجھی کہ 'مؤکد بعذاب حلف اٹھاؤ۔ پھر ایک سال تک دیکھنا کیا ہوتا ہے'

بہت عرصہ تک ہم ان کی یہ لغو کہانی سنتے رہے۔ آخر بدیں خیال کہ کب تک ہم ان کو پروپاگنڈہ کا موقع دینگے ہم نے جواب دیا کہ ہماری حیثیت منکر دعویٰ مرزا کی ہے۔ کسی نبی کے منکر کو انکار پر قسم دینی شرع میں ثابت نہیں۔ اگر ہے تو کوئی آیت یا حدیث پیش کرو ہم حلف اٹھالیں گے۔ کیسا صاف راستہ اور کیسا صریح انصاف ہے مگر انہوں نے نہ تو اپنے مطالبہ کا ثبوت دیا اور نہ اپنے دعوے کو ترک کیا۔ بعد انتظار بسیار قادیانی اخبار الفضل (۲۴ جون ۱۹۳۴ء) دیکھنے میں آیا جس میں مولوی اللہ دتا جالندھری کا مضمون دیکھا جس میں لکھا ہے:

'میں (اللہ دتا) نے مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ چیلنج منظور کرلیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مطالبہ کا ایسا زبردست اور ناقابل انکار ثبوت دیا جائے گا کہ مولوی صاحب کے لیے مؤکد بعذاب حلف کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا' (الفضل ۲۴ جون ۱۹۰۷ء ص ۶)۔ اس نوٹ کے پڑھنے سے ہمیں مسرت بھی ہوئی اور حیرت بھی۔ مسرت یوں ہوئی کہ اچھا ہے روز کا ناواجب تقاضا ختم ہو جائے گا۔ حیرت اس لیے کہ قرآن وحدیث ہمارے سامنے ہیں۔ ہمیں تو ان میں یہ حکم ملتا نہیں کہ منکر نبوت کو حلف خاص کر مؤکد بعذاب حلف دیا کرو بلکہ کافر تو محض سادے سادے لفظوں میں کہا کرتے تھے لست مرسلا تو رسول نہیں ہے۔ یہ نہ کہتے تھے کہ واللہ باللہ تو رسول نہیں ہے۔ نہ ان سے حلف کا مطالبہ ہوتا تھا پھر ہم سے یہ مطالبہ کیوں ہوتا ہے۔ کیا قادیان میں کوئی نیا قرآن اترا ہے یا نئی شریعت بن گئی ہے؟ اس لیے ہمیں مولوی اللہ دتہ کے اس دعوے سے حیرت ہوئی۔ لیکن ہم بڑی بے قراری سے آیت یا حدیث دیکھنے کے شائق رہے۔ یہاں تک کہ سارا اخبار پڑھ لیا اور ایک حرف بھی اس دعویٰ کے ثبوت پر نہ پایا۔ جس طرح قادیانی نبی نے براہین احمدیہ میں وعدہ ہی وعدہ رکھا دلیل ایک بھی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی (وعدہ یہ تھا کہ حقانیت اسلام پر تین سو دلائل دیں گے)۔ اسی طرح مولوی اللہ دتہ نے محض لفاظی میں وقت ضائع کر کے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول اور کنکریاں ڈال دیں اس کے سوا کچھ بھی نہ کیا۔ ہم الفضل کے ناظرین سے خواہ وہ احمدی ہوں یا محمدی اللہ جل شانہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں مولوی اللہ دتا جالندھری نے اس مضمون میں کس صفحہ اور کس کالم میں ثبوت دیا ہے۔ وہ عبارت نقل کر کے قلمی یا بذریعہ کسی مطبوعہ اخبار کے بھیج دیں۔

چونکہ حق تو یہ ہے کہ جب تک مدعی اپنے دعوے کا ثبوت پیش نہ کرے نہ اس پر نقض ہوتا ہے نہ معارضہ۔ اس لیے ہم ابھی خاموش ہیں۔ مگر مولوی اللہ دتہ صاحب کی علمی اور دیانتی کیفیت بتانے کو اس کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں'

آپ (مولوی ثناء اللہ) منکر نبوت کے لیے حلف مئوکد بعذاب کے عدم جواز کے مدعی ہیں اس کی دلیل پیش کرنا آپ پر واجب ہے' (الفضل مذکور ص ۷ کالم ۱)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں کہ مولوی اللہ دتہ صاحب آپ) محض تعصب اور گئو سالہ پرستی کی حمایت میں علم و دیانت کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ ہمارا دعویٰ منکر کے حق میں قسم کے عدم جواز کا نہیں بلکہ از جانب شریعت عدم مطالبہ قسم کا ہے۔ نہ سمجھے ہو تو ایک مثال میں سمجھ لو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیاء کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ اس حدیث کے ماتحت ہم قادیانی گئو سالہ پرستوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی قبر کھود کر دکھاؤ۔ جسم کو مٹی نے نقصان پہنچایا ہے یا نہیں؟ نہیں پہنچایا تو وہ حدیث مذکور کے تحت آ جائیں گے۔ قادیانی اس کے جواب میں کہیں گے کہ ایسا مطالبہ کرنے کا ثبوت شرع میں نہیں۔ اگر ثبوت ہے تو دکھاؤ ہم قبر کھود کر زیارت کرا دیں گے۔ ہم اس جواب کی تائید کریں گے حالانکہ یہ مطالبہ ایک معنی سے حدیث پر متفرع ہے۔ اسی طرح ہم تمہارے مطالبہ حلف کو از روئے شریعت اسلام غیر واجب العمل جانتے ہیں کیونکہ منکر نبوت سے مطالبہ حلف قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔

جب اس صورت میں ان کو کامیابی نظر نہ آئی تو دوسری صورت سے آئے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ 'ہم مولوی ثناء اللہ سے ان کے عقائد پر مئوکد بعذاب حلف مانگتے ہیں' (الفضل مذکور ص ۱۲ کالم ۲)

(مولانا فرماتے ہیں) اس مطالبہ کا ثبوت بھی شرع میں دکھائیے کہ ایک منکر اسلام اپنا اعتقاد ظاہر کرے تو مسلمان اسے حلف دے۔ یہ دعویٰ بھی ثبوت طلب اور محض بے بنیاد اور لغو ہے۔ اس امر کے متعلق قرآن و حدیث میں کوئی حکم نہیں۔ پھر جدید شرع بنانے والے تم کون؟

اب ہم آپ کی آگاہی کے لیے گزشتہ واقعات یاد دلاتے ہیں

۱۔ ایک دفعہ قادیان کے اسلامیہ جلسہ میں میں قسم کھا چکا ہوں جس کا اعتراف قادیانی اخبار الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء ص ۹ پر موجود ہے۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ پھر ایک دفعہ اخبار اہل حدیث ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء میں حلف اٹھا چکا ہوں

۳۔ پھر بذریعہ اشتہار کلاں جس کی سرخی ہے 'خدا کی قسم' حلف اٹھا چکا ہوں۔ قادیانیوں نے جب دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ تو حلف اٹھا گیا اور مرا بھی نہیں تو ایک پخ نکالی کہ مئوکد بعذاب قسم کھاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ میں مئوکد بعذاب قسم کھانے سے بھی نہیں ڈرتا۔ لیکن سنیئے کہ قادیانی نبی کی عادت تھی کہ جس کسی مخالف کے حق میں عذاب کی پیشگوئی کرتے اگر اس کو ذرہ سی تکلیف بھی پہنچتی جو عموماً ہر انسان کو پہنچ جاتی ہے تو آپ اس کو پیش گوئی کی زد میں لے آتے۔ چنانچہ ڈپٹی آتھم جب پندرہ ماہی پیشگوئی کی مدت گزار رہا تھا اس کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ عمر رسیدہ بوڑھا عرصہ سے پنشن خوار تھا۔ اس کی خدمت کے لیے گھر میں کوئی نہ تھا۔ اس کی لڑکی اس کو فیروز پور لے گئی۔ پس مرزا صاحب نے اس کی اتنی سی حرکت کو 'ہاویہ کا عذاب' قرار دے کر اپنی پیش گوئی کا مصداق بنا دیا۔ اور مولانا محمد حسین بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی کے حق میں ذلت کی پیشگوئی شائع کی تھی۔ اس عرصہ میں گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب کی نو آبادیوں میں مولانا موصوف کو چار مربع زمین برعائتی قیمت مل گئی تھی۔ میعاد گزرنے پر جب سوال ہوا کہ مولانا بٹالوی پر کیا ذلت ہوئی تو مرزا صاحب نے شائع کر دیا کہ زمین داری کا شغل ایک عالم کے لیے کمال ذلت ہے۔ مولوی محمد حسین کو جو زراعتی زمین ملی ہے یہی عذاب ہے (جل جلالہ) اس پر بھی سوال باقی رہا کہ مولانا ابوالحسن تبّتی کو تو زمین بھی نہیں ملی۔ جواب دیا کہ مولوی محمد حسین کے توابع میں سے ہیں۔ اس لیے ان لوگوں کو الگ ذلت کی ضرورت نہیں تھی محمد حسین کو پہنچنے والی ذلت ان لوگوں کی ذلت ہے۔ اس لیے ہم ان قادیانیوں کے مکر سے بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کسی روز زکام شدید یا بخار شدید یا کوئی اور تکلیف ہو جائے یا عیال کثیر میں سے کوئی فرد خدائی حکم کو لبیک کہہ دے تو جھٹ سے یہ لوگ شور مچا دیں گے کہ وہ دیکھو مولوی ثناء اللہ عذاب میں مبتلا ہو گیا اس لیے ہم کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہتے جو ازروئے شرع ہم پر واجب نہیں اور قادیانیوں کو اس میں جھوٹی بات بنانے کا موقع ملے

مختصر یہ ہے کہ جس چیز کا ہم سے مطالبہ کرو محض حلف کا یا مئوکد بعذاب حلف کا۔ اس کا ثبوت قرآن حدیث سے پہلے پیش کرو پھر ہم سے اس پر عمل کراؤ۔'

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۴۔ ۶)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا انتقال سرگودھا میں مارچ ۱۹۴۸ء میں ہوا۔ سید سلیمان ندوی نے اس موقع پر لکھا ہے:

کہ مولانا ثناء اللہ فن مناظرہ کے امام تھے۔ خوش بیان مقرر تھے۔ وہ سال میں ایک دو دفعہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں آتے جاتے لکھنو آتے تھے اور دارالعلوم ندوہ میں تشریف لا کر احباب سے ملتے تھے۔ اسی سلسلہ میں مجھے بھی نیاز حاصل ہوا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مرحوم مدرسہ میں تشریف لائے۔ میں مدرسہ میں تھا۔ ان کو آتا دیکھ کر ان کی طرف لپکا۔ مگر مرحوم نے میرے بجائے سبقت استاذی شمس العلماء مولانا حفیظ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف کی اور حدیث کا یہ ٹکڑا پڑھا کبر الکبر یعنی بڑے کو بڑائی دو

یہ وہ زمانہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں سے پنجاب میں فتنہ پیدا ہو گیا تھا انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف صف آرائی کی اور اس وقت سے لیکر آخر دم تک اس تحریک اور اس کے امام کی تردید میں پوری قوت صرف کردی

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا۔ اس کے حملے کو روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔ اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کردی۔ فجزاہ اللہ عن الاسلام خیر الجزاء۔ وہ مصنف بھی تھے۔ مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے جواب میں ان کے اکثر رسالے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں دو تفسیریں خاص طور پر ذکر کے قابل ہیں۔ تفسیر ثنائی اردو میں اور تفسیر القرآن بالقرآن عربی میں۔ مرحوم کو خود بھی یہ تفسیریں پسند تھیں۔ مرحوم چونکہ مناظر تھے اس لیے پہلی تفسیر میں آیات صفات کے باب میں انہوں نے شاہ ولی اللہ کی پیروی میں تاویل کی راہ اختیار کی۔ اس سے امرتسر کے غزنوی علماء اہل حدیث نے ان کی بشدت مخالفت کی۔ ۱۹۲۶ء میں جب حج کی تقریب سے خاکسار اور مرحوم اور دیگر علمائے اہل حدیث کا حجاز جانا ہوا تو یہ نزاع سلطان ابن سعود کے سامنے بھی پیش ہوا۔ اور سلطان نے کوشش کر کے فریقین میں صلح کرادی۔ مرحوم مجھ سے فرماتے تھے کہ افسوس ہے نجد کے علماء حضرت شاہ ولی اللہ کی قدر و قیمت سے واقف نہیں اور مجھ سے چاہتے تھے کہ میں اس باب میں سلطان سے کچھ عرض کروں۔

۱۹۳۵ء کے جمعیت علماء کے اجلاس کلکتہ میں جس میں اس خاکسار کی صدارت تھی مرحوم (ثناء اللہ) موجود تھے اور خاص طور سے اس لیے آئے تھے کہ جمعیت کے اس اجلاس میں دار الحرب میں سود کے مسئلہ پر بحث کرنے والے تھے۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحب اور دوسرے علماء دیوبند بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر حضرات علماء دیوبند حنفیہ کے مشہور مسلک لا ربوا بین الحربی و المسلم فی دار الحرب پر متفق ہوں تو میں بھی تائید کرونگا۔ مگر علماء میں نجی کی گفتگو ہو کر رہ گئی۔ کھلے اجلاس میں کوئی بحث نہیں ہوئی۔ مرحوم اسلام کے بڑے مجاہد سپاہی تھے۔ زبان اور قلم سے اسلام پر جس نے بھی حملہ کیا اس کی مدافعت میں جو سپاہی سب سے آگے بڑھتا وہ وہی ہوتے۔ اللہ تعالیٰ اس غازی اسلام کو شہادت کے درجات و مراتب عطا فرمائے۔ (یادرفتگان از سید سلیمان ندوی۔ مجلس نشریات اسلام۔ کراچی۔ ۱۹۸۳ء۔ ص ۳۶۹۔ ۳۷۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳ شعبان مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو امرتسر سے جاری کیا اور اس اخبار نے چوالیس سال تک تحریک ختم نبوت کے ایک کارکن کی حیثیت سے عدیم المثال خدمات انجام دیں۔ ہفتہ بھر جو کچھ قادیانی حلقوں میں ہوتا تھا شیخ الاسلام مولانا امرتسری اہل حدیث کے صفحات میں اس کی قلعی کھول دیتے تھے قادیانی مشن کے نام سے اس اخبار میں مولانا نے ایک مستقل سلسلہ قائم کر رکھا تھا جس میں زیادہ تر آپ کے اپنے اور بعض اوقات دیگر علماء کے مضامین رد قادیانیت میں شائع ہوتے۔ اہل حدیث کی عمر کے ابتدائی سال ایسے تھے کہ مرزا صاحب زندہ تھے اور برصغیر میں طاعون کا دور دورہ تھا جسے انہوں نے اپنا نشان قرار دے رکھا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ جتنے زیادہ لوگ مریں گے اتنا ہی ان کے مشن کے لیے بہتر ہوگا کہ توہم پرست عوم کے دلوں میں ان کا یہ دعویٰ گھر کرتا جائے گا کہ یہ طاعون مرزا صاحب کی حمایت کے لیے اور ان کی مسیحیت کے نشان کے طور پر آیا ہے اور اس سے بچنے کا وہی طریقہ ہے جو مرزا صاحب ہی نے بتا رکھا ہے کہ میرے گھر (جسمانی یا روحانی) میں داخل ہو جاؤ۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اہل حدیث کے ذریعے مرزا صاحب کے اس دعویٰ کا رد کیا اور عوام کو سمجھایا کہ طاعون کسی کا نشان نہیں ہے۔ اگر یہ نشان ہوتا تو قادیان میں تباہی کیوں مچاتا اور مرزائیوں کو کیوں مارتا؟ آپ کی اس مہم نے مرزا صاحب کی زندگی میں اہل اسلام کو زبردست فائدہ پہنچایا اور اس سلسلے میں اہل حدیث میں آپ کی تحریری خدمات نہایت اہم ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے لکھا:

مدراس بفضلہٖ طاعون سے بالکل پاک ہو گیا وہاں عملہ طاعون کو رخصت کر دیا ہے (شاید سب نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی ہوگی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

ایک دفعہ: قادیان میں طاعون، کے عنوان سے لکھا:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پبلک آگاہ ہے کہ قادیانی مہاراج نے کس طرح زورشور سے پیش گوئی کی تھی کہ قادیان خدا کے رسول کا پایہ تخت ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا (دافع البلاء) خدا کی شان ۔ کہنے کی دیر تھی کہ قادیان طاعون سے آلودہ ہو گیا پچھلے سال کی واردات تو ناظرین اہل حدیث دیکھ چکے ہیں۔

اس سال کی ۲۵ فروری تک ۲، اور ۱۱ مارچ تک ۴،اور ۱۸ مارچ تک ۸ طاعون کی وارداتیں ہوئیں سب پوسٹ ماسٹر قادیان نے سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کی ہے کہ قادیان میں طاعون آگ کی طرح بڑھ رہا ہے پچھلے سال جب طاعونی واردات ہوئی تھیں تو قادیانی مہاراج نے اپنے الہام کی تاویل کی تھی کہ میرے مریدوں کو نہیں ہوگا، مگر اسے کیا معلوم تھا کہ: مادر چہ خیالیم وفلک دے چہ خیال۔

سخت افسوس اخبار الحکم صفحہ اول سے معلوم ہوا کہ حضرت (مرزا) کا ایک مرید خاص طاعون سے قادیان ہی میں مر گیا۔ مرید بھی کوئی ایسا ویسا نہیں بلکہ بڑا رکن رکین جو قادیانی مہاراج کو اڑانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا تھا یعنی اخبار البدر کا اڈیٹر بابو محمد افضل مع اپنے بیٹے کے۔

کرشن پینتھیو! اب بھی نہ تم سمجھو تو جانو تمہارے برے دن آئے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

ایک دفعہ آپ نے لکھا کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ جہاں پر ایک شخص بھی خدا کا نیک بندہ ہوگا وہاں بھی طاعون کی بلا نہ پہنچے گی مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ گزشتہ سال کی تباہی کے علاوہ امسال بھی فروری اور مارچ میں قادیان جیسے چھوٹے سے مقام پر جہاں کل آبادی دو اڑھائی ہزار ہے ۳۵ آدمی ہلاک ہوئے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

ایک دفعہ آپ نے لکھا: مرزا قادیانی کے مرید افضل بیگ اور ان کا بیٹا عبدالعزیز بیگ اور اس کا پوتا محمد فاضل ساکن پٹی ضلع لاہور طاعون سے مر گئے۔ تمام گھر ویران ہو گیا۔ مرزا کو لکھا گیا کہ دعا کریں۔ جواب آیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں۔ (نامہ نگار)

(اہل حدیث امرتسر جلد ۴۔ نمبر ۳۰۔ مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱۔ مئی ۱۹۰۷ء ص:۱۱)

ایک دفعہ یوں لکھا: ’’آج کل ہمارے ملک پنجاب میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً طاعون بفضلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ معدوم ہے۔نہ کسی اخبار میں طاعون کا ذکر ہوتا ہے نہ سرکاری رپورٹوں میں۔(لہ الحمد) ۔اب سنئے۔ اپنے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول:

خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں۔یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول (یعنی خود بدولت مرزا صاحب) کو نہ مان لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگا' ۔(رسالہ دافع البلاء ص ۵)۔

ہمارا سوال (قادیانیوں سے) یہ ہے کہ ہندوستان کے سب باشندوں نے کیا رسول قادیانی کو مان لیا؟ اگر نہیں مانا تو کیا قادیان کے لوگوں نے مان لیا؟ صاف صاف جواب دو اور ایمان سے بتاؤ کہ عذاب بقول تمہارے نبی اور رسول (مرزا صاحب) کے انکار کی وجہ سے آیا تھا۔وہ اسی انکار پر اصرار کرنے سے کیسے ہٹ گیا اور اس قول مرزا کے کیا معنی ہیں جو ہم نے اوپر نقل کیا۔واقعات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہام بھی غلط ہے اور صاحب الہام بھی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء ص ۷)

غرض اخبار اہل حدیث کے ذریعے آپ قادیانیوں سے برسرِ پیکار رہے۔اور آپ نے مرزا غلام احمد کی اس بھرپور انداز میں اس اخبار کے ذریعے تردید کی کہ وہ چیخ اٹھا اور اپنے اشتہار آخری فیصلہ کے ذریعے اپنا مقدمہ خدا تعالیٰ کے حضور لے جانے پر مجبور ہوگیا۔اس بات کی شہادت مرزا صاحب کے اشتہار میں بایں الفاظ موجود ہے:

'آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا'

مرزا غلام احمد اپنی اس اشتہاری دعا کے نتیجے میں ۱۹۰۸ء میں راہی ملک عدم ہو گئے لیکن یہ اخبار اس کے بعد بھی تحریک ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم رہا۔اور قادیانی مشن کے عنوان سے لکھے جانے والے اس کے مضامین قارئین کی ضیافت طبع کا باعث بنتے رہے۔اس کا آخری شمارہ ۱۳ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق یکم اگست ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا۔

۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے جب اپنی طرف سے یک طرفہ دعا والا اشتہار شائع کیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا امرتسریؒ نے ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث کے شمارے میں اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا

’چونکہ قادیانی کرشن کا فتنہ بہت بڑھتا جاتا ہے اور اخبار (اہل حدیث) میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کے تمام متعلقات کو درج کیا جائے اس لیے مدت سے خیال تھا کہ اس معاملہ کا کسی احسن صورت میں فیصلہ کیا جاوے۔ خاکسار ایڈیٹر کی رائے میں ایک رسالہ ماہواری بہت اچھا ہے۔ سردست یہ (ماہوار) رسالہ ۱۶صفحات پر ہوگا۔ ناظرین اپنی اپنی آراء سے اطلاع بخشیں اور نام بھی تجویز کریں‘ (ملخص از اہل حدیث ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۸)۔ اور ۳مئی ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں لکھا کہ مرزا قادیانی کا فتنہ روز بروز ترقی پر ہے اس کا تعاقب کرنا بہت ضروری ہے۔ اہل حدیث میں اس کے پورے تعاقب کے لیے جگہ نہیں ہوتی۔ نیز اہل حدیث کے بہت سے خریدار اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ ان علاقوں میں یہ وبا نہیں۔ اس لیے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ایک مستقل رسالہ خاص اسی موضوع کے لیے الگ جاری کیا جائے۔ چنانچہ وہ ارادہ خیال سے عزم بالجزم تک پہنچ چکا ہے۔ اس لیے اس کا نام بھی مرقع قادیانی تجویز ہوا ہے۔ پھر ۱۰مئی اور ۱۷مئی کے اہل حدیث کے شماروں میں مجوزہ اخبار کے بارے میں تجاویز اور درخواستیں وصول ہونے کے اعلان شائع ہوئے۔ ۳۱مئی ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث کے ذریعہ ناظرین کو مرقع قادیانی کے حسب وعدہ شائع ہونے کی خوش خبری سنائی گئی۔ چنانچہ یکم جون ۱۹۰۷ء کو اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب اس دنیا سے چل بسے تو اکتوبر ۱۹۰۸ء کے بعد اس کی اشاعت ختم کر دی گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر ضرورت کے پیش نظر اپریل ۱۹۳۱ء میں اس کی اشاعت کا اہتمام کیا لیکن اپریل ۱۹۳۳ء کے شمارے کے بعد پھر بند کر دیا۔ پہلے دور کے سترہ مہینوں میں تیرہ شمارے شائع کئے۔ ان میں سے چار شمارے دوگنا حجم کے تھے۔ ان تیرہ شماروں میں شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے ۲۵ سے زائد عنوانات کے تحت قادیانی مذہب گفتگو کی۔ آپ کے یہ مضامین ۲۲۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان شماروں میں دوسرے اہل علم نے بھی مضامین لکھے ہیں جو ۸عنوانات پر ۴۵صفحات پر محیط ہیں۔ دوسرے دور میں مولانا امرتسریؒ نے ۲۷عنوانات پر ۲۲۲صفحات پر مضامین لکھے ہیں۔ اور اس دور میں آپ کے شاگردوں خصوصاً مولانا عبداللہ معمارؒ اور مولانا حبیب اللہ کلرکؒ کے مضامین بھی شامل ہیں۔

قادیانیوں کے علاوہ شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری نے اہل حدیث کے صفحات میں اس دور کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فتنوں کے خلاف بھی جہاد کیا۔آریہ سماجیوں سے آپ کے مباحثے چلتے رہتے اور پادریوں کے خلاف بھی محاذ کھلا رہتا۔عیسائیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ اور اپنے خیالات ونظریات کی فوقیت ثابت کرنے کے لیے مناظروں کا بازار گرم کر رکھا تھا اور نچلی ذات کے غربت زدہ ہندو ایسے مناظروں سے متاثر ہو کر عیسائیت قبول کر لیتے تھے۔ نیز پڑھے لکھے مسلمان اور ہندو بھی عیسائیت کے حلقہ دام کا اسیر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ پادری عمادالدین، پادری وارث الدین اور پادری طالب الدین (محمد بخش) کا تعلق مسلمانوں سے اور پادری رام چندر، پادری دینا ناتھ اور پادری ٹھاکر داس کا تعلق ہندوؤں کے تعلیم یافتہ طبقے سے تھا۔عیسائی ہونے والوں کو بپتسمہ دیا جاتا اور عیسائی اخبارات میں اس کی تشہیر کی جاتی۔اس ماحول میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اخبار اہل حدیث کے ذریعے گراں قدر کام کیا

۱۹۲۲ء میں مرزا سلطان احمد مصطفیٰ نے گوگانی نے هفوات المسلمين في تفضيح سيد المرسلين و تقبيح امهات المؤمنين من الكتب المؤرخين و المفسرين و المحدثين مطبع نور المطابع سے شائع کی۔ ۸۸ صفحات کی اس کتاب میں امہات المومنین خصوصاً حضرت عائشہ کی ذات پر نہایت گھٹیا اور دل آزار نشتر چلائے گئے تھے۔شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے قلم اٹھایا اور کلمات المؤمنين بجواب هفوات المسلمين کے نام سے ایک سلسلہ مضامین کا آغاز کیا۔اس کی پہلی قسط یکم ستمبر ۱۹۲۲ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔دوسری قسط ۸ ستمبر ۱۹۲۲ء کے شمارے میں چھپی تو اس کا نام ضربات المؤمنين على هفوات المسلمين کر دیا۔یہ سلسلہ وار مضمون ۳۳ قسطوں میں چلا اور آخری قسط مارچ ۱۹۲۸ء کے شمارے میں نکلی۔

ہفت روزہ آریہ گزٹ لاہور مسلمانوں کے عقائد ونظریات پر تنقید کرتا تھا۔اس میں مہاشہ ناتھ جلال پوری کا قرآن پاک کے خلاف ایک دل آزار مضمون تنقيد القرآن کے عنوان سے قسط وار نکلنے لگا۔مہاشہ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قرآن پاک غیر الہامی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں۔اس نے بعض سورتوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔اس مضمون کی پہلی قسط ۱۲ جون ۱۹۲۴ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے تائيد القرآن بجواب تنقيد القرآن کے زیر عنوان اس مضمون کا تعاقب کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی قسط ۲۵ جولائی ۱۹۲۴ء کے اہل حدیث میں شائع ہوئی۔ یہ سلسلہ چودہ اقساط میں ۲ جنوری ۱۹۲۵ء تک چلتا رہا

عیسائیوں کی تردید کا محاذ آپ سے پہلے شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے سنبھالا ہوا تھا اور ان کے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں شائع ہونے والے تمام تر مضامین انہی کے زور قلم کا نتیجہ ہوتے تھے۔ اور زیادہ تر شمارے بھی ایسے ہیں جن میں صرف ایک ہی موضوع زیر بحث لایا گیا ہے۔ پھر اشاعت السنہ کے دور آخر میں اخبار اہل حدیث امرتسر نے یہ محاذ سنبھال لیا۔ ۱۹۱۳ء میں پادری طامس ہاول کی کتاب اثبات کفارہ نولکشور پریس لاہور سے طبع ہو کر شائع ہوئی اس کتاب میں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر رکیک اور دل آزار حملے کئے گئے تھے۔ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے اہل حدیث میں اس کتاب کے جواب میں ایک آرٹیکل شائع کیا لیکن کتاب کا نام قصداً ظاہر نہیں کیا کیونکہ وہ اس کتاب کی تشہیر کو ملت اسلامیہ کے لیے نقصان دہ تصور کرتے تھے۔ فرنگی سرکار نے اس آرٹیکل کو قابل اعتراض قرار دے کر پریس ایکٹ کی دفعہ ۸ (۲) کے تحت کارروائی کی اور ۱۰ دسمبر کو حکم نکالا کہ سات یوم کے اندر اندر دو ہزار کی ضمانت جمع کروئی جائے۔ مولانا نے اس حکم کے خلاف اپیل کی جو نامنظور ہوئی۔ پھر ضمانت کی رقم میں تخفیف کی اپیل کی وہ بھی نامنظور ہوئی ہفت روزہ کامریڈ دہلی میں مولانا محمد علی جوہر نے اس ظلم و زیادتی کے خلاف ایک زور دار اداریہ لکھا۔ دوسرے اخبارات میں بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔ جس سے متاثر ہو کر برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے یہ مسئلہ نائب وزیر ہند کے ساتھ اٹھایا لیکن حکومت نے پھر بھی اہل حدیث کی ضمانت کا حکم واپس نہیں لیا۔ البتہ اثبات کفارہ پر پابندی عائد کر کے پریس کو وارننگ جاری کر دی۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس صورت حال کے بارے میں لکھتے ہیں:

۱۹ دسمبر ۱۹۱۳ء کا دن بھی اہل حدیث کی تاریخ میں یادگار رہنے کے قابل ہے جس کے بعد اہل حدیث قریباً ساڑھے تین مہینوں تک حضرت یوسفؑ کی طرح کنویں میں پڑا رہا۔

اس دوران آپ نے جنوری ۱۹۱۴ء میں مخزن ثنائی نمبر ۱ اور مخزن ثنائی نمبر ۲ اور پھر فروری مارچ ۱۹۱۴ء میں گلدستہ ثنائی کے نام سے یکے بعد دیگرے چار نمبر شائع کئے۔ بالآخر ۲ اپریل ۱۹۰۴ء کو ضمانت جمع کرادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی۔اور دس اپریل سے اہل حدیث کی اشاعت کا سلسلہ بحال ہو گیا۔

جنوری ۱۹۳۲ء میں لاہور سے المائدہ کے نام سے عیسائیوں نے ایک ماہنامے کا اجراء کیا۔اس کے ایڈیٹر ایم اے خان تھے۔اس کی غرض وغائت تو وہی تھی جو دیگر عیسائی رسالوں کی تھی کہ مسلمانوں میں اسلام اور قرآن کی حقانیت اور صداقت پر شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں۔لیکن طریقہ واردات ذرا مختلف تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو متاثر اور گمراہ کرنے کے لیے اس میں قرآن پاک کی تفسیر نویسی کا خاص اہتمام کیا۔اس کے پہلے ہی شمارے میں پادری سلطان محمد پال کی تفسیر سلطان التفاسیر کی پہلی قسط شائع ہوئی۔ پادری پال افغان تھے اور انہوں نے ۱۹۰۳ء میں اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کی تھی۔ پادری صاحب کی یہ تفسیر ہر ماہ المائدہ کے دو جزء یعنی سولہ صفحات میں قسط وار شائع ہونے لگی تو ۶ مئی ۱۹۳۲ء کے اہل حدیث کے شمارے میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس کا نوٹس لیا اور اس رائے کا اظہار کیا کہ:

عیسائیوں نے اسلام پر آج تک جتنے حملے کئے ہیں یہ حملہ ان سب حملوں سے مضر ترین ہے کیونکہ اس میں قرآن شریف کے مضامین پر مخالفانہ قبضہ کر کے اپنے ناظرین کو عدم ضرورت کا یقین دلانا چاہتے ہیں (اور یہ کہ) قرآن کوئی مستقل الہامی کتاب نہیں ہے جو کچھ خوبی ہے وہ بائبل سے ماخوذ ہے۔ساتھ اس کے سند روایت کے لحاظ سے قرآن کوئی مستند کتاب بھی نہیں۔

پھر اہل حدیث میں اس کا جواب برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر کے عنوان سے ۳۶ قسطوں میں ۲۰ جنوری ۱۹۳۳ء تک چلتا رہا۔ پادری صاحب کو ترکی بترکی جواب ملنا شروع ہوا تو وہ عاجز آ کر سست پڑ گئے۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: پادری صاحب سے ہمارا اتصال ہونے کو ہے۔ آپ مہینہ میں صرف ایک جزو تفسیر دیتے ہیں۔ اکتوبر کے المائدہ میں نصف جزء کر دیا۔اس لیے ہم اپنے اور ناظرین کی طرف سے درخواست کرتے ہیں کہ عربی گھوڑا پیچھے آ رہا ہے۔افغانی گھوڑے کو ایڑی لگا کر تیز کیجئے۔ پادری صاحب نے اگر ہماری درخواست منظور کر کے فی رسالہ کم سے کم دو جزء نہ کئے تو لاچار ہم بجائے دو ورق کے برہان کا ایک ورق دیں گے۔تا کہ وقفہ نہ ہو جائے۔

یاد رہے کہ المائدہ ماہنامہ تھا اور اہل حدیث ہفت روزہ تھا۔المائدہ کا سائز بھی اہل حدیث سے چھوٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ المائدہ میں سلطان التفاسیر کے سولہ صفحات شائع ہوتے تھے۔ اس دوران میں اہل حدیث کے چار شمارے نکلتے اور شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے ہر شمارے میں برہان التفاسیر کے لیے دو ورق وقف کر رکھے تھے۔ اس طرح المائدہ کے ایک ماہ کا جواب اہل حدیث کے چار شماروں میں نپٹ جاتا تھا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے سلطان التفاسیر کا محاکمہ شروع کیا تو اس وقت تک اس کی پانچ قسطیں آ چکی تھیں۔ لیکن اس کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب سامنے نہ آیا تو عیسائیوں کو زعم ہوا کہ مسلمان تفسیر لکھنے کی اہلیت سے محروم ہیں۔ اور یہ موقف اختیار کیا کہ مولانا امرتسری کو برہان التفاسیر لکھنے کا شوق دلانا پادری پال صاحب ہی کا مرہون منت ہے۔ چنانچہ المائدہ میں مولانا ثناء اللہ صاحب اور المائدہ کے زیرعنوان جے ڈی نندوانی نے مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا۔

اہل حدیث کے فاضل مدیر مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو برہان التفاسیر لکھنی شروع کی ہم خیال کرتے ہیں کہ مصنف سلطان التفاسیر نے ان کو شوق دلایا ہے مگر ہم جہاں تک دیکھتے ہیں مصنف سلطان التفاسیر جو اپنا حاشیہ چڑھاتے ہیں وہ بھی اسلامی مستند تفاسیر سے اقتباس اور ان کی آراء کو پیش کرتے ہیں۔ ہم اس لیے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متشکر ہوں گے کہ وہ اپنی برہان قاطع سے اپنے ہی ہم مذہب علماء کی ان تفاسیر کا قلع قمع کریں اور مسلمان پکار اٹھیں کہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"۔

آپ نے اس کو حملہ مضر ترین کہا ہے۔ جس کو سن کر ہماری حیرت بڑھ گئی کہ آپ جیسے فاضل ایسے عجیب نتیجہ پر پہنچ گئے کہ پیش از مرگ واویلا شروع کر دیا۔ اگر نہایت مخلصانہ طریقہ سے گفتگو باادب کی جائے تو اس کو آپ مضر ترین حملہ سمجھتے ہیں۔ ہم اسلامی برادران و مسیحیان سے بمنت اپیل کرتے ہیں کہ المائدہ کو لیں اور خوب پڑھیں اور ہضم کریں۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو داد دیں۔

ادھر پادری سلطان محمد پال صاحب کی رفتار سست ہوئی تو انہوں نے جنوری ۱۹۳۳ء کے المائدہ میں ایڈیٹر المائدہ کو اپنی تفسیر میں تعطل کی وجوہات پر ایک خط لکھا جس کے مندرجات پیش خدمت ہیں۔

مکرم بندہ جناب خان صاحب۔ افسوس ہے کہ چند اسباب ناگہانی کی وجہ سے تفسیر القرآن کے مابقا حصص برائے اشاعت بالفعل ارسال نہیں کر سکتا۔ عدیم الفرصتی کا یہ عالم ہے کہ سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتی۔ میں نے حتی الامکان بہت کوشش کی کہ مسودات کی نظر ثانی کے لیے وقت نکل آئے مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ امید واثق ہے کہ جون ۱۹۳۳ء تک تمام موانع رفع دفع ہوجائیں گے تب میں اس قابل ہوجاؤں گا کہ باقی ماندہ حصص یک مشت آپ کے حوالے کردوں تاکہ آپ دو ایک نمبروں میں ان چار مہینوں کی کسر نکال دیں۔

پادری سلطان پال صاحب نے واضح طور پر لکھا کہ جون ۱۹۳۳ء تک موانع دور ہوجائیں گے تو ساری کسر نکال دوں گا لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس صورت حال پر یہ دلچسپ تبصرہ کیا: ہمارا مشورہ سنیں تو مسودات ہمارے پاس بھیج دیں ہم ان کو پادری صاحب کے نقطہ نظر سے دیکھ کر المائدہ کو بھیج دیں گے۔

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

بہر حال مارچ ۱۹۳۴ء میں پادری صاحب نے تفسیر نویسی پر از سر نو توجہ مبذول کی جس کا جواب اہل حدیث میں یکم جون ۱۹۳۴ء سے ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء تک نکلتا رہا۔ یہ تفسیر ابھی سورہ بقرہ کے سولہویں رکوع تک پہنچی تھی کہ پادری صاحب اس شغل سے دستبردار ہوگئے۔ اس طرح اہل حدیث میں بھی یہ سلسلہ خود بخود رک گیا۔ اہل حدیث میں مجموعی طور پر اس کی ۸۱ قسطیں شائع ہوئیں۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اختتامی قسط میں اطلاع کے عنوان سے لکھتے ہیں:

پادری سلطان محمد خان نے دو مہینوں سے تفسیر کی اشاعت بند کر رکھی ہے کیونکہ رسالہ کی اشاعت کم ہے۔ خرچ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ مارچ اپریل دو ماہ یوپی وغیرہ کا سفر کر کے (رسالہ کی) اشاعت بڑھائیں گے۔ اس لیے ہمارا بھی اعلان ہے کہ پادری صاحب نے اگر تفسیر کی (دوبارہ) اشاعت کی تو ہم بھی خدمت کو حاضر ہوجائیں گے۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور۔ ۲۱ نومبر ۲۰۰۳ء۔ ۵ دسمبر ۲۰۰۳ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہنہ مشق صحافی تھے اور پریس ایکٹ کی پابندیوں سے بچ بچا کر لکھتے تھے اس کے باوجود ان کا اخبار اہل حدیث ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۶ء تک پھر ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۱ء تک بلیک لسٹ میں رہا۔ اس کے علاوہ چار مرتبہ قابل اعتراض مواد کی اشاعت کے الزام میں ۱۹۱۰ء ۱۹۱۳ء ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۹ء میں مولانا کو وارننگ دی گئی۔ پریس ایکٹ سے مسائل پیدا ہوتے تو آپ احتجاج کرتے تھے جیسا کہ ۱۳۱ اکتوبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۳ء کے شمارے میں آپ نے لکھا:

آج کل پریس ایکٹ جاری ہے۔اس پریس ایکٹ کا شکار زیادہ مسلمان اخبار ہوئے ہیں۔گزشتہ ہفتے صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے حکم دیا کہ مبلغ پانچ سو روپے ضمانت داخل کرو۔جس کی وجہ یہ پیش آئی کہ اہل حدیث پہلے مطبع رفاہ عام (لاہور) میں چھپتا تھا۔اسی میں قادیانی مشن کا ایک اخبار پیغام صلح بھی کسی زمانہ میں چھپتا تھا۔پریس کی ضمانت پانسو تھی۔پیغام صلح میں کوئی مضمون آریوں کے متعلق ایسا نکلا جس کو گورنمنٹ نے پریس ایکٹ کی زد میں سمجھ کر رفاہ عام پریس کی ضمانت ضبط کر کے آئندہ کو ایک ہزار کی ضمانت لی گئی۔اس پر مالک مطبع نے کل اخباروں کو جواب دیدیا جن میں اہل حدیث بھی شامل تھا اہل حدیث نے (پھر) اپنا انتظام راجپوت پریس میں کیا تو درخواست پر اہلحدیث سے پانچ سو روپے کی ضمانت طلب ہوئی۔جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر سے مل کر میں نے عرض کیا کہ اہل حدیث چونکہ امرتسر سے شائع ہوتا ہے اس لیے آپ کے احاطہ اختیار سے باہر ہے لہذا آپ اس کو ضمانت کا حکم نہیں دے سکتے۔غالباً آپ کو خیال ہوگا کہ اہلحدیث لاہور سے شائع ہوتا ہے۔یہ لاہور سے نہیں بلکہ امرتسر سے شائع ہوتا ہے اور لاہور میں چھپتا ہے۔صاحب موصوف نے اس وجہ کو معقول سمجھ کر ضمانت کو منسوخ فرمایا۔

ارادہ ہے کہ زیر نظر سلسلہ کتب میں کہ اہل حدیث امرتسر کی دستیاب جلدوں میں سے قادیانیت پر شیخ الاسلام مولانا امرتسری کی تحریریں مناسب اڈیٹنگ کے بعد نقل کر دی جائیں۔میرے اندازے کے مطابق یہ دو ہزار سے زائد صفحات کا مواد ہے اور ایک معذور انسان کے لئے بظاہر یہ کام جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اس بندہ ضعیف، دربان ختم المرسلین سے یہ خدمت کام لے لے۔ وما ذلك على الله بعزيز۔

زیر نظر حصہ کتاب میں اہل حدیث امرتسر کی پہلی چار جلدوں میں سے شیخ الاسلام کے مضامین نقل کئے جارہے ہیں، لیکن ان سے پہلے شیخ الاسلام کی وہ تحریریں نقل کی جارہی ہیں جو اخبار اہل حدیث کے اجراء سے پہلے کی ہیں۔یہ تحریریں تفسیر ثنائی سے لی گئی ہیں، اور اس کے بعد آپ کے رسالہ الہامات مرزا، اور ہفوات مرزا کو نقل کیا گیا ہے جو ابتداء ۱۹۰۱ء کے گرد و پیش منظر عام پر آئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع عیسی پر ثنائی تحریر

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے:

اذ قال اللّٰہ یا عیسی انی متوفّیك و را فعك الیّ و مطهّرك من الذین كفروا و جاعل الّذ ین ا تّبعوك فوق الّذ ین كفروا الی یوم القیامة ثم الیّ مرجعكم فاحكم بینكم فیما كنتم فیه تختلفو ن ۔ (آل عمرا ن ٥٥)۔ جب خدانے کہا اے عیسے میں تجھے فوت کرنے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا اور ان کافروں سے پاک کرنے والا اور تیرے تابعداروں کو منکروں پر قیامت تک غالب رکھنے والا ہوں۔ پھر میری ہی طرف تم کو آنا ہے پس جس بات میں تم جھگڑتے ہو میں تم میں فیصلہ کروں گا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ تفسیر ثنائی میں لکھتے ہیں:

اس آیت میں اللہ تعالی، حضرت مسیح ؑ (جن کی تمام زندگی کے حالات، علاوہ مرنے جینے، میں بھی لوگ مختلف ہیں) کی وفات کا ذکر فرماتا ہے۔ اس آیت کے معنی میں علماء کا قریب قریب اتفاق ہے کہ یہاں موت مراد نہیں بلکہ دنیا سے اٹھانا مراد ہے مگر ہم نے سید احمد صاحب جو اس مسئلہ (وفات مسیح) کے موجد ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے لحاظ سے (جو سید احمد صاحب کے اس مسئلہ اور دیگر استحالہ سپر نیچرل میں پیرو ہیں) اس آیت کے معنی میں انہیں کا ترجمہ منظور کیا ہے اور متو فی کے معنی موت دینے والا ہی لکھا ہے۔ مسئلہ ولادت مسیح میں تو سید احمد صاحب ہی ہمارے مخاطب تھے اس مسئلہ (وفات مسیح) میں دونوں (سید احمد صاحب و مرزا غلام احمد صاحب جو دراصل پیرو پیرو ہیں) سے ہمارا روئے سخن ہے۔ اس بیان سے پہلے کہ قرآن شریف نے اس مسئلہ کے متعلق کیا فیصلہ دیا ہے بیرونی شہادت دیکھنی بھی ضروری ہے۔ یہود و نصاری جو حضرت مسیح کے حالات کو بچشم خود دیکھنے والے اور ایک دوسرے سے نسلاً بعد نسلٍ سننے والے ہیں، اس پر متفق ہیں کہ حضرت ممدوح سولی دیئے گئے، گو ان کے اتفاق کے نتائج مختلف ہیں۔ یہود کا نتیجہ تو بموجب تعلیم توریت (استثنا - باب ۱۳ - جھوٹا نبی مارا جائے گا) فتح یابی ہے اور عیسائیوں کا نتیجہ کفارہ گناہ ہے۔ خیر اس کا یہاں ذکر نہیں، ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دونوں فریق اس پر متفق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مسیح سولی ہی دیئے گئے۔

پس ان دونوں گروہوں کے اتفاق سے یہ امر بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ حضرت مسیحؑ موت طبعی سے نہیں مرے۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ دونوں گروہ سے ان کی موت مخفی رہتی کیونکہ یہود، نصاریٰ سے زائد اور نصاریٰ، یہودیوں سے بڑھ کر ان کے حالات کے متلاشی تھے۔ یہودیوں کی غرض یہ تھی کہ وہ کہیں ملیں تو ان کو موت کا مزہ چکھائیں۔ عیسائیوں کو ان سے دلی محبت تھی اس لئے وہ ان کے حال کی تلاش میں سرگرم تھے۔ چنانچہ اناجیل مروّجہ سے اس بات کا پتہ بآسانی ملتا ہے کہ عیسائیوں کو مسیح کے حالات سے کس قدر مانوسیت تھی کہ ان کے معمولی مشاغل، چلنا پھرنا بھی قلم بند کر رکھا ہے۔ پھر اگر وہ موت طبعی سے مرتے تو ممکن نہیں کہ عیسائیوں کو اس کی خبر نہ ہوتی۔ پس سید احمد خان صاحب کا فرمانا کہ:

حضرت عیسیٰؑ تین چار گھنٹے کے بعد صلیب پر سے اتار لئے گئے تھے اور ہر طرح پر یقین ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ تھے رات کو لحد سے نکال لئے گئے اور وہ مخفی اپنے مریدوں کی حفاظت میں رہے حواریوں نے ان کو دیکھا اور ملے اور پھر کسی وقت اپنی موت سے مر گئے۔ بلا شبہ ان کو یہودیوں کے خوف سے نہایت مخفی طور پر کسی نا معلوم مقام میں دفن کر دیا ہوگا جو اب تک نا معلوم ہے اور یہ مشہور کیا ہوگا کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔

(تصانیف احمدیہ جلد دوم صفحہ ۴۵)۔

تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے۔ یہ کبھی ممکن نہیں کہ سچے نبی کے تابعدار جن کی قرآن میں بھی تعریف آئی ہے (قرآن کریم میں بے شک عیسائیوں کے پہلے طبقہ کے لوگوں کی تعریف کی ہے مگر وہ موجودہ عیسائیوں کی طرح مسیح کو خدا نہ مانتے تھے) ایسے صریح کذب کے مرتکب ہوں۔ اور بے فائدہ اپنے نبی اور خدا پر افتراء کریں کہ وہ آسمان پر چلا گیا، حالانکہ نہ گیا ہو۔ علاوہ اس کے اگر مسیح حواریوں کو ملے اور اپنی موت سے مرے تو کیا اتنی دیر میں یہودیوں کو خبر نہ ہوئی کہ وہ اپنی ناکامیابی پر افسوس کرتے اور دوبارہ سعی بلیغ کر کے کامیابی حاصل کرتے۔ پس سید احمد خان صاحب کے احتمال کو نہ صرف واقعات جھٹلاتے ہیں بلکہ روایت و درایت دونوں اس کی تکذیب کرتی ہیں۔ حاصل یہ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا اس امر پر متفق ہونا کہ مسیح موت طبعی سے فوت نہیں ہوئے، ضرور قابل غور ہے۔ خصوصاً مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک تو یہ طریق استدلال بہت ہی صحیح ہے کیونکہ وہ اس طریق سے خود بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستدلّ ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

بائیسویں آیت یہ ہے فا سئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمو ن (نحل۔ ٤٣) یعنی اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈالو تا اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جاوے۔ سو جب ہم نے موافق حکم اس آیت کے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری کی کتابوں کی طرف رجوع کیا اور معلوم کرنا چاہا کہ کیا اگر کسی نبی گذشتہ کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہو، تو وہی آجاتا ہے یا ایسی عبارتوں کے کچھ اور معنی ہوتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ اسی امر متنازعہ فیہ کا ہم شکل ایک مقدمہ حضرت مسیح ابن مریم آپ ہی فیصل کر چکے ہیں اور ان کے فیصلہ کا ہمارے فیصلہ کے ساتھ اتفاق ہے۔ دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل جو ایلیا کا دوبارہ آسمان سے اترنا مسیح نے کس طور پر بیان فرمایا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ٦١٦۔ ٦١٧)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا تقریر میں مرزا صاحب نے جو علمیت اور قابلیت کا اظہار کیا ہے وہ تو اہل علم سے مخفی نہیں۔ دعوی وفات مسیح اور دلیل عدم رجوع۔ کیا تقریب تام ہے؟ لیکن بلحاظ اس کے کہ میرزا صاحب تو علم لدنی کے عالم ہیں، علوم ظاہریہ مناظرہ وغیرہ سے بے نصیب ہونا ان پر کوئی الزام عائد نہیں کر سکتا۔ ہاں بطور معارضہ بالمثل جو ہم نے استدلال کیا ہے اس میں بفضلہ تعالی تقریب تام ہے کیونکہ ہمارا دعوی عدم وفات بموت طبعی ہے اور بقول مرزا صاحب حسب الحکم آیت کریمہ جب ہم نے اہل کتاب سے وفات مسیح بموت طبعی کے متعلق سوال کیا تو دونوں گروہ نے بالاتفاق جواب دیا کہ نہیں۔ اب ہم آیات قرآنی پر غور کرتے ہیں سورہ مائدہ میں کسی قدر تفصیل سے اس واقعہ کا بیان ہے۔ دونوں فریق یہود و نصاری کہتے ہیں کہ مسیح مصلوب و مقتول ہوا ہے۔

و ما قتلوه و ما صلبوه ولکن شبّه لهم و انّ الذین اختلفوا فیه لفی شك مّنه ما لهم به من علم الا اتّباع الظّن ۔ وما قتلو ه یقیناً ۔ بل رّفعه الله الیه وکان اللّه عز یزاً حکیماً ۔

و ان من اهل الکتاب الا لیؤ مننّ به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیداً ۔

حالانکہ نہ انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ سولی دیا لیکن وہ انکے سامنے مشتبہ کیا گیا جو لوگ اس امر میں (کہ مسیح کو قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا سولی نہیں ہوئی قرآن کے بیان سے) مخالف ہیں وہ واقعہ سے بے خبری میں ہیں۔اس دعوی کی دلیل ان کے پاس نہیں۔ہاں اٹکلوں اورخیالوں کے تابع ہیں انہوں نے ہرگز اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنے پاس اس کو اٹھالیا اور خدا غالب ہے حکمت والا۔

اس آیت میں خدا نے کئی باتیں بیان فرمائی ہیں۔اول تو صریح لفظوں میں اس امر کا رد کیا جو یہود و نصاری مسیح کے مصلوب ہونے کا خیالی پلاؤ پکا رہے تھے۔دوم اس واقعہ کی اصلیت پر اطلاع دی کہ اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہاں تک تو ہمارا اور ہمارے مخاطبوں کا اتفاق ہے۔صرف اختلاف اس میں ہے کہ رفع کے کیا معنی ہیں۔ہمارے مخاطب کہتے ہیں کہ رفع سے مراد رفع درجات ہے، رفع جسم نہیں۔ہم کہتے ہیں اگر رفع سے مراد رفع درجات ہو تو یہودیوں کے قول کی مخالفت کیا ہوئی جو بل سے ہونی چاہیے تھی۔ بھلا یہودیوں نے اگر مسیح کو سولی دیا ہو تو رفع درجات نہیں ہوسکتا۔جبکہ شہداء کی بابت عام طور پر قرآن بلندی مراتب کی خبر دیتا ہے بلکہ غور کیا جائے تو ان معنی سے ولا تقولوا لمن یّقتل فی سبیل اللّٰہ اموا ت۔ بل ا حیاء ولکن لا تشعرون یہودیوں کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اگر مسیح کو واقعی انہوں نے صلیب دیا ہو تو کون نہیں جانتا کہ یہ صلیب مسیح کو صرف دینداری کی وجہ سے ملی ہوگی جس سے ان کے درجات کی بلندی ہر طرح سے ظاہر وباہر ہے۔پھر قرآن کریم نے ان کے اس قول کی کہ ہم نے مسیح کو سولی دے دیا (بقول آپ کے) یہ کہہ کر کہ ہم نے اس کے درجے بلند کر دیئے، گویا ایک قسم کی تائید ہے۔اگر یہی معنی ہیں تو قرآن کا مطلب بالکل اس قصے کے مشابہ ہو جائے گا جو کسی بادشاہ اور اس کے زمانہ کے نیک دل لوگوں کا مشہور ہے۔ایک بادشاہ سے جاہل فقیروں نے کہا آپ نے فوج کے اخراجات خواہ مخواہ اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔بادشاہ نے جواب میں کہا کہ دشمن کے خوف کا کیا علاج ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا ہم دعا کرتے رہیں گے۔خدا فضل کرے گا، مجال نہیں دشمن غالب آجائے۔بادشاہ اس داؤ میں آگیا اور فوج کو یک لخت موقوف کر دیا۔دشمن نے فوج کشی کر کے جو مناسب تھا، کیا۔جب بادشاہ نے اپنی حالت تباہ دیکھی تو دعا گو فقیروں کو بلا کر یہ ماجرہ سنایا کہ دشمن نے تمام ملک لے لیا اگر آج فوج ہوتی تو ایسا کیوں ہوتا؟ دعا گو فقیروں نے بیک زبان کہا کہ دشمن نے تو ہمارا کچھ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا، بلکہ ہم نے ان کا دین وایمان چھینا کیونکہ انہوں نے ہم پر ظلم کیا جس کی وجہ سے وہ بے ایمان ہوئے۔

سو اگر آپ دونو صاحبوں (سید احمد خان صاحب ومرزا غلام احمد) کے معنے سنے جائیں تو قرآن شریف کا بـــل بھی انہیں فقیروں کی جماعت کے بلکہ کی طرح ہو جائے گا کیونکہ آیت کریمہ کے معنے یہ ہوں گے جیسا کوئی کہے کہ حضرت حمزہؓ کو کفار نے قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے ان کا مرتبہ بلند کیا۔ پیغمبر علیہ السلام کو مشرکین نے مکہ سے نہیں نکالا، بلکہ خدا نے ان کی عزت افزائی کی۔ تو ایسے محاورات سے کون نہیں سمجھتا کہ بجائے اس کے کہ فعل مذکور کی نفی ہو، الٹا مع فوائد ثبوت ملتا ہے۔ علاوہ اس آیت مذکورہ کے آگے و کان اللّٰہ عزیزاً حکیماً (خدا غالب ہے حکمت والا) بھی متصل ہے جو ان تراشیدہ معنے سے بالکل بے محل ہے۔ اس لئے کہ اس لفظ کا محل کسی تعجب کا رفع کرنا اور مشکل بات کو سہل بتلانا ہے اور کسی نیک آدمی خصوصاً انبیاء کے مراتب کی رفعت کو کون شخص مشکل اور ان ہونی جانتا ہے، جس کو اس آیت نے آسان بتلایا۔ پس معلوم ہوا کہ اگر رفع کے معنے رفع درجات کے لیں تو نہ صرف یہی کہ یہودیوں کی تکذیب کے بجائے تصدیق ثابت ہوتی ہے بلکہ ساتھ ہی آیت کے تمام الفاظ بھی درست اور چسپاں نہیں ہوتے جب تک یہ معنی نہ لیں کہ خدا نے مسیح کو زندہ آسمان پر چڑھا لیا۔ اگر اس پر خیال گزرے کہ کیسے اٹھا لیا تو اس کا جواب اس آیت میں خدا نے دیا کہ ہم بڑے غالب اور حکمت والے ہیں، جس کام کو کرنا چاہیں، مجال نہیں کہ کوئی روک سکے۔ ان معنی پر جو اعتراضات بے سود کئے گئے ہیں ان سب کا جواب آخر بحث میں ہم دیں گے۔ پس جب اس آیت میں رفع سے مراد رفع درجات نہیں ہو سکتا تو آیت زیر بحث (انّی متوفّیك) میں بھی رفع سے مراد رفع درجات نہیں کیونکہ اس رفع میں جو وعدہ تھا اسی کو بل رفعه اللّٰه نے پورا کر دیا جیسا کہ مرزا صاحب کو مباحثہ دہلی (اکتوبر ۱۸۹۱ء) میں یہ مسلّم ہے کہ رفعه اللّٰه، رافعك کے وعدے کا ایفاء عہد ہے۔ پس اس میں بھی وہی معنی ہوں گے جو رفعه اللّٰه میں ہیں، بجسد عنصری زندہ اٹھانا۔ اور اگر دوسرے حصہ آیت و ان من اهل الكتاب والے کو دیکھیں تو مطلب اور بھی عمدہ طور سے واضح ہو جاتا ہے۔ اس وضاحت کے لئے ہم اس آیت کا ترجمہ اپنا کیا ہوا نہیں بتلاتے بلکہ خود مرزا صاحب کے خلیفہ (یہ لقب خلیفہ ہم نے تفسیر ثنائی جلد دوم کے طبع اول کے وقت دیا تھا جس وقت مرزا صاحب زندہ تھے اور حکیم صاحب خلیفہ نہ تھے۔ پھر وہی حکیم صاحب خلافت پر متمکن ہوئے۔ ایسا فقرہ کہیں مرزا صاحب کی تحریر میں ہوتا تو خدا جانے کیسی اعلیٰ درجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیش گوئی بن جاتا۔ثناءاللہ) مولوی حکیم نورالدین صاحب کا جن کے علم وفضل کا کل اتباع مرزا صاحب کو بھی ناز ہے، پیش کرتے ہیں۔غور سے سنئے : نہیں کوئی اہل کتاب سے مگرالبتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اوردن قیامت کے ہوگا اوپران کے گواہ۔

(فصل الخطاب بمقدمۃ اہل کتاب۔ج ۲ص ۸۱ حاشیہ۔اور جلد ص ۳۱۴ حاشیہ طبع شرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

ترجمہ مذکورہ صاف بتلا رہا ہے کہ مرزا صاحب کا مطلب غلط ہے کیونکہ حکیم صاحب نے تمام ضمیریں مسیح کی طرف پھیری ہیں، جو شخص قیامت میں گواہ ہوگا اسی کے ساتھ اس کی موت سے پہلے اہل کتاب ایمان لاویں گے اوراس میں تو شک نہیں کہ عیسائیوں پر قیامت کے دن حضرت مسیح ہی گواہ ہوں گے۔پس مرزا صاحب ہی کی تحریر سے (کیونکہ حکیم صاحب بفحوائے من تو شدم تو من شدی،عین مرزا صاحب ہیں) ثابت ہوگیا کہ مسیح فوت نہیں ہوئے۔

ان معنی پر مرزا نے کئی ایک لایعنی اعتراضات سے تمام کتابیں بھری ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ متوفی کا لفظ جو پہلے ہے اس کا ترجمہ پیچھے کیوں ہوتا ہے؟ کہیں اس تاخیر کو فعل شیطانی کہا ہے کہیں تحریف یہود بتلایا۔غرض بہت کچھ اس ترجمہ پر جوش مسیحائی ظاہر کیا ہے جو علاوہ اظہار مسیحیت کے لیاقت علمی کا بھی مظہر ہے

حضرت من! شرح ملاّ جامی ،نورالانوار، حسامی، توضیح،تلویح، مختصر معانی، مطوّل وغیرہ کتب نحو، اصول اور معانی کوملاحظہ فرمایئے کہ واؤ کا لفظ ترتیب کیلئے نہیں ہوتا۔اگراس کی مثال قرآن سے چاہیں تو سنئے۔ ایک مالدار شخص کا سال (نصاب زکوۃ) تمام یکم رمضان کے دن ظہر کے وقت پورا ہوا۔اب بحکم آیت اقیموا الصلوۃ و آتو الزکوۃ (نماز پڑھواور زکوۃ ادا کرو) بقول آپ کے اس پر فرض ہے کہ پہلے نماز پڑھے اور پھر زکوۃ دے۔اوراگر پہلے زکوۃ دے گا تو شائد آپ کے نزدیک گناہ گار ہو، بلکہ زکوۃ اس کی ادا بھی نہ ہوگی۔ کیا کوئی بھی اس میں آپ کے ساتھ ہے؟

دوسری آیت اقیموا الصّلوۃ ولا تکونوا من المشرکین (نماز پڑھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو) کے بموجب (بقول آپ کے) ضرور ہے کہ پہلے نماز ادا کرے اس کے بعد شرک چھوڑے۔اگر پہلے شرک چھوڑے گا تو شائد آپ خفا ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری آیت۔خدا نے فرعون کے جادوگروں کے قول کو ایک جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ بـرب موسی و ھارون ۔(پ۹۔ع۴)۔دوسری جگہ بـرب ھارون و موسی (پ۱۶۔ع ۱۲) آیا ہے جو پہلے سے الٹ ہے، حالانکہ جادوگروں نے یقیناً ایک ہی طریق سے کہا ہوگا۔سو اگر وہ طریق اول ہے تو دوسرے میں کذب آئے اور اگر دوسرا ہے تو پہلا جھوٹ ہوگا۔

علاوہ اس کے کئی مقام پر انبیاء سابقین کا لاحقین سے پیچھے ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا:

کذ لك یو حی الیك و الی الّذ ین من قبلك

جب واؤ کا لفظ ترتیب کے لئے نہیں ہوتا، بلکہ محض جمعیت کے لئے ہے تو متوفی کے معنی رافع سے پیچھے کر لینے میں کون سی قباحت ہوگی؟ بالخصوص جب کہ پہلی آیت سے ہم صعود جسد عنصری ثابت کر آئے ہیں ۔جس سے دونوں آیتوں کی تطبیق لفظی معنوی بخوبی ہو جاتی ہے۔تقدم وتأخر کی مزید تحقیق منظور ہو تو اتقان ملاحظہ ہو جس میں چوالیسویں نوع خاص اسی مطلب کے لئے مصنف نے مقرر کی ہے کہ بعض الفاظ مقدم ہوتے ہیں لیکن ترجمہ ان کا مؤخر ہوتا ہے۔چنانچہ انّی متوفّیك و رافعك بھی انہی میں سے ایک ہے۔

اب ہماری تقریر کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ:

اے عیسی میں ہی تجھ سے یہ سب معاملہ قیامت تک کروں گا۔

رہا یہ کہ پہلے کیا ہوگا اور پیچھے کیا؟ اس کا ذکر نہیں۔اس کو دوسری آیت نے حل کر دیا کہ رفـع ہو چکا ہے تـوفّی ان کی آئندہ ہوگی۔اگر یہ سوال ہو کہ بیشک پہلی آیت سے رفع بجسد عنصری مراد لینا ہی مناسب ہے اور کہ لفظ واؤ ترتیب کے لئے بھی نہیں ہوتا مگر آخر کلام خداوندی تو بڑا فصیح و بلیغ ہے، اس کا کیا سبب ہے کہ متـوفی کو پہلے لائے ہیں؟ آخر بلاوجہ تو نہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں بلاوجہ نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسیح کو بتقاضائے بشریت، اعداء سے ہر وقت خوف رہتا تھا۔ان کی تسلی کے لئے اس لفظ کو پہلے کر دیا کہ اے عیسی میں ہی تجھے موت طبعی سے ماروں۔یہ نہ ہوگا کہ تیرے دشمن تجھے کچھ تکلیف پہنچا سکیں (مرزا صاحب بھی یہ بات مانتے ہیں کہ یـا عیسی انی متوفّیك۔یہ الہام حضرت مسیح کو بطور تسلی ہوا تھا جب یہود ان کے مصلوب کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے۔سراج منیر۔ص۲۰)۔اور یہ روش قرآن کریم کی بلکہ کل فصحاء کی عموماً ہے کہ کلام تسلی بخش کو پہلے لایا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی تسلی کے لئے عفا اللہ عنك پہلے لاکر لم اذنت لھم پیچھے فرمایا (خدا تجھے معاف کرے تونے ان کو اجازت کیوں دی تھی)

تیسری آیت اس مسئلہ وفات مسیح میں سید احمد خان صاحب نے یہ لکھی ہے کہ

اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم أانت قلت للناس اتّخذونی و امّی الھین من دون اللّہ ۔ قال سبحانك ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحقّ ۔ ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت العلام الغیوب ۔ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربّی و ربّکم و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلمّا توفّیتنی کنت انت الرّقیب علیھم و انك علی کلّ شیء شھید ۔ (مائدہ) جب اللہ تعالیٰ مسیح سے کہے گا کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا خدا بنالو۔ مسیح کہے گا کہ تو پاک ہے شرک سے مجھے لائق نہیں کہ میں ایسی بات منہ پر لاؤں جو میرا حق نہ ہو۔ اگر میں نے کہی ہوگی تو جانتا ہے کیونکہ تو میرے اندر کی بات کو بھی جانتا ہے اور میں تیری مخفی بات نہیں جانتا تو غیب دان ہے۔ میں نے تو ان سے یہی کہا تھا کہ اکیلے خدا کی، جو میرا اور تمہارا رب ہے، عبادت کرو۔ اور میں خود جب تک ان میں تھا، ان کا نگہبان رہا۔ اور جب تو نے مجھے فوت کرلیا تو ہی ان پر نگہبان تھا اور ہر چیز تیرے سامنے ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس آیت کے ترجمہ میں قائلین نیچر کا باہمی اختلاف ہے (جیسے سید احمد صاحب لفظ نیچر استعمال کرتے ہیں ویسے مرزا صاحب بہ تبدیل لفظ سنت اللہ بولتے ہیں۔ اس لئے دراصل ایک ہیں) سید احمد صاحب تو اس کے معنی (جب اللہ کہے گا) کرتے ہیں اور مرزا صاحب (جب اللہ نے کہا) کرتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے خلیفہ مولوی حکیم نور الدین، سید احمد صاحب سے متفق ہیں (دیکھو مقدمہ اہل کتاب۔ ص ۱۷۸)۔ غرض مرزا صاحب ماضی اور سید احمد و حکیم صاحب مضارع مراد لیتے ہیں جس سے مطلب میں بھی کسی قدر فرق آجاتا ہے۔ مگر انصاف سے دیکھیں تو سید احمد خان و حکیم نور الدین صاحب کے معنی صحیح ہیں اس لئے کہ حضرت مسیح کے جواب میں خدا کی طرف سے جو جواب الجواب دیا جائے گا وہ یہ ظاہر کررہا ہے کہ یہ سوال وجواب بروز قیامت ہوگا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ: یہی دن ہے کہ سچوں کا سچ ہی ان کو نفع دے گا،، اور یہ ظاہر ہے کہ ایسا دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں اعمال حسنہ کا حقیقی نفع ہو، وہ دن قیامت کا ہے۔ خیر اس تصفیہ کے بعد ہم آیت کے مطلب کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے مخاطب کہتے ہیں اس میں صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے کیونکہ وہ خود کہیں گے کہ جب تک میں ان تھا میں جانتا تھا، اور جب تو نے مجھے فوت کر لیا تو، تو ہی ان کا نگہبان تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ہاں بے شک جس وقت (یعنی بروز قیامت) حضرت مسیح یہ کلام کہیں گے اس وقت سے پہلے فوت ہو چکے ہوں گے۔ ہم بھی تو اس امر کے قائل ہیں کہ قرب قیامت دنیا میں تشریف لا کر بنی آدم کی طرح فوت ہوں گے۔ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ اس وقت بھی فوت شدہ ہیں؟ ہاں ہم پر یہ اعتراض ہوگا کہ سوال خداوندی کا مطلب تو یہ تھا کہ تو نے ان کو اپنی الوہیت کی طرف بلا لیا تھا، جس کا جواب حضرت مسیح نے یہ دیا۔ اور پھر اس پر بس نہ کی، بلکہ یہ بھی کہا کہ جب تک میں ان میں تھا ان کا نگران تھا، اور جب تو نے مجھے فوت کر لیا تو، تو ہی نگہبان تھا۔ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ حضرت مسیح کو عیسائیوں کے شرک کی کوئی خبر نہیں اور یہ جب ہی صحیح ہو سکتا ہے کہ اب حضرت مسیح زندہ نہ ہوں کیونکہ اگر زندہ ہیں اور دنیا میں آوینگے (جیسا کہ مسلمانوں کا عام طور پر عقیدہ ہے) تو عیسائیوں کے کفر و شرک کی ان کو ضرور خبر ہوگی۔ پھر اس سے انکار کیوں کریں گے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نے کچھ تو دھوکہ کھایا اور کچھ اپنی طرف سے حاشیہ لگایا۔ سوال خداوندی جس کا جواب حضرت مسیح کے ذمہ ہے، صرف اتنا ہے کہ: تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو؟

جس کے جواب میں حضرت مسیح مع شیء زائد جواب دیں گے کہ یا اللہ تو شرک سے پاک ہے جو بات مجھے لائق نہیں، میں وہ کیوں کہتا؟ اصل سوال کا جواب یہاں تک آ گیا۔ اب آگے اس کام پر صرف اپنی بے زاری کا اظہار کرنا ہے مگر اس میں حضرت کو ان لوگوں کی، جنہوں نے جناب والا کی نسبت یہ افتراء کیا تھا، سفارش بھی کرنی ہے۔ اس لئے دونوں مطلبوں کے حاصل کرنے کو اپنی بیزاری بھی ظاہر کی کہ جب تک میں ان میں تھا ان کا نگہبان تھا، جس سے کسی قدر استحقاق شفاعت ثابت ہوتا ہے۔ اور جب تو نے مجھے فوت کر لیا تو، تو ہی ہر چیز پر نگہبان رہا ہے۔ جیسے وہ ہیں تو جانتا ہے۔ اس سے آگے ان کی ضمناً سفارش بھی کی کہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں کوئی تجھے روک نہیں سکتا اگر تو ان کو بخشے تو ان تعذّبهم فانّهم عبادك و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تغفر لهم فانّك انت العزيز الحكيم ۔تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔کوئی نہیں جو تیری بخشش کو خلاف مصلحت سمجھے۔

اب بتلایئے! اگر حضرت مسیح خود ہی ان کی نالائقی کا اعتراف کر لیتے تو ان کی سفارش کیونکر کرتے۔ حالانکہ ان کے شرک کرنے نہ کرنے کا سوال ہی نہ تھا بلکہ سوال صرف اس سے تھا کہ تو نے ان سے کہا تھا کہ مجھے خدا بنالو۔ پس جب کہ سوال ہی نہ تھا بلکہ سوال صرف اس سے تھا کہ تو نے ان سے کہا تھا کہ مجھے خدا بنالو، جب کہ سوال ہی اس سے نہیں اور اس کا اقرار ان کی سفارش میں خلل انداز بھی ہے تو مسیح کو کیا غرض کہ وہ اس کا اقرار کریں کہ یہ مشرک تھے۔ ہاں کمال یہ ہے کہ انکار بھی نہیں کیا۔ کس طرح کرتے جب کہ جان چکے تھے کہ ان عیسائیوں نے بے شک میری نسبت یہ افتراء کیا ہوا ہے، ہاں اس میں شک نہیں کہ جناب مسیح کے اقرار، عدم اقرار پر کوئی بات موقوف نہیں، معاملہ خدائے غیب دان سے ہے جس کو یہ بھی خبر ہے کہ انہوں نے شرک کیا اور یہ بھی خبر ہے کہ مسیح بھی اس کو جانتا ہے مگر مسیح کو کیا غرض پڑی کہ بلا سوال ایک ایسے جواب کی طرف متوجہ ہوں جس کا ان کو بھی ایک طرح سے امر مطلوب میں مضر ہونے کا اندیشہ ہو کہ وقت سفارش حکم ہوا ے مسیح تو خود ہی ان کے شرک کو مانتا ہے اور آپ ہی ان کے حق میں شفاعت کرتا ہے۔

پس اس آیت سے بھی یہ نتیجہ نکالنا کہ مسیح اس وقت مردہ اور فوت شدہ ہیں کسی طرح ٹھیک نہیں۔ پس حضرت مسیح کی وفات کا واقعہ بلحاظ کتب اسلامیہ اور نصرانیہ اس طرح ہے کہ حضرت مسیح کی جب چاروں طرف سے دارو گیر شروع ہوئی تو ان کے شاگرد یہودا اسکریوطی نے ان کے پکڑوانے پر رشوت لے لی اور ایک مقام پر آسانی سے پکڑوانا چاہا تو خدا نے ان کو بحفاظت اٹھالیا اور ان کی شکل کا حلیہ دوسرے مخالف شخص پر ڈال دیا ۔اسی بیان سے آیت شبّه لهم اور قول ابن عباسؓ کہ فبعث اللّٰه جبريل فادخله فى خوفة فى سقفها روزنة فرفعه الى السّماء من تلك الروزنة فالقى اللّٰه شبه عيسى فقتلوه وصلبوه (تفسير معالم مختصراً) اللہ نے ایک شخص کو جو پکڑوانے کے لئے مکان کے اندر گیا تھا مسیح کی شکل پر بنا دیا اور مسیح کو مکان کی چھت کی روزن سے آسمان پر اٹھالیا۔

اور اناجیل مروجہ بھی منطبق ہو جاتی ہیں، اور اگر غور کیا جائے تو روایۃً بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ بموجب اناجیل مروجہ کے جن کو سید احمد خان صاحب بھی معتبر جانتے ہیں (تبیین الکلام) اور مرزا صاحب تو ان کی طرف رجوع کرنا فرض بتلاتے ہیں (ازالہ اوہام۔ص ٦١٦) ثابت ہے کہ جب اس شخص کو (جس پر کہ مسیح کی شبیہہ ڈالی گئی تھی) پھانسی دی گئی تو اس نے ایسی گھبراہٹ کا اظہار کیا جو انبیاء تو کجا عوام صلحاء کی شان سے بھی بعید ہے۔ تکلیف کے وقت شور مچانا، خدا کی شکایت کرنا جیسا کہ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے

(پھر اس نے دوبارہ جا کر دعا مانگی اور کہا اے میرے باپ، اگر میرے پینے کے بغیر یہ پیالہ، موت، مجھ سے نہیں گذر سکتا تو خیر تیری مرضی۔ متی باب ٢٦۔ آیت ٤٢۔

He went away again the second time, and prayed, saying, O my Father, If this cup may not pass away from me, except I drink it, thy will be done. (Matthew 26: 42)

اور یسوع نے بڑے شور سے چلا کر جان دی۔(انجیل متی ٢٧۔ آیت ٥٠)۔

Now from the sixth hour there was darkness over all the land unto the ninth hour.

And about the ninth hour Jesus cried with a loud voice, saying, Eli. Eli, lama sa-bach-tha.ni? that is to say. My God, my God, why hast thou forsaken me?

Matthew 27: 45-46

Jesus, when he had cried again with a loud voice, yielded up the ghost.(Matthew 27:50)

اور پون گھنٹہ یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا ایلی ایلی لما سبقتنی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔(انجیل مرقس)،

At the ninth hour Jesus cried with a loud voice, saying Eloi Eloi lama sabach'tha-ni? which is, being interpreted, My God, my God, why hast thou forsaken me? (Mark 16:34)

کون نہیں جانتا کہ صالحیت اور نبوت سے کوسوں دور ہیں۔ اس قسم کی تکالیف میں ذرا صحابہ کرامؓ کا حال بھی ملاحظہ کیجئے۔ کیسے استقلال اور بردباری سے جان دے رہے ہیں اور بجائے چون وچرا کرنے کے شکریہ کرتے ہیں۔ نمونہ کے لئے خبیبؓ کا حال ہی دیکھئے جس کا قصہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے کہ کس استقلال اور صبر سے جان دیتے ہیں اور دشمنوں کے سامنے یہ اشعار پڑھتے ہیں

ولا ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شقّ کان فی اللّٰہ مصرعی
وذلك فی ذات الالہ وان یشاء
یبارك علی اوصال شلو ممزع

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گروں۔ یہ میرا مرنا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں ہے اگر وہ چاہے تو کٹے ہوئے جوڑوں میں بھی برکت کردے گا۔

کیا حضرت مسیح، اس صحابی جیسا بھی حوصلہ نہ رکھتے تھے۔ معاذ اللہ وہ اللہ کے مقرب رسول و جیهاً فی الدّنیا وا لآخرۃ ومن المقرّبین ۔صحابی کی کیا شان کہ حضرت مسیح کی گردِ پا کو بھی پہنچے۔ گو اپنے مرتبہ میں کیسا ہی بزرگ ہو، وہ معصوم اور اولوالعزم پیغمبر وہ کلمۃ اللہ وہ روح اللہ۔ پھر کیا وجہ کہ اس امتحان مقابلہ میں وہ فیل شدہ ہیں۔ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ شخص پھانسی شدہ مسیح نہ تھا، مگر سر سید احمد خان کہیں تو سولی پر چڑھاتے ہیں (تفسیر احمدی۔ ج۲ ص۱۴۲) اور جب ان کو ما صلبوہ کا خیال ہوتا ہے تو یہ کہہ کر کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے، بلکہ ان پر ایسی حالت طاری ہوگئی تھی کہ لوگوں نے ان کو مردہ سمجھا (ص ۴۵ تفسیر احمدیہ) ٹال دیتے ہیں۔ اور کہیں لکن شبّہ لھم کا ترجمہ: لیکن ان پر صلیب پر ڈالنے کی شبیہہ کردی گئی۔ (ص ۱۶۵ تفسیر احمدی جلد ۲)، کہہ کر آگے چل دیئے ہیں۔ لیکن چلّا کر جان دینے پر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو، جان دینے کا موقع ایسا ہی ہے کہ سب بھول جاتے ہیں۔

رہا اصل اعتراض کہ مسیح کی شکل دوسرے پر کس طرح ہوگئی یہ تو سپر نیچرل (خلاف عادت) ہے جو سید احمد خان صاحب کا قدیمی ٹوٹا پھوٹا ہتھیار رہے، تو اس کا جواب یہی ہے کہ جس خدا نے حضرت موسیٰ کی لکڑی کی شکل بدل کر سانپ اور سانپ سے لکڑی بنادی، وہ مسیح کی سی شکل والا دوسرے کو بھی بنا سکتا ہے۔ جو خدا مرغی انڈا دیتی کو مرغا انڈا دلانے والا بناتا ہے وہ ایک شکل کے دو آدمی یا ایک کی شکل دوسرے کو بھی دے سکتا ہے۔

سید احمد خان صاحب نے جو آیت شبّہ لھم کے معنی کئے ہیں ہم ان کو غلط نہیں کہتے کیوں کہ ہمارے اصلی مقصد کے خلاف نہیں۔ اللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دلائل مماۃ مسیح کا ثنائی ردّ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ تفسیر ثنائی میں لکھتے ہیں کہ گو ہماری معروضہ بالا تقریر (در رفع عیسی) سے کل مسئلہ حیات وممات مسیح بالکل صاف ہے مگر بنظر استحسان (ازالہ اوہام میں) مرزا غلام احمد صاحب کی پیش کردہ تیس آیات کا مفصل جواب بھی دیتے ہیں۔ مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ اس دعوی کو اس قدر بڑھایا ہے کہ رائی سے ہمالہ کی صورت دکھائی ہے۔ چنانچہ کھینچ تان کر مجموعہ تیس آیات کا اس دعوی پر پیش کیا ہے مگر میرے خیال میں اگر ایسی ہی آیات کو جمع کرنا تھا تو چالیس پچاس بھی ہوسکتی تھیں۔ بہرحال جو کچھ مرزا صاحب سے ہوسکا، وہ یہی مجموعہ تیس آیات کا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تقریر حسب عادت طوالت سے بھری ہونے کی وجہ سے بہت سی جگہ چاہتی اس لئے ہم ان کے مطلب کا خلاصہ کر کے لکھیں گے جو اصل سے بالکل مطابق ہوگا جس کو شبہ ہو اصل سے مقابلہ کرلے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) پہلی آیت ۔ یا عیسی انی متوفّیك ...الخ۔ مرزا صاحب نے اس آیت کا ترجمہ کر کے ہی چھوڑ دیا جو ہم نے کردیا ہے جس پر مفصل بحث ہوچکی ہے۔

دوسری آیت بل رّفعه اللّه الیه ۔ رفع سے مراد باعزت موت ہے جیسے کہ حضرت ادریس کے لئے و رفعناه مکا ناً علیاً۔ اسکی بحث بھی مفصل ہوچکی ہے مزید یہ کہ حضرت مسیح والہ بل یہاں نہیں ۔

تیسری آیت فلمّا توفّیتنی .... توفّی کا لفظ موت کے لئے ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح فوت ہوچکے ہیں۔ اس کی بحث بھی ہمارے مضمون سابق میں آگئی ہے۔

چوتھی آیت و ان من اهل الکتا ب الّا لیؤمننّ ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ہم اپنے رسالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ اوہام میں اس کی تفسیر بیان کر چکے ہیں۔ اس تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ: تمام اہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح کی موت طبعی پر ایمان لے آتے ہیں اور مصلوب ہونے کے اعتقاد سے پھر جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس آیت کے پیش کرنے میں مرزا صاحب نے کمال کر دکھایا۔ جس آیت کو ان کے مخالف حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کرتے، ہیں مرزا جی نے اسے اپنے قبضہ میں کرنا چاہا ہے ، ہم اس آیت پر مفصل بحث نہیں کرتے صرف حکیم نورالدین صاحب کا ترجمہ پیش کر دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر ان کے گواہ۔ (فصل الخطاب جلد دوم۔ حاشیہ ص ۳۱۴)

اس بارے میں ہمارے وہی حکم (ثالث) ہیں۔

پانچویں آیت۔ ما المسیح ابن مریم الّا رسول قد خلت من قبله الرّسل ۔اس آیت میں ماں بیٹے (مریم وعیسیٰ) کے ذکر میں، کھانا کھاتے تھے، کہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب نہیں کھاتے اور چونکہ بغیر کھانا کھانے کے زندگی محال ہے اس لئے ضرور ہے کہ مسیح فوت ہو گئے ہیں۔

مرزا جی! یہ تو ان کی حالت مشہودہ ومسلّمہ فریقین سے جو دنیا میں ان پر آ رہی تھی استدلال ہے، اسے اس سے کیا علاقہ کہ اب وہ نہیں کھاتے ۔ یہ کون سی عبارۃ النص ہے یا اشارۃ النص، دلالت النص یا اقتضاء النص ۔اگر چہ آپ اپنے مولوی صاحبان سے دریافت فرمالیں کہ کانا کے لفظ سے زمانہ حال کی نفی نہیں ہوتی

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: لیجئے ہم آپ کی خاطر مانے لیتے ہیں کہ بے شک حضرت مسیح اس وقت کھانا نہیں کھاتے، تو کیا ان کی زندگی محال ہے؟ کیا حضرت آدمؑ دنیا میں آنے سے پہلے جنت میں کھانا کھاتے تھے؟ حالانکہ آپ کے نزدیک تو جنت صرف روحانی لذائذ ہیں نہ کہ جسمانی۔ چنانچہ آپ کی تقریر جلسہ مذاہب لاہور مندرجہ رپورٹ اس کی مظہر ہے۔

خیر یہ تو الزامی جواب ہے۔ حقیقی جواب یہ ہے کہ شرعی طور پر بغیر طعام زندگی گزارنے کا ثبوت ملتا ہے۔ کیا آپ کو وہ حدیث یاد نہیں جس میں آنحضرت ﷺ نے وصال صیام (ان روزوں کو کہتے ہیں جن میں رات کو بھی کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ پے در پے بے آب ونان گذارا ہو) سے منع فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ کیوں وصال کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ فرمایا ابیت عند ربّی یطعمنی و یسقینی ۔یعنی میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے، تم میرے جیسے نہیں ہو۔

اگر یہ حقیقی کھانا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کا وصالِ صیام ہی نہیں تھا، حالانکہ اسی کے کرنے دلیل بیان کی ہے۔ پھر آپ (مرزا) کا مسیح کی بابت مخول (مذاق) کرنا کہ خدا کے پاس کیا کھاتا ہے؟ کھاتا ہے، تو پائخانہ کہاں پھرتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ قابل مخول (مذاق) ہے یا نہیں۔ کیا آپ نے اصحاب کہف کا قصہ بھی قرآن میں نہیں دیکھا کہ تین سونو برس غار میں بے خبر سوتے رہے اور زندہ رہے۔ اگر آپ کو ان کی موجودہ زندگی میں شبہ ہے جیسا کہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۰۵ سے مفہوم ہوتا ہے تو کیا فلبثوا فی کھفھم ثلاث مأۃ سنین و زدادوا تسعاً میں بھی شبہ ہے جو نص قطعی ہے۔ اگر کہیں کہ وہ تین سونو برس بے طعام نہ تھے بلکہ کھاتے پیتے تھے تو ان کے باہمی سوالات کا کیا مطلب ہے جو انہوں نے بعد بیداری آپس میں کئے تھے کہ: قال قائل مّنھم کم لبثتم قالوا لبثنا یوماً او بعض یوم قالوا ربّکم اعلم بما لبثتم ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ تم کتنی مدت ٹھہرے ہو، بولے کہ ایک دن یا کم (بعد غور وفکر بولے) کہ خدا خوب جانتا ہے جتنے ٹھہرے ہو۔

اگر وہ غذا کھاتے پیتے تو ان کو اپنے ٹھہرنے کا وقت بھی معلوم نہ ہوتا؟ جس کی مدت خدا نے تین سونو برس بتلا دی ہے۔ کیا آپ نے وہ حدیث بھی نہیں دیکھی جو مشکوۃ کے باب علامات الساعۃ کی دوسری فصل میں ہے جس کا مضمون ہے کہ تسبیح تہلیل بھی بندوں کی غذا کا کام دے سکتی ہیں۔ پس جب تک ہمارے سوالات کو نہ اٹھائیں، اس آیت کا پیش کرنا آپ کا حق نہیں و دونہ خرط القتاد

۶۔ (مرزا صاحب کی پیش کردہ) چھٹی آیت وما جعلناھم جسداً لا یأکلون الطعام ۔ الآیۃ

اس کا جواب سابقہ آیت میں آ گیا علاوہ اس کے اس آیت کا مطلب بالکل صاف ہے، خدا فرماتا ہے ہم نے ان کو ایسے جسم نہیں بنایا کہ کھانا نہ کھائیں یعنی کھانے کو چھوئیں ہی نہیں۔

یہ مشرکین عرب کا جواب ہے، جو کہا کرتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے۔ جس کے جواب میں ارشاد پہنچا ما لھذا الرّسول یأکل الطّعام و یمشی فی الاسواق کہ پہلے نبیوں کو بھی ہم نے ایسا نہ بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ ایسا کوئی بشر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوا جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کھاتے رہیں۔ کیا پیغمبر ﷺ روزہ وصال میں کئی کئی روز جو کھانا ترک فرماتے تھے تو وہ اس وقت وہ جسم نہ تھے؟ مرزا جی مطلقہ عامہ کے ثبوت سے دائمہ مطلقہ لازم نہیں آتا۔ اگر نہ سمجھے ہوں تو کسی سے پوچھ لیجئے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) ساتویں آیت۔ و ما محمّد الّا رسول قد خلت من قبله الرّسل ..یعنی محمد ﷺ سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے۔

مرزا صاحب نے کیا ہی عمدہ ترجمہ گھڑ لیا کہ فوت ہو گئے۔ ان کے مرید تو سن کر علماء کو کوستے ہوں گے کہ صاف آیت میں لکھا ہے: سب نبی فوت ہو گئے،۔ تو پھر جو علماء نہیں مانتے بے شک یہودیوں کی طرح ان کے دل سیاہ ہیں۔ بے شک ایسے ہیں، ویسے ہیں۔ بیشک ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ ان سے سلام علیکم ناجائز ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ کی پیش گوئی یأ توکم بما لم تسمعوا ۔الحدیث۔ کا ظہور ہو رہا ہے۔ بھلا مرزا جی! فوت ہو گئے، کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ شاید خلت کی طرف توجہ سامی لگ رہی ہے جس کے معنی گزر جانے، خالی کرنے وغیرہ کے ہیں، جو ان تمام معنوں میں مستعمل ہوا ہے و اذا خلوا الی شیاطینهم ؛ قد خلت من قبلکم سنن ؛ فی الایّام الخالیة ۔پس آیت کے صاف معنی یہ ہیں کہ تجھ سے پہلے کل نبی اپنے اپنے وقت میں کام کر کے چلے گئے۔ جیسے کوئی کہے کہ موجودہ سربراہ حکومت سے پہلے کئی سربراہ گزر گئے، تو کیا اس سے یہی مفہوم ہے کہ وہ سب مر گئے؟ پس اسی تقریر سے نویں آیت تلك امّة قد خلت کا جواب بھی آ گیا کیونکہ وہاں بھی خلا ہی میں تیر رہے ہیں۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آٹھویں آیت و ما جعلنا لبشر مّن قبلك الخلد ....کوئی بشر ہمیشہ زندہ نہیں رہا، اس لئے مسیح بھی نہایت بوڑھے ہو گئے ہوں گے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۰۶)۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ کیوں نہ ہوں؟ دو اور دو چار روٹیوں کی مثال اسے ہی کہتے ہیں۔ حضرت! آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہیں کی۔ بھلا اگر تو مر گیا تو کیا یہ کافر ہمیشہ رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ بتایئے کس کے مخالف ہے۔ کیا ہم مسیح کو ہمیشہ زندہ رہنے والا مانتے ہیں؟ کیا دائمہ مطلقہ کے سلب سے متعلقہ عامہ مسلوب ہو جاتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں آیت کا جواب نمبر سات میں ہو چکا ہے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) دسویں آیت و اوصانی بالصّلوۃ و الزّکوۃ ما دمت حیّاً

اس آیت سے بھی معلوم نہیں مرزا صاحب کیا مطلب لے رہے ہیں۔ شائد یہ مطلب ہے کہ زندگی تک تو زکوۃ کا حکم ہے، اگر وہ اب زندہ ہیں تو زکوۃ کس کو دیتے ہوں گے؟ پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت ہو گئے۔ چہ خوش؟ ہمیں بار بار وہی دو اور دو چار روٹیوں والی مثال یاد آتی ہے۔ اجی حضرت! آپ یہ تو بتلا دیں کہ جتنے روز مسیح دنیا میں رہے تھے، زکوۃ کس کو دیتے تھے؟... کیا زکوۃ کے لئے مال اسباب زائد عن الحاجت ہونا بھی ضروری ہے یا نہیں؟ تو پس جبکہ ان کے پاس مال دنیاوی موجود ہی نہیں تو زکوۃ کیسے دیں اور کس کو دیں؟ اس آیت میں مرزا جی نے ایک عجیب بات بھی لکھی ہے جس کو بعینہ نقل کرتا ہوں:

اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ انجیل کے طریق پر نماز پڑھنے کے لئے حضرت عیسی کو وصیت کی گئی تھی اور وہ آسمان پر عیسائیوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور حضرت یحیؑ ان کی نماز کی حالت میں ان کے پاس یونہی پڑے رہتے ہیں، مردے جو ہوئے۔ اور جب دنیا میں حضرت عیسی آویں گے تو برخلاف اس وصیت کے امتی بن کر مسلمانوں کی طرح نماز پڑھیں گے۔ (ازالہ اوہام)

مرزا صاحب نے اس جگہ بڑا استحالہ قائم کیا ہے کہ حضرت مسیح دو طرح کی نماز کس طرح پڑھیں گے؟ کاش بتلایا ہوتا کہ عیسائیوں کی نماز، ہاں اصل عیسائی نماز، کس طرح ہے اور وہ کتنے حصے اسلامی نماز سے مخالف ہے؟ کیا آپ نے مسیح کی والدہ کی بابت فرمان ربانی نہیں سنا یا مریم اقنتی لربّك و اسجدی و ارکعی مع الراکعین۔ بتلائیے آپکی نماز سے یہ نماز کتنی کچھ مخالف ہے؟ ہاں آپ نے موجودہ عیسائیوں کی نماز دیکھی ہوگی جس میں تثلیث کی پرستش بھی کرتے ہیں۔ بے شک ہم بھی مانتے ہیں کہ حضرت مسیح ان کی نماز کے مخالف نماز پڑھیں گے، بلکہ اس نماز کے مٹانے کے لئے تشریف لائیں گے، چنانچہ آپ بھی براہین احمدیہ جلد رابع صفحہ ۴۹۹ میں تسلیم کرتے ہیں۔

معلوم نہیں مرزا صاحب کو ایسی باتوں سے کیا فائدہ؟ مگر چونکہ علم لدنی کے متعلم ہیں اس لئے بقول صوفیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غلطی ممکن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) گیارہویں آیت۔ و السلام علیّ یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیاً اس آیت میں مسیح کے تین واقعات ولادت، موت اور بعثت کے ایام بیان کئے گئے ہیں، یوم رفع نہیں گنا، اس لئے وہ کوئی جدا نہیں بلکہ بذریعہ موت ہی ہوا۔ (ازالہ اوہام)

مرزا صاحب کی قوت استنباطیہ بہت صحیح ہے مگر وہ یہ تو بتلا دیں کہ کیا عدم ذکر سے عدم شئے لازم آتا ہے؟ انسان کے لئے تین ہی واقعات عام طور پر پیش آتے ہیں اور تینوں محل خطر ہیں۔ موت اور قیامت کے دن کا خطرناک ہونا ظاہر ہے، البتہ پیدائش کے دن کا خطرناک ہونا جس کی طرف مسیح نے اشارہ کیا ہے دو وجہ سے ہے۔ ایک تو اس حدیث کی وجہ سے جس کا مضمون ہے کہ ما من مولود الّا و یمسّہ الشّیطان الّا مریم و ابنہا ۔ او کما قال ہر ایک بچہ کو شیطان وقت ولادت چھوتا ہے سوا مسیح اور اس کی ماں کے کہ ان دونوں کو نہ چھوا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا کہ ولادت کا وقت بھی خطرناک وقت ہے جس کی سلامتی کی طرف حضرت مسیح نے اشارہ کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہودی، حضرت مسیح کی ولادت کو ناجائز بتلاتے تھے اور ناجائز ولادت والے کو خدا کی بادشاہت میں ذلیل سمجھتے تھے (دیکھو کتاب استثنا ۲۳ باب کی آیت نمبر ۲

A bastard shall not enter into the congregation of the Lord; even to his tenth generation shall not enter into the congregation. (Deuteronomy 23:2)

اس لئے مسیح نے ایسے واقعات کا جو سب لوگوں کو پیش آنے والے ہیں جن کے وقوع کا سب کو یقین ہے، ذکر کیا اور رفع بجسد عنصری کا ذکر نہیں کیا کہ جو پہلے سے منکر ہیں کہیں اور بھی زیادہ نہ بگڑیں۔ علاوہ ان توجیہات کے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح کو یہ کلام بولتے وقت اپنے رفع بجسد عنصری کا علم نہ تھا کیونکہ جب تک خدا کوئی وعدہ نہ کرے یا کوئی خبر نہ بتلاوے، نبی ہو یا رسول، بلکہ افضل الرسل کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ لا یحیطون بشیء من علمہ الّا بما شاء (خدا کے علم میں سے لوگ اسی قدر جان سکتے ہیں جتنا خدا بتلائے) کو پڑھ لو۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) بارہویں آیت ۔ و منکم من یتوفّی و منکم من یردّ الی ارذل العمر . ... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان عمر طبعی تک پہنچ کر مر جاتا ہے پس مسیح بھی جو عمر طبعی تک پہنچ گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور فوت ہو گئے ہوں ۔(ازالہ اوہام ۔ص ۶۰۸)۔

عجیب نئی منطق ہے۔ مسیح عمر طبعی کو دنیا ہی میں پہنچے ہوئے تھے یا اب پہنچے ہوں گے؟ اگر دنیا ہی میں پہنچے تھے تو کیا ثبوت؟ حالانکہ روایات سے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں مرقوم ہے، صاف مفہوم ہے کہ حضرت مسیح کی عمر بوقت رفع ۳۳ سال تھی۔ اور اگر بعد رفع عمرِ طبعی کو پہنچے تو غنیمت ہے کہ آپ نے ان کا رفع بجسدہ تو مانا اور بعد رفع بجسدہ سے موت کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے، دیجئے۔ و دونہ خرط القتاد

علاوہ اس کے، عمر طبعی بھی تو مختلف ہے۔ ایک عمر طبعی آپ کی ہے اور ایک حضرت نوحؑ کی تھی جن کے (صرف) وعظ کا زمانہ ساڑھے نوسو برس کا قرآن میں ذکر ہے۔ اور قصص میں بعض نبیوں کی عمر چودہ چودہ سو برس تک بھی پہنچتی ہے۔ نص قرآنی سے آپ کو انکار نہ ہوگا۔ پھر بتلا دیں کہ آیت موصوفہ سے آپ کے دعوی کو کہاں تک تقویت یا تائید ہوتی ہے؟ کیا ممکن نہیں کہ حضرت عیسی کی عمر طبعی کا اندازہ کوئی غیر محدود زمانہ ہو جس کی مثال دنیا میں آج تک کسی فرد بشر پر نہ آئی ہو۔

اس جگہ ایک لطیفہ بھی قابل بیان ہے جو مرزا کی تحریر سے نہیں بلکہ ان کے بعض مریدوں کی زبان سے سنا گیا ہے کہ حضرت مسیح کو آج تک زندہ سمجھیں تو حیّ قیّوم کی صفت خداوندی میں شریک ہو جاتا ہے اور شرک تو اسلام میں کسی طرح درست نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح بھی کسی طرح زندہ نہیں رہ سکتے۔

قادیانی حضرات مسیح کی موت کے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ اگر ان کو ایک سیکنڈ کا اختیار بھی مل جائے تو سب سے پہلے جو کام ان سے سرزد ہو، وہ یہی ہو کہ حضرت مسیح کو فوت کر دیں۔ لیکن نہیں جانتے و مکروا ومکراللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین بھلا حضرات! اگر درازی عمر کی وجہ سے کوئی جاندار خدا کا شریک ہی ہو جاتا ہے تو جس کی عمر، مسیح سے ہزارہا سال پہلے اور ہزارہا سال بعد تک ہوگی، اگر اپنے بزرگ سرسید احمد کی طرح شیطان قوائے حیوانیہ کو جانتے ہو، تو قرآن میں غور کرو قال فانظرنی الی یوم یبعثون۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) تیرہویں آیت۔ ولکم فی الارض مستقرّ ومتاع الی حین۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر نہیں جا سکتا۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۶۰۹)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کو، اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ، معراج جسمانی سے بھی انکار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی! دوسری آیت پر بھی غور کر لیا ہوتا جس میں مثل اس آیت کے لکم آیا ہے

و لکم فیھا منافع و مشارب افلا یشکرو ن (تمہارے لئے چار پایوں میں بہت سے منافع اور پینے کو دودھ ہے، کیا پھر شکر نہیں کرتے ہو)

اگر اس آیت سے جسم خاکی کا آسمان پر جانا منع ہوتا ہے تو اس سے سوا چار پایوں کے دودھ اور منافع کے اور چیزوں کا دودھ اور منافع بلکہ تمام دنیا کے پانی پینے بھی منع ہو گئے کیونکہ اگر اس آیت میں مستقر مبتداء مؤخر ہے تو اس میں منافع اور مشارب وہی حکم رکھتا ہے، حالانکہ ہم تمام دنیا کے کنوؤں کا پانی پیتے ہیں اور تمام چیزوں سے نفع لیتے ہیں۔ کوئی چار پاؤں کی خصوصیت نہیں۔ بتلا ویں تو (بقول آپ کے) یہ دجال کا گدھا، ریل گاڑی، کون سے چار پایوں کا نفع ہے، حالانکہ بقول آپ کے آیت میں حصر ہے کہ سوا چار پایوں کے اور کسی چیز میں ہمارا نفع نہیں اور نہ ہمارے بچے کسی جاندار کا، خواہ وہ بچے کی والدہ ہو، دودھ پی سکتے ہیں کیونکہ مشارب کا لفظ اس سے روکتا ہے۔ اگر یہی معنی ہیں تو میں نہیں جانتا کہ اس آیت سے، نعوذ باللہ، کوئی کلام غلطی میں مقابلہ کر سکے۔

مرزا صاحب نے اس آیت میں کچھ علمیت کے جوہر بھی دکھائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کیونکہ لکم جو اس جگہ فائدہ تخصیص کا دیتا ہے اس بات پر بصراحت دلالت کر رہا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر جا نہیں سکتا بلکہ زمین سے نکلا ہے اور زمین میں ہی رہے گا اور زمین میں داخل ہوگا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۰۹)

مرزا صاحب اس جگہ ہمیں وہ قصہ یاد آ گیا جس کو ہم آپکے خاندان نیچریہ کے بانی سرسید احمد مرحوم کے لئے کسی جگہ لکھ آئے ہیں کہ ایک دفعہ بادشاہ دہلی ایک مدرسہ عربی میں گئے۔ ایک طالب علم سے بغرض امتحان پوچھا کہ الحمد لولیہ میں واؤ کیسا ہے؟ طالب علم نے جواب دیا، عطف کا۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ بھی لائق انعام ہے کیونکہ اتنا تو جانتا ہے کہ واؤ عطف کا بھی ہوتا ہے۔ ہم بھی مرزا صاحب کو قابل انعام سمجھتے ہیں کہ آنجناب حصر کو جانتے ہیں لیکن بڑے ادب سے عرض ہے کہ اگر لکم فائدہ حصر کا دیتا ہے تو غالباً یہ حصر مسند الیہ (مستقر) کا مسند میں ہوگا جیسا کہ مختصر معانی (اما تقدیمه ای المسند فلتخصیصه بالمسند الیه ای لقصر المسند علی ما حقّقناه فی ضمایر الفصل نحو لا فیھا غول ای بخلا ف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خمور الدّنیا فان فیھا غولاً و لھذا ای‌ولانّ التقدیم یفید التّخصیص لم یقدم الطرف الّذی ھو المسند علی المسند الیه فی لا ریب فیه و لم یقل لا فیه ریب لئلا یفید تقدیمه علیه ثبوت الریب فی سائر کتب اللہ تعالی بناء علی اختصاص عدم الریب بالقرآن - مختصر المعانی ص ۱۰۳) اور مطول سے مفہوم ہوتا ہے۔تو بتلایئے کہ اس حصر کا مطلب کیا ہو گا اور آیت کے معنی کیا بنیں گے؟ وہی جو مختصر معانی اور مطول میں لکھے ہیں لا فیھا غول بخلاف خمور الدّنیا فانّ فیھا غولاً یعنی ہمارے لئے زمین مستقر (جگہ) ہے نہ کہ کسی اور جانور کے لئے۔ بھلا اس حصر سے جسم خاکی کا آسمان پر جانا کیونکر منع ہوا۔ ہاں یہ بے شک ثابت ہوا کہ دنیا میں سوائے انسان کے جو لکم کے مخاطب ہیں کسی جاندار کی جگہ نہیں۔ یہ معنی قطع نظر اس سے کہ واقع میں صحیح ہوں یا غلط آپ کے دعویٰ (جسم خاکی آسمان پر نہیں جاسکتا) سے کیا علاقہ؟

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ہاں اگر آپ کے معنی مراد ہوتے تو کلام خداوندی میں فی الارض مقدم ہوتا یعنی آیت یوں ہوتی وفی الارض مستقر و متاع الی حین ایسی اصلاح قرآن شریف میں کون نہیں جانتا کہ اتنبؤن اللّٰه بما لا یعلم فی السّماء ولا فی الارض (خدا کو وہ باتیں بتلاتے ہو جو وہ نہیں جانتا آسمان میں اور زمین میں) کے مصداق ہے۔

رہی یہ بحث کہ گو حصر مسند کا نہیں لیکن یہ تو معلوم ہوا کہ زمین میں مستقر ہے۔ پس آسمان کا مستقر ہونا اس کے خلاف ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب حصر نہیں تو خلاف بھی نہیں۔ نہیں تو بتلا دیں کہ مسلمان جو سب محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں جس کا ترجمہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو کیا حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ رسول نہیں، صرف محمد ﷺ ہی رسول ہیں۔ پس جس طرح کہ محمد رسول کہنے سے موسیٰؑ رسول کی نفی نہیں ہوتی، اس طرح فی الارض مستقرّ کہنے سے فی السّماء مستقرّ کی نفی لازم نہیں۔ علاوہ اس کے آسمان میں تو مستقر ہی نہیں، خصوصاً لکم کے مخاطبین کا جو تمام بنی نوع انسان ہیں۔ اگر مسیح چند روز چلے گئے، اول تو عارضی ہے، دوم وہ ایک فرد مخصوص ہیں۔ وما من عام الّا وقد خصّ منه البعض (ہر عام سے بعض افراد خاص ہوتے ہیں) کو یاد کرو۔ ایسے استدلالات میں ہاتھ پاؤں مارنے سے بجز اس کے کہ علماء میں ہنسی ہو اور کیا فائدہ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) چودھویں آیت ومن نعمّرہ ننکّسہ ...یعنی درازی عمر میں حواس اور عقل زائل ہو جاتی ہے اگر مسیح اب تک زندہ ہوں تو ان کی عقل میں فرق آ گیا ہوگا جس سے یقینی معلوم ہوتا ہے کہ مدت سے مر گئے ہوں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۱۰)

مرزا صاحب چونکہ علم لدنی کے متعلم تھے اس لئے بے چارے ظاہری علوم کی اصطلاحات بدیعہ سے بالکل ناواقف ہوں تو ان کی ذات ستودہ صفات میں کوئی نقص نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا جی کے کان مبارک، تقریب تام سے جو علم مناظرہ میں اہم اصول ہے، کبھی آشنا نہیں ہوئے۔ مرزا صاحب! اگر کوئی شخص ستر برس کی عمر سے (جس کو انتیسویں آیت میں امت محمدیہ کے لوگوں کے لئے محدود کرتے ہیں) متجاوز ہو گیا جیسے کہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی، یا قاری عبدالرحمٰن پانی پتی یا مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی، جن میں سے بعض صاحب سو (۱۰۰) اور بعض سو (۱۰۰) سے متجاوز تھے، کیا آپ کے نزدیک ان کا جنازہ بغیر روح نکلے ہی درست ہے، کیونکہ آپ کی دلیل کا مقدمہ تو ثابت ہے کہ عمر درازی موت کو مستلزم ہے پھر مدعا کیوں ثابت نہیں۔

آئندہ کو آپ کے خاندان میں سے جو شخص ستّر (۷۰) سے متجاوز ہو تو بغیر روح نکلے اس کو میت قرار دے کر قبر میں داخل کر دیا کریں پھر دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: افسوس مرزا صاحب کو یہ خبر نہیں یا جان بوجھ کر تجاہل عارفانہ کرتے ہیں کہ عمر درازی کو اگر کچھ لازم ہے تو نکوس لازم ہے جو خود زندگی چاہتا ہے۔ مردہ کی بابت نکوس فی الخلق کون کہے گا۔ نکوس کے معنی اندھا کرنے کے ہیں۔ مطلب آیت کا بالکل واضح ہے کہ جس کی عمر دراز ہوتی ہے اس کی خلقت اور عادت پیرانہ سالی میں جوانی سے مغائر بچپن کی سی ہو جاتی ہے، بالکل درست ہے صدق اللّٰہ و صدق رسولہ لیکن اس کو موت خصوصاً مسیح کی موت سے کیا علاقہ؟ اگر آپ کے نزدیک ستّر برس سے متجاوز پر نکوس فی الخلق ضروری ہے تو حضرت نوحؑ تو آپ کے نزدیک تمام تبلیغ نکوس کے زمانہ بلکہ موت میں کرتے رہے ہوں گے۔ یا للعجب

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۱۵۔ اللّٰہ الّذی خلقکم من ضعفٍ .اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انسان کی عمر پر اثر کرتا ہے یہاں تک کہ پیر فرتوت ہو جاتا ہے اور پھر مر جاتا ہے (ازالہ اوہام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمنّا و صدقنا ، بے شک اثر کرتا ہے مگر اس کی حد مختلف ہے ایک حد بقول آپ کے ساٹھ ستّر برس ہے دوسری بقول خداوندی عمر نوحی ہے۔ جب تک آپ مسیح کیلئے حد نہ لگا دیں، اس آیت کو پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ اعمار امتی کا جواب آگے آتا ہے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۱۶۔ انّما مثل الحیوۃ الدّ نیا کماء انزلناہ .... یعنی کھیتی کی طرح انسان بعد کمال زوال کی طرف رخ کرتا ہے۔ کیا اس قانون سے مسیح باہر رکھا گیا۔(ازالہ اوہام۔ ص ۶۱۱)

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا صاحب کل بنی نوع انسان کی اگر یہ حالت ہے تو بتلا دیں کہ ایک بچہ جو ایک دن کا ہو کر مر جاتا ہے اس کا وہی کمال ہے؟ دوسرا آپ کی طرح بوڑھا ہو کر، اس کے لئے وہی کمال ہے۔ ایک ایسا ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی طرح ہزار سال تک بھی اس کمال کو نہیں پہنچتا۔ پس اس تفاوت سے اگر مسیح کو بھی وہ کمال جس کے بعد ان کو زوال آنا (جو بقول آپ کے موت کا مرادف ہے) ابھی تک نہ آیا ہو تو کیا محال ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۱۷۔ ثمّ انّکم بعد ذلک لمیّتو ن ۔تم اپنا کمال پورا کرنے کے بعد زوال کی طرف میل کرتے ہو۔ (ازالہ اوہام)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں، بے شک صحیح ہے۔ اس کا جواب آیت سابقہ کی تقریر میں پڑھو۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۱۸۔ الم تر انّ اللّٰہ انزل من السّماء ماء فسلکناہ ینابیع ...انسان کھیتی باڑی کی طرح اپنی عمر کو پورا کر کے مر جاتا ہے۔ (ازالہ اوہام)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ یہ بالکل سچ ہے، لیکن عمریں مختلف ہیں۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۱۹۔ و ما ارسلنا قبلک من المر سلین ....کوئی انسان بغیر کھانے پینے کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ (ازالہ اوہام)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس کا جواب پانچویں آیت کی تقریر میں ملاحظہ ہو۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۰۔ و الّذ ین یدعون من دون اللّٰہ لا یخلقون شیئاً .....اس آیت میں مصنوعی معبودوں ...کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ مسیح بھی عیسائیوں کے مصنوعی معبود ہیں پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور ہے کہ وہ بھی فوت ہو گئے ہوں۔ (ازالہ اوہام)۔

تعجب ہے کہ اس جگہ مرزا نے حضرت مسیح کو عیسائیوں کا مصنوعی معبود مانا ہے حالانکہ عیسائیوں کے مصنوعی معبود کا نام یسوع رکھ کر رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں بے نقط سنائی ہیں۔ نعوذ باللہ من الھفوات

مرزا صاحب نے اس آیت کے لفظ اموات سے استدلال کیا ہے مگر اس امر پر غور نہیں فرمایا کہ اموات جمع میت کی ہے جو خود آنحضرت ﷺ اور کفار مکہ کے حق میں عین زندگی میں وارد ہوا ہے غور سے پڑھو انك ميّت وانّهم ميّتون ۔مرزا صاحب کیا اس آیت کے اترتے وقت آنحضرت ﷺ اور کفار مکہ سب کے سب فوت شدہ تھے؟ تو پھر اس کے بعد کی آیتیں بلکہ خود یہی آیت کس پر نازل ہوئی تھی؟ اور اگر فوت شدہ نہ تھے تو کیوں نہ تھے؟ حالانکہ میّت کا لفظ بقول آپ کے موت سابقہ چاہتا ہے۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب تو یونہی ادھر ادھر جاتے ہیں، آیت کا مطلب بالکل واضح ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں وہ ممکنات ھالك الذّات ہیں نہ دائم الحیات حالانکہ معبودیت کے لئے غیر ھالك الذّات دائم الحیات ہونا چاہیے۔پس علی طریق البرھان آیت کے مطلب کی تقریر یوں ہوگی معبودکم ممکن الفنا ولا شیء من ممکن الفنا بمعبود نتیجہ صریح ہے کہ تمہارے مصنوعی معبود لائق عبادت نہیں۔

اموات کے معنی ممکن الموت کے لینا ایک تو آیت موصوفہ انك ميّت بتلا رہی ہے، دوئم ممکن الموت کا لفظ تمام معبودان باطلہ کو خواہ زمانہ نزول آیت سے پہلے کے ہوں یا اس وقت کے یا پیچھے کے سب کو شامل ہے۔اور اگر اموات کے معنی فوت شدہ کے لیں تو یہ فائدہ متصور نہیں غیر احیا کے معنی غیر دائم الحیات کے ہم نے اس لئے کئے ہیں کیونکہ خدائی صفت دائم الحیات ہے نہ چندروزہ حیات۔

پس ہماری تقریر بفضلہ تعالی ہر طرح سے قابل پذیرائی اور مشتمل بہ مزید فوائد ہوئی اور آپ کی مطلب براری دربطن قائل۔

کہیں آپ کے کسی حواری کو (کیوں کہ آپ کو تو ایسے ظاہری علوم سے کیا تعلق؟) یہ شبہ نہ ہو کہ شکل اول میں فعلیت صغری ضروری ہے اور مذکورہ شکل میں صغری ممکنہ ہے پس منتج نہ ہوگی اس لئے کہ امکان شکل مذکور میں ربط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قید نہیں بلکہ خود محکوم بہ ہے۔ فافھم۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۱۔ ما کان محمّد ابا احدٍ من رّجالکم ...چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے مسیح ان کے بعد نہیں آسکتا۔ پس معلوم ہوا کہ فوت شدہ ہیں۔ (ازالہ اوہام)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: مرزا جی یہاں بھی اصطلاحات بدیعیہ سے معذوری کی وجہ سے تقریب تام سے غافل ہو گئے۔ دعوی موت مسیح اور دلیل عدم تشریف آوری۔ آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی پس مسیح قرب قیامت باوصف نبوت آنحضرت کی امت بن کر آویں گے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ ان کو نبوت آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں ملی بلکہ نبوت سابقہ ہی سے موصوف ہونگے۔ پس جیسے حضرت ہارونؑ بلکہ خود حضرت عیسیؑ پہلے تورات کے احکام کی تبلیغ کرتے رہے اسی طرح بعد تشریف آوری قرآن کے تابع ہو کر رہیں گے۔ اس میں کوئی حرج نہیں صاف ارشاد ہے لو کان موسی و عیسی حیّا لما وسعه الا اتّباعی ایک نبی اگر دوسرے نبی کی کتاب کا تابع ہو تو اس میں برائی ہے حالانکہ خدا نے سب نبیوں سے عام طور پر وعدہ لیا ہوا ہے کہ جب تمہارے زمانہ میں کوئی رسول آوے تو تم اس کو مان لینا۔ اس پر ایمان لانا۔ یہ تو مرزا جی کے ڈوبتے کو تنکے کے سہارے ہیں۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۲۔ یا ایّتھا النّفس المطمئنّه .... اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک آدمی مرے نہیں، خدا کے نیک بندوں میں نہیں ملتا۔ چونکہ بموجب شہادت حدیث معراج حضرت مسیح نیک بندوں میں داخل ہو چکے ہیں اس لئے ضرور فوت شدہ ہیں۔ (ازالہ اوہام)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: کیا نئی منطق ہے مرزا صاحب بموجب شہادت حدیث معراج خود آنحضرت ﷺ نیک بندوں میں داخل تھے یا نہیں، پھر آپ اس سے بعد دنیا میں دوسری زندگی سے آئے ہیں یا اسی سے؟ مرزا صاحب کو موت نہ اپنی بلکہ مسیح کی موت سے بڑی محبت ہے۔ آیت کا مطلب بالکل صاف ہے۔ اس آیت کی تفسیر وہی صحیح ہے جو حبر الامت ابن عباسؓ نے کی ہے (جن کی تفسیر کو مرزا صاحب عموما انّی متوفّیك میں پیش کیا کرتے ہیں اور اس کے منوانے کے لئے مخالفوں پر بڑا زور دیا کرتے ہیں) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب نیک بندے قیامت کو قبروں سے اٹھیں گے تو اس وقت خدا کے فرشتے ان سے کہیں گے: اے نفس خدا کے ذکر سے تسلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانے والے خدا کی طرف چل اور راضی خوشی خدا کے نیک بندوں میں داخل ہو۔ دیکھو تفسیر معالم۔ اس کو مسیح کے فوت شدہ ہونے سے کیا تعلق ہے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۴۔ اللّٰہ الّذی خلقکم ثمّ رزقکم ...اس آیت میں چار واقعات انسان کی زندگی کے ہیں پیدائش پھر تکمیل و ترتیب کے لئے رزق مقسوم کا ملنا پھر اس پر موت کا وارد ہونا۔ پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت شدہ ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۱۹)

مرزا صاحب تکمیل و ترتیب کی حدود مختلف ہیں، رزق مقسوم بھی ہر زندگی کے مناسب ہوتا ہے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۵۔ کلّ من علیھا فان. ہر نفس پر ہر دم فنا آتی رہتی ہے۔ فان کا لفظ لانا اور یفنی نہ لانا اسی طرف اشارہ ہے کہ فنا کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے مگر ہمارے مولوی گمان کر رہے ہیں کہ مسیح اس خاکی جسم کے ساتھ جسکو ہر دم فنا لگی ہوئی ہے زمانہ کے اثر سے محفوظ ہے (ازالہ اوہام، ص ۶۱۹)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: مرزا صاحب کی اس نئی منطق سے ہم تنگ آ رہے ہیں کہ کہاں کی دلیل کہاں کا دعوی بے ربط بے ضبط، کہیں کی کہیں کہہ دیتے ہیں۔ بھلا ہر دم فنا وارد ہونے سے فوت ہونا کیسے ثابت ہو گیا۔ کیا آپ بھی اس فنا کے اثر سے متاثر ہیں یا نہیں، ضرور ہوں گے، کیونکہ بقول آپ کے جیسے مسیح کو کوئی آیت مستثنی کرنیوالی نہیں، آپ کو بھی نہیں۔ پس محض فنا سے متاثر ہونا اگر فوتیدگی چاہتا ہے تو آپ بھی اپنے کفن کی تیاری کریں (یہ فقرہ مرزا کی زندگی میں لکھا گیا تھا۔ افسوس اب ہم انہیں زندہ نہیں پاتے۔ ثناء اللہ)

مرزا صاحب! اب تو اس آیت کے معنی ڈاکٹری تحقیقات سے بھی متحقق ہو چکے ہیں کہ سات سال بعد موجودہ جسم تمام کا تمام فنا ہو جاتا ہے لیکن موت اور شئے ہے کیونکہ اس فنا کے ساتھ بدل بھی ہوتا رہتا ہے۔ پس آیت موصوفہ کے معنی بالکل صاف ہیں کہ ہر زمین والے کو فنا دامن گیر ہے جو بالکل صحیح ہے۔ ناظرین مرزا جی کی قوت علمیہ اور راست بازی کو دیکھیں کہ اپنے مطلب کے لئے آیت قرآنی کے لفظ علیھا کو ہضم ہی کر گئے کیونکہ اس کے ہوتے ہوئے آیت کے معنی یہ بنتے تھے کہ جو شخص زمین پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ چونکہ مرزا جی کے مخاطب مسیح کو آسمان پر مانتے ہیں پھر وہ اس آیت میں کیسے آ سکتے ہیں۔ ہاں اگر آسمان پر ہونا کسی دلیل سے باطل کر دیں تو اصلی دلیل وہ ہوگی نہ کہ یہ آیت۔ پھر اس کا پیش کرنا بجز اس کے کہ تعداد تیس کی پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کیا معنی رکھتا ہے لیکن اگر ہم سے پوچھ لیتے تو ہم مرزا جی کو ایسی آیات بتلاتے کہ جن سے بجائے تیس کے پچاس تک تعداد پہنچتی۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۶۔ انّ المتّقین فی جنّت و نهر ... خدا کے پاس جا کر بندے جنت میں داخل ہو جاتے ہیں اور یہ سب کچھ موت کے بعد ہے۔ (ازالہ اوہام)

بے شک اس آیت میں جس جنت کا ذکر ہے وہ بعد موت ہی ہے لیکن حضرت مسیح کا ایسی جنت میں داخل ہونا جو بعد موت کے لئے ہے کسی دوسری آیت سے ثابت کریں جب وہ ثابت ہوگا تو جواب دیں گے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۷۔ انّ الّذین سبقت لهم منّا الحسنی .... اس آیت سے مسیح اور عزیر کا جنت میں داخل ہونا ثابت ہوتا ہے جو بعد موت کے واقع ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۲۱)۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: حضرت! جنت جس لفظ کا ترجمہ ہے، جس میں آپ نے مسیح اور عزیر کو داخل کیا ہے، فیما اشتهت کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں اپنی مرادوں میں رہیں گے۔ کیا با مراد ہونا جنت ہی کو چاہتا ہے؟ آپ کی مراد منکوحہ آسمانی ہے، اس کے حاصل ہوتے ہی آپ جنت میں چل بسیں گے (مرزا صاحب نے ایک عورت کی بابت الہام بتلایا ہوا ہے کہ میرا اس سے آسمان پر نکاح ہو چکا ہے جو ابھی تک آپ کے نکاح میں نہیں آئی حالانکہ میعاد کو گذرے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔ تفسیر ثنائی طبع اول میں یہ لکھا گیا تھا۔ اب تو ہم مرزا صاحب کو بھی نہیں پاتے، نکاح کس کا؟ ممکن ہے نکاح آسمانی کا زفاف بھی آسمانی ہو۔ ثناء اللہ)۔ آپ کے دشمن جنت میں جائیں آپ ایسے وہم وگمان کو پاس بھی نہ آنے دیں۔ علاوہ اس کے اس آیت کا لفظ سبقت لهم منّا الحسنی خود جناب رسالت مآب ﷺ اور ان کے صحابہ کبار و دیگر بزرگان کو بھی جن کو بے دین لوگ پکارتے ہیں اور ان سے حاجات طلب کرتے ہیں شامل ہے یا نہیں تو کیا یہ بزرگ آیت اترنے کے وقت سب کے سب فوت شدہ تھے؟ تو پھر یہ آیت کس پر نازل ہوئی ہے؟ یہ بھی تو آپ کے مرید مان لیں لیکن مشکل یہ ہے کہ پھر آپ سبقت لهم منّا الحسنی سے خارج ہوتے ہیں کیونکہ اس میں داخل ہونے سے تو آپ کو موت سوجھتی ہے۔ فافهم

آیت ۲۸۔ اینما تکونوا یدرککم الموت .. اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان جہان ہو موت اور لوازم موت اس پر جاری ہو جاتے ہیں۔ بطور اشارۃ النص کے مسیح کو بھی شامل ہے۔ (ازالہ اوہام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: بے شک صحیح ہے لیکن اپنے وقت مقدر پر اذ جاء اجلھم لا یستاخرون ساعة ولا یستقد مون ۔کون کہتا ہے کہ مسیح کو موت نہیں پاوے گی بے شک پاوے گی۔ اس آیت میں اشارۃ النص کا لفظ سن کر بے ساختہ میرے منہ سے: پیریکہ دم زعشق زند بس غنیمت است، نکل گیا، کہاں مرزا جی اور کہاں اشارۃ النص کا لفظ۔ بھولے برہمن نے گائے کھائی ہے۔لیکن ہمارا جو خیال تھا کہ مرزا جی خود علم لدنی کے متعلم ہونے کی وجہ سے ظاہری علوم کے بوجھ سے سبکدوش ہیں وہ صحیح نکلا۔ حضرت! اشارۃ النص اسے کہتے ہے

امّا اشارة النّص فھی ما ثبت بنظم النص لغة وھو غیر ظاھر من کلّ وجه ولا سیق الکلا م لا جله ۔شاشی ۔نورالانوار۔توضیح وغیرہ۔ جو کلام کے ظاہری ترجمہ سے سمجھ میں آئے اور کلام سے مقصود اصلی نہ ہو

جیسے کوئی کہے کہ میں مرزا جی سے آتھم کی پیش گوئی کے زمانہ میں ملا تھا تو آتھم کی پیش گوئی کا ذکر صاف لفظوں کے ترجمہ سے سمجھ میں آتا ہے لیکن متکلم کی غرض اصلی ملاقات کا واقعہ بتلانا ہے۔پس جو مسیح کا ذکر بطور اشارۃ النص فرماتے ہیں کس لفظ کے ترجمہ سے سمجھ آتا ہے۔اگر کنتم کی ضمیر مخاطب سے عام نبی آدم ہوں جیسا کہ آپ کا مافی الضمیر ہے پھر تو مسیح کے لئے عبارۃ النص ہے جو اشارۃ النص سے قوی ہے۔ اشارہ کہنے کے کیا معنی۔ بہر حال اشارہ کا لفظ آپ نے بول کر ہمارے موہومی خیال کو مضبوط کر دیا خدا آپ کو اس کا نیک عوض دے اور راہ راست دکھائے۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۲۹۔ ما آتا کم الرّسول .... آنحضرت ﷺ نے ہم کو دیا ہے کہ اعمار امّتی ما بین .. نیز فوت ہوتے وقت فرمایا ما من نفس منفوسة ... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا، اور خاک سے نکلا، وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔(ازالہ اوہام)

مرزا نے دو حدیثیں اس باب میں نقل کی ہیں جن میں سے پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کی عموماً ساٹھ ستّر برس عمر ہوا کرے گی بہت کم لوگ ہوں گے جو اس حد سے بڑھیں۔اس مضمون کو تو مرزا صاحب کے دعوی سے کچھ بھی تعلق نہیں۔حدیث میں بعض لوگوں کی عمر متجاوز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا بھی ثبوت ہے ممکن ہے کہ مسیح بھی انہیں میں ہوں۔علاوہ اس کے مسیح ہنوز آنحضرتﷺ کی امت میں محسوب بھی نہیں ہوئے تھے تو ان کا حکم ان پر کیسے لگا۔جب تشریف لاویں گے اس وقت امتی بنیں گے بعد امتی بننے کے چند سال زندہ رہ کر فوت ہو جائیں گے علاوہ اس کے آپ کے نزدیک مسیح امت محمدیہ میں نہیں ہے،تو پھر امت محمدیہ کا حکم ان پر کیوں لگاتے ہو اگر بطور الزام ہے تو امت محمدیہ بننے کے بعد نہ کہ پہلے ہی۔

دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپﷺ نے فوت ہوتے وقت فرمایا تھا کہ جو جاندار زمین پر ہیں،آج سے سو برس تک کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا،یعنی ان کی نسل رہ جائے گی،خود نہیں رہیں گے۔چونکہ اس حدیث میں لفظ علی ظهر الارض بھی تھا جس کے معنی ہیں کہ زمین پر رہنے والے جاندار اور مرزا جی کے مخاطب تو مسیح کو زمین پر نہیں مانتے،جس سے مسیح کی دلیل میں ضعف آتا تھا،اس لئے حدیث پر ہاتھ صاف کرنا چاہا اور جھٹ سے تاویل کر دی کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک سے نکلا۔مرزا جی کی اس تقریر سے مجھے ایک قصہ یاد آ گیا۔ایک دفعہ کسی عیسائی سے تثلیث کے متعلق گفتگو تھی۔وہ بولا کہ آپ تو یونہی اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ تثلیث تو قرآن سے بھی ثابت ہے میں نے کہا۔کہاں؟ قرآن میں تو تثلیث کا مدلل رد ہے۔بولا دیکھو تو پہلے ہی بسم اللّٰه الرّحمن الرّحیم ۔اللہ سے مراد باپ (خدا) ہے اور رحمٰن سے مراد مسیح اور رحیم سے مراد روح القدس ہے۔کیا خوب!

مرزا صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں۔ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے اس بارہ میں کیا فرمایا ہے سنو اور انصاف سے سنو:

کیف فیکم ا ذا نزل فیکم ابن مریم من السّماء (مرزا نے حمامۃ البشری کے ص ۱۸ پر بڑے زور سے دعوی کیا ہے کہ مسیح کے نزول کے متعلق سماء کا لفظ کسی حدیث میں نہیں آیا۔پس ناظرین اور خود مرزا صاحب بھی اس کو غور سے پڑھیں) و امامکم منکم یعنی کیسے اچھے ہو گے تم جس وقت ابن مریم آسمان سے اتریں گے حالانکہ امیر المؤمنین خلیفہ اسلام بھی اس وقت تم میں سے ہوگا۔رواہ البیھقی و اصله فی البخاری ۔

اور بھی فرمان نبوی سننے ہوں تو مشکوۃ میں باب نزول عیسی کو انصاف سے پڑھیں۔

(مرزا صاحب کی پیش کردہ) آیت ۳۰۔او ترقی فی السّماء ....کفار مکہ نے آنحضرتﷺ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست کی کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں۔ جواب ملا کہ یہ عادت اللہ نہیں کہ خاکی جسم آسمان پر چڑھ جائے پس مسیح بجسد عنصری آسمان پر نہیں گئے بلکہ بعد موت گئے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۲۵)

سبحان الله، هذا بهتان عظيم آیت کا مطلب بالکل صاف ہے، کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ سے کہا تھا کہ جب تک تو آسمان پر نہیں چڑھے گا ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ جواب ملا کہ خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے، وہ ایسے کاموں سے عاجز نہیں، وہ تو عاجزی سے پاک ہے۔ ہاں میرا کام نہیں کہ میں خود بخود چڑھ جاؤں میں تو صرف اس کا رسول ہوں جو مجھے ارشاد ہوگا، تعمیل ارشاد کو حاضر ہوں۔ بتلایئے یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے کہ: عادۃ اللہ نہیں، کہ خاکی جسم آسمان پر جائے۔ آپ نے سبحان ربی کے معنی خوب تراش لئے کہ ایسے خلاف عادت کام کرنے سے میرا خدا پاک ہے مگر هل كنت الا بشراً رسولاً کو کیا کریں گے جو اپنے عہدہ عبودیت کا مظہر ہے جس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ میں اس سوال کا مخاطب نہیں ہوسکتا چنانچہ دوسری آیات سے بھی یہی مفہوم ہے لا املك لكم ضراً ولا رشداً ولن اجد من دونه ملتحداً کو غور سے پڑھو۔

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) اخیر اس طویل بحث کے مرزا صاحب کی ایک حیرت انگیز کاروائی پر ناظرین کو متنبہ کرنا ضروری ہے۔ مرزا صاحب انی متوفيك والی آیت کو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں اور اس کی شرح میں حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر نقل کیا کرتے ہیں یعنی انی مميتك ۔اس آیت اور اس تفسیر عباسی پر بڑا زور دے کر اپنے مخالفین سے موت مسیح کا اقرار کرانا چاہتے ہیں مگر اسی آیت انی متوفيك کا ترجمہ انہوں نے اپنی براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۴۹۹ پر موفی اجرك (پورا بدلہ دینے والا) کیا ہے اور موت کے معنی جس سے ابن عباس کا قول مميت ماخوذ ہے نوم اور غشی کے خود ہی کئے ہیں۔ (دیکھو ازالہ ص ۶۶۵)۔

پس اگر ہم مرزا صاحب کی ان دونوں الہامی کتابوں کے ترجمہ کو لکھتے تو ہمیں بہت کچھ آسانی تھی۔ یعنی توفی کے معنی اجر پورا دینا، لیتے، ابن عباسؓ کی تفسیر کو بسند صحیح مان کر مميت کے معنی منيم (سلانے والا) اور مغشی (بے ہوش کرنے والا) کرتے، تو ہمیں آسانی تھی مگر ہم نے کسی الزامی جواب پر کفایت نہ کی کیونکہ الزامی جواب جدل ہونے کے علاوہ آج کل کے مناظرہ میں پسند بھی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون وفات وحیات مسیح قادیانی مباحث کے لئے فیصلہ کن نہیں۔ فیصلہ کن وہی صورت ہے جو خود مرزا صاحب نے میرے حق میں بذریعہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کی تھی جس کا خلاصہ مرزا صاحب کے الفاظ میں یہ ہے۔

اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری (خدا کی) نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔

اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ مرزا صاحب موصوف اس اشتہار کے ایک سال دو ماہ گیارہ روز بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو میری (ثناء اللہ امرتسری کی) زندگی ہی میں فوت ہو گئے۔

فالحمد للّٰہ الّذی اظہر الحق وابطل الباطل (تفسیر ثنائی۔ ص۷۶۲۔۷۷۱)

کونے کی آخری اینٹ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا قول ہے:

آخری زمانہ کا آدم درحقیقت ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں اور میری نسبت اس کی جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالی کا یہ قول کہ وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس آخرین کے لفظ میں فکر کرو اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا، پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ (تریاق القلوب مصنفہ قادیانی۔ص ۱۷۰۔۱۷۱)

اس دعویٰ کی مزید تشریح مرزا صاحب یوں کرتے ہیں:

اس وقت حسب منطوق آیت و آخرین منهم لمّا یلحقوا بهم اور نیز حسب منطوق قل یا ایّها النّاس انّی رسول الله الیکم جمیعاً آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں کی ایک زبان مشترک ہوگئی تھی، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں، آپ تشریف لایئے اور اپنے اس فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتے ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوشِ مذاہب و اجتماعِ جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن و آزادی اسی جگہ ہے، اور نیز آدم اسی جگہ نازل ہوا تھا، پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیے، تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت و آخرین منهم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا، تا یہ سمجھا جائے کہ اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔ (تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۱۰۱)

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ مطلب ان سب کا ایک ہی ہے کہ بقول مرزا صاحب آیت مذکورہ میں آنحضرت ﷺ کی بابت جو ذکر ہے کہ آپ کو خدا نے قریش میں مبعوث کیا، نیز پچھلے لوگوں میں مبعوث فرمایا، اس سے مراد دو بعثتیں ہیں، ایک بعثت اصلی دوسری ظلّی۔ ظلّی سے مراد ہے عکسِ محمدی اور وہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔اسی طرح آپ نے جملہ کمالاتِ محمدیہ کو اپنے حق میں کرنا چاہا جو حدیث میں بطور مثال کے آئے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنة فطاف بہ النظار تعجبون من حسن بنیانہ الّا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان و ختم بی الرّسل فانا اللبنة ۔ متفق علیہ (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین) (حضور ﷺ نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال ایک بڑے شاندار مکان کی ہے جس کی عمارت بہت اچھی بنائی گئی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی جس کو ناظرین دیکھتے اور عمارت کی عمدگی پر تعجب کرتے مگر اس ایک اینٹ کی وجہ سے (دل تنگ ہوتے) بس میں نے وہ اینٹ کی جگہ بند کر دی۔اور میرے ساتھ رسول ختم کئے گئے، میں ہی وہ آخری اینٹ ہوں)۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ایک بڑے شاندار مکان سے تشبیہ دے کر فرمایا کہ مکان نبوت میں ایک کونہ خالی تھا، میں اس کونے کی آخری اینٹ ہوں۔مرزا نے شاگرد ہو کر استاد کی مسند پر یوں قبضہ کیا : فکان خالیاً موضع لبنةٍ اعنی المنعم علیہ من ھذہ العمارۃ فاراد اللّٰہ ان یّتمّ النّبأ و یکمل البناء باللّبنة الاخیرۃ فانا تلک اللّبنة ایّھا النّاظرون (خطبہ الہامیہ۔ص ۱۷۷۔۱۷۸) ودراں عمارت جائے یک خشت خالی بود یعنی منعم علیہ پس خدا ارادہ کرد کہ پیش گوئی را بکمال رساند، وبخشت آخری بناء تمام کند۔پس من ہماں خشت ہستم

اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، یعنی منعم علیھم، پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچادے ۔پس میں وہی اینٹ ہوں (ترجمہ فارسی و اردو از مرزا صاحب)

اس عبارت میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کے الفاظ ناظرین کے سامنے ہیں۔کتنی دلیری ہے کہ اپنے حق میں وہی الفاظ لکھے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے خدا کے حکم سے اپنے حق میں فرمائے ہیں یعنی لبنة (آخری اینٹ)

ثابت ہوا کہ کہ مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کی شاگردی کا دعوی کر کے درحقیقت حضور ﷺ کی مسند پر قبضہ کرنا چاہتے تھے ورنہ شاگرد کا حق یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ استاد کی مسند پر شاگرد قبضہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نزدیک بلکہ ہمارے خیال میں ہر ایک مسلمان بلکہ ہر ایک انسان کے نزدیک مرزا کے بروز محمد ہونے کا دعوی اس قابل نہیں کہ اس کی تردید کرنے پر توجہ دی جائے اہل منطق کا قول ہے کہ بعض دعوے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی دلیل خود ان کے اندر ہوتی ہے ایسے دعاوی کو اہل منطق کہا کرتے ہیں قضایا قیاساتھا معھا مرزا صاحب کا یہ دعوی بھی اس قسم کا ہے کہ اس کے بطلان کی دلیل خود اس کے اندر ہے، تاہم جی چاہتا ہے کہ اپنے ناظرین کو ایک معقول امر پر مطلع کریں۔

دنیا کی تاریخ اور اہل دنیا متفق ہیں کہ محمد اول ﷺ کے اوصاف کمال میں سے ایک کھلا وصف کمال یہ بھی ہے کہ حضور نے اپنی زندگی میں اپنے اتباع کو تختہ ذلت سے اٹھا کر تخت عزت پر بٹھا دیا۔ دنیا جانتی ہے کہ حضور ﷺ انتقال کے وقت خود بھی صاحب حکومت تھے اور امت کو بھی تخت سلطنت پر رونق افروز چھوڑ گئے۔ اب ہم محمد ثانی (قادیانی) کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے امت مسلمہ کو عموماً اور امت مرزائیہ کو خصوصاً کس حالت پر چھوڑا؟ اس سوال کے جواب کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں، اتنا ہی کافی ہے کہ مرزا قادیانی اپنی ساری زندگی انگریزوں کی رعیت رہے یہاں تک کہ ایک ادنی درجہ کے افسر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے حکم سے آپ کو اقرار کرنا کہ

۱۔ میں (مرزا غلام احمد) ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا۔

۲۔ خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنیا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۳۔ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الہی ہوگا۔ وغیرہ۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء (تفسیر ثنائی۔ص ۸۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروزی نبوت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مرزا قادیانی کی بروزی نبوت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آیت و لو تقوّل علینا ...سے مرزا قادیانی اوران کی جماعت نبوت قادیانیہ کی صحت پر دلیل دیا کرتے ہیں کہ اس آیت سے ایک عام قانون ثابت ہوتا ہے کہ مدعی نبوت کاذبہ ہلاک ہوجاتا یا مارا جاتا ہے چونکہ مرزا صاحب باوجود دعوی نبوت کے مارے نہیں گئے، نہ اس مدت کے اندر مرے ہیں جو نبوت محمدیہ علی صاحبها الصّلوة و التّحیّة کی ہے یعنی ۲۳ سال، (کیونکہ بقول انکے مرزا صاحب کا دعوی ۱۲۹۰ھ میں شروع ہوا ہے اور ۱۳۲۶ھ میں انتقال ہوا)، تو آپ نے ۳۶ سالہ الہامی زندگی پائی۔ ثابت ہوا کہ وہ اپنے دعوی نبوت میں سچے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے:

حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری پنشنر کو مخاطب کر کے بڑے زور سے ڈانٹا ہے کہ تم یہ کیوں کہتے ہو کہ مدعی نبوت کاذبہ تیئس سال تک زندہ رہ سکتا ہے، کیا حافظ ہو کہ آیت لو تقوّل علینا .. تمہاری نظر سے نہیں گزری۔ (اربعین نمبر۳ مصنفہ قادیانی۔ ص۲۔۴)

پھر اس کی مزید توضیح اربعین نمبر چار میں یوں کی:

اربعین نمبر۳ میں گو ہم دلائل بینہ سے لکھ چکے ہیں کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ جو شخص خدا پر افتراء کرے وہ ہلاک کیا جاتا ہے مگر تاہم پھر دوبارہ ہم عقلمندوں کو یاد دلاتے ہیں کہ حق یہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے مقابل پر کسی مخالف مولوی کی بات کو مان کر ہلاکت کی راہ اختیار کرلیں اور لازم ہے کہ قرآن شریف کی دلیل کو نظر تحقیق دیکھنے سے خدا سے ڈریں۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے آیت لو تقوّل علینا.. کو بطور لغو کے نہیں لکھا ....پس جس حالت میں اس حکیم نے اس آیت کو اور ایسا ہی دوسری آیت کو جس کے الفاظ یہ ہیں: و اذا لّاذقناہ ضعف الحیاۃ و ضعف المماۃ محل استدلال پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا ہے تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ اگر کوئی شخص بطور افتراء کے نبوت اور مامور من اللہ ہونیکا دعوی کرے تو وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا، ورنہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہرے گا۔اور کوئی ذریعہ اس کے سمجھنے کا قائم نہیں ہوگا کیونکہ اگر خدا پر افتراء کرے اور جھوٹا دعوی مامور من اللہ ہونے کا کر کے ۲۳ برس کی زندگی پائے اور ہلاک نہ ہو بلاشبہ ایک منکر کے لئے حق پیدا ہوجائے گا کہ وہ یہ اعتراض پیش کرے جب کہ اس دروغ گو نے جس کا دروغ گو ہونا تم تسلیم کرتے ہو ۲۳ برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک زندگی پالی اور ہلاک نہ ہوا تو ہم کیوں کر سمجھیں کہ ایسے کاذب کی مانند تمہارا نبی نہ تھا۔ایک کاذب کو ۲۳ برس تک مہلت مل جانا صاف اس بات پر دلیل ہے کہ ہر ایک کاذب کو ایسی مہلت مل سکتی ہے پھر لو تقول علینا کا صدق کیونکر لوگوں پر ظاہر گا اور اس بات کے یقین کرنے کے لئے کون سے دلائل پیدا ہوں گے کہ اگر آنحضرت ﷺ افتراء کرتے تو ضرور ۲۳ برس کے اندر اندر ہلاک کئے جاتے لیکن اگر دوسرے لوگ افتراء کریں تو وہ ۲۳ برس سے زیادہ مدت تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں، اور خدا ان کو ہلاک نہیں کرتا.... میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لئے آنحضرت ﷺ کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر افتراء کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق ۲۳ برس تک مہلت پاسکے ضرور ہلاک ہوگا۔

(اربعین نمبر ۴ مصنفہ قادیانی ص ۱۔۴)

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) اس توضیح کا خلاصہ یہ ہے کہ مدعی نبوت کاذبہ کا دعوی نبوت کے وقت سے لے کر تئیس سال کے اندر اندر مرجانا یا مارا جانا ضروری ہے۔۲۳ سال پورے یا ۲۳ سال سے زیادہ مدت تک زندہ رہے تو صادق سمجھا جائے گا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا مرزا قادیانی نے دعوی نبوت کے وقت سے ۲۳ سال مدت پائی؟

کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب کی زندگی کے دو زمانے تھے۔۱۔دعوی مجددیت۔۲۔دوسرا زمانہ دعوی مسیحیت کا تھا۔پہلے زمانہ میں تو ان کو نبوت کا خیال بھی نہیں آیا تھا دوسرے زمانہ کے شروع میں بھی نبوت کے دعوی کو ناپسند ہی نہیں بلکہ موجب کفر جاتے تھے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

آپ کے دعوی مسیحیت کے ابتدائی اعلان دو رسالے ہیں۔۱۔فتح اسلام۔۲۔توضیح مرام۔یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں رسالے ۱۳۰۸ھ میں شائع ہوئے تھے۔ان میں سے پہلا رسالہ فتح اسلام جب شائع ہوا اس میں اپنے آپ کو مثیل مسیح لکھا تھا تو اس پر اعتراض ہوا کہ حضرت مسیح تو نبی تھے مگر آپ تو نبی نہیں پھر آپ مثیل مسیح کیسے ہوئے۔اس کا جواب آپ نے رسالہ توضیح مرام میں جو دیا، وہ اس مسئلہ کیلئے فیصلہ کن ہے۔آپ نے لکھا:

اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیے کیونکہ مسیح تو نبی تھا، تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح (موعود) کیلئے ہمارے سید و مولا ﷺ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔(توضیح مرام ۔ مصنفہ قادیانی۔ص ۹)

اس جواب سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے حق میں نبوت کا اقرار نہیں کیا بلکہ عام طور پر مسیح موعود کے لئے نبوت کے لزوم سے بھی انکار کر دیا۔یہی ایک اعتراف بعدم النبوۃ ہمارے مقصود کو کافی ہے لیکن ہم ایک ہی اعتراف پر قناعت نہیں کرتے بلکہ ایک اور اعتراف بھی بمنزلہ دوسرے گواہ کے نقل کرتے ہیں، جو یہ ہے:

قول اللّٰہ تعالی ما کان محمّد ابا احدٍ من رّجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیّین الا تعلم انّ الرّب الرّحیم المتفضل سمّی نبیّنا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسّر نبیّنا فی قولہ لا نبیّ بعدی ببیان واضحٍ للطّالبین ولو جوّزنا ظھور نبیّ بعد نبیّنا لجوّزنا انفتاح باب النّبوّۃ بعد تغلیقھا و ھذا خلف وکیف یجیء نبیّ بعد رسولنا ﷺ و قد انقطع الوحی بعد وفاتہ و ختم اللہ بہ النّبیّین (حمامۃ البشری۔ مصنفہ قادیانی۔ص۲۰)۔قرآن مجید میں خدا کا قول ہے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔اس کی تفسیر نبی ﷺ نے واضح بیان فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا اگر ہم بعد نبی ﷺ کے کسی نبی کا ظہور مانیں تو نبوت کا دروازہ بعد بندش کے مفتوح (کھلا) ہم کو ماننا پڑے گا یہ تسلیم کے خلاف ہے بھلا بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی آئے تو کیسے آئے جب کہ بعد وفات آنحضرت ﷺ کے وحی بند ہو چکی ہے اور اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

اس کتاب میں دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماکان لی ان ادعی النبوّۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین (حمامۃ البشریٰ۔ مصنفہ قادیانی۔ص ۷۹) مجھے یہ بات زیبا نہیں کہ میں نبوۃ کا دعوی کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں میں جاملوں۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ عبارت بآواز بلند اپنا مطلب بتا رہی ہے کہ مرزا صاحب نہ مدعی نبوت تھے نہ دعوی نبوت کو جائز جانتے بلکہ موجب کفر سمجھتے تھے۔ یہ ہے ۱۳۱۱ھ تک کا ذکر۔

کچھ شک نہیں کہ اس کے بعد مرزا صاحب نے نبوۃ کا دعوی کیا اوران انکاروں کی تاویل بھی بہت خوبصورتی سے کی، چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوی اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقع کے خلاف ہوتا ہے اس کے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خداتعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول، مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود ہیں، جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں، مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں، مگر بغیر کسی جدید شریعت کے، اس طور کا نبی کہلانے سے میں کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کہہ کر پکارا ہے، سو اب میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے کا انکار نہیں کرتا۔

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، مصنفہ قادیانی۔ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) یہاں تک کہ اپنی حقیقت الوحی میں مرزا نے یہ بھی لکھ دیا کہ تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کوئی ولی یا قطب وغیرہ نے نبی کا لقب نہیں پایا۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

فلا یظھر علی غیبه احداً الّا من ار تضی من رسو ل یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہوسکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالی نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بارِ ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ (حقیقت الوحی، مصنفہ قادیانی، ص ۳۹۰۔۳۹۱ مطبوعہ مئی ۱۹۰۷ء)

ان عبارات میں مرزا صاحب نے اپنے حق میں نبوت کا دعوی کیا ہے، ہاں یہ بھی بتایا ہے کہ میری نبوت بماتحتی نبوت محمدیہ ہے جس کو فلسفی اصطلاح میں یوں کہا جائے گا کہ نبوۃ محمدیہ، نبوۃ مرزا کے لئے واسطہ فی العروض ہے۔ جس کی مثال حرکت قلم یا حرکت چابی، بواسطہ حرکتِ ہاتھ ہے۔ اس واسطہ میں دونوں (واسطہ اور ذی واسطہ) موصوف ہوتے ہیں اسی لئے مرزا صاحب نبی بھی بنتے تھے اور امتی بھی کہتے تھے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس موقع پر مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں کہ حقّہ تھی یا کاذبہ تھی، بلکہ دکھانا صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ولو تقوّل علینا ..کے جو معنی اور تفسیر کی ہے اس تفسیر کے مطابق مرزا صاحب کی میعاد نبوت سات سال اور چھ ماہ ہوتی ہے جو نومبر ۱۹۰۱ء سے شمار کرنے سے مئی ۱۹۰۸ء تک پہنچتی ہے۔..پس ثابت ہوا کہ مرزا نے دعوی نبوت سے ۲۳ سال عمر نہیں پائی بلکہ بہت جلد فوت ہوگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ ان کو جو نبوت ملی ہے وہ نبوت محمد یہ ہی کی ظلّ یا عکس یا بروز ہے۔ جس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب کی بعثت بعینہ بعثتِ محمد یہ ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ نبوت محمد یہ میں ایک چیز ضد اور منافی نبوۃ ہے اور وہی چیز نبوۃ مرزا میں جمع ہے، حالانکہ عکس میں ایسا ہونا ابطال عکس ہے۔ مثلاً ایک شخص (مرد) ناک میں نتھ کبھی نہیں ڈالتا بلکہ صاف لفظوں میں اس کا انکار ہے کہ ایسا زیور پہننا مردانگی کے خلاف ہے، بایں ہمہ اگر ایک فوٹو (عکس) ہمارے سامنے پیش کیا جائے جس کی ناک میں نتھ ہو تو کیا ہمارا حق نہیں کہ دیکھتے ہی ہم کہہ دیں کہ یہ اس مرد کا عکس (فوٹو) نہیں بلکہ اس کے برعکس ہے۔ آیئے یہ مثال پوری طرح منطبق کر کے دکھائیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے: و ما علّمناه الشّعر و ما ینبغی له ۔ ہم نے اس نبی (محمد ﷺ) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور یہ شعر گوئی اسے لائق بھی نہیں۔

یہ آیت صاف اور واضح الفاظ میں شعر گوئی کو منافی نبوت محمد یہ بتاتی ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات میں ایک دو شعر نہیں، بڑے بڑے قصیدے موجود ہیں یہاں تک کہ ایک کتاب بطور کلیات مرزا (درثمین) شائع ہے۔ اور یہاں تک کہ اعجاز احمدی اور اعجاز مسیح میں اعجازی قصیدے شائع کیے ہیں... پھر باانصاف ناظرین بتا دیں کہ جس نبوت میں شعر و شاعری داخل ہو، وہ اس نبوت کا ظلّ یا عکس یا بروز کیسے ہو سکتی ہے جس میں شعر گوئی کو منافی نبوت قرار دیا ہو۔

ہمارے نزدیک اس آیت (لو تقوّل علینا...) کے معنی بالکل صاف ہیں جو اصطلاحی الفاظ میں یوں ادا ہو سکتے ہیں قضیة عین لا عموم لها یعنی یہ آیت خاص آنحضرت ﷺ کے حق میں بطور اظہار صداقت ہے اس کا حکم عام نہیں بلکہ بالخصوص آنحضرت ﷺ کی شان والا شان کے مطابق ہے، جیسے ازواج مطہرات کے حق میں فرمایا: من یّأت منکنّ بفا حشةٍ یّضاعف لها العذا ب ضعفین ۔

پس ٹھیک اسی طرح یہ آیت (لو تقوّل علینا ...) خاص آنحضرت ﷺ کے حق میں جو اپنے معنی میں بالکل سچی ہے۔ (تفسیر ثنائی۔ ص ۸۱۶۔۸۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا رسالہ الہامات مرزا پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا، اور اس کا تیسرا اڈیشن ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا جس دیباچہ میں آپ نے لکھا:

دیباچہ الہامات مرزا، طبع سوم

رسالہ الہامات مرزا طبع اول، دوم کے نسخے تو ایسے جلد ختم ہوئے کہ شائقین دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ طبع ثالث میں توقف تھا کیونکہ جواب کے لئے طبع اول میں مرزا صاحب کو پانچ سو روپیہ کا وعدہ تھا اور طبع ثانی میں ہزار کا۔ اس لئے گمان غالب تھا کہ ضرور کوئی جواب نکلے گا مگر افسوس کہ مرزا جی نے براہین احمدیہ کی طرح باوجود معقول انعام کے جواب کی طرف توجہ نہ کی۔ یہاں تک کہ سال گذر گیا۔ لاچار شائقین کے اشتیاق سے مجبور ہو کر مع ترمیم ضروری کے شائع کیا گیا ہے مگر مرزا جی کا انعام منسوخ نہیں۔ اب بھی جواب دیں، تو رقم مذکور، بلکہ اس سے دوگنی ان کے پیش کریں گے بشرط مذکور اڈیشن اول۔

مرزا غلام احمد قادیانی (لفظ قاضیاں پنجابی محاورہ کے مطابق ضاد تو دال سے بدل گیا اور قاضیاں، کادیاں ہو گیا چنانچہ ڈاک خانہ کی مہر میں بلکہ مرزا جی کے انگریزی اشتہاروں میں کادیان کو، کے K ، سے لکھا ہے۔ اگر بڑے قاف سے ہوتا تو، کیو Q، سے ہوتا۔ خاص خبر ہے کہ مرزا جی نے کوشش کی تھی کہ ڈاک خانہ کی مہر بدل جائے مگر وہ درخواست منظور نہ ہوئی۔ ثناء اللہ) نے جب سے دعوی مسیحیت موعودہ کا کیا ہے فقیر ان کے دعوی کی نسبت بڑے غور اور فکر سے تامل کرتا رہا۔ انکی اور انکے ہوا خواہوں کی تحریریں جب دستیاب ہوئیں عموماً دیکھیں۔ استخارات سے کام لیا، مباحثات کئے۔ ایک دفعہ کا واقعہ خاص قابل ذکر ہے کہ حکیم نور الدین صاحب سے بمقام امرتسر وقت تخلیہ میں کئی گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ آخر حکیم صاحب نے فرمایا کہ... بحث مباحثہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا آپ حسب تحریر مرزا مندرجہ رسالہ نشان آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کیجئے۔ خدا کو جو منظور ہوگا آپ پر کھل جائے گا۔.. چنانچہ میں نے ۱۵ روز حسب تحریر مرزا مندرجہ نشان آسمانی ان کی نسبت استخارہ کیا.. بالکل رنج اور کدورت کو الگ کر کے نہایت تضرع کے ساتھ جناب باری میں دعائیں کیں ۔..آخر چودھویں رات میں نے مرزا جی کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک مکان میں سفید فرش پر بیٹھے ہیں ۔ میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا...کہ آپ کی مسیحیت کے کیا دلائل ہیں ۔آپ نے فرمایا تم دو زینے چھوڑ رہے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ، پھر عدم رجوع کا مسئلہ طے ہونا چاہیے۔...(پھر مولانا امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ اس خواب میں مرزا صاحب قادیانی کی ہیئت کذائی ایسی نظر آئی جس کی)تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی کہ مرزا کا انجام بخیر نہیں ۔..

خیر باوجود اس استخارہ کے مرزا جی کے بارے میں غافل نہ رہا اور باوجود کثیر المشاغل ہونے کے ان کی کوئی نہ کوئی کتاب دیکھتا رہا اور بڑے غور سے ان کے معاملے پر فکر کرتا رہا۔کئی دنوں سے ازالہ اوہام کو دوبارہ دیکھنے کا خیال آیا۔ایک دفعہ پہلے دیکھا تھا جن دنوں وفات مسیح کا مسئلہ تفسیر ثنائی جلد ثانی میں لکھا۔اس کے دوبارہ دیکھنے سے یہ بات دل میں جم گئی کہ، مرزا جی خود چاہے کچھ ہی ہوں مخالف مسلمانوں کو یقیناً دل میں پکا مسلمان جانتے ہیں اور جن لوگوں نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی ہے ان کی نسبت ان کا خیال دگرگوں ہے۔پس میرا خیال ازالہ اوہام کا جواب لکھنے کا ہوا مگر دل میں یہ خیال گذرا کہ اتنی بڑی لمبی کتاب کا جواب لکھنے کے بجائے مرزا جی کے ساتھ فیصلہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان کی پیش گوئیوں کی پڑتال کی جائے جن سے ان کی روحانی صفائی یا کدورت کا حال کھل جائے گا۔ چنانچہ وہ خود ازالہ اوہام میں اس طریق سے فیصلہ ہونا چاہتے ہیں بلکہ علماء مخالفین کو اس طریق سے فیصلہ کے لئے بلاتے ہیں ۔قرآن شریف سے بھی یہی اصول مستنبط ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

ھل انبّئکم علی من تنزّل الشّیاطین ۔تنزّل علی کلّ افّاكٍ اثیم ۔ یّلقون السّمع و اکثر ھم کا ذبو ن (شعراء:۲۲۱۔۲۲۳)۔(میں تمہیں بتلاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔وہ ہر ایک دروغ گو، بدکردار پر اترا کرتے ہیں۔سنی سنائی باتیں پہنچاتے ہیں اور بہت سے ان میں جھوٹے ہوتے ہیں)

موجودہ توریت سے بھی، جسکے حوالے صرف مطلب براری کیلئے مرزا جی اکثر دیا کرتے ہیں، صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی اصول ملتا ہے کہ جھوٹے ملہموں کی پیشگوئیاں سچی نہیں ہوا کرتیں۔(استثنا باب ۱۸)۔

چونکہ ملہموں کی پہچان کیلئے ان کی اخبار غیبیہ کا دیکھنا ضروری ہے اور موجودہ تورات بھی اس مضمون پر متفق ہے بلکہ خود مرزا جی کو بھی یہی اصول مسلّم ہے، اسلئے چند پیشگوئیوں پر خامہ فرسائی کی گئی۔ گو مرزا جی کی پیش گوئیاں کسی مزید بحث کی محتاج نہیں نیز وقتاً فوقتاً ان پر مفصل مباحث ہو چکے ہیں لیکن ایسے طریق سے کہ مرزا جی کے عذرات یا بالفاظ دیگران کی پیش گوئیوں کی توضیحات اور ان کے جوابات جیسے اس رسالہ میں ہونگے اس سے پہلے نظر سے نہیں گذرے۔

مرزا جی کی پیش گوئیاں یوں تو بقول ان کے کئی ایک ہیں مگر تین قابل ذکر ہیں۔ ڈپٹی آتھم والی۔ پنڈت لیکھ رام والی۔ مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد والی۔ اور اخیر سب سے مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور ملا محمد بخش لاہوری اور مولوی ابوالحسن تبّتی والی۔

مرزا جی نے بھی انہی پیش گوئیوں کو معیار صداقت اور مدار بطالت قرار دیا ہے چنانچہ اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں، جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے، اور مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے کہ اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو، خدا تعالی اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں من جانب اللہ قرار دیوے اور اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہو تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں وہ پیش گوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

۱۔مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کے اندر فوت ہو۔

۲۔اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے، اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔اور پھر یہ کہ وہ دختر کلاں تا نکاح اور ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

چوتھی پیش گوئی کی نسبت (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں:

مبادا دل آں فرومایہ شاد　　　　که از بهر دنیا دهد دیں بباد

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہو گی۔

اور میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلے پر گالیاں نہ دیں۔وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے، مگر اس شخص کے جرم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو۔اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرمادے۔

بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہوتی ہے۔اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں (راز حقیقت مصنفہ قادیانی۔ص ا۔۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

چونکہ مرزا جی بھی اپنی صداقت پیش گوئیوں ہی سے ظاہر کرنی چاہتے ہیں نیز اس میں ہم لوگوں کو بھی آسانی اور قصر عمل ہے، پس آپ لوگوں کو اگر کسی مرزائی سے گفتگو کا موقع ہوا کرے تو اسی طریق سے بحث کیا کریں تاکہ طول عمل نہ ہو اور مطلب بھی بآسانی حاصل ہو سکے۔اس لئے کہ اگر مرزا جی بوجہ اپنی پیش گوئیوں کے کاذب محض اور مفتری علی اللہ ثابت ہوں تو دوسرے مسائل کی ضرورت ہی کیا؟ بلاء دفع۔اور اگر وہ بوجہ اپنی پاک دامنی اور راست بیانی کے قابل الہام اور تخاطب الٰہی کے لائق معلوم ہوں تو پھر باقی مسائل میں ہمیں اپنی غلط فہمی ماننے میں کیا عذر؟ پس ہمارے دوست اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھیں۔لیکن یہ بھی پیش گوئی کے طور پر کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہو گی کیونکہ ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلاً

دیباچہ الہامات مرزا، طبع ششم

۱۹۲۸ء میں الہامات مرزا کا چھٹا اڈیشن شائع ہوا تو اس کے آغاز میں شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا:

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کے متعلق باقی مسائل (حیات و وفات مسیح وغیرہ) کو چھوڑ کر صرف الہامات یا الہامی معجزات کو میں نے کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ قابل غور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی بحیثیت علم یعنی قرآن وحدیث دانی کے زیادہ سے زیادہ ایک عالم ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ بلکہ بحیثیت علم بہت سے علماء ان سے زیادہ عالم ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کی تعلیم نہ تو باقاعدہ تھی نہ کامل۔ اس بات کو مرزا قادیانی اور ان کے حواری بھی تسلیم کرتے ہیں۔اسی لئے تو مرزا قادیانی کی تصانیف کو ان کا معجزہ قرار دیتے ہیں۔اس حیثیت سے تو ان کو یہ رتبہ نہیں کہ علماء اسلام ان کی رائے کے ماتحت ہو جائیں۔وہ اگر قرآن پیش کریں تو علماء بھی کر سکتے ہیں۔وہ حدیث لائیں تو وہ بھی لا سکتے ہیں۔وہ کسی آیت یا حدیث کی شرح کریں تو علماء اسلام بھی کر سکتے ہیں۔غرض بحیثیت علم مرزا قادیانی علماء سے کسی طرح برتری کا حق نہیں رکھتے۔ہاں مرزا قادیانی جس دوسری حیثیت کے مدعی ہیں، یعنی اس علم کے جو عام علماء کو نصیب نہیں، جس کا نام الہام اور وحی ہے جس کی بابت ان کا قول ہے :

انّ قد می ھذہ علی منا رۃ ختم علیھا کلّ رفعۃ ۔میرا یہ قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام روحانی بلندیاں ختم ہیں (خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔قادیانی خزائن ج ۱۶ص ۷۰)

یہی ایک واحد حیثیت ہے کہ اس کے ثبوت پر علماء اسلام ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو تیار بلکہ خم کرنے کو اپنا فخر سمجھ سکتے ہیں۔

اس کی زندہ مثال یہ کیا کم ہے کہ جناب مرزا قادیانی کی جماعت میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو بلحاظ علم و فضل کے مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہیں جیسے حکیم نورالدین اور محمد احسن امروہی جن کے علم و فضل کے بیان سے مرزا قادیانی ہمیشہ رطب اللسان رہتے تھے مگر وہ سب کے سب مرزا کے مقابلہ میں اپنی آراء کو ہیچ سمجھتے تھے اور ہمیشہ مرزا قادیانی کی تابعداری کو فخر جانتے تھے۔اس کی وجہ کیا ہے؟ وہی کہ ان کی تحقیق میں مرزا صاحب قادیانی الہامی اور صاحب وحی ہیں۔یہ لازمی ہے کہ صاحب وحی کے سامنے بے وحی گردن جھکائے کیونکہ صاحبِ وحی مبدء فیض (خداتعالی) سے براہ راست علم حاصل کرتا ہے دوسرا نہیں۔اسی لئے مرزا قادیانی خود بھی لکھتے ہیں:

ہمارا صدق یا کذب جاننے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام، مصنفہ قادیانی۔ص ۲۸۸؛ قادیانی خزائن ج ۵ص ۲۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ قادیانی مذہب کی جانچ کا یہی ایک اصل الاصول ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہم اسی طریق سے اس ادعا کی جانچ کریں جس سے مرزا قادیانی کے الہامی ہونے کی حقیقت کھل جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات اور الہامی معجزات تو کئی ایک ہیں۔ ہم کس کس کی جانچ کریں؟ اس کا جواب مختصر یہ ہے کہ ہمارا حق ہے کہ ہم جس الہام کو چاہیں اسی کی جانچ کریں۔ کوئی شخص ایسا کرنے سے شرعاً و قانوناً ہم کو نہیں روک سکتا۔ مرزا قادیانی کی اور ہماری مثال بالکل مدعی اور مدعا علیہ کی سی ہے۔ مدعی، مدعا علیہ پر ڈگری حاصل کرنے کو ایک تمسک پیش کرتا ہے۔ مدعا علیہ کا حق ہے کہ اس تمسک میں سے جس لفظ بلکہ جس حرف پر چاہے اعتراض کر کے سارے کو مشکوک ثابت کر دے۔ مدعی اس کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا۔ ٹھیک اسی طرح ہم بھی مرزا صاحب کے جس الہام پر چاہیں اعتراض کریں۔ لیکن ہم ایسا کر کے رسالہ کو لمبا نہیں کریں گے بلکہ چندان الہاموں کی تحقیق کریں گے جن کو مرزا قادیانی نے خود معیار صداقت مشتہر کیا ہوگا

میں نے قادیانی مذہب کے متعلق کیا کیا محنت اور تحقیق کی ہے۔ اس کا ذکر رسالہ ہذا کے پہلے طبعات (اول، دوم، سوم) کے دیباچوں میں کر چکا ہوں۔ مختصر ان سب کا یہ ہے کہ میں نے اس بارے میں اتنی محنت کی ہے کہ خود مرزا قادیانی کے کسی مرید نے بھی نہ کی ہوگی، بلکہ میں نے بھی کسی اور مذہب (آریہ وغیرہ) کی جانچ پڑتال کے لئے اتنی محنت نہ کی ہوگی۔ اسی محنت کا نتیجہ یہ رسالہ الہامات مرزا ناظرین کے سامنے ہے۔

رسالہ ہذا مرزا قادیانی کی زندگی میں تین دفعہ طبع ہو کر شائع ہوا تھا۔ ان کی زندگی میں نہ تو انہوں نے جواب دیا، نہ ان کے مریدوں کی طرف سے جواب نکلا۔ بعض دفعہ اخباروں میں آمادگی کا اعلان دیکھا گیا لیکن عمل کو مشکل جان کر سادہ لوحوں کے لئے شائد محض اعلان کو کافی جانا گیا۔ مگر ان کے انتقال کے بعد بھی جب مسلمانوں کے تقاضے نے ان کے مریدوں کو تنگ کیا تو مجبوراً انہوں نے اس قرضہ کو ادا کرنا چاہا۔ چنانچہ ایک رسالہ موسومہ، آئینہ حق نما، اس کے جواب میں شائع کیا۔ جواب کیا ہے، فحش گالیوں اور بدزبانیوں کو الگ کر کے بجائے تردید کے بفضلہ تعالیٰ تائید ہے جس کے لکھنے والے منشی یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان اور شائع کرنے والے منشی قاسم علی ہیں۔ مگر چونکہ اخبار الحکم مجریہ ۷ جون ۱۹۱۱ء میں اڈیٹر صاحب کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رسالہ کا مسودہ حکیم نورالدین خلیفہ قادیان نے نظر ثانی کر کے اصلاح فرمائی ہے، نیز رسالہ کے عربی حوالہ جات خود مظہر ہیں کہ وہ مصنف کی محنت کا ثمرہ نہیں بلکہ، کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں، اس لئے ہم رسالہ الہامات مرزا کے اندر اس رسالہ (آئینہ حق نما) کے جواب میں کسی ایرے غیرے کو مخاطب نہ کریں گے، بلکہ براہ راست حکیم صاحب کا نام لیں گے۔.. مجھے اس رسالہ، آئینہ، کے دیکھنے سے قادیانی جماعت پر پہلے سے زیادہ بدگمانی ہوگئی کیونکہ میں نے اس میں دیکھا کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جس کی بابت میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ کہنے والے کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا ہے۔ الفاظ دل اور قلم سے نہیں نکلتے مگر زور سے نکالے جاتے ہیں یہی معنی ہیں: جحدوا بها و استيقنتها انفسهم ظلماً و علوا

قادیانی پیشین گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ یہ پیش گوئی مرزا جی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو امرت سر میں عیسائیوں کے مباحثہ کے خاتمہ پر اپنے حریف مقابل مسٹر آتھم کی نسبت کی تھی جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ (جنگ مقدس۔ص ۲۰۹۔۲۱۰؛ قادیانی خزائن۔ج ۶ ص ۲۹۱۔۲۹۲)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے آثار ولوازمات خارجیہ مرزا صاحب کی تقریر اور تشریح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی میں بیان کئے جاتے ہیں۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں حیران تھا کہ اس بحث میں مجھے آنے کا کیوں اتفاق پڑا۔معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی خود بھی اپنی بحث کو معمولی جانتے ہیں مگر افسوس کہ مرزا جی کے سادہ لوح حواری اس بحث پر بہت کچھ ناز کیا کرتے ہیں۔ثناءاللہ)۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے وقت تھا۔میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے،تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کیلئے تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جاوے،روسیاہ کیا جاوے۔میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے۔مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا،ضرور کرے گا،ضرور کرے گا۔زمین آسمان ٹل جائیں،پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس۔ص۲۱۰۔۲۱۱)

یہ پیش گوئی اپنے مضمون میں بالکل صاف ہے۔کسی قسم کا اینچ پیچ اس مضمون میں نہیں مطلب بالکل صاف ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم جس نے آدمی (حضرت مسیح) کو خدا بنایا ہوا تھا،اگر مرزا جی کی طرح الوہیت مسیح سے منکر اور توحید محض کا قائل اور اسلام میں داخل نہ ہوا،تو عرصہ پندرہ ماہ میں مر کر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔بلکہ مسٹر آتھم کفر پر رہ کر بھی زندہ رہا۔اس کے متعلق مرزا جی نے کئی ایک عذرات کئے ہیں۔

پہلا عذر۔کہ فریق سے مراد صرف آتھم نہیں بلکہ وہ تمام جماعت ہے جو اس بحث میں اس کی معاون تھی۔گو یہ بھی مانتے ہیں کہ آتھم سب سے مقدم ہے۔(انوار الاسلام۔مصنفہ قادیانی۔ص۲)

اس توجیہہ سے یہ نتیجہ نکالنا منظور ہے کہ اس پیش گوئی کو وسعت دی جاوے چنانچہ اس وسعت پر تفریع کرتے ہیں کہ اسی عرصہ میں پادری رائٹ ناگہاں مر گیا جس کے مرنے سے ڈاکٹر کلارک کو جو اس کا دوست تھا سخت صدمہ پہنچا وغیرہ۔(دیکھو اشتہارات انعامی ضمیمہ انوار الاسلام۔ص۵۔۶۔قادیانی خزائن ج۹ص۵۹۔۶۰)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ اس کا جواب صرف اتنا ہی کافی ہے کہ خود مرزا جی ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں بعدالت مجسٹریٹ گورداسپور اقرار کرتے ہیں کہ فریق سے مراد صرف آتھم تھا،ڈاکٹر کلارک وغیرہ کو اس پیش گوئی سے کوئی تعلق نہیں۔ (روداد مقدمہ مرزا قادیانی و ڈاکٹر کلارک۔۱۲،۱۳،۲۰۔اگست ۱۸۹۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز مرزا صاحب خود رسالہ کرامات الصادقین میں بعبارت عربی رقم طراز ہیں:

و منها ما وعد نی ر بّی اذ جادلنی ر جل من المتنصرین الّذی اسمه عبد اللّٰه آ تهم العنبر سری انّه کا ن ارا د ان یشدّ جبا ئر الحیل علی دین النصاری و یواری سوأته فصال علی الاسلا م و کان من التشددین۔ و باحثنی فی حلقةٍ مغتصة با لانام مختصة بالزحا م و زخرف مکا ئده لارضاء الکا فرین ۔ فثنیت الیه عنانی و ابثثته من معارف بیا نی و جعلته من المفحمین۔

فما وجم من قلة الحیاء و کان یجمح فی جهلا ته و یسدر فی الغواء و امتد ت المبا حثة الی نصف الشهر و کنا نغدوا الیه بعد صلوة الفجر و نرجع فی وقت الهجیر عند اشتداد حرّالظهیرة و ترکنا الاسترا حة کا لمجاهد ین ۔ فبینما انا فی فی فکر لا جل ظفر ا لاسلا م و افحام ا للیام فاذا بشر نی ربّی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر اشهر (هکذا وجد فی الاصل و الصحیح شهراً ، لعلّه من الالهام ۔ ثناء اللّٰه) من یوم خاتمة البحث فاستیقظت و کنت من المطمئنین (یعنی آتھم کے مرنے کی بشارت مجھے ملی)۔(کرامات الصادقین۔مصنفہ قادیانی ص۱۶۲۔۱۶۳)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ لفظ مرزا کی اس رکیک تاویل کو باطل کرتا ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ اصل پیش گوئی میں موت کا لفظ نہیں بلکہ موت میری تفسیر ہے جسکے غلط ہونے سے اصل پیشگوئی غلط نہیں ہوسکتی اصل پیشگوئی تو صرف ہاویہ ہے جو بقول مرزا آتھم کو دنیا ہی میں نصیب ہوگیا۔ (دیکھو انوار الاسلام۔ص۵۔۷)

نیز تریاق القلوب صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں کہ:

آتھم کی موت کی جو پیش گوئی کی گئی تھی جس میں یہ شرط تھی کہ اگر آتھم پندرہ مہینے کی میعاد میں حق کی طرف رجوع کرلیں گے، تو موت سے بچ جائیں گے۔

رسالہ کشتی نوح صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ:

پیش گوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا تو پندرہ مہینہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مرے گا۔

علاوہ اس کے ہم نے مانا کہ فریق کا لفظ عام ہے مگر اس میں تو شک نہیں آتھم سب سے مقدم ہے جس کا تقدم خود مرزا جی کو بھی مسلّم ہے۔ پس آتھم کی زندگی سے پیش گوئی کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی (اگر فریق سے مراد سارے معاون عیسائی ہیں، تو مرزا کی طرف سے مرزا کے سارے معاون بھی فریق میں داخل ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی نہیں مرا؟ کوئی پریشان نہیں رہا، کوئی کسی مصیبت میں مبتلا نہیں رہا۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ اس بحث کے متعلق حکیم نورالدین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ عیسائیوں میں خود فریق کے معنی عام سمجھے جاتے تھے چنانچہ مقدمہ فوجداری میں عیسائیوں کے بیانات اس امر کے مظہر ہیں۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۶۵)۔

یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ ایک معنی الہامی خود کرے دوسرے معنی کوئی ایسا شخص کرے جو عرف شرع میں مومن بھی نہ ہو۔ اس صورت میں کون سے معنی معتبر ہوں گے؟ حکیم صاحب کو اپنا واقعہ یاد رکھنا چاہیے تھا جب ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں آپ نے مرزا قادیانی کی تحریر آریہ سماج لاہور میں پڑھی تھی جس میں چند الہام بے ترجمہ بھی تھے۔ حاضرین کے اصرار کرنے پر آپ نے ان الہاموں کا ترجمہ کیا تو کیسے کیسے عذر کر لئے تھے کہ یہ ترجمہ میرا ہے صاحب الہام پر حجت نہ ہوگا بلکہ اصل اور صحیح ترجمہ وہی ہوگا جو صاحب الہام کریگا وغیرہ۔ یہ وہی اصول ہے جو مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔

(تتمہ حقیقت الوحی۔ ص ۷؛ قادیانی خزائن۔ ج ۲۲ ص ۴۳۸)۔

پس فریق کے ایک معنی مرزا قادیانی نے کئے ہیں، دوسرے عیسائیوں نے سمجھے ہیں تو حسب قاعدہ مسلّمہ فریقین، مرزا قادیانی کے فہمیدہ معنی صحیح ہوں گے۔ علاوہ اس کے فریق کے معنی میں اگر باقی سرکردگان مناظرہ بھی داخل ہوں تاہم آتھم سب سے مقدم بلکہ مقدم تر ہے۔ چنانچہ حکیم نورالدین نے بھی بحوالہ انوار الاسلام صفحہ ۶ ہمارے اس دعوی کی تصدیق کی ہے۔ (دیکھو آئینہ حق نما۔ صفحہ ۶۶)۔ پس جب تک پیش گوئی کا اثر مقدم فرد پر نہ ہوگا باقی افراد کو کون دیکھے گا۔

دوسرا عذر۔ جو عام طور پر مریدوں میں مقبول اور زبان زد ہے، یہ ہے کہ آتھم کی موت اس لئے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی کہ اس نے حق کی طرف رجوع کیا تھا۔اور حق کی طرف رجوع کرنے کے یہ معنی بتلاتے ہیں کہ آتھم کے دل پر پیش گوئی نے اثر کیا وہ اس پیش گوئی کی عظمت کی وجہ سے دل میں موت کے غم سے شہر بشہر پھرتا رہا۔(دیکھواشتہارات ہزاری، دوہزاری، سہ ہزاری، چہار ہزاری، انوارالاسلام۔ص۴ وغیرہ۔ قادیانی خزائن۔ج۹ص۴)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ اس مضمون کی تفصیل سے مرزا جی نے مسلم، غیر مسلم کے ایسے کان بھر دیئے ہوئے ہیں کہ ہمیں ان کے کلام کی توضیح یا تفسیر کرنے کی حاجت نہیں۔

اسکا جواب۔اول رجوع الی الحق کے معنی جیسے عام فہم اس کلام سے سمجھے جاتے ہیں یہ ہیں کہ ڈپٹی آتھم اگر اسلام میں داخل ہو جائے تو بسزائے موت ہاویہ سے بچایا جائے گا کیونکہ یہ امر بالکل بدیہی ہے کہ ہر ایک مذہب دار دوسرے کو ناحق پر جانتا ہے۔اور کسی غیر کا اپنے مذہب کی طرف آجانے کا نام رجوع الی الحق رکھتا ہے، خاص کر دوران مباحثہ میں تو یہ لفظ بالکل انہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔اگر ہم مرزا جی کی اسی پیش گوئی کے الفاظ پر غور کریں تو ان سے بھی یہی معنی مستنبط ہوتے ہیں چنانچہ مرزا جی، آتھم کی نسبت لکھتے ہیں:

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔

اور اپنی نسبت لکھتے ہیں:

جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے۔

اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ جس امر میں فریقین (مرزا و آتھم) کا مباحثہ تھا، اس امر میں آتھم اگر مرزا صاحب کا ہم خیال ہو جائے گا تو پندرہ ماہ کے اندر موت سے بچ رہے گا، ورنہ نہیں۔ ہمارے اس بیان کی تائید مرزا جی کے ایک مقرب حواری کی تحریر سے بھی ہوتی ہے جو مرزا جی کے ملاحظہ سے گذر کر چھپی ہوئی ہے وہ لکھتے ہیں:

مسٹر آتھم کی نسبت یہ پیش گوئی کی کہ اگر وہ جھوٹے خدا کو نہیں چھوڑیگا تو پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔(عسل مصفی۔مصنفہ مرزا خدا بخش۔ص۵۸۵)

ان معنی پر مرزا جی خود بھی رسالہ انجام آتھم میں دستخط کر چکے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

کہ پیش گوئی میں صاف شرط موجود تھی کہ اگر وہ (آتھم) عیسائیت پر مستقیم رہیں گے اور ترک استقامت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثار نہیں پائے جائیں گے اور ان کے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہیں ہوگا تو صرف اس حالت میں پیش گوئی کے اندر فوت ہوں گے (صفحہ ۱۴) (افسوس کہ یہاں فوت کا لفظ بولا گیا۔ ..حافظہ نباشد کی مثال ہے۔ثناء اللہ)

حکیم نورالدین صاحب لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کی کسی تحریر سے نکال کر دکھایئے کہ حضرت اقدس نے یہ کہا ہو کہ وہ، آتھم، ترک عیسائیت کرکے ان کے ہم مذہب ہو جائے گا۔ (آئینہ حق نما۔ص ۷۷)

تعجب ہے کہ حکیم صاحب نے انجام آتھم کی یہ عبارت نہیں دیکھی۔اس میں دو لفظ ہیں۔

۱۔عیسائیت پر ترک استقامت۔

۲۔رجوع الی الحق۔

شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ان دونوں لفظوں کو ملانے سے صاف ثابت ہے کہ آتھم عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرے گا تو موت سے بچے گا۔

پس جب کہ مفہوم اور منطوق پیش گوئی کا صریح یہی ہے کہ اگر آتھم نے رجوع بحق کیا یعنی مرزا جی سے مذہب میں موافق ہو گیا اور عیسائیت کو چھوڑ بیٹھا تو موت کی سزا سے بچ رہے گا، پھر کون نہیں جانتا کہ وہ مرزا جی کے موافق جیسا کچھ ہوا عیاں راچہ بیان۔ہاں مرزا جی بھی بلا کے پر کالے ہیں، آتھم پر دعوی کرتے ہیں کہ اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو قسم کھاؤ۔ایک ہزار، بلکہ دو ہزار، بلکہ تین ہزار، بلکہ چار ہزار انعام پاؤ۔لیکن مضمون قسم کا ایسا بتلاتے ہیں جو رجوع سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا بلکہ بالکل اس قصے کے مشابہ ہے جو کسی مولوی صاحب نے کسی شہدے کو نصیحت کرتے ہوئے نماز کی بابت تاکید کی، تو شہدے نے کہا کہ آپ نے ایک دفعہ دوستوں کی دعوت کی تھی تو کھانے میں نمک زائد نہیں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب بے چارے حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ اس کلام کو میرے کلام سے کیا تعلق ہے؟ شہدے نے کہا، بات سے بات نکل آتی ہے۔

یہی کیفیت مرزا جی کی ہے۔کہاں رجوع الی الحق اور کہاں پیش گوئی سے موت کا ڈر۔مضمون قسم کا صرف یہ چاہتے ہیں کہ:

اسلامی صداقت سے (یعنی میری پیش گوئی سے) خائف نہیں ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قادیانی اشتہار چار ہزاری وغیرہ۔ص ا)

شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ایک جگہ کی عبارت ہم ساری کی ساری نقل کرتے ہیں جو بحکم، جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا۔ نہائت ہی شیریں اور مزیدار ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

بعض مخالف مولوی نام کے مسلمان اور ان کے چیلے کہتے ہیں کہ جب کہ ایک مرتبہ عیسائیوں کی فتح ہو چکی تو پھر بار بار آتھم صاحب کا مقابلہ پر آنا انصافاً واجب نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو! کیا پیش گوئی کے دو پہلو نہیں تھے۔ پھر کیا آتھم صاحب نے دوسرا پہلو رجوع الی الحق کے احتمال کو اپنے افعال اور اقوال سے آپ قوی نہیں کیا۔ کیا وہ نہیں ڈرتے رہے کیا انہوں نے اپنی زبان سے ڈرنے کا اقرار نہیں کیا (قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ حاشیہ ص ۵)

خلاصہ یہ کہ آتھم جو اپنے دل میں خوف زدہ ہوا کہ میں کہیں مر نہ جاؤں چنانچہ اسی خوف سے وہ امرتسر سے فیروز پور کبھی لدھیانہ بھاگتا پھرا، یہی اس کا رجوع ہے لیکن سمجھتے ہیں کہ اس خوف کو جو عموماً ہر آدمی کو ایسے موقع پر طبعاً ہوتا ہے رجوع بمعنی مسلمان ہونے یا بالفاظ دیگر مرزا جی سے موافقت کر لینے سے کیا نسبت ہے (مرزا جی کو جب سے پنڈت لیکھ رام کے مرنے پر دھمکی کے خطوط پہنچے تو ایسا انتظام کیا رکھا کہ کوئی اجنبی آدمی یک بیک حضور میں نہیں پہنچ سکتا۔ سیر کو جاتے وقت جب تک کثیر جماعت ساتھ نہ ہو، سیر مشکل ہے۔ کیا یہ بھی رجوع ہے، حالانکہ الہام ہے کہ تو ۸۰ برس یا کچھ کم وبیش زندہ رہے گا اور یہ بھی الہام ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ، بلکہ گورنمنٹ کے حضور ایک درخواست بھی دی تھی کہ قادیان میں چند سپاہی میری حفاظت کے لئے رکھے جائیں۔ ایسا ہی آتھم کو بھی خوف ہوا ہوگا جس کا اس نے اظہار بھی کر دیا دیکھو اخبار نور افشاں۔ ستمبر اکتوبر ۱۸۹۴ء)۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ آتھم کو موت اندیشہ ہوا ہوگا اور یقیناً ہوا ہوگا۔ اور اس خوف سے سے ان نے ہر ایک تدبیر سے کام لیا۔ مگر نہ اس لئے کہ وہ آپ کی پیش گوئی کو خدا کی طرف سے ضرور شدنی سمجھتا تھا بلکہ اس لئے کہ موت کو امر طبعی جانتا تھا۔ لیکن موت کے تصور پر اس کو یہ بھی خیال تھا کہ آپ اور آپ کے ہوا خواہ بغلیں بجائیں گے اس دعوی کی شہادت میں ہمارا بیان تو آپ کا ہے کو سنیں گے آپ ہی کے مخلص مرید شیخ نور احمد مالک مطبع ریاض ہند امرتسر کی شہادت پیش کرتے ہیں:

لا تکتموا الشّہادۃ ۔ میں ایک دفعہ کچہری سے آ رہا تھا کہ ڈپٹی آتھم اپنی بغیچی صاف کرا رہا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا کرار ہے ہو؟ اس نے کہا صفائی کرار ہا ہوں مبادا کوئی سانپ ڈس جائے تو تم کہنے لگو کہ پیش گوئی سچی ہوگئی ۔

العبد: شیخ نور احمد۔ مالک ریاض ہند پریس امرتسر

اس بیان سے نیز آتھم کے مضامین مندرجہ اخبار نور افشاں ۱۸۹۳ء سے اس کے خوف کا مضمون صاف سمجھ میں آتا ہے کہ وہ آپ کی پیش گوئی کو تو ایک معمولی بازاری گپ جانتا تھا۔ البتہ موت کے مجہول العلم ہونے کی وجہ سے ہراساں تھا کہ مبادا اس کی اتفاقی موت پر آپ اپنی پیش گوئی کی صداقت سمجھ لیں۔ بھلا مرزا جی! اگر وہ آپ کی پیش گوئی کو خدا کی طرف سے سمجھ کر ڈر جاتا تو اس کی روک تھام کیوں کرتا۔ اور اگر محض ایسا خوف بھی آپ کے نزدیک رجوع الی الحق یعنی فریق مخالف سے موافقت کرنے کے مساوی ہے تو آپ پرلے درجے کے آریہ ہیں۔ جو آریوں کی معمولی دھمکی پر گورنمنٹ سے امداد اور حفاظت کی درخواست کرتے تھے کہ کہیں آریہ مجھے مار نہ ڈالیں۔ (دیکھو درخواست اسمی گورنمنٹ)

(ہم مانتے ہیں کہ انذاری عذاب نہ صرف ملتوی ہو جاتا ہے بلکہ مرفوع بھی ہو جاتا ہے لیکن ایسے التواء یا رفع کیلئے اس عذاب سے ڈر جانا اور خاص کر ایسا ڈرنا جیسا کہ آتھم ڈرا، ہرگز کافی نہیں۔ مرزا جی ہمیشہ حضرت یونسؑ کی قوم کا حوالہ بتایا کرتے ہیں مگر افسوس کہ اس میں بھی تجدید سے نہیں رکتے۔ اس قصہ کا مضمون بالکل ہماری تائید اور مرزا جی کی تردید کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہے فلو لا کانت قریة آمنت فنفعها ایمانها الاّ قوم یونس لمّا آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدّنیا و متّعنا هم الی حین ۔اس آیت میں صاف صریح مذکور ہے کہ حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا۔ لیکن کب ٹلا؟ جب وہ ایمان لے آئی۔ پس اگر آتھم بھی ایمان لے آیا ہوتا تو آپ کی وہ عزت جو ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہوئی تھی، کیوں ہوتی؟)

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ حکیم نور الدین صاحب آئینہ حق نما صفحہ ۷۵ میں لکھتے ہیں کہ آتھم نے رجوع کیا، اس لئے موت سے بچ رہا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

جب کہ پیش گوئی میں یہ شرط ہے کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے تو سزائے موت سے بچایا جائے، اس کا بچ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے رجوع کیا۔

کیا ہی عالمانہ دلیل ہے کہ مخالف کو معتقد کی جگہ فرض کر کے لکھی گئی ہے۔ جناب یہ اس شخص کے نزدیک صحیح ہوسکتی ہے جو مرزا قادیانی کا معتقد ہو، بات بات پر مرحبا، صلّ علی کہنے کا عادی ہو۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص دیکھتا ہے کہ رجوع بھی محسوس نہیں ہوا اور آتھم موت سے بچ بھی رہا تو کیا وہ یہ نہ سمجھے گا کہ یہ پیشگوئی سرے سے غلط ہے، اسے کیا مطلب کہ وہ اس کی تاویلات گھڑے۔ حکیم صاحب کی اصطلاح میں اس کا نام مصادر علی المطلوب ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ سزائے موت سے بچ جانا رجوع کی دلیل ہوسکتی ہے لیکن اس صورت میں جب آپ کسی قطعی دلیلسے یہ ثابت کردیں کہ ان دو مفہوموں، رجوع اور سزائے موت میں انفصال حقیقی ہے کہ تیسرے کا دخل نہیں۔ جب تک آپ یہ ثابت نہ کریں ہمارا حق ہے کہ ہم تیسری صورت کے قائل ہوں۔ یعنی نہ اس نے رجوع کیا، نہ موت سے مرا، بلکہ الہام سرے سے غلط تھا، اور یہی صحیح ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

لیجئے ہم آپ کی خاطر یہ بھی مان لیتے ہیں اور فرض کئے لیتے ہیں کہ آتھم آپ کی پیشگوئی ہی سے ڈرا اور محض اسی لئے ڈرا کہ اس نے پیش گوئی کو خدائی الہام اور آپ کو سچا ملہم سمجھا۔ تاہم اس کا یہ سمجھنا رجوع الی الحق نہیں ہوسکتا۔ اور اس قابل نہیں کہ عذاب میں تاخیر کا موجب ہو۔ افسوس آپ مجدد تو بنتے ہیں لیکن علم حدیث سے ایسے مانوس ہیں جیسے برہمن گائے کے گوشت سے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جس حدیث کو کسی کتاب سے نقل کرتے ہیں چونکہ علم میں پورا تبحر اور قادر الکلامی نہیں، علاوہ اس کے صاحب الغرض مجنون بھی صادق ہے، اس لئے عموماً ترجمے غلط مضامین اغلط ہوتے ہیں (مثال کے طور پر اما مکم منکم اور کسوف خسوف والی حدیثیں موجود ہیں جن کی تفصیل کو تطویل چاہیے)۔ سنئے ہم آپ کو صحیح بخاری (کتاب المغازی) سے ایک حدیث سناتے ہیں:

عن سعد بن معاذ انّه کا ن صدیقا لّا میة بن خلف و کان امیه اذا مرّ بالمد ینة نزل علی سعد و کان سعد اذا مرّ بمکة نزل علی امیة ۔ فلمّا قدم رسول اللّه ﷺ المدینة انطلق سعد معتمراً فنزل علی امیة بمکة فقال لامیة انظر لی ساعة خلوة لعلّی ان اطوف بالبیت فخرج به قر یباً من نصف النّهار فلقیهماابو جهل فقال یا ابا صفوا ن من هذا معك؟ فقال هذا سعد۔ فقال له ابو جهل الا ارا ك تطوف بمکة آمنا و قد آ ویتم الصبـاة و زعمتم انکم تنصرونهم و تعینونهم اما و اللّه لو لا انك مع ابی صفوا ن ما رجعت الی اهلك سا لماً ۔فقال له سعد و رفع صوته علیه اما و اللّه لئن منعتنی هذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لامنعنك ما هو اشدّ عليك منه طريقك على المدينة۔ فقال له امية لا ترفع صوتك يا سعد على ابى الحكم سيد اهل الوادی۔ فقال سعد دعنا عنك يا امية فواللّٰه لقد سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول انهم قاتلوك۔ قال بمكة؟ قال لا ادری۔ ففزع لذلك امية فزعاً شديداً فلمّا رجع امية الى اهله فقال يا امّ صفوان الم تری ما قال لی سعد قالت و ما قال لك۔ قال زعم انّ محمداً (ﷺ) اخبرهم انّهم قاتلی فقلت له بمكه قال لا ادری فقال امية و اللّٰه لا اخرج من مكه فلما كان يوم بدر استنفر ابوجهل النّاس قال ادركوا عيركم فكره امية ان يخرج فاتاه ابو جهل فقال يا ابا صفوان انك متى ما يراك الناس قد تخلفت و انت سيد اهل الوادی تخلفوا معك فلم يزل به ابو جهل حتّی قال اما اذ غلبتنی فواللّٰه لا شترين اجود بعير بمكه ثمّ قال اميه يا ام صفوان جهزينی فقالت له يا ابا صفوان و قد نسيت ما قال لك اخوك اليثربی قال لا و ما اريد ان اجوز معهم الا قريباً فلما خرج امية اخذ لا ينزل منزلاً الّا عقل بعيره فلم يزل بذلك حتی قتله اللّٰه ببدر (صحيح بخاری كتاب المغازی۔ باب ذكر النبی من يقتل ببدر۔ ج ۲ ص۵٦۳۔ حديث ۳۹۵۰)

مختصر مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ سعدؓ بن معاذ اپنے ایک دوست امیہ بن خلف کے پاس مکہ میں اترا کرتے تھے جو مشرک تھا۔ ایک دفعہ سعد کو کعبہ شریف میں ابوجہل نے طواف کرتے دیکھا اور امیہ کو ڈانٹا کہ مسلمانوں کو اپنے شہر میں جگہ دے کر آرام سے طواف کراتے ہو۔ سعدؓ نے بھی برابر کا جواب دیا۔ اس پر امیہ نے سعدؓ سے کہا خاموش رہو یہ اس شہر کا سردار ہے۔ سعدؓ نے امیہ سے کہا اللہ کی قسم میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ کسی دن مسلمانوں کے ہاتھ سے تو نے قتل ہونا ہے۔ امیہ نے کہا مکہ میں؟ سعدؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پس امیہ سن کر سخت گھبرایا۔ امیہ نے اللہ کی قسم کھائی کہ میں مکہ سے کہیں باہر نہیں نکلونگا۔ جب بدر کی لڑائی کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو جمع کیا اور امیہ سے کہا کہ اگر تیرے جیسے رئیس کو لوگ پیچھے ہٹا ہوا دیکھیں گے تو تیرے ساتھ وہ بھی ہٹ رہیں گے۔ آخر ابوجہل کے جبر سے اس نے ہاں کر دی تو اسکی بیوی نے اسے یاد دلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تیرا مدنی دوست سعدؓ جو تجھے کہہ گیا تھا تو اسے بھول گیا۔ امیہ نے کہا میں تھوڑی دور تک ان کو رخصت کرنے جاؤنگا چنانچہ وہ جس منزل پر ٹھہرتا اپنے اونٹ کو قابو رکھتا کہ موقع پا کر جلد واپس جا سکے۔ آخر خدا نے اسے بدر کی لڑائی میں قتل کرایا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: کہیے! امیہ بن خلف دل سے آتھم سے زیادہ ڈرا، یا نہیں اور پھر باوجود اس خوف اور دلی یقین کے اس کے حق میں کیا کہا جاوے گا کہ اس نے رجوع بحق کیا۔ کیا امیہ سے انذاری پیش گوئی متخلف ہوئی۔ نیز کہیے کہ آپ نے اس حدیث کو کبھی دیکھا؟ اور دیکھ کر اس پر غور بھی کیا؟ اور اس وقت سے پہلے اس کا کوئی جواب بھی گھڑا؟۔

ہم مانتے ہیں کہ انذاری عذاب نہ صرف ملتوی ہوجاتا ہے بلکہ مرفوع بھی ہوجاتا ہے لیکن ایسے التواء یا رفع کے لئے اس عذاب سے ڈر جانا اور خاص کر ایسا ڈرنا جیسا کہ آتھم ڈرا، ہرگز کافی نہیں۔ مرزا قادیانی ہمیشہ حضرت یونسؑ کی قوم کا حوالہ دیا کرتے تھے مگر افسوس کہ اس میں بھی تجدید سے نہیں رکتے۔ اس قصہ کا مضمون بالکل ہماری تائید اور مرزا قادیانی کی تردید کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فلولا كانت قرية آمنت فنفعها ايمانها الا قوم يونس. لمّا آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزى فى الحيوة الدّنيا و متّعناهم الى حين ۔(یونس:۹۸) (تو کیوں نہ کوئی بستی ایمان لائی ہوتی جس کو ایمان سے نفع بھی ہوتا مگر یونس کی قوم۔ جب وہ ایمان لا چکے تو ہم نے یہ ذلت کا عذاب ان سے دنیا میں دور کر دیا اور ایک وقت تک ان کو آسودگی سے متمتع کیا)

اس آیت میں صاف اور صریح مذکور ہے کہ حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا۔ لیکن کب ٹلا؟ جب وہ ایمان لے آئے۔ پس عبداللہ آتھم بھی ایمان لے آیا ہوتا تو آپ کی وہ عزت جو ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہوئی تھی، کیوں ہوتی؟

حکیم نورالدین نے اس حدیث کے مذکورہ بالا ترجمہ کی نسبت اپنے ترجمہ کو ترجیح دی ہے جس کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کی، جس سے ہمیں بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد آپ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

اس ساری حدیث میں رجوع الی الحق کی شرط کہاں ہے۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۸۶)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ ہم حیران ہیں کہ حکیم صاحب کے حافظہ کی بابت کہاں تک شکایت کریں۔ اسی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۱ پر عام قاعدہ لکھتے ہیں جس کا مطلب صاف ہے کہ انذاری پیش گوئیوں میں گو رجوع الی الحق کی شرط مذکور نہ ہو، تاہم ملحوظ ہوتی ہے۔مرزا قادیانی بھی اس قاعدے کو کئی ایک جگہ لکھ چکے ہے اور منہاج نبوۃ قرار دے چکے ہیں۔حکیم صاحب نے تو اس مضمون پر کئی صفحات (صفحہ ۳۱ سے ۴۶ تک) سیاہ کئے ہیں مگر جوں ہی صفحہ ۸۶ پر پہنچے، تو یہ اصول سرے سے بھول گئے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اگر آتھم نہیں ڈرا تو قسم کھائے، چار ہزار روپیہ انعام پاوے۔آتھم نے عذر کیا کہ انجیل متی باب ۵ میں قسم کھانے سے منع آیا ہے۔اس پر مرزا جی نے کئی ایک ایسے حوالے اس کو سنائے کہ عیسائیوں کے پیشواؤں نے عدالت میں قسمیں کھائیں۔ڈپٹی آتھم نے جواب دیا کہ اگر مجھے حلف کرانا چاہو تو عدالت میں طلب کرو۔عدالت کے جبر سے قسم کھا لونگا (دیکھو نور افشان ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء)۔ایسے معقول جواب سے مرزا جی جیسے معقول پسندوں کو بھلا کیا تسلی ہو سکتی تھی۔آپ لکھتے ہیں:

گویا انکا ایمان عدالت کے جبر پر موقوف ہے (اشتہار چار ہزار۔ صفحہ ۱۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۲ حاشیہ ص ۹۱)

اس سے بڑھ کر معقول جواب ڈاکٹر کلارک امرتسری نے دیا تھا کہ:

ہم کہتے ہیں مرزا صاحب مسلمان نہیں، اگر مسلمان ہیں تو مجمع عام میں سور کا گوشت کھائیں۔

اگر کہیں کہ سور کا گوشت کھانا مسلمانوں کو حرام ہے اس سے اسلام کا ثبوت کیسے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح بالاختیار حلف اٹھانا عیسائیوں کو منع ہے۔پس جب آتھم پکا عیسائی ہے تو وہ اپنی عیسائیت کا ثبوت قسم سے نہیں دے سکتا جس طرح آپ اپنے اسلام کا ثبوت سور کھانے سے نہیں دے سکتے۔

(اشتہار ہنری کلارک طبع نیشنل پریس امرتسر)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مگر میں پوچھتا ہوں کہ مرزا جی کو آتھم پر قسم دینے کا حق ہی کیا تھا۔کیا کوئی آیت یا حدیث اس بارے میں ہے کہ کوئی کافر اگر اپنے نفس پر التزام کرے اور اسلام سے انکاری ہو تو اس کو قسم دینی چاہیے؟ جیسے قرضدار عدالت میں انکار کرے اور مدعی کے پاس ثبوت دعوی نہ ہو تو مدعا علیہ کو قسم دی جاتی ہے کہ میں نے اس کا کچھ نہیں دینا۔اسی طرح کوئی حدیث اس مضمون کی تجدید کی ہو، تو اطلاع بخشیں۔جب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام بلکہ کسی مذہب کا مسئلہ نہیں ہے کہ منکر مذہب کو انکار مذہب پر قسم دینی چاہیے تو آتھم کو قسم دینے کا آپ کو کیا حق پہنچتا ہے۔کاش کہ آپ اسی حدیث الیمین علی من انکر پر قیاس کر کے آتھم سے حلف دلاتے تو بھی ایک بات ہوتی۔گو یہ قیاس بھی قیاس فاسد ہی ہوتا جس کے جواب میں آپ کے مخلص اور بات بنانے والے کہہ سکتے کہ المجتھد قد یصیب و قد یخطی۔مگر یہاں تو یہ غضب ہے کہ اس مجدد کی تجدید نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ حدیث سے کوئی مطلب ہی نہیں،خود ہی احکام ایجاد کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

آتھم کا بیان بحیثیت شاہد مطلوب ہے نہ بحیثیت مدعا علیہ۔

(قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ص۲ ۔مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج۲ص۶۶)

پس اگر مرزا جی کا کوئی مرید اس حدیث سے استدلال کر کے آتھم کو حلف دلانا تجویز کرے تو وہ مجاز نہ ہوگا کیونکہ اس حدیث کی رو سے مدعا علیہ پر،وہ بھی دیوانی (لین دین کے) معاملہ میں قسم ہے اور آتھم پر تو مرزا جی بحیثیت گواہ قسم دینا چاہتے ہیں۔گو یہ منطق بھی ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ آتھم گواہ ہے یا کیا ؟

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کہتے ہیں کہ مرزا جی اپنے دعوی پر کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے رجوع بحق کیا تھا،یہ دلیل دیتے ہیں کہ،جب سے اس نے پیش گوئی سنی تھی عیسائیت کی حمایت میں ایک سطر بھی نہیں لکھی ۔پس یہی اس کے رجوع کی علامت ہے۔(انجام آتھم۔ص۱۲)۔

حالانکہ یہ بات بالکل غلط،سراسر جھوٹ ہے،مباحثہ کے بعد وہ حسب لیاقت برابر مخالف تحریریں شائع کرتا تھا مگر آپ کے ملہم کو خبر نہیں ہوئی یا اس نے دانستہ آپ کو نہیں بتلایا۔اسلام ہی کے مخالف نہیں رہا بلکہ ان تحریروں میں وہ ذات شریف (مرزا) پر بھی صلواتیں سناتا رہا۔خلاصہ مباحثہ میں،جو مباحثہ کے بعد اس کی تصنیف ہے،لکھتا ہے:

مرزا صاحب کے ایک شاگرد مولوی نظام الدین ملتانی نے جو حمایت اپنے استاد کے بعد اس مباحثہ کے آئے تھے،اثنائے گفتگو تثلیث میں کہا کہ میں پورا دہریہ ہوں۔اس پر راقم نے پوچھا،تب تو اشیاء محدود الوجود کو حد کس نے لگا دی۔جس کا جواب حضرت نے حیرانی اور طرح دہی کے سوا اور کچھ نہ دیا اور یہ بھی فرمایا کہ منزل کا ملاں کشف باطنی ہی ہے۔پس ایسے مجذوب منشوں کو ہم مسئلہ تثلیث و توحید کیا سمجھا سکتے تھے بجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے خیر کے۔فقط۔ (خلاصہ مباحثہ۔ص۴)۔

نیز ڈپٹی عبداللہ آتھم لکھتا ہے:

توحید محض کے عاشقاں سے پہلا سوال تو یہی ہے کہ وہ کوئی ایسی شئے دکھلا دیں، اگر سکتے ہوں، جو مجموعہ متعدد صفات کے سوا کچھ اور بھی ہو۔ (خلاصہ مباحثہ۔ص۳)

ان دونوں حوالوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتھم مباحثہ کے بعد برابر اسلام کے خلاف لکھتا اور کہتا رہا، اور خاص مسئلہ توحید میں (جس میں مرزا جی اور آتھم کا پندرہ روز مباحثہ رہا تھا) تمام مسلمانوں سے مخالف اور تثلیث پر برابر جما ہوا تھا جو صریح اسلام کی نقیض ہے۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۸ پر اپنے اعتراضات کو جو اس نے آپ کے مقابل اسلام پر کئے تھے نقل کر کے آپکے جوابات کو فضول بتلاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

ان امور کا خاص جواب من جانب مرزا صاحب کے وہی نبوت آں حضرت (مرزا) کی تھی کہ آج سے جو ۵ جون ۱۸۹۳ء کی ہے پندرہ مہینے کے اندر جو فریق ناراست ہی رہے گا داخل جہنم ہو جائے گا۔ آئینہ کمالات اسلام مصنفہ آنجناب میں گویا خدا یوں کہتا ہے کہ: اے غلام احمد! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (بشرح آنجناب)، یعنی تو میرے دست قدرت سے نکلا ہے اور میں تیرے کمال سے جلال پاتا ہوں۔ ہم کو تو اس آئینہ میں چہرہ کسی دہریہ یا ہمہ اوست کا جو برادر توام دہریہ کا ہے نظر آتا ہے۔ اور معجزات ایسے شخص (مرزا) کے ممتحن ایمان ہی ہیں، نہ مطمئن اطمینان جو تصدیق کذب کی کرتے۔ (خلاصہ مباحثہ۔ص۸)

اس اخیر فقرے میں آتھم نے کھلے لفظوں میں مرزا جی کو دجال اور جھوٹا بھی کہا ہے کیونکہ اس نے انجیل کے اس مقام کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں حضرت مسیح نے فرمایا ہے:

بہت سے جھوٹے نبی آویں گے۔ (انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۱۲)

And many false prophets will appear and deceive many people. (Matthew 24:12)

کہیے مرزا جی! آپ کو دجال یا کذاب کہنا بھی اسلام کے خلاف ہے یا موافق ہے۔ پھر تعجب ہے کہ آپ کے تمام مباحثہ کو فضول سمجھتا ہے اور آپ کو کھلے لفظوں میں دجال لکھتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اس نے خاموش رہ کر رجوع کا ثبوت دیا ہے۔ کیا توحید کے خلاف تثلیث کا قائل ہو اور ذات شریف کو دجال کہے، تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی رجوع بحق ہے، اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ آپ کے متنازعہ مسئلہ میں اپنا خیال چھوڑ کر آپ کا ہم خیال ہو گیا؟ علاوہ اس کے یہ کیا دلیل ہے کہ چونکہ اس نے عیسائیت کی حمایت میں کچھ نہ لکھا اس لئے وہ عیسائی نہ تھا۔ کیا کسی مذہب کی حمایت میں تصنیف نہ کرنا اس مذہب کے ترک یا روگردانی کی دلیل ہے؟ کیا آپ کی جماعت کے لکھے پڑھے تمام ہی آپ کی تائید میں لکھتے رہتے ہیں؟ تو کیا نہ لکھنے والے آپ کو چھوڑ بیٹھے؟

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ افسوس ہے حکیم نورالدین صاحب نے ہمارے اس جواب کو دیکھا بھی نہ ہوگا اس لئے اپنے آئینہ حق نما میں اس کے پاس سے چپکے سے گذر گئے۔

اس پیش گوئی نے مرزا جی کو حیران کر رکھا ہے کہ انہیں مطلق خبر نہیں کہ میں کیا لکھتا ہوں جو کچھ منہ پر آیا کہہ دیا حمقاء آمنّا و صدقنا فاکتبنا مع الصّادقین کہنے کو تیار ہیں۔ آپ کشتی نوح کو بے بانس چلاتے ہوئے (صفحہ ۶ پر) لکھتے ہیں کہ

پیشگوئی میں صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کریگا تو پندرہ مہینے میں نہیں مرے گا۔ سو اس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستّر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا اور پیش گوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہا تھا۔ لہذا اس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا، مگر مر گیا۔ یہ اسلئے ہوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا، سو وہ پہلے مر گیا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں، ناظرین! کیسی ہوشیاری یا مکاری ہے کہ آتھم کی پیش گوئی کی بنا یہ بتلائی ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہا تھا، حالانکہ پیش گوئی کے الفاظ میں ان معنی کی طرف اشارہ بھی نہیں۔ ناظرین صفحات سابق میں پیش گوئی کے الفاظ پڑھیں، دیکھئے تو کس تشریح کے ساتھ لکھا ہے کہ

جو فریق عمداً جھوٹ اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ ۱۵ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرا جاوے گا۔

کجا عاجز انسان کو خدا بنانا، کجا آنحضرت ﷺ کو دجال کہنا۔ یہ ہے مرزا جی کی حرکت مذبوحی جس سے ان کی بے بسی نمایاں ہے۔ سچ ہے لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلا فاً کثیراً۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کلام خدا کی طرف سے القاء اور وحی نہ ہو، اس میں بہت ہی بڑا اختلاف ہوتا ہے۔ اور یہی اختلاف اس کے کذب کی دلیل ہے۔

حیرت انگیز چالا کی سے مرزا جی اپنی اس پیش گوئی کی توضیح یوں کرتے ہیں کہ اگر ڈپٹی عبداللہ آتھم رجوع بحق نہ کرے گا تو ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یعنی اس کا رجوع بحق کرنا ہاویہ میں گرائے جانے کو مانع ہے۔ گویا ان دونوں باتوں میں تضاد کا علاقہ ہے، جیسے رات اور دن میں یا سیاہ اور سفید میں، کہ ایک کے ہوتے ہوئے دوسرے کا ہونا ممکن نہیں، بلکہ نہ ہونا ضرورت ہے۔ یعنی ہاویہ اسی صورت میں ہوگا کہ رجوع نہ ہو اور اگر رجوع ہوا تو ہاویہ نہ ہوگا۔ پس ناظرین اس تقریر کو ذہن نشین کر کے مرزا جی کی عبارت مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھیں کہ مرزا جی کس ہوشیاری سے بکف چراغ داشتہ، دونوں ضدوں (رجوع اور ہاویہ) کو ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ پس سنو۔

آتھم نے اپنے اس خوف زدہ ہونے کی حالت سے جس کا اس کو خود اقرار بھی ہے جو نور افشاں میں شائع ہو چکا ہے بڑی صفائی سے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ضرور ان ایام میں پیش گوئی کی عظمت سے ڈرتا رہا یعنی اس نے اپنی مضطربانہ حرکات اور افعال سے ثابت کر دیا کہ ایک سخت غم نے اس کو گھیر لیا ہے اور ایک جانکاہ اندیشہ ہر وقت اور ہر دم اس کے دامنگیر ہے جسکے ڈرانیوالے تمثلات نے آخر اس کو امرتسر سے نکال دیا۔

واضح ہو کہ انسان کی ایک فطری خاصیت ہے کہ جب کوئی سخت خوف اور گھبراہٹ اس کے دل پر غلبہ کر جائے اور غایت درجہ کی بے قراری اور بے تابی تک نوبت پہنچ جائے تو اس خوف کے ہولناک نظارے طرح طرح کی تمثلات میں اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور آخر وہ ڈرانے والے نظارے مضطربانہ حرکت اور بھاگنے کی طرف مجبور کرتے ہیں۔ اسی کی طرف توریت، استثناء میں بھی اشارہ ہے کہ قوم اسرائیلی کو کہا گیا کہ جب نافرمانی کرے گا اور خدا تعالی کے قوانین اور حدود کو چھوڑ دے گا تو تیری زندگی تیری نظر میں بے ٹھکانہ ہو جائے گی اور خدا تجھ کو ایک دھڑکا اور جی کی غمنا کی دے گا اور تیرے پاؤں کے تلوے کو قرار نہ ہوگا اور تو جا بجا بھٹکتا پھرے گا۔ چنانچہ بارہا ڈرانے والی تمثلات نبی اسرائیل کی نظر کے سامنے پیدا ہوئے اور خوابوں میں دکھائی دیئے جن کے ڈر سے وہ اپنے جینے سے ناامید ہو گئے۔ اور مجنونانہ طور پر شہر بشہر بھاگتے پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے۔غرض یہ ہمیشہ سے سنت اللہ ہے کہ شدت خوف کے وقت کچھ کچھ ڈرانے والی چیزیں نظر آجایا کرتی ہیں اور جیسے جیسے بے آرامی اور خوف بڑھتا جاتا ہے وہ تمثلات شدت اور خوف کے ساتھ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔اب یقیناً سمجھو کہ آتھم کو انذاری پیش گوئی سننے کے بعد یہی حالت پیش آئی۔

(ضیاء الحق مصنفہ قادیانی۔ص ۱۲۔۱۳۔قادیانی خزائن ج۹ص ۲۶۰،۲۶۱)

یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح یونسؑ کی قوم کو ملائک عذاب کے تمثلات میں دکھائی دیتے تھے، اسی طرح ان کو بھی سانپ وغیرہ تمثیلات دکھائی دیتے۔مگر ساتھ ہی ضروری طور پر اس بات کو ماننا پڑتا ہے کہ جس شخص کا خوف ایک مذہبی پیش گوئی سے اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کو سانپ وغیرہ ہولناک چیزیں نظر آویں یہاں تک کہ وہ ہراساں اور ترساں اور پریشان اور بے تاب اور دیوانہ سا ہو کر شہر بشہر بھاگتا پھرے اور سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جابجا بھٹکتا پھرے،ایسا شخص بلاشبہ یقینی یا ظنی طور پر اس مذہب کا مصدق ہو گیا ہے جس کی تائید میں وہ پیش گوئی کی گئی تھی۔اور یہی معنی رجوع الی الحق کے ہیں۔اور یہی وہ حالت ہے جس کو بالضرور رجوع کے مراتب میں سے کسی مرتبہ پر محمول کرنا چاہیے اور میں جانتا ہوں کہ آتھم صاحب کا اس پیش گوئی سے جو دین اسلام کی سچائی کے لئے کی گئی تھی جس کے ساتھ رجوع بحق کی شرط بھی تھی اس قدر ڈرنا کہ سانپ نظر آنا اور نیزوں اور تلواروں والے دکھائی دینا،یہ ایسے واقعات ہیں جو ہر ایک دانش مند جو،ان کو نظر یکجائی سے دیکھے گا،وہ بلاتامل اس نتیجہ تک پہنچ جائے گا کہ بلاشبہ یہ سب باتیں پیش گوئی کے پرزور نظارے ہیں۔اور جب تک کسی کے دل پر ایسا خوف مستولی نہ ہو جو کمال درجہ تک پہنچ جائے تب تک ایسے نظاروں کی ہرگز نوبت نہیں آتی۔جو شخص مکذب اسلام ہو اور حضرت عیسیٰؑ کے دور تک ہی الہام پر مہر لگا چکا ہو کیا وہ اسلامی پیش گوئی سے اس قدر ڈر سکتا ہے بجز اس صورت کے کہ اپنے مذہب کی نسبت شک میں پڑ گیا ہو اور عظمت اسلامی کی طرف جھک گیا ہو۔

(ضیاء الحق۔ص ۱۶۔۱۷ ؛ خزائن ج۹ص ۲۶۴۔۲۶۵)

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح لفظوں میں بتلا رہی ہے کہ آتھم نے رجوع کیا جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے اور اس کے رجوع بحق ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل پر خوف غالب ہوا جس کی وجہ سے وہ بھاگا پھرا۔پس اس کا نتیجہ صریح یہ ہونا چاہیے تھا کہ آتھم ہاویہ سے بچا رہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ بیچارہ باوجود ایسے رجوع کے ہاویہ سے محفوظ بھی نہ رہا۔ گویا اجتماع ضدین کا استحالہ اس کے حق میں احاطہ امکان میں آ گیا۔ اس دعوی کی دلیل کہ آتھم کو مرزا جی نے باوجود رجوع بحق کرنے کے بھی (اپنے مصنوعی) ہاویہ میں گرانا چاہا بلکہ گرا ہی دیا، مرزا کی عبارت ذیل ہے۔ غور سے سنو:

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ ان کے دامن گیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا۔ یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اس کے کمال کیلئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں ۔ بے شک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا۔ (انوار الاسلام مصنفہ قادیانی ص ۵۔۶۔ قادیانی خزائن ج ۹)

اور مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

پس اے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری نکلی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی ۔ ہاں اگر مسٹر عبداللہ آتھم اپنے پر جزع فزع کا اثر نہ ہونے دیتا اور اپنے افعال سے اپنی استقامت دکھاتا اور اپنے مرکز سے جگہ جگہ بھٹکتا نہ پھرتا اور اپنے دل پر وہم اور خوف اور پریشانی غالب نہ کرتا بلکہ اپنی معمولی خوشی اور استقلال میں ان تمام دنوں کو گذارتا، تو بے شک کہہ سکتے تھے کہ وہ ہاویہ میں گرنے سے دور رہا۔ مگر اب تو اس کی یہ مثال ہوئی کہ قیامت دیدہ ام پیش از قیامت ۔ اس پر وہ غم کے پہاڑ پڑے جو اس نے اپنی تمام زندگی میں ان کی نظیر نہیں دیکھی تھی ۔ پس کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ان تمام دنوں میں درحقیقت ہاویہ میں رہا۔ اگر تم ایک طرف ہماری پیش گوئی کے الہامی الفاظ پڑھو اور ایک طرف اس کے مصائب کو جانچو جو اس پر وارد ہوئے تو تمہیں کچھ بھی اس بات میں شک نہیں رہے گا کہ وہ بے شک ہاویہ میں گرا، ضرور گرا، اور اس کے دل پر وہ رنج اور غم اور بدحواسی وارد ہوئی جس کو ہم آگ کے عذاب سے کچھ کم نہیں کہہ سکتے ۔

ہاں اعلیٰ نتیجہ ہاویہ کا جو ہم نے سمجھا اور ہماری تشریحی عبارت میں درج ہے یعنی موت، وہ ابھی تک حقیقی طور پر وارد نہیں ہوا، کیونکہ اس نے عظمت اسلام کی ہیبت کو اپنے دل میں دھنسا کر الٰہی قانون کے موافق الہامی شرط سے فائدہ اٹھا لیا۔ مگر موت کے قریب قریب اس کی حالت پہونچ گئی اور وہ درد اور دکھ کے ہاویہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور گرا، اور ہاویہ میں گرنے کا لفظ اس پر صادق آ گیا۔

پس یقیناً سمجھو کہ اسلام کو فتح حاصل ہوئی اور خدا تعالی کا ہاتھ بالا ہوا، اور کلمہ اسلام اونچا ہوا اور عیسائیت نیچے گری۔ فالحمد للّٰہ علی ذلك۔ (انوار الاسلام۔ ص۷؛ قادیانی خزائن۔ ج۹ ص۷۔۸)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح طور پر اپنا مدعا بتلا رہی ہے ایسی کہ کسی شرح یا حاشیہ کی حاجت نہیں۔ بعبارت النص ظاہر ہوتا ہے کہ آتھم، ہاویہ میں گرا۔ کیوں گرا؟ حسب مضمون پیش گوئی رجوع بحق نہ کیا ہوگا، حالانکہ رجوع بحق کر چکا تھا جو منقولہ عبارت سے ظاہر ہے۔ ہم مرزا جی کے اہل علم اصحاب کو علمی طرز پر یہ تقریر سناتے ہیں تا کہ ان کو معقولی اصطلاح میں اس تہافت کا سمجھنا آسان ہو۔ مرزا جی کی عبارت کا مطلب علی طریق القیاس الاستثنائی یوں ہے:

ان رجع عبد اللّٰہ الی الحق ھو ناج من الھاویة لکنّه رجعه فلیس بناج

مرزا جی کے دوستو! آج تک تو تمام اہل عقول کا اجماع تھا کہ

وضع المقدم یستلزم وضع التالی و رفع التالی یستلزم رفع المقدم

آج کیا یہ نئی منطق ہے کہ

و ضع المقدم یستلزم رفع التالی فاین التلازم

کیا منطقی اصطلاحات میں بھی تجدید تو نہیں کی؟

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو موضع مد ضلع امرتسر میں راقم کا مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے مولوی سرور شاہ مباحث تھے۔ ان سے بھی اس تناقض کا میں نے ذکر کیا مجھے تو کچھ خیال تھا کہ شاہ صاحب اس کا کچھ عالمانہ جواب دیں گے مگر افسوس کہ جو کچھ انہوں نے جواب دیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے حق میں وہی مثل صادق ہے:

جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے اک دم میں سارا بھلا دیا

آپ کی تحریر میرے پاس موجود ہے۔ چنانچہ وہ حرف بحرف یہ ہے کہ:

یاد رہے کہ رجوع ثابت اور رجوع کے ایام میں ہاویہ میں نہیں پڑا۔ ہاں عدم رجوع کے ایام اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرہ ماہ کی میعاد کے اندر وہ ہاویہ میں گر گیا۔ غرض پہلے ۱۵ ماہ رجوع کے ہیں دوسرے پندرہ ماہ عدم رجوع کے، واقع میں کوئی تناقض نہیں۔ اپنی سمجھ کا تناقض ہے۔

مرزا قادیانی کے کلام منقولہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ ڈپٹی آتھم کے ایک ہی فعل یعنی نقل مکانی کو وہ رجوع اور ہاویہ دونام رکھتے ہیں جو پندرہ مہینوں میں وہ کرتا رہا۔ پھر اس کیلئے شاہ جی کا یہ توجیہ کرنا کہ پندرہ ماہ کا پہلا حصہ رجوع کا اور دوسرا عدم رجوع کا، حقیقت میں حرکت مذبوحی اور تاویل الکلام بما لا یرضی قائله کے سوا کچھ بھی نہیں۔

اگر کسی صاحب کو یہ شبہ ہو کہ خدا جانے مرزا جی کی عبارت ثانیہ کا کیا مطلب ہے، یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوجود رجوع بحق کرنے کے، آتھم پھر بھی ہاویہ میں گرایا جاتا۔ یہ تو صاف تناقض صریح اور نہایت قبیح ہے جو ادنی عقل والے سے بھی بعید ہے۔ مرزا جی تو ماشاءاللہ بڑے مصنف ہیں۔ اگر الہامی نہیں تو ان کے مصنف اور مناظر ہونے میں تو شک نہیں۔ ایسے صریح تناقض کے وہ کیوں مرتکب ہونے لگے تھے، جو احمق سے احمق بھی نہ کرے کہ جس چیز کا وجود کسی چیز کے لئے مانع ہو اس کے ہوتے بھی وہ چیز متحقق ہو سکے۔ باوجود تسلیم کر لینے کے قاعدہ العدد اما فرد او زوج کے پھر یہ کہنا کہ العدد فرد مع زوجاً لا یقول به احد الّا من سفه نفسه، تو ایسے صاحبوں کی دل جمعی کے لئے کہتے ہیں کہ ہم نے ہی یہ معنی مرزا جی کی عبارت سے نہیں سمجھے، بلکہ مرزا جی کے اخص الخواص بلکہ امام الصلوۃ، بلکہ مرزائی جماعت کے امام الثقات نے بھی یہی معنی سمجھے ہیں کیونکہ وہ خود ڈپٹی عبداللہ آتھم کو ہاویہ تک چھوڑنے گیا تھا۔ (معلوم نہیں بوجہ معذوری کے خود واپس ہوا، یا نہیں) غور سے سنو:

(آتھم) پندرہ ماہ کے اندر اسلام کے خلاف ایک لفظ نہ بولا اور سراسیمگی اور وحشت کی حالت میں شہر بشہر مارا پھرا کہ کسی طرح ملک الموت کے پنجہ سے نجات پاوے۔ اس عرصہ میں اسے کئی دفعہ خونی فرشتے بھی نظر آئے اس کی قوت واہمہ نے اس پر ایسا اثر کیا کہ کہیں اس کی نظر میں بشکل اصل مجسم سانپ نمودار ہونے لگے کہیں خونی فرشتے حملہ کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ غرضیکہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں سخت سے سخت ہاویہ کے عذاب میں گرا رہا۔ (سیرت مسیح موعود۔ از مولوی عبدالکریم سیالکوٹی۔ حاشیہ ص ۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تو شبہ بالکل رفع ہو گیا کہ مرزا جی اپنی پیش گوئی کی تصدیق کیلئے کہاں تک کوشش کرتے ہیں، ایسے کہ اجتماع ضدین کی بھی انہیں پرواہ نہیں رہتی۔ طرفہ تر یہ کہ اجتماع ضدین ہی پر قناعت نہیں بلکہ ایک ہی شئے کو دو متضاد چیزیں بتلایا جاتا ہے۔ وہی آتھم کا ایک فعل ہے یعنی (بقول مرزا قادیانی) پیش گوئی کے خوف سے اضطراب کرنا اسی کو رجوع بحق کہا جاتا ہے اور اسی کا نام ہاویہ رکھا جاتا ہے پھر اسی کمال علمی پر سلطان القلم کا لقب اور مہدی زمان اور مسیح دوراں کا ادعاء

بت کریں آرزو خدائی کی　　　　شان ہے تیری کبریائی کی

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: مرزائیو! اور مرزا جی کے اخص الخواص مقربو! علم کے مدعیو! علماء کرام کو جاہل اور کندہ ناتراش کہنے والو! انصاف سے خدا کے لئے مثنٰی وفرادیٰ ہو کر سوچو کہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً کے صدق میں کچھ شک ہے یا مرزا جی کے کمال علم و دیانت میں کوئی شبہ باقی ہے۔ تعجب ہے کہ حکیم نور الدین صاحب نے بھی (آئینہ حق نما میں) ہماری درج بالا گذارشات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ایک اور طرز سے بھی اس پیش گوئی کی تکذیب ہوتی ہے کہ قاعدہ کلیہ جس کو مرزا جی نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۷۸ پر بڑے زور شور سے بیان کیا ہے اور حضرت مسیح کے دوبارہ نہ آنے کو اسی قاعدہ پر مرتب سمجھا ہے جس کا بیان اہل علم کی اصطلاح میں یوں کیا جاتا ہے کہ الشّیء اذا ثبت ثبت بلوازمہ یعنی جب کوئی چیز وجود پذیر ہوتی ہے تو اس کے لوازم اس کے ساتھ ہوتے ہیں جس کو مرزا جی کے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں، کہ ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔ (صفحہ مذکور)۔ پس بعد تسلیم اس قاعدہ کلیہ کے ہم اس پیش گوئی کے لوازم کی پڑتال کرتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا جی نے بھی اس پیش گوئی کے لوازم بتلائے تھے۔ یعنی:

جو سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشین گوئی ظہور میں آئے گی بعضے اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔　　　　(جنگ مقدس۔ص۲۱۰؛ قادیانی خزائن ج۶ص۲۹۲)

پس ہم لازم اول ہی کو دیکھتے ہیں کہ کہاں تک اس کا ظہور ہوا۔ کچھ شک نہیں کہ سچوں کی عزت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی اپنی اور اپنی جماعت کی عزت تھی۔ سو اس پیش گوئی کے موقع پر جیسی کچھ ظہور میں آئی خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ ہر ایک قوم کی طرف سے، ایک نہیں کئی کئی اشتہارات اخبارات رسالہ جات نکلے جن میں مرزا جی کی عزت اور آؤ بھگت کے کلمات طیبات بھرے ہوئے تھے۔ سب کو نقل کرنا تو قریب محال ہے ان میں سے چند ایک بطور مشتے نمونہ از خروارے نقل کر کے باقی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اہالی امرتسر کی طرف سے جو اشتہارات نکلے تھے ان میں سے ایک یہ ہے:

مرزا قادیانی اور آتھم کی لڑائی میں اسلام کی صداقت

انّا نحن نزّ لنا الذ کر و انّا له لحا فظون ۔ آج ہم اس آیت کی تصدیق پاتے ہیں کہ خدا کیسے اپنے دین اسلام کی تصدیق کرتا ہے جو لوگ اس دین کی آڑ میں ہو کر اس دین کو بگاڑنا چاہتے ہیں ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ تمام مخلوق کی نظروں میں ذلیل اور رسوا ہوا۔ کہ آتھم امرتسری باوجود پیرانہ سالی کے ۱۵ مہینے کی مدت میں (جس میں کئی فصول ہیضہ بھی ہوئیں) نہیں مرے۔ نہ صرف آتھم بلکہ ایک اور صاحب بھی (جس کی موت کے بعد مرزا صاحب نے اس کی بیوی سے نکاح کرنا تھا، جس کی مدت حسب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب ۲۰۔ اگست ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی ہے) نہیں مرے۔

تھے دو گھڑی شیخ جی شیخی بگھارتے　　　وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا آج کوئی نہیں جو مرزا کا ساتھ دیوے؟ حکیم نور الدین کہاں ہیں؟ احسن امروہی صاحب کہاں ہیں؟ ریاض ہند کے نوجوان اڈیٹر جو مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے، کہاں ہیں؟ وہ سیالکوٹ کے معذور لیکچرار کہاں ہیں؟ خواجہ صاحب لاہوری کہاں ہیں؟ سچ ہے اور بالکل سچ ہے ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذ نا منه با لیمین ...... الخ

☆ اہالی لدھیانہ نے جو اشتہار دیئے ان میں سے ایک دو یہ ہیں:

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی　　　ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خودرا　　　عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے او خود غرض خود کام مرزا ارے منحوس نا فرجام مرزا

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو رسول حق باستحکام مرزا

مسیح و مہدی موعود بن کر بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا

ہوا بحث نصاری میں بآخر مسیحائی کا یہ انجام مرزا

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا

تری تکذیب کی شمس و قمر نے ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا

کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی جو تھا شیطان کا الہام مرزا

اگر ہے کچھ بھی غیرت ڈوب مرتو بظاہر اس میں ہے آرام مرزا

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا ترا اعزاز اور اکرام مرزا

کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ در گور دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا

ولیکن تو نہ آیا باز پھر بھی یہ اس شوخی کا ہے انعام مرزا

نہ کہتا کچھ اگر منہ پھاڑ کر تو ندامت کا نہ پیتا جام مرزا

گلے میں اب ترے رسہ پڑے گا سیہ رو ہو گا پیش عام مرزا

سزا بھی کم سے کم اتنی تو ہوگی کہ ہو جاوے تجھے سرسام مرزا

ہے سولی اور پھانسی کار سرکار رعایا کا نہیں یہ کام مرزا

تو ہے اک انبیاء بعل میں سے سلف کو دے رہا دشنام مرزا

زمین و آسمان قائم ہیں اب تک ترے وہ ٹل گئے اعلام مرزا

براہین سے ٹھگے تو نے مسلماں کبھی ایسے بھی تھے ایام مرزا

بحمد اللہ کہ چھپ کر فتح و توضیح کھلے تیرے چھپے اصنام مرزا

در توبہ ہے وا ہو جا مسلمان یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

عیسائیوں کی طرف سے جو اشتہارات نکلے ان میں ایک یہ تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے — سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا اب نبوت کا — پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے
ارے سن لو رسول قادیانی — لعین و بے حیا شیطان ثانی
نہ باز آیا تو کچھ بکنے سے اب بھی — بڑھاپے میں ہے یہ جوش جوانی
نچاوے ریچھ کو جیسے قلندر — یہ کہہ کہہ کر تیری مرجاوے نانی
نچاویں گے تجھے بھی ناچ ایسا — یہی ہے اب مصمم دل میں ٹھانی

نیز :

پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آ کر دیکھ لو آنکھوں سے خود
بات یہ کب چھپ سکے ہے اب چھپائے آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلانا صریح
کون مانے ہے بھلا یہ کج ادائی آپ کی
جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
حق ہے صادق اور صادق حق کا سب الہام ہے
ہوگئی شیطان سے ثابت آشنائی آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا ثابت ہے سب اقوال بد سے آپ کے
کر رہا ہے بے شک شیطاں رہنمائی آپ کی
ہے کہاں اب وہ خدا جس کا تمہیں الہام تھا
کس لئے کرتا نہیں مشکل کشائی آپ کی
اپنے پنجہ سے نہیں شیطان تمہیں دیتا نجات
اس کو کب منظور ہے اک دم جدائی آپ کی
تم ہو اس کے اور اب وہ ہے تمہارا یار غار
رات دن کرتا وہی ہے پیشوائی آپ کی
ہم نہ کہتے تھے کہ شیطاں کا کہا مانو نہ یار
کس بلا میں اس نے دیکھو جاں پھنسائی آپ کی
ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار اور دھتکار ہے
دیکھو کیسی ناک میں اب جان آئی آپ کی
خوب ہے جبریل اور الہام والا وہ خدا
آبرو سب خاک میں کیسی ملائی آپ کی
اب بتاؤ ہیں کہاں وہ آپ کے پیر و مرید
جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپ کی
کرتے ہیں تعظیم جھک جھک کر تو حاصل اس سے کیا
ڈوم کنجر دہریئے کنجڑے قصائی آپ کی
آپ نے خلقت کے ٹھگنے کا نکالا ہے یہ ڈھنگ
جانتے ہیں ہم یہ ساری پارسائی آپ کی
کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دوگے جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی

ٹھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

کر کے منہ کالا گدھے پر کیوں نہیں ہوتے سوار

فیصلے کی شرط ہے مانی منائی آپ کی

داڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے

کر ہی ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی

آپ کے دعووں کو باطل کر دیا حق نے تمام

اب بھی تائب ہو اسی میں ہے بھلائی آپ کی

اب بھی فرصت ہے اگر کچھ عاقبت کی فکر ہے

ہاتھ کب آئے گی یہ مہلت گنوائی آپ کی

سخت گمراہ ہو، نہیں سمجھے مسیح کی شان کو

راہ حق اور زندگی سے ہے لڑائی آپ کی

خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سرخرو

ہوگئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپ کی

ان اشتہاروں کی بھی چنداں حاجت نہیں۔ مرزا جی خود ہی مانتے ہیں کہ پیش گوئی کے خاتمہ پر تمام مخالفوں نے خوشی منائی اور مرزا جی کی تذلیل میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

پادریوں نے خدا کا خوف نہ کیا اور امرت سر کے بازاروں میں اس کو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہے اور پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے ان کے ساتھ ہوگئے اور لعن طعن اور تکذیب اور تبرا بازی میں ان کے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی۔ پھر کیا تھا، عیسائیوں کو اور بھی موقع ہاتھ لگا۔ پس انہوں نے پشاور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔ (سراج منیر مصنفہ قادیانی۔ ص ۵۲؛ قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۵۴)

پس مرزائیو! یؤخذ المرء باقراره (آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے) پر غور کرو اور ان دنوں کی عزت وذلت کو سوچو کہ کس کے نصیب نہ تھی؟ بلکہ اب بھی اگر تم سے کوئی شخص آتھم والی پیش گوئی کا ذکر کرے تو تمہارے دل پر کیا کچھ ذلت اور ندامت کے خطرات گذرتے ہیں۔ سچ بتلانا خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتلانا کہ جس طرح عیسائی تثلیث پر گفتگو کرنے سے جی کتراتے ہیں تم اس پیش گوئی کو ٹلاتے ہو یا نہیں؟ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ تم بالکل ہی چپ چاپ ہو جاتے ہو، حاشا وکلا! تم ایسے کہاں خاموش رہنے والے ہو۔ ظاہر میں تو بہت کچھ کہتے ہو بلکہ اپنے پیر کی پوری وکالت کرتے ہو مگر ہمارا یہ سوال ظاہری مناظرہ سے نہیں بلکہ اندرونی کیفیت سے ہے جس کو تم اور علیم بذات الصّدور کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ فافہم۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ حکیم نورالدین صاحب سے اس ہماری اس معقول تقریر کا جواب اور کچھ تو نہ بن سکا، ہاں یہ فرمایا اور کیا خوب فرمایا:

اے سلیم الفطرت دانش مند! ذرا غور کرو کہ اگر محض ناعاقبت اندیش اور سلامتی کے دشمن خبیث الفطرت معاندین کی گالیاں کسی ماموروں مرسل کی تکذیب کا موجب ہو سکتی ہیں تو انصاف سے کہو کیا پھر دنیا میں کوئی راست باز ہو سکتا ہے۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۸۸)

حکیم صاحب! آپ تو مولوی کے علاوہ حکیم اور مشہور طبیب بھی ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کوئی صحیح الدماغ نہ کہہ سکے۔ بے شک کافروں اور حق کے مخالفوں سے حضرات انبیاء اور اولیاء سخت سے سخت بدکلامیاں، گالیاں اور بدزبانیاں سنتے رہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ انہوں نے کب کہا تھا کہ فلاں کام ہونے سے ہماری عزت ہوگی، پھر اسی کام پر ان کی بے عزتی ہوئی۔ حکیم صاحب قضیہ مخصوصہ اور ہے اور کلیہ اور ہے۔ ہماری مراد تو اس خاص وقت سے ہے جو بقول مرزا قادیان ان کی عزت کا وقت تھا۔ عزت کے وقت میں ذلت ہونے سے تکذیب نہیں تو پھر کیا ہے؟ سنئے قرآن نے اس کے مشابہ ایک پیش گوئی یوں فرمائی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٓمٓ ۔ غلبت الروم۔ فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔ فی بضع سنین۔ للّٰہ الامر من قبل ومن بعد ۔ یومئذ یّفرح المؤمنون۔ بنصر اللّٰہ ۔ ینصر من یشاء ۔ و ھو العزیز الرحیم (جس روز رومی ایرانیوں پر غالب آویں گے اس روز مسلمان بھی اللہ کی مدد سے خوش ہونگے)

کیا اس روز مسلمان بوجہ فتح خوش نہیں ہوئے تھے؟ اگر خوش نہ ہوتے بلکہ کسی وجہ سے مسلمانوں کو ناخوشی حاصل ہوتی تو یہ پیش گوئی صحیح ہوسکتی؟ ہرگز نہیں۔

حکیم صاحب! آپ تو طبیب ہیں۔ یوں تو کئی ایک مریض آپ کے زیر علاج مرے ہوں گے، تاہم آپ پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن آپ کسی بیمار کی نسبت یہ کہہ دیں کہ یہ ضرور اچھا ہوگا اس روز میری عزت دوبالا ہوجائے گی۔ اتفاق سے وہ مرجائے اور اہل میت بجائے عزت کے آپ کی گت بنا دیں، کارٹون نکالیں، یہ کریں وہ کریں، تو بتائیے اس واقعہ پر بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ طبیبوں کے زیر علاج سینکڑوں ہزاروں مریض مرتے ہیں۔ اگر اس واقعہ سے مجھ پر اعتراض ہے تو مجھ سے پہلے کوئی طبیب بھی قابل اور لائق ثابت نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ یہ عذر کریں تو شہر کے پرائمری مدارس کے لونڈے بھی آپ پر ہنسیں گے اور کہیں گے کہ حکیم صاحب کو معلوم نہیں کہ کسی واقعہ پر اپنی عزت کی پیشگوئی کرنی اور بات ہے اور عام طور پر مخالفوں سے تکلیف اور ذلت اٹھانی اور بات ہے۔ غالباً ہر عاقل بالغ ان ہر دو مضمونوں میں تمیز کرسکتا ہے الّا من سفہ نفسہ ۔

ایک اور طرز سے بھی اس پیش گوئی کی تکذیب ہوتی ہے۔ مرزا جی اپنے الہام یا وحی یا نبوت اور رسالت کو انبیاء کے منہاج اور طرز پر بتلایا کرتے ہیں۔ دیکھو رسالہ ضرورۃ الامام مصنفہ مرزا قادیانی۔

مرزا جی کے ایک خاص حواری پیر جی سراج الحق کا خط جو میاں علی محمد خیاط موضع سوہل ضلع گورداسپور کے نام پہنچا ہے اس دعوی کی کہ مرزا جی کو دعوی نبوت ہے توضیح کرتا ہے۔

قرآن اور توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیاء دنیا میں موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں جن پر نازل ہوئیں وہ سب الہام کے مدعی تھے یعنی یہ کتابیں الہامی ہیں اور الہام الہی ہے۔ الہام اور وحی ایک ہی بات ہے ہمیں سلف اور خلف سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہمارا امام منہاج نبوت پر ہے نہ سلف خلف کے منہاج پر۔ پس جس طرح انبیاء ورسل پر وحی نازل ہوئی ہے اسی طور سے اس امام پر وحی نازل ہوتی ہے جس کو امام صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطریق اصطلاح مروجہ الہام فرماتے۔ والسلام خاکسار۔ سراج الحق از قادیان۔

مرزاجی کے ایک حاشیہ نشین نے حافظ محمد یوسف امرت سری کو ایک خط میں لکھا ہے:

کہ جن دلائل سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مانا ہے انہی دلائل سے ہم مرزا جی کا مسیح موعود ہونا ثابت کرتے ہیں۔

ایسے حاشیہ نشینوں کی اغراض اور مبلغ علم سے ہم آگاہ ہیں اس لئے ایسے لوگوں سے تخاطب کرنا تو محض تضیع اوقات ہے لیکن ان صاحب کو اس طرز تقریر پر توجہ دلاتے ہیں کہ حافظ صاحب نے بلکہ ہم سب نے جن دلائل سے آنحضرت ﷺ کو رسول اللہ مانا ہے ان میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ کی تمام پیش گوئیاں اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ پس اس مختصر تقریر کو ذہن نشین کرو اور اس جیسی لاؤ۔

مرزاجی رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ پر اس خاکسار کو مخاطب کر کے خاص نوٹس دیتے ہیں کہ منہاج نبوت کو ملحوظ رکھ کر میری پیش گوئیوں کی پڑتال کرو اس لئے میں بھی مرزا کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ دیکھ لیں کہ منہاج نبوت یہی ہے یا اور۔

پس ضرور ہے کہ مرزاجی کی پیش گوئیاں بھی انبیاء کی پیش گوئیوں کی طرز پر ہوں۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ جو پیش گوئی انبیاء نے کی ہے، خاص کر وہ پیش گوئی جو بطور مقابلہ کے ہوگی، اس کا ظہور ایسے طریق سے ہوا ہے کہ کسی موافق یا مخالف کو اس کے وقوع میں کبھی تردد نہیں رہا۔ گو بعض جہال نے عناد سے انکو ساحر، مجنون، رمال، جفری وغیرہ کہا ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کی پیش گوئیاں، بالخصوص مقابلہ میں کی ہوئیں، تو ایسی وقوع پذیر ہوتی تھیں کہ ان کے وقوعہ میں مطلق تردد نہ رہتا تھا۔ مثلاً غلبہ روم کی خبر۔ فتح بدر کی پیش گوئی وغیرھم۔ ہمچو قسم کی کوئی ایسی پیشگوئی نہ ملے گی جسکے وقوعہ میں کوئی کافر بھی متردد رہا ہو۔ بخلاف اسکے آپ کی پیش گوئیوں کا یہ حشر ہے کہ غیر تو غیر خود اپنے مرید اور فدائی معتقد بھی دل سے منکر ہیں اور بعض تو دائمی انقطاع کر جاتے ہیں اور بعض اپنی زبان کی پیچ سے کئی دنوں بعد بصد مشکل کچھ کچھ آپ کی طرف تاکتے تاکتے لحاظ میں پھنس کر فونو گراف کی طرح آپ ہی کی بولی بولنے لگ جاتے ہیں۔ اس جگہ ہم ایک معزز اور قابل شخص کا خط پیش کرتے ہیں یعنی میاں محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ جو انہوں نے اس پیش گوئی کے خاتمہ پر بھیجا تھا جن میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یہ ہے:

مولنا مکرم سلمکم اللہ تعالی۔ السلام علیکم۔ آج ۷ ستمبر ہے اور پیش گوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی گو پیش گوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی ہے وہ یہ ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین وآسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اب کیا یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح و سالم موجود ہے اور اس کو بسزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔

اگر یہ سمجھو کہ، پیش گوئی الہام کے الفاظ بموجب پوری ہوگئی، جیسا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے، اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو۔ دوسری پیشین گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک ماہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت اس سے ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں بعض لنگرے چلنے لگیں گے بعض بہرے سننے لگیں گے۔

پس اس پیش گوئی میں ہاویہ کے معنی اگر آپ کی تشریح کے بموجب نہ لئے جائیں اور صرف ذلت اور رسوائی لی جائے تو بے شک ہماری جماعت ذلت اور رسوائی کے ہاویہ میں گر گئی اور عیسائی مذہب سچا (عیسائی مذہب اسی حالت میں سمجھا جائے اگر یہ پیش گوئی سچی سمجھی جائے۔ محمد علی خان) جو خوشی اس وقت عیسائیوں کو ہے وہ مسلمانوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں؟ کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہوگی۔اب رسوائی مسلمانوں کو ہوئی (مسلمانوں کو نہیں بلکہ مرزائیوں کو۔ثناء اللہ) میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔

دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیش گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہو۔ لڑکے کی پیش گوئی میں تفاول کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا، وہ مر گیا، تو اس وقت بھی یہی غلطی ہوئی۔ اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصل مفہوم کو نہ سمجھنے نے تو غضب ڈھایا۔

اگر یہ کہا جائے کہ احد میں فتح کی بشارت دی گئی تھی، آخر شکست ہوئی، تو اس میں ایسے زور سے اور قسموں سے معرکہ کی پیش گوئی نہ تھی اور اس میں لوگوں کو غلطی ہوگئی تھی۔اور آخر پھر جب مجتمع ہوگئے تو فتح ہوئی

کیا کوئی ایسی نظیر ہے کہ اہل حق کو بالمقابل کفار کے ایسے صریح وعدے ہو کر اور معیار حق و باطل ٹھہرا کر ایسی شکست ہوئی ہو۔مجھ کو تو اب اسلام پر شبہے پڑنے شروع ہوگئے۔لیکن الحمدللہ کہ اب تک جہاں تک غور کرتا ہوں اسلام بالمقابل دوسرے ادیان کے اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن آپ کے دعاوی کے متعلق تو بہت ہی شبہ ہو گیا۔پس نہایت بھرے دل سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اگر فی الواقع سچے ہیں تو خدا کرے کہ میں آپ سے علیحدہ نہ ہوں۔اور اس زخم کے لئے کوئی مرہم عنایت فرماویں کہ جس سے تشفی کلی ہو۔باقی جیسا لوگوں نے پہلے ہی مشہور کیا تھا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو آپ یہی کہیں گے کہ ہاویہ سے مراد موت نہ تھی، الہام کے مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی۔براہ مہربانی بدلائل تحریر فرماویں ورنہ آپ نے مجھ کو ہلاک کر دیا ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں ۔برائے استفادہ نہایت دلی رنج سے یہ تحریر کر رہا ہوں۔راقم محمد علی خان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ جو کچھ اس خط سے گھبراہٹ اور بے چینی ثابت ہوتی ہے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں، علاوہ اس کے اس موقع پر ہمیں زیادہ گفتگو کی ضرورت بھی نہیں۔مرزا جی خود ہی اپنے اشتہار انعامی تین ہزار کے صفحہ ۳ پر اپنے مخلصوں کو، جو پیش گوئی کے صدق اور آتھم کے رجوع سے منکرانہ سوال کرتے تھے، تسلی دیتے ہیں اور انجام آتھم کے صفحہ ۱۲ پر بعض کا پھر جانا مانتے ہیں۔یعنی تسلیم کرتے ہیں کہ اس پیش گوئی کی وجہ سے بعض مرید برگشتہ ہوگئے۔چونکہ آپ کو بھی اعتراف ہے لہذا ہمیں فہرست بتلانے کی چنداں حاجت نہیں۔ہماری غرض اس سے بھی، جتنا آپ نے اقرار کیا ہے، پوری ہوسکتی ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرز میں ہم اتنے ہی پہلو پر ہیں کہ پیش گوئی کا وقوعہ ایسے طرز اور طریق سے نہیں ہوا کہ مخالف موافق سب کو اس کے وقوعہ کا یقین ہوتا۔ گو بعد اس یقین کے مخالف اپنی مخالفانہ طرز سے اور موافق اپنے مخلصانہ طریق سے اس کے وقوعہ کی تعبیر کرتے مگر یہاں تو غضب ہے کہ پیش گوئی کے وقوعہ کا یقین ہی نہیں۔ مخالفوں کو تو کیا ہوتا، مخلصوں کو بھی یہاں تک تردد تھا، بلکہ گمان غالب ہے کہ اب بھی ہوگا کہ اس پر قسم نہیں کھا سکتے ہوں گے۔ مگر چونکہ ہم نے مرزا جی کی طرح ایک سال بھر کی پیش گوئی کر کے ان کے پیچھے دم نہیں لگائی، اس لئے ہم ان سے حلف لینا نہیں چاہتے۔ وہ اس امر کو دل ہی میں غور کریں۔ ہمارا مطلب تو مرزا جی کے اعتراف مذکور ہی سے حاصل ہے کہ یہ پیش گوئی مثل حضرات انبیاء کی پیش گوئیوں کے وقوع پذیر نہیں ہوئی کہ کسی مخالف، ناموافق کو اس کے وقوعہ میں شک نہ رہتا۔ گو مخالف نہ مانتے مگر اس کے وقوعہ کے قائل ہوتے۔ مثلاً آتھم علی الاعلان مسلمان ہو جاتا یا پندرہ ماہ کے اندر مر جاتا۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ ہماری اس تقریر پر کہ سچی پیش گوئی وہ ہوتی ہے جس کے وقوعہ میں کسی دوست دشمن کو بھی شبہ نہ رہے، خود مرزا جی، سراج منیر میں دستخط کر چکے ہیں جہاں لکھتے ہیں:

پیش گوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے کی محتاج نہیں.. پھر اگر پیش گوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (سراج منیر۔ ص ۱۵)

اس پیش گوئی نے جیسا کچھ دلوں کو مرزا جی کی طرف کھینچا ہے عیاں را چہ بیان۔ ایسا کہ لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔ کئی قسم کی مغالطہ آمیز تحریروں سے بمشکل بعض مریدوں کو مجالس کے اندر یہ کہنے کی جرأت ہوتی تھی کہ آتھم نے رجوع کیا ہے اس لئے بچ گیا۔ اگر رجوع نہیں کیا تو قسم کیوں نہیں کھاتا؟ حالانکہ وہ خود ہی دل میں جانتے تھے کہ آتھم پر قسم کی کوئی صورت نہیں۔ دوم وہ قسم نہ کھانے کی وجہ شرعی بتلاتا ہے کہ انجیل متی باب ۵ میں قسم سے منع آیا ہے۔

Do not swear at all: either by heaven, for it is God's throne; or by the earth, for it is his footstool; or by Jerusalem, for it is the city of the Great King. And do not swear by your head, for you cannot make even one hair white or black. Simply let your ' yes' be 'yes'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

and your ' no' , 'No; anything beyond this comes from the evil one. (Matthew: 34-38)

مگر ہمارے نزدیک اصل بات یہ ہے کہ مرزاجی کی ایک سالہ پیش گوئی کی بیخ سے جو قسم کھانے پر اس کے پیچھے لعنت کے طوق کی طرح ڈال کر لوگوں کی توجہ کامل ایک سال تک پھیرنی چاہتے تھے وہ اس سے بھاگتا تھا۔ وہ بھی آخر ڈپٹی رہ چکا تھا، اس نے اس قسم کے کئی ایک مقدمات طے کئے ہوں گے۔ وہ جانتا تھا کہ مرزاجی کی غرض یہ ہے کہ جو رستہ میں نے جھوٹے کے لئے تجویز کیا تھا وہ ایک سال تک ملتوی رہے۔ اور اگر مرزاجی صرف قسم کی بابت اسے کہتے تو شائد انجیل متی باب ۵ کی کوئی تاویل سوچ کر وہ قسم کھا جاتا۔ رہا یہ کہ مرزاجی کو قسم دینے کا کیا حق تھا؟ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

اس طرز کے جواب میں تو حکیم صاحب ایسے الجھے ہیں کہ ان کو خبر نہیں میں کیا کہہ رہا ہوں۔ نہایت افسوس ہی نہیں حیرت کا مقام ہے کہ ایک ایسا عالی خیال عالم جس پر مرزا قادیانی اور مرزائی جماعت فخر کرے جو ساری قوم میں عالمانہ حیثیت سے خاص امتیاز رکھتا ہو، وہ بھی ایسی بہکی بہکی باتیں کرے یا سنے تو مقام حیرت نہیں تو کیا ہوگا؟

حکیم نورالدین صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

کوئی اس بھلے مانس (ثناءاللہ) سے پوچھے کہ اگر وہ (مخالفین انبیاء) اس (پیش گوئی) کو خدا کی طرف سے سمجھتے اور اپنے سامنے بعینہ پورا ہوتے دیکھتے تو انکار اور تردد کیوں رہا؟ کیوں انہوں نے راستی سے اسلام قبول نہ کر لیا۔ (آئینہ حق نما۔ص ۹۹)۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ کوئی صاحب ہمارے کلام میں یہ دکھا دیں کہ ہم نے یہ کہاں کہا ہے کہ مخالفین، انبیاء حضرات کی پیش گوئیوں کو خدا کی طرف سے سمجھتے تھے یا انبیاء کو سچے الہامی مانتے تھے۔ ہم نے جو کہا وہ ناظرین کے سامنے ہے جس کو ہم مکرر نقل کرتے ہیں:

جو پیشگوئی حضرات انبیاء نے کی، خاص کر وہ پیش گوئی جو بطور مقابلہ کے ہوگی، اس کا ظہور ایسے طریق سے ہوا ہے کہ کسی مخالف یا موافق کو اسکے وقوع میں کبھی تردد نہیں رہا۔

گذشتہ اوراق پر ہماری ساری عبارت دیکھی جائے اور غور کیا جائے کہ ہمارا مدعا کیا ہے تو آسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ بات ذہن نشین ہو سکے گی کہ حکیم صاحب جو کہتے ہیں خود ان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا ہوگا۔ ہمارا مدعا اس پیش گوئی کے وقوعہ سے ہے یعنی اس کا وقوعہ ایسے طور سے ہونا تھا کہ ہر موافق، مخالف مان جاتا۔ موافق اس کے مطابق ان کو صاحب الہام جانتے، مخالف رمال اور ساحر وغیرہ نام رکھتے، مگر وقوع میں اختلاف نہ ہوتا۔

اس سے آگے جو حکیم صاحب نے فرمایا وہ اس سے بھی مزیدار ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

بہر حال منہاج نبوت پر اگر پیش گوئیاں ایسے طور پر ہوا کرتی ہیں کہ کافر کو بھی تردد نہیں ہوا کرتا تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یونس کی قوم کیلئے جو عذاب کی پیشگوئی تھی وہ کیونکر پوری ہوئی اور حضرت یونس کو کیوں کہنا پڑا لن ارجع کذا با۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۹۹)

واقعی یہ خیال بڑا ہی مشکل ہے کہ شائد ہی کسی اہل علم سے حل ہو سکے۔ کیوں نہ آخر حکیم صاحب دو علموں (علم شرع اور علم طب) کے عالم ہیں تو پھر کیوں نہ ایسے سوال کریں؟ اے جناب! حضرت یونسؑ کی قوم سے کیا وعدہ تھا؟ اس کا ثبوت کہاں ہے؟ وہی وعدہ تھا جو عام طور پر کفار سے ہوا کرتا ہے کہ درصورت کفر پر اصرار کرنے کے عذاب میں مبتلا ہوں۔ یہی ان سے تھا مگر وہ کفر پر مصر نہ رہے، عذاب نہ آیا۔ قرآن مجید (یونس : ۹۸) غور سے سنئے!

لو لا کانت قریة آمنت فنفعها ایمانها الّا قوم یونس۔ لمّا آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا و متّعنا هم الی حین۔

کیوں نہ کوئی قوم ایسی ہوئی جو ایمان لاتی اور اس کو ایمان اس کا نفع دیتا سوا قوم یونس کے جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے وہ عذاب جو درصورت اصرار علی الکفر ان پر وارد ہونیوالا تھا، دنیا میں ان سے ہٹا رکھا اور ایک وقت مقررہ تک ان کو امن و عافیت سے بہرہ ور کیا۔

حکیم صاحب! فرمایئے اس میں کیا مذکور ہے؟ کیا وعدہ ہے؟ اور کہاں ٹلا ہے؟ اسلامی لٹریچر میں یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ سزا کفر، کفر پر ہوتی ہے جب وہ عذاب آنے سے پیشتر ہی ایمان لے آئے تو سزا کیسی؟ اے کاش! آپ بحیثیت مدعی اس عذاب اور اس کے ٹلنے کی ذرہ تفصیل بھی کیئے ہوتے تا کہ معلوم ہو سکتا کہ آپ کا مافی الضمیر کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یونسؑ کا قول لن ارجع کذابا معلوم نہیں کہاں ہے۔قرآن کے کس مقام پر ہے۔ حدیث کی کس کتاب میں ہے اوراس کا مطلب کیا ہے اور آپ کو مفید کیا؟ حکیم صاحب! کہتے ہوئے ذرہ مفید غیر مفید کو تو سمجھ لیا کریں۔

حکیم نورالدین صاحب کا اس سے آگے کا کلام اس سے بھی لطیف تر ہے۔فرماتے ہیں :

پھر حدیبیہ میں کیا ہوا۔قرآن مجید تو خود کہتا ہے یصبکم بعض الّذی یعدکم ۔یہاں **بعض** کا لفظ بتاتا ہے کہ ساری پیش گوئیاں پوری نہیں ہوتی ہیں۔بعض ملتوی یا منسوخ ہو جاتی ہیں۔

(آئینہ حق نما۔ص۹۹)۔

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب آپ تو ماشاءاللہ قرآن مجید کے مدرس ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایسی فاش غلطی کرتے ہیں۔ سنئے آیت مذکورہ کا مطلب بتانے سے پہلے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خداتعالی اگر کسی نبی کو الہامی پیش گوئی دیتا ہے، کیوں دیتا ہے؟ جواب ہوگا مخالفوں پر حجت پوری کرنے کو۔ پھر یہ کیا اتمام حجت ہے کہ جس پیش گوئی کو خدا کا نام لے کر سنایا تھا اور جس کے اظہار پر اپنے مشن کی صداقت موقوف رکھی تھی وہ خود ہی غلط یا بقول آپ کے ملتوی ہوگئی۔ کیا مخالفین اس الہامی کو حجت مان لیں گے ۔ یہ نہ کہیں گے کہ جناب اب تو آپ لاکھ الہام سنایئے ہم نہیں سنیں گے۔ جب کہ ایک دفعہ آپ کا کہا غلط ہوا اور عام نگاہ میں آپ جھوٹے ثابت ہوئے تو دوسری باتوں میں بھی آپ کا کیا اعتبار؟ یہی مضمون جناب مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے۔غور سے سنیئے :

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

(چشمہ معرفت مصنفہ قادیانی۔ص۲۲۲؛ قادیانی خزائن۔ج۲۳ص۲۳۱)۔

چونکہ حکیم صاحب نے اس آیت کو باوجود غلط فہمی کے بہت سی جگہ لکھ کر منہاج نبوت اسی کو قرار دیا ہے کہ انبیاء کی بعض باتیں سچی ہوتی ہیں اور بعض نہیں ہوتیں، اس لئے حکیم صاحب کی غلطی رفع کرنے کو ہم اس آیت کا مطلب بتاتے ہیں۔

یہ آیت دراصل اس شخص کا قول ہے جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں فرعون کی قوم میں سے مخفی طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوا تھا۔ پوری آیت یوں ہے:

ان يك كـا ذبـاً فعليه كذ به ۔ و ان يك صادقاً يصبكم بعض الّذى يعدكم ۔ انّ اللّه لا يهدى من هو مسر ف كذا ب ۔ (غا فر : ٢٨)

وہ مومن کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اگر جھوٹا ہے تو اس کا گناہ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو جن جن سزاؤں سے وہ تم کو ڈراتا ہے ان میں سے بعض تو اسی دنیا میں تم کو پہنچ جائیں گی بے شک اللہ تعالی بے ہودہ اور کذابوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

حضرات انبیاء جو عذاب کے وعدے دیا کرتے ہیں وہ دو قسم پر ہوتے ہیں۔ کچھ تو اسی دنیا کے متعلق ہوتے ہیں، کچھ آخرت کے متعلق، جیسے فرمایا:

لهـم فـى الـدّ نيـا خز ى و لهم فى ا لآ خرة عذا ب عظيم ۔ (بقره ١١٤) ۔ یعنی ان مفسدوں کے لئے دنیا میں بھی ذلت وخواری ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

اس آیت اور اس جیسی بہت آیات نے صاف طور پر بتلایا ہے کہ حضرات انبیاء کے مواعید دنیا اور آخرت دونوں ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ دنیا میں جو عذاب آتا ہے وہ مجموعہ عذاب کا بعض ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے مومن اپنی قوم فرعونیوں کو کہتا ہے کہ اگر یہ موسیؑ سچا ہوا تو تم کو دنیا ہی میں وہ عذاب جو دنیا کے متعلق ہے پہنچ جائے گا ۔ آخرت کا عذاب آخرت میں ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ واللہ میرے بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے جب میں سنتا ہوں کہ قادیانی مشن کے لوگ اس کے بھی قائل ہیں کہ خدا کے وعدے غلط ہوا کرتے ہیں، یا بقول ان کے ملتوی یا ٹل جاتے ہیں۔ پھر ایسے خدا کا کیا اعتبار کہ بندوں سے نیک کاموں پر انعام دینے کے وعدے کرتا ہے وہ پورے نہ کرے اور ایسے الہامیوں کا کیا اعتبار؟ آہ حکیم صاحب کو شاید خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس حال میں مرزا قادیانی خود مانتے ہیں کہ:

سچی خوابیں اکثر لوگوں کو آجاتی ہیں۔ اور کشف بھی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بعض فاسق اور فاجر اور تارک صلوۃ بلکہ بدکار اور حرام کار بلکہ کافر اور اللہ اور اس کے رسول سے سخت بغض رکھنے والے اور سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین کرنیوالے اور سچ مچ اخوان الشیاطین شاذ ونادر طور پر سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں اور بعض کشفی نظارے بھی ایک سرعت برق کی طرح عمر بھر میں کبھی ان کو دکھائے جاتے ہیں...ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی ایک نیک بخت نیک چلن تو کسی امر میں کوئی پیچیدہ خواب دیکھتا ہے یا نہیں دیکھتا مگر اسی رات ایک فاسق، بدمعاش، نجاست خور کو صاف اور کھلی کھلی خواب دکھائی دیتی ہے اور وہ سچی بھی نکلتی ہے (حاشیہ از مرزا: یہ عجیب حیرت نما امر ہے کہ بعض طوائف یعنی کنجریاں بھی جو سخت ناپاک فرقہ دنیا میں ہیں سچی خوابیں دیکھا کرتی ہیں اور بعض پلید اور فاسق اور حرامخور اور کنجروں سے بدتر اور بد دین اور ملحد جو اباحتوں کے رنگ میں زندگی بسر کرتے ہیں، اپنی خوابیں بیان کیا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں کہ بھائی میری طبیعت تو کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ میری خواب کبھی خطا ہی نہیں جاتی۔ اور اس راقم (مرزا) کو اس بات کا تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں)

(تحفہ گولڑویہ مصنفہ قادیانی۔ ص ۴۷۔۴۸؛ قادیانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۷۔۱۶۸)۔

تو جس صورت میں سچے الہامیوں بلکہ نبیوں کے الہامات کا حال بھی یہی ہو کہ بعض سچے اور بعض غلط، تو پھر ان حرام کاروں اور سچے نبیوں میں معاذ اللہ فرق ہی کیا رہا؟ انا للہ۔

ناظرین! آپ حیران ہوں گے کہ قادیانی مشن کی کیسی دلیری ہے کہ حضرات انبیاء پر بھی یہ جرأت سے ایسی بات کہتے ہیں۔ میں اس کی وجہ آپ لوگوں کو بتاؤں:

ایک بڑھیا عورت کبڑی تھی۔ اس سے کسی نے پوچھا بڑی بی! کیا تو چاہتی ہے کہ تو اچھی ہو جائے یا چاہتی ہے کہ اور عورتیں بھی تیری طرح کبڑی ہو جائیں۔

اس نے بڑی قابلیت سے جواب دیا کہ میں تو یہی چاہتی ہوں کہ سب میری طرح ہو جائیں تاکہ میں بھی ان کی ویسی ہی ہنسی اڑاؤں جس طرح یہ مجھ پر ہنستی ہیں۔

یہی حال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور حکیم نورالدین صاحب کا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ رسالت اور خاندان نبوت پر بھی وہی الزام لگایا جائے جو ہم پر لگایا جاتا ہے تاکہ یہ کہہ سکیں کہ ہم بھی تو آخر اسی سلسلہ کے ایک فرد ہیں۔

حکیم صاحب! سنئے ہمارا خدا آپ کے خیالات کی یوں تردید کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا تحسبنّ اللّٰه مخلف وعده رسله۔ انّ اللّٰه عزیز ذو انتقا م (ابراھیم ۔: ۴۸)۔
خدا کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلاف ہرگز مت سمجھو۔ اللہ تعالیٰ بڑا غالب بدلہ لینے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نہی بصیغہ نون ثقیلہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وعدہ خلافی کرنے والا، خصوصاً حضرات انبیاء کے ساتھ، ہرگز خیال مت کرو۔ یہ کہہ کر جو فرمایا کہ اللہ غالب ہے، تو اس کا یہاں تعلق یہ ہے کہ وعدہ خلافی کرنا عاجزوں کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس علت کی طرف اشارہ کر کے اپنے اندر اس کی نقیض کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ میری ذات تو اس ضعف اور کمزوری سے پاک ہے۔ میں تو سب پر غالب بلکہ سب سے بدلہ لینے پر قادر ہوں، پھر میں کیوں وعدہ خلافی کروں۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کو وعدہ خلاف سمجھنا کفر ہے کیونکہ وعدہ خلافی مستلزم ہے ضعف اور کمزوری کو، جس سے خدا کی شان بلند ہے۔

حضرت شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ حکیم نورالدین صاحب کا ایک سوال ہنوز باقی ہے جس کو وہ اپنے خیال میں بہت ہی مشکل جانتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

ہم آپ کے کلیہ کو تسلیم کرلیں گے۔ اگر آپ حدیبیہ یا ارض مقدس کے وعدہ موسوی یا مسیح کی پیش گوئیوں کے متعلق اس زمانہ کے کفار کی شہادتیں پیش کرو کہ انہوں نے ان پیش گوئیوں کے وقوع کا اعتراف کر لیا تھا۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۹۹)۔

اس سوال کے تین حصے ہیں۔ واقعہ حدیبیہ، واقعہ موسیٰ، واقعہ عیسوی۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہم اسلامی کتابوں ہی سے جواب دیں گے۔ حدیبیہ کا واقعہ اسلامی ہے جس کا اصل قصہ یہ ہے:

آنحضرت ﷺ نے خواب دیکھا کہ میں کعبہ شریف کا طواف کرتا ہوں۔ ہنوز مکہ شریف فتح نہ ہوا تھا کہ آنحضور نے شوقیہ بطور خود سفر کی تیاری کر لی۔ جب بمقام حدیبیہ قریب مکہ پہنچے تو کفار مکہ نے داخل مکہ ہونے سے روکا۔ آخر کار معاہدہ ہوا کہ آئندہ سال ہم مسلمان آئیں گے۔ چنانچہ آئندہ سال گئے اور حسب مضمون خواب باطمینان خاطر طواف کیا۔ قرآن شریف کھلے الفاظ میں اس کی تصدیق کرتا ہے:

لقد صدق اللّٰه رسو له الرّ ؤیا بالحق ۔ لتد خلنّ المسجدالحرا م۔ان شاء اللّٰه آمنین محلّقین رؤسکم و مقصّرین لا تخا فون۔ فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتحاً قریبا (فتح : ۲۷) (خدا نے اپنے رسول کا خواب بالکل سچ کر دیا۔ کہ تم لوگ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے ان شاء اللہ اس حال میں کہ تم سر منڈائے اور بال ترشوائے ہوئے ہو گے، کسی کا خوف تم کو نہ ہوگا۔ اللہ کے علم میں وہ بات تھی جو تمہارے علم میں نہ تھی۔ پس اللہ نے اس سے پہلے ایک فتح قریب تم کو دی)

ناظرین! جس مضمون کو قرآن مجید سچا کہے، کس ایمان دار مسلمان کی جو قرآن کو کلام الٰہی مانتا ہو، شان ہے کہ اس کو غلط کہہ سکے۔ الّا من سفہ نفسہ اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن مجید نے اس کی تصدیق کی ہے اور بس۔ ہاں اگر یہ سوال کھٹکتا ہو کہ جس سال حضور ﷺ پہلے تشریف لے گئے اسی سال کیوں نہ پورا ہوا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ جو تشریف لے گئے تو از خود شوقیہ لے گئے، خواب اور الہام کا مضمون یہ نہ تھا کہ طواف اسی سال ہو جائیگا۔ اس کا فیصلہ حضور ﷺ کی زندگی میں ہی ہو چکا ہے جب بعض صحابہ نے ولولہ شوق میں کچھ کہا تو دوسروں نے جواب دیا، کیا حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسی سال ہم کر لیں گے؟ نہیں (زادالمعاد)

ارض مقدس کا وعدہ جو حضرت موسیٰؑ سے ہوا تھا وہ خاص طور پر حضرت موسیٰؑ سے نہ تھا بلکہ بنی اسرائیل سے تھا۔ وہ بھی مؤقت اور محدود نہ تھا بلکہ عام تھا جس کی بابت حضرت موسیٰؑ ان کو شوق دلاتے رہے لیکن جب انہوں نے حسب تعلیم موسوی تیاری نہ کی تو ارشاد خداوندی پہنچا:

قال فانّها محرّمة عليهم اربعين سنةً ۔ يتيهون فى الارض۔ فلا تأس على القوم الفاسقين ۔ (مائدہ : ۲۶) ۔اب وہ ارض مقدس ان کو ۴۰ سال تک نہ ملے گی اس مدت کے اندر اسی زمین میں پھریں گے پھر تو ان بدمعاشوں کے حال پر افسوس نہ کرو۔

مضمون صاف ہے کیا کوئی ایمان دار اس کو خلاف وعدہ کہے گا؟ ہر گز نہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیش گوئیوں کے متعلق معلوم نہیں آپ کے دل میں کیا ہے۔ اے کاش! آپ کوئی مثال پیش کر کے اسلامی شہادت سے اس کا ثبوت چاہتے تو بتلایا جاتا۔ ایسے مجمل بلکہ مہمل سوال کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جب ہم بشہادت قرآن مجید ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ جو اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا ہے وہ ہر گز خلاف نہیں ہو سکتی تو اب کسی اور شہادت کی حاجت کیا ہے۔

ایک اور طرز سے بھی اس پیش گوئی میں تناقض ہے۔ مرزا جی نے آتھم کا رجوع تو عین جلسہ مباحثہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی میں ثابت کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

اس (آتھم) نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینے تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کردیا۔

(کشتی نوح مصنفہ قادیانی ص۔٦؛ قادیانی خزائن ج ۱۹۔ص ٦)۔

عبارت مذکورہ بالا سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے جلسہ مباحثہ ہی میں رجوع کرلیا تھا جس کے کرنے پر اسے ہاویہ سے بچ جانا تھا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا جی نے باوجود اس کے رجوع کے اس پر رحم نہ کیا اور ناحق اس کو ہاویہ میں بھی ڈال دیا جیسا کہ انوار الاسلام صفحہ ۵،۷ کی عبارت منقولہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: پہلی طرز تناقض میں تو ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ آتھم کا ایک ہی فعل یعنی گھبرانے اور سفر کرنے کو مرزا جی رجوع بتلاتے ہیں اور اسی کو ہاویہ قرار دیتے ہیں جو حقیقی تناقض ہے جس میں موضوع بھی واحد ہے۔ مگر اس طرز میں یہ نہیں، اس میں فعل تو دو ہیں، یعنی بقول مرزا جی دجال کہنے سے تو اس کا رجوع ہے اور اپنی حفاظت کے لئے سفر کرنا اس کا ہاویہ ہے، جس پر ایک ادنی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی سوال کرسکتا ہے کہ اگر آتھم نے جلسہ ہی میں رجوع کرلیا تھا تو پھر وہ ہاویہ سے کیوں نہ بچا رہا۔ حالانکہ بقول مرزا جی وہ ۱۵ مہینوں تک اس رجوع پر ثابت قدم بھی رہا جیسا کہ آپ کشتی نوح صفحہ ٦ کی مرقومہ بالا عبارت میں لکھ چکے ہیں۔ حکیم صاحب نے اس طرز کا کوئی جواب نہیں دیا

ایک اور سوال: بھلا مرزا جی اگر آتھم نے جلسہ ہی میں ستر آدمیوں کے سامنے دجال کہنے سے توبہ کی تھی اور یہی اس کا رجوع تھا اور اسی بنا پر پیش گوئی بھی تھی تو پھر آپ نے اسی وقت اپنی سچائی اور مسیحائی کا ثبوت کیوں نہ دیا؟ کیوں ناحق اس روز کا انتظار کیا جس کا واہمہ گذرنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جس کا مختصر نقشہ یہ تھا:

غضب تھی تجھ پر ستمگر چھٹی ستمبر کی　　　نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

اور کیوں ناحق طول طویل اشتہارات میں فضول جھگڑا بڑھایا اور قسم تک نوبت پہنچائی کیوں نہ انہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستر آدمیوں کو گواہی میں پیش کر دیا جن کے روبرو اس نے رجوع یا توبہ کی تھی بلکہ اس وقت تو اس واقعہ کا ذکر تک نہ کیا اور آج نو دس سال کے بعد یہ منصوبہ گھڑ لیا۔

مرزا جی ہشیاری کی بھی کوئی حد ہے؟ ۱۵ ماہ میں جب آتھم نہ مرا تو اس کو کبھی تو رجوع بحق سے ملزم ٹھہرایا اور کبھی ہاویہ میں پہنچایا۔ اور پیش گوئی سے بعد ایک سال دس ماہ مرا تو بھی پیشگوئی کی تصدیق بتلاتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

چونکہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں اس لئے ہم قرین مصلحت سمجھتے ہیں کہ پبلک کو وہ پیش گوئیاں دوبارہ یاد دلائیں جن میں لکھا تھا کہ اگر آتھم صاحب قسم نہیں کھائیں گے تو اس انکار سے جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی باقی ماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا، یہ ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ انکار کے بعد، جو ان کی بے باکی کی علامت ہے، جلدی اس جہان سے اٹھائے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (انجام آتھم مصنفہ قادیانی۔ص۱؛ قادیانی خزائن ۱۱ص۱)۔

غضب کی بات ہے کہ یہ کیا پیش گوئی ہے کہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ کی بابت جو پندرہ ماہ میں بمشکل بچا ہو، ایسی بے تعین پیش گوئی کی جائے کہ وہ جلد مر جائے گا کیوں نہ صحیح ہو۔ پچھلے دنوں ایک پنڈت جی نے مرزا جی کی طرح چند پیش گوئیاں مشتہر کی تھیں تو اخبار جامع العلوم مراد آباد کے زندہ دل اڈیٹر نے بھی پنڈت جی کے حق میں مقابلہ کی چند پیش گوئیاں جڑ دی تھیں جن میں سے ایک دو یہ تھیں:

پنڈت جی روٹی کھائیں گے تو لقمہ سیدھا ان کے حلق سے اتر کر معدے میں جا گریگا۔ صبح پاخانہ جائیں گے تو پائخانہ کے ساتھ ہی ان کا پیشاب نکل جائے گا۔ وغیرہ ۔

ٹھیک اسی طرح مرزا جی کی یہ پیش گوئی ہے کہ عنقریب آتھم مر جائے گا۔ غالباً اگر آتھم کئی سال بھی زندہ رہتا، نہ تو مرزا جی اس پیش گوئی میں جھوٹے ہوتے اور گمان غالب ہے کہ آیت انّھم یرونہ بعیداً ۔ ونراہ قریباً (معارج :۶۔۷) پڑھ دیتے۔ ایسی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے ہمیں حیا آتی ہے کہ ہم کیا کہیں جس شخص نے فاصنع ما شئت (یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے پورے الفاظ یہ ہیں: ان مما ادرك الناس من کلام النبوۃ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت) ہی پر عمل کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہو اور جس کا یہ قول ہو، قاضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہرائی میں نہ ہاری۔۔اس سے ہم کیونکر پورے اتر سکتے ہیں، لیکن اتنی گذارش کرنے سے نہیں رک سکتے کہ جس صورت میں قسم کھانے پر آتھم کو ایک سال تک مہلت دی جاتی تھی تو بغیر قسم کھائے بھی وہ دو سال کے اندر ہی کیوں مر گیا۔اس سے تو صاف سمجھ آتا ہے کہ قسم کھا کر بھی اگر ایک سال کے اندر مرتا تو قسم کا نتیجہ نہ ہوتا بلکہ یہ معلوم ہوتا کہ اس کی موت کا یہی وقت تھا۔

بغیر قسم کھائے اس سے بھی کم مدت بتائی گو صاف لفظوں میں اس سے کم نہیں کہی مگر فحوائے عبارت سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔مرزا قادیانی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اگر، آتھم صاحب، قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں۔ (قادیانی اشتہار انعامی چار ہزار ص ۱۱؛ مجموعہ اشتہارات قادیانی ج ۲ ص ۱۰۶؛ آئینہ حق نما۔ص ۱۱۲)۔

اس عبارت کے نتیجے میں حکیم نورالدین فرماتے ہیں، مرزا قادیانی نے اشتہار انعامی چار ہزار میں صاف لکھ دیا تھا کہ درصورت قسم نہ کھانے کے آتھم سال سے بھی کم مدت میں فوت ہوگا (آئینہ حق نما۔ص ۱۱۱)۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: بہت خوب! آئیے! آپ کی اور آپ کے پیرومرشد کی راست گوئی و راست بازی ہم اسی سے بتاتے ہیں۔

جس اشتہار کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کا مطبوعہ ہے اور آتھم کی موت ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ہے۔(دیکھو رسالہ انجام آتھم۔ص ۱)۔آیئے پرائمری کے کسی لڑکے سے حساب کرائیں کہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک ایک سال نو ماہ ہوتے ہیں یا کم؟

حکیم صاحب! کس منہ سے کہتے ہیں کہ آتھم کی موت حسب پیش گوئی واقع ہوئی۔کیا قادیان میں حساب دان کوئی نہیں؟ اے جناب ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کے جملہ انصار و اعوان مل کر بھی، ولو کان بعضھم لبعضٍ ظھیراً ، زور لگا دیں تو یہ ٹیڑھی کل سیدھی نہ ہوگی۔دیکھئے آپ کے پیرومرشد بلکہ نبی اور رسول نے کیا گل کھلائے۔جب دیکھا کہ پندرہ ماہ کی میعاد میں تو آتھم مرا نہیں حالانکہ اقرار یہی تھا اور پیش گوئی محدود تھی تاہم آپ (مرزا) فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

اگر کسی کی نسبت یہ پیش گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا۔پس اگر وہ بجائے پندرہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جائے اور ناک، اور تمام اعضاء گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہو گا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۱۸۵؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۳ حاشیہ)

حکیم صاحب کیا یہ ٹھیک ہے یا محض چالا کی۔ انصاف سے کہیے گا۔ کس قدر جرأت اور حیا سے دور ہے کہ ایک بات کو بطور پیش گوئی محدود الوقت کے شائع کیا جائے، جب وہ پوری نہ ہو تو مجذوموں کی طرح عذر لنگ کیا جائے۔ اے جناب ۱۵ کی بجائے بیس ماہ نہیں بلکہ پندرہ کی بجائے ۲۷ ماہ میں مرا۔ یعنی اصل پیش گوئی سے زائد میعاد اوپر گذری ہو تو اس صورت میں بھی آپ پیشگوئی کی صداقت ہی گاتے جائیں گے۔ شائد۔

تعجب ہے کہ حسب تحریر سراج منیر صفحہ ۱۲، اندرمن مراد آبادی نے آپ کی پیش گوئی سے اعراض کیا اور بعد اعراض (بقول آپ کے) کچھ عرصہ کے اندر فوت بھی ہو گیا۔ اس کی نسبت آپ نے یہ مشہور نہ کیا کہ میری پیش گوئی کے مطابق مرا۔ لیکن ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ایسے گلے پڑے کہ قبر تک بھی اس کو دیکھنے گئے۔ کیا، الھا کم التکا ثر۔ حتّی زرتم المقا بر کے یہی معنی تو نہیں؟

جہاں تک ہم سے ہوسکا اس پیش گوئی کے متعلق ہم نے بہت ہی اختصار سے کام لیا ورنہ ستمبر ۱۸۹۴ء سے تو مرزا جی کا کوئی رسالہ یا اشتہار اس کے ذکر سے خالی نہیں۔ لیکن شکر ہے کہ بجز چند مقامات کے جن میں پچھلی تحریر پہلی تحریر سے متعارض اور متضاد ہے باقی کل رسائل اور اشتہارات قریب قریب ایک ہی مضمون سے بھرے پڑے ہیں جو سلطان القلم کی سلطانیت پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے۔

اس پیش گوئی نے مرزا جی کو ایسا حیران کر رکھا ہے کہ انہیں کہتے کہتے یہ تمیز بھی نہیں رہتی کہ میری آواز کدھر سے نکل رہی ہے۔ سخت حیرانی میں ہیں، رسالہ ہذا (الہامات مرزا) کے طبع اول کے بعد کی تحریریں پہلی تحریروں سے بھی زیادہ مزیدار ہیں۔ آپ کشتی نوح کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں کہ:

پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں جو شخص اپنے عقیدے کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، سو وہ (آتھم) مجھ سے پہلے مر گیا۔

کیا ہی احمقوں کی آنکھوں میں مٹی کا منتر ڈالا ہے مرزا جی کی اس بات کے ہم بھی قائل ہیں کہ الوؤں کی جیب کترنے میں آپ کو کمال ہے۔ دیکھئے تو کس ہوشیاری اور صفائی سے لکھ رہے ہیں کہ پیش گوئی میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان تھا کہ جھوٹا پہلے مرے گا۔ ناظرین پیش گوئی کے الفاظ بغور پڑھیں کہ ان میں کوئی بھی ایسا لفظ ہے جس کے یہ معنی یا اشارہ ہو کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ بڑے مزے کی بات ہے کہ پیش گوئی کے متصل کی عبارت جس میں موت کا لفظ ہے اس کی تو یہ تاویل کی گئی کہ ہماری تشریح تھی اصل الہام کے لفظ نہ تھے۔ اگر وہ غلط ہو گئی تو بلا سے ہمارا فہم غلط ہو، تو ہو، الہام غلط تو نہ ہو۔ بقول شخصے گھر کا تمام اسباب جلا سو جلا، چوہوں کا پنجرہ تو سلامت رہا۔ مگر یہاں کس آب و تاب سے فرما رہے ہیں کہ پیش گوئی میں یہ بیان (ناظرین بیان کے لفظ کو دیکھئے اور مرزا جی کے ہاتھ کی صفائی کی داد دیجئے) تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ گویا ۱۵ مہینوں کی کوئی تحدید ہی نہیں۔

اخیر اس بحث کے ہم اپنا خیال مرزا جی کی نسبت کچھ ظاہر نہیں کرتے بلکہ انہی کے فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں:

اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر قسم کی سزا اٹھانے کو تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے۔ تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دیا جائے۔ (جنگ مقدس صفحہ اخیر)

کہیے مرزا جی! ہم آپ کے کیسے پکے معتقد ہیں کہ جن لفظوں میں آپ نے ہم کو سکھایا ہے ہم اس پر کیسے جمے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی آپ کے مریدوں میں ہے جو ہمارا مقابلہ کرے۔

قادیانی پیش گوئی بابت لیکھ رام

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق قادیانی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مندرجہ ذیل ہے: لیکھ رام پشاوری کی نسبت ایک پیشین گوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا، اندر من مراد آبادی اور لیکھ رام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضا وقدر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت بعض پیش گوئیاں شائع کی جائیں۔سواس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض (اصل میں اعتراض ہے) کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا لیکن لیکھ رام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیش گوئی چاہو، شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔سواس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد له خوار. له نصب و عذاب ،یعنی صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔اوراس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جوضرور اس کومل کر رہے گا۔اوراس کے بعد آج جو۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دو شنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے، چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں،یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جواس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں،عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔سواب میں اس پیش گوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو،تو سمجھو کہ میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اوراگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کیلئے طیار ہوں اوراس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کرکسی سولی پر کھینچا جاوے۔اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

(سراج منیر مصنفہ قادیانی۔ص۱۲ ۔۱۳؛ قادیانی خزائن ج۱۲ص۱۴۔۱۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اس اشتہار میں صاف مرقوم ہے کہ پنڈت لیکھ رام پر کوئی خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔اس اشتہار میں کوئی بھی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے یہ مفہوم ہو سکے کہ لیکھ رام کے مرنے کی پیش گوئی ہے، بلکہ یہ خارق عادت عذاب کی ہے جو زندگی کو مستلزم ہے۔موت اور خصوصاً ایسی موت کو جیسی پنڈت لیکھ رام پر آئی، ہیبت ناک عذاب کہنا مرزا صاحب ہی کا کام ہے۔پس اس اشتہار کے مطابق فیصلہ بالکل آسان ہے کہ پنڈت لیکھ رام بموجب تحریر مرزا جی کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارق عادت عذاب میں مبتلا نہیں ہوا بلکہ ایک چھری سے مرا۔ ایسی وارادات عموماً ہوتی ہے۔ یہ نہ تو کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ ہی خرق عادت موت۔ ہاں مرزا جی نے رسالہ کرامات الصادقین میں ایک الہام لیکھ رام کی موت کا بھی درج کیا ہوا ہے جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

فبشّرنی ربّی بموته فی ستّ سنة یعنی خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔

لیکھ رام نے کہیں مرزا جی کو مجیب الدعوات لکھ دیا تھا تو مرزا جی نے رسالہ استفتاء کے صفحہ ۶ پر اس کی وہ خبر لی کہ اس کے حق سے بھی زیادہ۔ مگر تعجب ہے کہ آپ ایسے مدعی الہام اور فصاحت و بلاغت کے سحبان ہو کر ایسی غلطی کریں۔ پھر اس عبارت میں جو خداوند تعالی کی طرف سے الہام ہوئی ہو۔ جس غلطی کو نحو میر پڑھا ہوا طالب علم بھی بخوبی سمجھ سکے۔ یعنی ستّه سنة عربی علم نحو کی رو سے غلط ہے۔ سنة کے بجائے سنین چاہیے۔ کاش ایک ہی مقام پر یہ عبارت اس طرح ہوتی۔ جہاں کہیں یہ عبارت منقول ہے اسی طرح مذکور ہے۔ شائد مرزا جی یہ عذر کریں کہ میرا کیا قصور ہے، خدا نے ایسا ہی کہا، وہ جس طرح چاہے کلام کرے و هو علی کلّ شیء قدیر۔ اگر یہ کہیں تو ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔

مرزا جی کے قول فبشّرنی ربّی... الخ ..کا جواب تو آپ کے قاعدہ پر بالکل سہل ہے کہ اصل الہام میں جو لیکھ رام کی بابت شائع ہوا ہے موت کا لفظ نہیں بلکہ صرف خرق عادت عذاب کا ذکر ہے۔ اگر کہیں کہ یہ الہام بھی تو میرا ہی ہے، پھر یہ کیا انصاف ہے کہ میرے ایک الہام کو دوسرے الہام کی تفسیر یا توضیح نہ بنایا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ہی نے یہ اصول بتلایا ہے کہ پہلا الہام معتبر ہوتا ہے۔ کیا آتھم کے حق میں بعد اظہار اصل الہام آپ نے انہی لفظوں میں تشریح نہ کی تھی، فبشّرنی ربّی بعد دعوتی بموته (کرامات الصادقین) پس جس اصول سے آپ نے اصل الہام کے بعد کی تشریح کو آتھم کے متعلق داخل الہام نہیں بتایا، حالانکہ خدا کے نام سے کہی تھی۔ اسی اصول سے ہم آپ کی اس تشریح کو داخل الہام نہ سمجھیں گے اور یقین کریں گے کہ موت صرف آپ کا منصوبہ ہے داخل الہام نہیں۔ بتلایئے اس کی کوئی وجہ ہے کہ آپ اپنے ہی مقرر کردہ اصول سے کیوں منحرف ہوں۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ لیکھ رام کے حق میں جو خرق عادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب کا الہام تھا وہ غلط ثابت ہوا، کیونکہ وہ مر گیا۔خرق عادت عذاب میں مبتلا نہیں ہوا۔

اور اگر ہم بھی اس عبارت مندرجہ کرامات الصادقین کو انہی معنی میں سمجھیں جن میں مرزا جی لے رہے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ موت جو چھ سال کے اندر ہونے والی تھی ایسی خرق عادت رعب دار اور ہیبت ناک عذاب سے ہونی چاہیے تھی کیونکہ پہلے اشتہار میں یہ قید لگائی گئی ہے، جو کسی طرح منسوخ نہیں ہو سکتی۔لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ لیکھ رام ایک ایسی موت سے مرا ہے جس سے عموماً لوگ مرتے ہیں اور ان کی موت کو کوئی خرق عادت نہیں جانتا۔اور تو اور ایک زمانہ میں کالے پانی میں وائسرائے ہند اسی چھری کے شکار ہوئے تھے۔ چند روز ہوئے شہر لاہور کے انارکلی بازار میں ایک فقیر نے ایک لمحہ میں ایک انگریز کا چھری سے خون کر دیا۔ چند ایام کا عرصہ ہوا کہ ہمارے بازار میں لوگوں کے چلتے ہوئے ایک ہندو نوجوان لڑکے کا اس کے کسی حریف نے چھری سے کام تمام کر دیا، پھر لطف یہ کہ ہاتھ بھی نہ آیا۔پنڈی اور پشاور میں تو آئے دن ایسی وارداتیں دن دیہاڑے ہوتی ہیں۔غرض اسی قسم کے واقعات سینکڑوں نہیں ہزاروں پولیس رپورٹوں میں مل سکتے ہیں۔مگر لطف یہ ہے کہ ایسی موتوں کو کوئی بھی خرق عادت نہیں کہتا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مرزائیو! خرق عادت کے یہی معنی ہیں کہ اس قسم کے واقعات ہر روز ہوتے ہیں۔اگر یہی معنی ہیں تو ہم مانتے ہیں کہ تمہارا پیر بھس تیرانے اور لوہا ڈبونے میں کامل ہے۔

مرزا جی نے اس پیش گوئی کے متعلق ایک اور کمال کیا ہے جس سے ہمیں ایک بزرگ کے کلام کی تصدیق ہوتی ہے (یعنی مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی کہا کرتے ہیں کہ مرزا کو خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہو، وہ ایسی جرأت سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔۱۵۔اکتوبر ۱۹۰۱ء کو بھی امرتسر میں مولوی صاحب موصوف سے میں نے یہی مضمون سنا۔ثناء اللہ) اور ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قرآن کے معانی اور مطالب ہی کو نہیں بلکہ کتب سابقہ کو بھی اپنی تاویلوں کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ الہام کہ عجل جسد له خوار ۔ له نصب و عذاب ...یعنی لیکھ رام گوسالہ سامری ہے اور اسی گوسالہ کی طرح اس کو عذاب ہوگا۔یہ نہایت پر معنی الہام ہے جو گوسالہ سامری کی مشابہت کے پیرایہ میں نہایت اعلیٰ اسرار غیب کے بیان کر رہا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ گوسالہ سامری یہودیوں کی عید کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا جیسا کہ توریت خروج، باب ۳۲، آیت ۵ سے ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔

ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی کہ کل خداوند کی عید ہے۔، سوایسا ہی اسلامی عید کے دن کے قریب یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام قتل ہوا۔ اور گوسالہ سامری کے تباہ کرنے کے لئے خدا کی کتابوں میں عید کے دن کی خصوصیت تھی وہ عید کے دن ہی کا واقعہ تھا جب کہ گوسالہ سامری خدا کے حکم سے پیسا گیا لہذا خدا تعالی نے لیکھرام کا نام گوسالہ سامری رکھ کر ایک ایسا لفظ استعمال کیا ہے جو اس بات پر دلالت التزامی کر رہا تھا کہ لیکھرام بھی عید کے دنوں میں ہی قتل کیا جائے گا۔ (استفتا۔اردو،ص ۱۱۔۱۲؛ قادیانی خزائن ج ۱۲ص ۱۹۹)

اس بیان میں مرزا جی نے یہ چالا کی کی ہے کہ توریت کے حوالہ سے ثابت کرنا چاہا ہے بلکہ اپنے خیال میں کر ہی دیا ہے کہ گوسالہ سامری عید یہود کے روز مارا گیا۔ مگر جب ہم مرزا جی کے بتلائے ہوئے مقام کو دیکھتے ہیں تو وہاں اس کا ذکر بھی نہیں پاتے بلکہ جس عید کو گوسالہ سامری کے ذبح ہونے کا دن لکھا ہے وہ دن اس کی پرستش اور سوختنی قربانیوں کے چڑھاوے کا دن تھا۔ اس سے بعد حضرت موسی کو جو، ابھی پہاڑ پر تھے، خدا تعالی کے بتلانے سے خبر ہوئی تو وہ آئے۔ ان کے واپس آنے میں بھی کئی روز لگ گئے۔ چنانچہ مقام مذکور کی کسی قدر عبارت ہم نقل کر کے باقی کے لئے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خود ہی مقام مذکور یعنی خروج باب ۳۲ کی آیت ۴ سے اخیر تک پڑھ لیں۔ وہ یہ ہے :

اور اس نے ان کے ہاتھوں سے لیا اور بچھڑا ڈھال کر اس کی صورت حکا کی ہتھیار سے درست کی اور انہوں نے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے نکال لایا۔ اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اس کے آگے قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی کہ کل خداوند کے لئے عید ہے اور وے صبح کو اٹھے اور سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور سلامتی کی قربانیاں گذرانیں اور لوگ کھانے پینے کو بیٹھے اور کھنے کو اٹھے تب خداوند نے موسی کو کہا۔ اتر جا۔ کیونکہ تیرے لوگ جنہیں تو مصر سے چھڑا لایا خراب ہو گئے ہیں۔ وہ اس راہ سے جو میں نے انہیں فرمائی جلد پھر گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے لئے ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا۔ اور اسے پوجا اور اس کیلئے قربانی ذبح کر کے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے چھڑا لایا۔ پھر خداوند نے موسی سے کہا کہ میں اس قوم کو دیکھتا ہوں کہ ایک گردن کش قوم ہے۔ (خروج۔ باب ۳۲: ۴۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Aaron said to them, "Take off the gold earings which your wives, your sons, and your daughters are wearing, and bring them to me. So all the people took off their gold earings and brought them to Aaron. He took the earings, melted them, poured the gold into a mould, and made a gold bull calf.

The people said, "Israel, this is our god, who led us out of Egypt.

Then Aaron built an alter in front of the gold bull calf and announced, "Tomorrow there will be a festival to honour the Lord." Early the next morning they brought some animals to burn as sacrifices and others to eat as fellowship offerings. The people sat down to a feast, which turned into an orgy of drinking and sex.

The Lord said to Moses, "Go back down at once, because your people, whom you led out of Egypt, have sinned and rejected me. They have already left the way that I commanded them to follow; they have made a bull calf out of melted gold and have worshipped it and offered sacrifices to it. They are saynig that this is their god, who led them out of Egypt. I know how stubborn these people are. Now don't try to stop me. I am angry with them, and I am going to destroy them. Then I will make you and your descendants into a great nation. (Exodus 32: 2-10).

حکیم نورالدین صاحب نے اس عبارت سے چند سطریں آگے کی اور نقل کر کے ہم پر تحریف کا الزام لگایا ہے اور وجہ تحریف کچھ نہیں بتائی۔ حیرانی ہے ایسے مولانا اور بے ثبوت الزام۔

یہ عبارت اپنا مطلب بتلانے میں صاف ہے مگر نہیں معلوم مرزا جی کا قرآن شریف پر تو کوئی حق شفع بھی تھا بائیبل پر کیا ہے؟ نہیں نہیں میں نے غلط کہا، آخر مسیح نے بھی تو آپ کی خبر بتلائی ہے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۱۱۔ اس مقام کو مرزا جی اپنے حق میں مان چکے ہیں۔ دیکھو کشتی نوح۔ ص ۵۔ مگر ناظرین فیصلہ کریں کہ ہماری مراد صحیح ہے یا مرزا کی۔ ثناء اللہ) مرزا جی کے مقربو! اس علم اور سمجھ اور دیانت پر بھی ان کو مجدد اور حکم مانتے ہو۔ ام تا مرهم احلامهم بهذا ام قوم طاغون۔ ہاں اگر ہم اس فقرہ عجل جسد له خوار کو آپ کی تکذیب کا گواہ بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں کیونکہ باعتبار صریح مفہوم اور عرف عام اہل اسلام اس سے سمجھا جاتا ہے کہ لیکھرام بقر عید کے دنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قتل ہوگا مگروہ ہوا تو عیدالفطر کے دنوں میں جو گائے اور گوسالہ کے ذبح ہونے کے دن ہی نہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: مرزا جی نے اس پیش گوئی کے متعلق کئی ایک الہام ایسے بتلائے جن کا پہلے علم بھی نہ تھا۔ ہم کو تو کیا ہوتا خود مرزا جی کو بھی نہ ہوگا جن کی تمثیل بالکل اس بے ایمان عطار کی سی ہے جو ایام بیماری میں ایک ہی بوتل سے ہر ایک قسم کے شربت دے دیا کرتا ہے۔ گو چند شربتوں کو وہ پہلے سے ذہن میں سوچ لیتا ہوگا کہ یہ یہ شربت اس بوتل سے نکالوں گا، مگر بعض خریدار ایسے شربتوں کے بھی آ جاتے ہیں جو اس کے ذہن میں اس وقت نہ ہوتے ہوں گے، لیکن عیار اسی بوتل سے سب کو نباہ دیتا ہے۔ یہی حال مرزا جی کی پیش گوئیوں کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اگر چہ خدا تعالی کے کلام کے باریک بھید جاننے والے گوسالہ سامری کا نام رکھنے سے اور پھر اس عذاب کا ذکر کرنے سے سمجھ سکتے تھے کہ ضرور ہے کہ لیکھ رام کی موت بھی اپنے دن کے لحاظ سے گوسالہ سامری کی تباہی کے دن سے مشابہ ہوگی مگر پھر بھی خدا تعالی نے اپنے الہام میں اس اجمال پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صریح لفظوں میں فرمادیا کہ ستعرف یوم العید و العید اقرب ۔یعنی لیکھ رام کا واقعہ قتل ایسے دن میں ہوگا جس سے عید کا دن ملا ہوا ہوگا۔ اور یہ پیش گوئی ہے کہ عید کے دن کے قریب لیکھ رام کی موت ہوگی۔

(قادیانی استفتاء ص ۱۲؛ قادیانی خزائن۔ ج ۱۲ ص ۱۲۰)

مرزا جی کے لنگر کی روٹیاں کھانے والے یا ان کے بے علم کج فہم مرید تو کاہے کو پوچھیں گے مگر ہم جب تک مرزا جی کی بوتل کے تمام شربتوں کا پتہ اور ماہیت اور اجزاء معلوم نہ کرلیں ہمیں کیونکر چین ہو۔ یہ مصرع جس قصیدے کا ہے وہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ پر مرقوم ہے جس میں لیکھ رام کا کہیں نام ونشان بھی نہیں۔ بلکہ اس کے لکھتے وقت مرزا جی کو بھی خواب وخیال نہ ہوگا۔ ہم ناظرین کی تسلی اور مرزا جی کی بوتل کی پڑتال کرنے کو اس قصیدے میں سے چند اشعار نقل کرتے ہیں جن سے اس مصرعہ کے معنی اور سیاق وسباق معلوم ہوجائیں گے

الا ایّها الواشی الام تکذّب

و تکفر من هو مؤمن و تؤنّب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و آلیت انّی مسلم ثمّ تکفر

فاین الحیا انت امرء او عقرب

الا انّنی تبر و انت مذهب

الا انّنی اسد و انت ثعلب

الا انّنی فی کل حرب غالب

فکدنی بما زوّرت فالحق یغلب

و بشّرنی ربّی و قال مبشراً

ستعرف یوم العید و العید اقرب

و نعمّنی ربّی فکیف اردّہ

و ھذا عطاء اللّٰہ و الخلق یعجب

و سوف تری انّی صدوق مؤید

و لست بفضل اللّٰہ ما انت تحسب

اشعار مذکورہ صاف بتلا رہے ہیں کہ یہ کلام کسی ایسے شخص کے جواب یا خطاب میں ہے جو مرزا جی کا مکفر ہے یعنی خود مسلمان ہے اور مرزا کو کافر کہتا ہے۔ اسی کو مرزا جی ڈانٹ بتلاتے ہیں کہ تو بے حیا ہے، بچھو ہے۔ میں نیک ہوں، تو ملمع ساز ہے۔ میں شیر ہوں تو لومڑی ہے۔ میں ہر ایک لڑائی میں غالب ہوں۔ مجھے خدا نے بشارت دی ہے اور کہا ہے کہ تو عید کو پہچانے گا اور عید قریب ہے۔ میرے خدا نے مجھے نعمتیں دی ہیں لوگ تعجب کرتے ہیں۔ تو دیکھ لے گا کہ میں سچا ہوں اور جیسا تیرا گمان ہے، ویسا نہیں ہوں۔

اس سے آگے قریب کر کے صاف اور صریح لکھتے ہیں:

و قاسمتھم ان الفتاوی صحیحة

و علیك وزر الکذ ب ان کنت تکذب

و ھل لك من علم و نصّ محکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی کفرنا او تخرص و تتغب

(کرامات الصادقین مصنفہ قادیانی ص۵۴: قادیانی خزائن ج۷ص۹۶)

(تونے ان لوگوں سے قسم کھا کر بتلایا کہ یہ فتوی جو (مرزا پر لگائے ہیں) صحیح ہیں۔تو جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے۔کیا تیرے پاس قطعی علم یا مضبوط نص ہمارے کفر پر ہے یا تو محض اٹکل اور تکلف کرتا ہے)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: صاف بات ہے کہ اس قصیدے میں نہ لیکھ رام کا ذکر ہے نہ آتھم کا، بلکہ صریح خطاب علماء مکفرین سے ہے۔ہاں اگر علماء مکفرین تمام کے تمام یا کم سے کم ان کے سرگروہ ہی عید کے روز شہادت یاب ہوتے تو مرزا جی کو کچھ کہنے کی گنجائش ہوتی۔مگر یہاں تو اتنی بھی نہیں۔

ناظرین یہ ہے مرزا جی کی عطاری کی بوتل جس میں سے الہامی شربت، جس تاثیر اور جس مرض کا چاہے، نکال دیتے ہیں اور دل میں جانتے ہیں کہ جہان احمقوں سے خالی نہیں۔

اس پیش گوئی پر دونوں طرح سے وہ تنقید بھی ہو سکتی ہے جو ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی پر کی گئی ہے یعنی یہ کہ اس پیش گوئی کے لوازم نہیں پائے گئے جن کو آپ نے اسی پیش گوئی کے لئے سراج منیر میں تسلیم کیا ہوا ہے کہ اگر پیش گوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ پس الگ پیش گوئی ہیبت ناک عظیم الشان شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی ہوتی، تو اپنا اثر ساتھ رکھتی حالانکہ نہیں۔

دوئم یہ کہ انبیاء کی پیش گوئیوں کی طرح اس کا بھی ظہور قطعی اور یقینی نہیں ہوا کہ کسی مخالف وموافق کو شبہ نہ رہتا۔بلکہ اس کے کذب پر بزرگ قسم کھانے کو تیار تھے جن کے جواب آپ نے آج تک نہیں دیئے۔

اس پیش گوئی کے متعلق حکیم صاحب سے جو بن سکا وہ صرف یہ ہے کہ الہام میں لیکھ رام کو عجل، گئو سالہ، کہا گیا ہے اور اس کے لئے خوار اور نصب کا ثبوت ہے۔خوار مقتول کی آواز کو کہتے ہیں۔نصب کا لفظ بھی موت بالقتل پر دلالت کرتا ہے۔عذاب سے بھی موت ثابت ہوتی ہے وغیرہ۔(آئینہ حق نما۔ص۱۲۸)۔

عجل بچھڑے کو کہتے ہیں۔ خوار، بیل گائے اور بچھڑے کی آواز کو کہتے ہیں، ملاحظہ ہو قاموس۔ صراح منتہی الارب۔صحاح جوہری۔مفردات راغب وغیرہ۔ نصب بھی عذاب کو کہتے ہیں۔اس کو بھی قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ لازم نہیں۔اہل جنت کے حق میں فرمایا ہے:

لا یمسّھم فیھا نصب وّ ما ھم منھا بمخر جین (حجر :٤٨)(اہل جنت کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے گی)۔

عذاب سے بھی قتل ثابت نہیں۔پھر ثابت کس سے ہے؟

حکیم صاحب نے لسان العرب ج ۵ ص ۳۴۵ کے حوالہ سے بزعم خود ثابت کیا ہے کہ:

خوار کا لفظ انسان پر اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کوئی مقتول قتل ہونے کے وقت گئو سالہ کی طرح چلاتا ہے۔ (آئینہ حق نما۔ص ۱۲۴)۔

مطلب آپ کا یہ ہے کہ لیکھ رام کی بابت جو عجل جسد له خوار آیا ہے یہ خوار ہی قتل پر اشارہ کرتا ہے۔کس صفائی سے پورا حوالہ دیا ہے حالانکہ کتاب مذکور میں یہ مضمون کہیں بھی نہیں۔حوالہ مذکور نہ ملنے کی صورت میں حکیم صاحب پر خیانت اور کذب کا الزام رہے گا اور اگر حوالہ صحیح ثابت ہو جائے تو بھی حکیم صاحب مع اپنی جماعت کے بے سمجھی کے الزام سے بری نہیں ہوں گے۔کیونکہ مرزائی الہام میں جو خوار کا لفظ آیا ہے وہ انسان کے لئے نہیں بلکہ عجل (گئو سالہ) کے لئے ہے اور عجل بطور استعارہ (مثل زندہ) انسان لیکھ رام، کے لئے ہے۔اے کاش! آپ فن معانی و بیان کو ملحوظ رکھتے تو یہ غلطی آپ سے سرزد نہ ہوتی۔یاد رہے کہ اخبار اہل حدیث ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء میں بذریعہ کھلی چھٹی کے حکیم صاحب سے یہ حوالہ طلب کیا تھا، اس کا جواب بھی نہیں دیا۔حقیقت یہ ہے کہ حوالہ مذکور دکھا ہی نہیں سکتے۔اس مقام کی عبارت سمجھنے میں ان کو غلطی ہوئی و

لیس ھذا اوّل قا رورۃ کسر ت فی القا دیا ن ۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: حکیم صاحب! آیئے میں آپ سے اس بارے میں فیصلہ کرلوں بشرطیکہ آپ سیدھی راہ انصاف کو اختیار کریں۔پس غور سے سنیئے! آپ نے مرزا صاحب کی کتاب سراج منیر صفحہ ۱۰ (خزائن ج ۱۲ ص ۱۳) سے یہ عبارت نقل کی ہے:

پنڈت لیکھ رام پشاوری کی قضا و قدر وغیرہ کے متعلق غالباً اس رسالہ میں بقید تاریخ و وقت کچھ تحریر ہو گا۔ (آئینہ حق نما ص ۱۲۷)۔

اس عبارت کو نقل کرکے آپ نے بڑا زور دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے لئے غور کرو کیا اس میں صاف طور پر ظاہر نہیں کیا گیا کہ لیکھ رام کی قضا وقدر اور موت فوت کے متعلق بقید تاریخ ووقت ایک پیش گوئی شائع ہوگی ... لیکھ رام نے دیدہ دلیری سے کہا کہ میرے حق میں جو چاہو شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے جس پر پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو شائع ہوئی۔

(آئینہ حق نما۔ص ۱۲۷)۔

بس اب مطلع صاف ہے آپ ہم کو فروری ۱۸۹۳ء والے اشتہار سے لیکھ رام کی موت بقید تاریخ اور بقید وقت دکھائیں، ہم اس کو مان جائیں گے۔ حکیم صاحب اور خلیفہ صاحب راست بازی اس کا نام ہے کہ جو حکایت کریں اس کا محکی عنہ بھی بتلائیں۔ یہ نہیں کہ محض دعوی ہی دعوی ہو اور ثبوت کچھ نہ ہو۔ غالباً آپ کو اشتہار مذکور کی اس عبارت پر نظر ہوگی:

آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے، چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ (سراج منیر مصنفہ قادیانی ص ۱۲؛ آئینہ حق نما ص ۱۱۷؛ قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۱۵)۔

مگر اے جناب! اگر یہ اور سابقہ عبارت ملک کی عام زبان، اردو، میں ہے تو کوئی اردو دان منصف بتلا سکتا ہے کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے جو مرزا نے لکھا ہے کہ: لیکھ رام جن کی قضا وقدر کے متعلق ... بقید وقت وتاریخ تحریر ہوگا۔ (قادیانی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مجموعہ اشتہارات قادیانی ج ۱ ص ۹۸؛۔ مندرجہ آئینہ حق نما۔ص ۱۲۷)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ جس تاریخ اور جس وقت پنڈت لیکھ رام کی موت واقع ہونے والی ہوگی اس تاریخ کا نام اور اس وقت کا ذکر صاف لفظوں میں ہوگا، یہ نہیں کہ آج سے چھ برس تک ہوگا۔ چہ خوش۔ حالانکہ مرا بھی چار برس تک کیونکہ فروری ۱۸۹۳ء میں پیش گوئی شائع ہوئی اور مارچ ۱۸۹۷ء میں وہ فوت ہوا۔ اگر یہ خیال ہو کہ چھ سال کے اندر ہی اندر مرا، چھ سے تو آگے نہیں بڑھا، چاہے چار سال تک مرا۔ تو ان کو سوچنا چاہیے کہ اگر یہی قاعدہ ہے تو چھ سال کیا دس سال کے اندر مرا بھی کہہ سکتے۔ دس کیا بیس کے اندر مرا، بیس کیا ایک صدی کے اندر مرا۔ کہیے! پھر چھ ہی کی کیا خصوصیت ہے۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں، چھ سال کے اندر مرا یا چار سال کے اندر مرا۔ ہمیں تو یہ غرض ہے کہ مرزا جی کی کسی تحریر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکھرام کی موت بقید تاریخ اور وقت دکھا دیجئے۔

مختصر یہ کہ پنڈت لیکھرام کی بابت خارق عادت عذاب کا وعدہ تھا۔موت کا اس میں کوئی لفظ نہیں۔ بغیر خرق عادت عذاب کے اس کی موت نے ثابت کر دیا کہ یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

حضرات انبیاء کے مخالفوں پر جو موت آتی اور ان کی پیش گوئی سچی ثابت ہوتی تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی پیشگوئی ہی ایسی ہوتی تھی لیھلکنّ الظّا لمین ۔ ہم (خدا تعالی) ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ چونکہ وہ ان کے ہلاک کرنے کی ہوتی تھی اس لئے وہ سچی ہوتی اور مرزا صاحب کی پیش گوئی میں خرق عادت عذاب کا ذکر ہے اسلئے بغیر خرق عادت عذاب کے یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ الحمد للّٰہ ۔

قادیانی پیش گوئی متعلق سلطان محمد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محمدی بیگم سے نکاح سے متعلق پیش گوئی کو مرزا جی نے خاص مسلمانوں کے حق میں بتلایا ہوا ہے اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بھی جی کھول کر سعی کریں اور تحقیق کر کے بال کی کھال اتاریں۔ گو اور پیش گوئیوں میں بھی مرزا جی زور لگایا کرتے ہیں مگر اس پیش گوئی کے متعلق جو کچھ مرزا جی نے مساعی جمیلہ خرچ کئے ہیں ان کا ذکر نہ کرنا غالباً ناشکری ہوگی۔

اس پیش گوئی میں محمدی بیگم سے نکاح والا حصہ دراصل مقصود اصلی ہے اور مرزا سلطان محمد سے متعلق حصہ اس کی تمہید اور دراصل دفع مانع ہے۔ کیونکہ آسمانی نکاح کا بہت مانع سلطان محمد ہوا اور اخیر تک رہا۔ اس لئے بلحاظ اصول فطرت مانع کے اٹھانے پر توجہ کا ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کی توجہ اس مانع کی طرف ایسی ہوئی کہ اس بے چارے دلہا کو اپنی غضب آمیز نگاہ کا شکار بنایا۔ یہ اس کی قسمت تھی کہ بچ کر نکل گیا۔

اس پیش گوئی سے متعلق جو اشتہار ہے، ہم پہلے اسے نقل کرتے ہیں زاں بعد مرزا جی کی مساعی جمیلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائیں گے۔ وھو ہذا

ایک پیش گوئی پیش قبل از وقوع کا اشتہار

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

اب یہ جاننا چاہیے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کی حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرت سر میں ان کی طرف سے اشتہار چھپا تھا، یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں مندرج ہے۔ ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے۔ اور والد اس دختر کا باعث تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور انکے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اس کے مدار المہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے ہو رہے ہیں تب ہی تو نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی شہرت دے دی یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا۔ آفریں بریں عقل و دانش۔ ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا۔ ماموں ہوں تو ایسے ہی ہوں۔ غرض یہ لوگ مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے ہیں اور اسلام اور قرآن پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کیلئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار یا پانچ ہزار روپیہ قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا تھا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضا مندی کے بے کار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمام تر عجز وانکسار ہماری طرف رجوع کیا، تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا، پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت اسی شرط سے کیا جاوے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئینگے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاؤ نگا چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے کذبوا بآیاتنا و کانوا بها یستهزؤن ۔ فسیکفیکهم الله و یردها الیك ۔ لا تبدیل لکلمات الله ۔ انّ ربك فعّال لما یرید ۔ انت معی و انا معك. عسى ان یبعثك ربك مقاماً محموداً یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مدد گار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔ یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی سے بدگوئی کر تے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر کار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج اص ۱۵۳، ۱۵۶ تا ۱۵۹)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ اشتہار اپنا مضمون بتلانے میں بالکل واضح و لائح ہے کسی مزید توضیح یا تشریح کی حاجت نہیں رکھتا۔ صاف بتلا رہا ہے کہ تاریخ نکاح سے تین سال تک دونوں (احمد بیگ اور اسکا داماد) فوت ہو جائیں گے۔ البتہ تاریخ معلوم کرنے کے لئے کہ نکاح کب ہوا اور کب تک ان دونوں کی موت کی تاریخ ہے، مرزا جی کی ایک دوسری تحریر سے شہادت لینے کی ضرورت ہے۔

رسالہ شہادت القرآن (ص ۷۹۔ خزائن ج ۶ ص ۳۷۵) میں مرزا جی خود ہی اس کی میعاد بتلاتے ہیں کہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے، جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے، قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے (شھادۃ القرآن ۔ مصنفہ مرزا۔ ص ۷۹)

پس بموجب اقرار مرزا جی ۱۲۔ اگست ۱۸۹۴ء کو مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر افسوس کہ وہ مرزا قادیانی کے سینہ پر مونگ دلتا ہوا آج (یکم اگست ۱۹۰۴ء بوقت اڈیشن سوم الہامات مرزا) تک زندہ ہے۔

مرزا صاحب اپنی زندگی میں تو سلطان محمد کی موت کی بابت امیدیں دلاتے رہے یہاں تک کہ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیش گوئی کے دو جزو بتا کر ایک جزو متعلق موت مرزا احمد بیگ والد مسماۃ کا پورا ہونا لکھ کر دوسرے جزو یعنی خاوند منکوحہ آسمانی کی بابت لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادرکھواس پیش گوئی کی دوسری جز (موت سلطان محمد) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۴ : قادیانی خزائن ج ۱۱ص ۳۳۸)

مرزا سلطان محمد کی زندگی کی وجہ سے جب چاروں طرف سے مرزا صاحب قادیانی پر اعتراضات ہوئے تو ان کا ایک ایسا صاف بیان شائع ہوا جس سے صاف بیان نہیں ہوسکتا۔ فرمایا :

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔...جو بات خدا کے علم میں ٹھہر چکی ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ (انجام آتھم حاشیہ ص ۳۱؛ قادیانی خزائن ج ۱۱ص ۳۱)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ناظرین اس سے زیادہ کون سا بیان واضح ہوسکتا ہے کہ خود صاحب الہام اقرار کرتا ہے کہ میری موت اگر اس (سلطان محمد) کی زندگی میں آئی تو میں جھوٹا سمجھا جاؤنگا۔

بس یہ اقرار مع پیش گوئی کے مرزا صاحب کی صداقت یا بطالت جانچنے کو کافی ہیں مگر ہمارے مرزائی دوست بھی کچھ ایسے پختہ کار ہیں کہ کوئی نہ کوئی عذر نکال ہی لیتے ہیں۔ مثلاً مرزا سلطان محمد کا ایک خط شائع کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ میں مرزا صاحب قادیانی کو بزرگ جانتا ہوں۔ اس خط کو اس دعوی کی سند میں پیش کیا کرتے ہیں کہ سلطان محمد دل سے مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا تھا اس لئے وہ نہ مرا۔

اس کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اپنے بیانات کے سامنے یہ تحریر کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ ممکن ہے مخالف نے بطور استہزاء یا معمولی اخلاقی نرمی سے یہ فقرہ لکھ دیا ہو۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: ناظرین! آپ ذرا غور کیجئے کہ مرزا سلطان محمد تو اس لئے مرزا قادیانی کی زد میں آیا تھا کہ اس نے مرزا جی کی آسمانی منکوحہ سے نکاح کرلیا تھا۔ اور نکاح کر کے پھر حسب منشاء مرزا جی چھوڑا بھی نہیں۔ یہ کیا حسن اعتقاد ہے کہ منکوحہ کو روک رکھا اور مانع بنا رہا۔ جب جرم پر اصرار ہو، تو زبان سے عقیدت کا اظہار کیا فائدہ دے سکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے اس کی اپنی ایک تحریر ہمارے پاس موجود ہے جس کی نقل یہ ہے:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو میری موت کی پیش گوئی فرمائی تھی میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس کی پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا رہا ہوں۔ سلطان محمد ساکن پٹی ۔۳ مارچ ۱۹۲۳ء

مرزا سلطان محمد کو خدا جزائے خیر دے۔ کیسا شریفانہ کلام کیا، مختصر مضمون میں سب کچھ بھر دیا۔ پیش گوئی سے نہیں ڈرا۔ پیش گوئی کی تصدیق نہیں کی۔ کیا ہی شریفانہ انداز میں سب کچھ کہہ دیا مگر بازاری لوگوں کی طرح بدکلامی نہیں کی۔

احمدی دوستو! مرزا سلطان محمد آج یکم مئی ۱۹۲۸ء (بوقت اڈیشن ششم الہامات مرزا) کو پٹی ضلع لاہور میں زندہ ہے، مزید تشفی کے لئے اس سے ملو اور مرزا صاحب آنجہانی کا ان کو پیغام پہنچاؤ کہ

میرے مجنوں! تیرا کیا حال ہوا میرے بعد

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ لکھا تھا:

اس پیش گوئی کے دو حصے تھے ایک احمد بیگ کی نسبت اور ایک اس کے داماد کی نسبت۔ اور پیش گوئی کے بعض الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے تھے کہ یہ شرط تھی توبہ اور خوف کے وقت موت میں تاخیر ڈال دی جائے گی۔ سو افسوس کہ احمد بیگ کو اس شرط سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت اس کی بدقسمتی سے اس نے اور اس کے تمام عزیزوں نے پیش گوئی کو انسانی مکر اور فریب پر حمل کیا اور ٹھٹھا اور ہنسی شروع کر دی اور وہ ہمیشہ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے کہ پیش گوئی کے وقت نے اپنا منہ دکھلایا اور احمد بیگ ایک محرقہ تپ کے ایک دو دن کے حملے سے ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ تب تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور داماد کی بھی فکر پڑی اور خوف اور توبہ اور نماز اور روزہ میں عورتیں لگ گئیں اور مارے ڈر کے ان کے کلیجے کانپ اٹھے۔ پس ضرور تھا کہ اس درجہ کے خوف کے وقت خدا اپنی شرط کے موافق عمل کرتا۔ سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں جو کہتے ہیں کہ داماد کی نسبت پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ بدیہی طور پر حالت موجود کے موافق پوری ہو گئی اور دوسرے پہلو کی انتظار ہے۔ (سراج منیر مصنفہ قادیانی۔ حاشیہ ص ۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ اص ۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاجی کا یہ عذر کہ فلاں شخص دل میں توبہ کر گیا، نماز روزہ کا پابند ہو گیا، اس بے ایمان عطار کی بوتل سے کم نہیں جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ تعجب ہے کہ مرزاجی کے مقرب علم کے مدعی ایسی واہیات تاویلوں کو مان لیتے ہیں بلکہ نہ ماننے والوں پر غراتے ہیں۔ ناظرین بغور اشتہار مذکور کو دیکھ سکتے ہیں کہ اس سے اصل غرض کیا ہے۔ یہ عجب (بے ادبی معاف) ڈھکوسلہ ہے کہ تو مان نہ مان میں تیرا مہمان، مخالف اسی طرح اپنی مخالفت پر جما ہوا ہے، ذات شریف پر تبرے اور صلواتیں سناتا ہے، ہاں بوجہ مسلمان ہونے کے نماز بھی پڑھتا ہو گا، تو اس کا نام خوف زدہ رکھا جاتا ہے۔ ہم آتھم کے متعلق ایک حدیث کی شہادت سے ثابت کر آئے ہیں کہ اگر آپ کی پیش گوئی سے وہ ڈرتا تو بھی رجوع مستلزم تاخیر عذاب نہ ہوتا، چہ جائے کہ وہ مخالفت پر ویسا ہی تلا بیٹھا ہے جیسا کہ اس وقت تھا بلکہ اس سے بھی زائد۔

قادیانی پیش گوئی متعلق محمدی بیگم

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق ابتدائی بیان اوپر گذر چکا ہے۔ اس کی تکمیل میں مرزا صاحب کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوّج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہو گا اور اولاد سے وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ۵۳؛ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

ناظرین! اب کس کی مجال ہے کہ بعد فیصلہ نبوی اس پیشگوئی کی نسبت کوئی برا خیال ظاہر کرے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مومن کا فرض ہے کہ فیصلہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ و التحیۃ پر آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین کہہ کر ایمان لائے۔ اسلئے ہم تو ایمان لے آئے کہ مسیح موعود کی علامت بے شک یہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حق میں بھی ایسا ہوا؟

آہ! مرزا صاحب اور ان کے مرید زندگی میں تو اس کی امیدیں ہی دلاتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ ہوا کیا، فریقین (ناکح، منکوحہ) زندہ ہیں پھر نا امیدی کیا؟ نکاح ہوگا اور ضرور ہوگا۔ لیکن جوں جوں مرزا صاحب پر بڑھاپا غالب آتا گیا اس امر میں مرزا صاحب کو ناامیدی غالب آتی گئی تو آپ نے اس کے انجام پر نظر رکھ کر ایک نئی طرح ڈالی جو آپ کی کتاب حقیقۃ الوحی سے ہم ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آ گیا یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیاز کے خط بھی لکھے کہ دعا کرو۔ پس خدا نے ان کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیش گوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۷؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۵)

یہاں تک تو ہمارا کوئی نقصان نہیں تھا، تاخیر پڑ گئی تو خیر بخلم: دیر آید درست آید، انجام بخیر ہوتا تو ہم بھی معترض نہ ہوتے، مگر یہاں تو حالت ہی دگرگوں ہے کہ مرزا صاحب کو خود ہی اس پیش گوئی کے وقوع میں ایسا تردد ہوا کہ اسی کتاب حقیقۃ الوحی کو شائع کرنے سے پہلے اسی کتاب کے دوسرے مقام پر آپ نے اس تاخیر کے ساتھ فسخ بھی لگا دیا چنانچہ فرماتے ہیں:

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا، خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فانّ البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

ناظرین! یہاں پر تو پہلے کی نسبت ایک لفظ اور بڑھایا ہے۔ پہلے حوالہ میں صرف تاخیر تھی اب فسخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بڑھا دیا ہے مگر دورنگی کونہیں چھوڑا۔آہ! کس آن بان سے کہتے ہیں نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔پورا یقین نہیں۔

حضرات! آپ لوگ جو عرصہ سے اس نکاح کے ولیمہ کی دعوت کے منتظر ہوں گے اس عبارت میں فسخ کا لفظ سن کر سن ہو گئے ہوں گے اور آپ لوگوں کے منہ سے شاید یہ شعر نکلا ہوگا:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال　　　اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

حکیم نورالدین قادیانی نے اپنے رسالہ آئینہ حق نما میں یہی عبارت نقل کر دینی کافی سمجھی ہے۔اسی عبارت سے مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مخالفوں کو ڈانتے ہیں کہ تم لوگ کیسے ہو کہ ایسے خدا کو مانتے ہو جو وعدہ عذاب ٹال نہیں سکتا۔ہمارا خدا تو جو چاہے کر سکتا ہے۔وعدہ کر کے پورا نہ کرے تو بھی کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں وغیرہ وغیرہ۔مگر ان سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ یہ نکاح تو عذاب نہ تھا، بلکہ یہ نکاح تو بقول آپ کے ان کے حق میں بڑی خیر و برکت کا موجب تھا، اس کو عذاب سے کیوں تعبیر کرتے ہو اور اس کو ٹلاتے کیوں ہو۔کیا نبی کی حرم محترم بننا عذاب ہے؟

اور سنیئے! چونکہ بقول آپ کے پیغمبر خدا ﷺ نے اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت قرار دیا تھا (ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳) تو چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس نکاح کے بغیر ہی انتقال فرما گئے ہیں، کیا ہمارا حق ہے کہ بوجہ ہم مقررہ علامت نہ پائے جانے کے مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت اپنا اعتقاد یوں ظاہر کریں:

رسول قادیانی کی رسالت　　　حماقت ہے جہالت ہے بطالت

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس پیش گوئی نے قادیانی مشن کے بڑے بڑے ممبروں کو متوالا بنا رکھا ہے وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں کہ اس دیوانگی میں ان کو نہ تضاد کا علم رہتا ہے نہ تناقض کا۔ایک بڑے جوشیلے کارکن (قاضی اکمل) لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے اس الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی (تشحیذ الاذہان۔مئی ۱۹۱۳ء ص ۲۲۴)۔

لیکن ہمارے مخاطب حکیم صاحب نے اس نکاح کی بابت نہ غلطی کا اعتراف کیا، نہ فسخ کا اظہار کیا، بلکہ نکاح صحیح رکھا، مگر نہ رکھنے سے بدتر۔آپ ان آیات کو نقل کرتے ہیں جن میں خدا تعالی نے زمانہ رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موجودہ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ہم نے تمہارے ساتھ یہ کیا، وہ کیا، حالانکہ ان کے بزرگوں کے ساتھ کیا تھا۔ ان آیات کو لکھ کر فرماتے ہیں: اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبہ میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی؟ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کا عصبہ نہیں۔ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد لله رب العالمین۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ ج ۷ شمارہ ۷ ص ۲۷۹)

حکیم صاحب کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرزا سے نکاح نہیں ہوا تو مرزا صاحب کے لڑکے، لڑکے در لڑکے، لڑکے در لڑکے۔ لڑکے در لڑکے تا قیامت اور ادھر منکوحہ کی لڑکی در لڑکی، لڑکی در لڑکی، لڑکی در لڑکی، لڑکی در لڑکی، تا قیامت ان میں کبھی نہ کبھی رشتہ ضرور ہو جائیگا۔ واہ! کیا کہنے ہیں۔ بات تو خوب سوجھی۔

حکیم صاحب! آپ کی کوشش سے بات تو بن جاتی مگر اس کا کیا علاج ہو کہ مرزا صاحب، جن کی تصدیق کے لئے آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں، اس نکاح کو خاص اپنی علامت صداقت بتا رہے ہیں اور حضور سرور کائنات ﷺ فخر موجودات کے دستخط بھی اس علامت پر کرا چکے ہیں (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ۔ ص ۵۳) اس لئے وہ آپ کی چلنے نہیں دیں گے۔ رہی آپ کی عقیدت، سو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی عقیدت کا متزلزل نہ ہونا کونسا کمال ہے۔ قرآن مجید میں پہلے ہی پارے میں اس کی تصدیق ملتی ہے: ختم اللّٰہ علی قلو بھم۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب پر اس بارے میں اعتراض ہوا تو آپ نے اس کو اعتراض اور جواب کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ غور سے سنیئے!

اعتراض: مسماۃ محمدی بیگم کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی۔

الجواب۔ وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے لفظ یہ ہیں: فسیکفیکھم اللّٰہ و یردّھا الیك یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔

جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جائے۔ پس محمدی (بیگم) اقارب میں بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں ردّ کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئیگی۔ سوایسا ہی ہوگا۔ (الحکم قادیان ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص ۲)

خلیفہ صاحب آپ کی خلافت یہی فتویٰ دیتی ہے کہ اپنے رسول، ہاں اپنے مسیح موعود، ہاں مہدی مسعود اور کرشن گوپال جی کی تصریحات کے خلاف آپ تاویل کریں۔

حکیم صاحب علماء کا عام اصول ہے تاویل الکلام بما لا یرضی به قائله باطل (کسی کلام کی ایسی تاویل کرنی جو متکلم کے خلاف منشاء ہو، غلط ہے) فرمائیے آپ کی دیانت امانت یہی شہادت دیتی ہے کہ آپ مرزا صاحب کی پیش گوئی کی ان کے خلاف تاویل کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ پیش گوئی ایسی صاف ہے کہ زیادہ لکھنے سے ہمارا قلم رکتا ہے اس لئے ناظرین کے حوالے کرتے ہیں۔ ہاں اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کے متعلق جتنی کوششیں کیں شائد ہی کسی کام کے لئے کی ہوں۔ بہت سے خطوط متضمن ترغیب وترہیب مسماۃ کے وارثوں کو لکھے مگر افسوس کوئی بھی کارگر نہ ہوا۔ گو یہ پیش گوئی مرزا جی کے الفاظ میں غلط ہوئی تاہم وہ ایک معنی سے سچے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ عورتوں کو سوکن کے ساتھ جو رنج ہوتا ہے وہ طبعی ہے اس لئے غالباً نہیں بلکہ یقیناً یہ بات ہے کہ مرزا صاحب کی حرم محترم اپنی سوکن کے نہ آنے کے لئے دست بدعا ہوں گی۔ خدا نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ولایت گھر کی گھر میں رہی۔ خاوند نہیں تو بیوی ہی ولی سہی۔ مرزا جی کے دوستو! مرزا جی کی الہامی شکست کی باعث زیادہ تر ان کی حرم محترم ہیں کوئی اور نہیں۔

اس پیش گوئی کے متعلق جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں مرزا جی کی مساعی جمیلہ خاص طور قابل ذکر ہیں اس ضمن میں ہم چند خطوط ہم نقل کرتے ہیں جو مرزا صاحب نے خود اور دوسروں سے رشتہ داروں کو اس نکاح سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق لکھوا کر بھیجے تھے۔

(اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے قادیانی مکتوب بنام مرزا علی شیر بیگ، بنام والدہ عزت بی بی، بنام مرزا احمد بیگ، اور مکتوب زوجہ مرزا فضل احمد بطرف والدہ درج کئے جو اصلاً کلمہ فضل رحمانی مصنفہ قاضی فضل احمد میں بھی شائع ہوئے تھے۔ اس لئے ذیل میں یہ خطوط کلمہ فضل رحمانی سے براہ راست نقل کئے جا رہے ہیں۔ بہاء)

قادیانی خطوط بنام احمد بیگ وغیرہ

قاضی فضل احمد لکھتے ہیں: اس جگہ مرزا صاحب کے خاص دستخطی خطوط جو مجھے ایک دوست شیخ نظام الدین پنشنر راہوں کی معرفت مرزا علی شیر، سمدھی مرزا صاحب سے ملے ہیں درج کرتا ہوں جس سے مرزا صاحب کی مسیح موعودی اور نبوت بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ ان خطوں کے ملاحظہ سے ناظرین معلوم کرلیں گے کہ مرزا صاحب کیا ہیں۔ کوئی ادنی اور جاہل مسلمان بھی ایسا نہیں کرے گا اور نہ کرسکتا ہے۔ یاد رہے کہ احمد بیگ کی زوجہ مرزا قادیانی کی تایازاد ہمشیرہ ہے۔ مرزا علی شیر کی لڑکی عزت بی بی، فضل احمد پسر مرزا قادیانی کی زوجہ ہے۔ اب مرزا محمد حسن ساکن راہوں کے خط سے معلوم ہوا کہ باوجود بہت بہکانے کے بھی فضل احمد نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی اس لئے فضل احمد کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے الگ کر دیا۔

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپکی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے، تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں ۔ خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالی کا کام ہے، اگر میں اس کا ہونگا، تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا کیا میں چوہڑا، یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورانہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے ۔مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودہیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

مرزا صاحب بنام والدہ عزت بی بی

...والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہواس کو سمجھا دو۔اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاقنامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعداس کو وارث نہ سمجھا جائے۔اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سواس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔ راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا صاحب) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو تا کہ اس کو لے جائے۔

☆ قادیانی خطوط سے متعلق خطوط

مرزا قادیانی کے دست خطی خطوط اوران کے مضامین کی تصدیق سے متعلق خطوط اور مصنف کلمہ فضل رحمانی کا مذہبی خیال

بندہ مسکین محمد حسین عفی عنہ راہون۔۴۔اگست ۱۸۹۸ء

نحمدہ ونصلی۔حضور من السلام علیکم۔

ورود اعزاز نامہ سے مشرف وممتاز فرمایا۔اب اصل ماجراعرض کرتا ہوں۔جس روز بندہ نے حضور کی خدمت میں خط لکھا اس سے اگلے روز قادیان سے میرے حضرت کا فرمان فیض بنیان معہ ایک نقل بیعنامہ رجسٹری شدہ کے شرف صدور لایا جو بجنسہ ارسال حضور ہے۔

۲۔قادیانی نے اپنی جائیداد جدی میں سے ایک باغ اپنی منکوحہ کے نام رہن کر دیا ہے اور اس کے عوض اس سے زیور اور کرنسی نوٹ لئے ہیں چار ہزار کا زیور اور ایک ہزار کے نوٹ۔ہر ایک عقل مند سوچ سکتا ہے کہ یہ کام اس مرزا نے فقط اس غرض سے کیا ہے تا کہ دوسرے لڑکے جو پہلی بیوی سے ہیں محروم ہو جائیں۔بھلا خیال تو فرماویں کہ زیور اور نوٹ بیوی کہاں سے لائی۔آیا وہ اس کے والدین کی کمائی ہیں؟

دوسری، بعد لکھنے بیع نامہ کے مرزا صاحب نے وہ زیور کیا کیا؟ بیوی ہی کو دے دیا ہوگا۔یہ فقط ایک دھوکہ تھا۔حضور پر پہلے بھی روشن ہے کہ مرزا صاحب کے والد صاحب مرزا غلام مرتضی کے گھر میں ہمارے حضرت مرزا شیر علی کی حقیقی پھوپھی تھی۔اور علی ہذا القیاس مرزا غلام احمد کی بڑی بیوی بھی ہمارے حضرت کی حقیقی ہمشیرہ ہے جو عرصہ سے فوت ہوگئی ہے اور اس کے بطن سے دو بیٹے ہیں بڑے کا نام سلطان احمد ہے جو ملتان کے ضلع میں تحصیل شجاع آباد میں تحصیلدار ہے اور چھوٹے کا نام فضل احمد ہے جو حضرت صاحب کا داماد ہے۔مرزا غلام احمد کے ایک بھائی ان سے بڑے اور تھے جن کا نام غلام قادر تھا وہ بے اولاد تھے۔انہوں نے سلطان احمد فرزند کلاں مرزا صاحب کو اپنا متبنی کرلیا۔لہذا کل جائداد میں نصف مرزا غلام احمد اور نصف سلطان احمد حصہ دار ہوئے۔اب فضل احمد چھوٹا بیٹا مرزا کی جائیداد کا حسب حصہ حق دار ہے کیونکہ مرزا کی دوسری بیوی سے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام باغ رہن کیا گیا ہے شاید دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔اب فضل احمد کو اس جدی حصہ سے محروم کرنے کے لئے مرزا صاحب نے یہ حیلہ کیا ہے کہ باغ بیوی کے نام رہن کر دیا۔ باقی جائیداد کا کوئی اور بندوبست کرے گا۔ خیر حضور کو یاد ہو گا کہ مرزا کے دونوں خط خود علی شیر اور ان کی بیوی کے نام ہیں۔انہیں حضور نے پڑھا ہو گا :

کہ اگر فضل احمد نے میرے کہنے سے اپنی منکوحہ دختر مرزا شیر علی کو طلاق نہ دیا تو وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔

مرزا صاحب اسی امر میں ساعی رہے کہ میرے ہر دو بیٹے اور مرزا علی شیر اور ان کی زوجہ جو مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ تھیں اپنے بھائی سے لڑ بھڑ کر ناطہ پر راضی کریں تا کہ میرا الہام سچا ہو۔ مرزا صاحب علی شیر کی ہمشیرہ یعنی اپنی بڑی بیوی کو انہوں نے ناراض ہو کر الگ کر دیا ہوا تھا۔ کہ اس نے کچھ نمایاں کام نہ کیا وہ اپنے بیٹے سلطان احمد (کے ساتھ تھیں) چونکہ ان متعلقین نے مرزا صاحب کی کچھ بھی مدد نہ کی لہذا ان سب کو الگ کر دیا اور کھانا پینا گفتگو بالکل ترک کر دیا۔ بلکہ یہ لوگ مرزا صاحب کی الہامی جورو کے نکاح میں شریک ہوئے..اور اس کو مخبوط الحواس سمجھ کر جلدی اس امر میں کوشش کر کے اس کا نکاح موضع پٹی میں ایک لڑکے مسمی مرزا سلطان محمد سے کرا دیا۔اور مرزا صاحب اپنے ایک خط میں فرما چکے ہیں کہ :

اس نکاح کے شریک میرے دشمن ہونگے۔

افسوس مرزا صاحب کی عقل پر، الہامی بات اور بندوں پر مخالفت کے سبب غصہ

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خیر فضل احمد نے مرزا صاحب اپنے والد کی عدول حکمی کی کیونکہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا اسی لئے فضل احمد اور اور متعلقین سے قطع تعلق کر بیٹھے ہیں۔

لہذا بعد مفصل حال کے عرض ہے کہ نقل رہن نامہ رجسٹری شدہ ارسال حضور ہے اس کو بھی درج کتاب فرماویں۔حضرت صاحب نے یہ وثیقہ کی نقل حکم نامہ کے ساتھ بندہ کو بھیجی ہے اور بایں الفاظ لکھا ہے :

وثیقہ کا کاغذ بھیجا جاتا ہے اس کی نقل کر کے اپنے پاس رکھ لو اور اصل کاغذ کورٹ انسپکٹر (قاضی فضل احمد) صاحب کی خدمت میں بغرض اندراج کتاب بھیج دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باسمہ سبحانہ مخدوم مکرم بندہ حضرت مولانا صاحب السلام علیکم ..

آپ کا نوازش نامہ معہ دو کاپی کتاب کلمہ فضل رحمانی شرف صدور لایا اور مشکور فرمایا۔ جناب من !مرزائی گروہ کی معلومات سے صاف پایا جاتا ہے کہ انکو اپنے پیغمبر کے حالات اندرونی معلوم نہیں اسی لئے دھوکہ میں کتنی بڑی موٹی بات سے انکار کر دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بندہ خدا اگر فضل احمد ان کا کوئی بیٹا نہ ہو، تو مجھے اس کے بیٹے بنانے کی خواہ نخواہ کچھ ضرورت ہے۔ جو کچھ کہ خطوط مرزا قادیانی میں درج ہے اس میں ایک سر مو فرق نہیں۔ میں بھی باشندہ اسی ضلع کا ہوں مجھے خود اس کا علم ہے کہ مرزا سلطان احمد فرزند کلاں مرزا صاحب اور بندہ ایک ہی ماہ ستمبر ۱۸۷۷ء میں محکمہ پولیس گورداسپور میں ملازم ہوئے تھے اور اکٹھے قواعد پریڈ کرتے رہے اور وہ میرے نہایت دوست ہیں پھر محکمہ پولیس کو چھوڑ کر سول میں ملازم ہو گئے تھے۔ مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں حقیقی بھائی پہلی بیوی سے ہیں جس کو مرزا صاحب نے ناراض ہو کر الگ کر رکھا تھا۔ اب عرصہ دو ماہ سے ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرزا فضل احمد، مرزا صاحب قادیانی کا فرزند دل بند ہے جس نے باوجود سخت دھمکانے مرزا صاحب کے اور خوف دلانے محروم الارث کرنے کے اپنی بیوی کو جو مرزا شیر علی صاحب کی دختر ہے طلاق نہ دی جس کا نتیجہ مرزا صاحب نے حسب وعدہ خود یہ دکھلایا کہ ان کو محروم کرنے کے لئے اپنی جائیداد کو پانچ ہزار میں اپنی بیوی کے پاس رہن رکھ دیا جس کی نقل رجسٹری آپ کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہے۔ زیادہ طویل تحریر سے کچھ فائدہ نہیں۔

اب میں دو خط مرزا محمد حسین؟ ساکن راہوں ضلع جالندھر تلمیذ و مرید حضرت مرزا شیر علی سمدھی مرزا غلام احمد قادیانی آپ کی خدمت میں اس عریضہ کے ساتھ بھیجتا ہوں جس سے ایسی تسلی ہو جاوے گی کہ چون و چرا کرنے کی بھی نوبت نہ ہوگی۔ مجھے نہایت افسوس ہے اور ساتھ ہی تعجب ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائی لوگوں کے دماغ میں ایسی ضد بھر گئی ہے کہ جب کسی کو مخالف دیکھتے ہیں تو اس کو بھی دھمکی ایک سال کی پیش گوئی اس کی موت کی بابت دیتے ہیں۔ اس بات کو میں اپنی کتاب میں بھی درج کر چکا ہوں کہ مرزا صاحب نے کبھی یہ دعا نہ کی کہ میرے مخالف بقول ان کے راستہ پر آجائیں۔ جب غصہ میں آئے یہی پیش گوئی کی کہ وہ ۱۵ ماہ مرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،وہ ایک سال میں مرے گا۔مزہ تب تھا کہ مرزا صاحب کی دعا سے لیکھ رام مسلمان ہوتا۔پادری ہنری کلارک اسلام لاتا۔ ماسٹر مرلی دھر مسلمان ہوتے ۔عبداللہ آتھم ایمان قبول کرتے ۔مرزا امام الدین بیگ برادر کلاں مرزا برے نہ بنتے ۔مرزا صاحب کی اولاد بھی مرزا صاحب کو قبول کر لیتی قادیان کے لوگ بھی ایمان لے آتے ۔اتنی شورا شوری اور صرف ۳۱۳ مرید وہ بھی ڈھلمل یقین ۔مرزا صاحب کی الہامی جورو جس کا نکاح مرزا صاحب کے خدا نے آسمان پر کیا تھا،مرزا کے دیکھتے دیکھتے اوران کے خدا کی موجودگی میں دوسرے شخص مرزا سلطان محمد ساکن پٹی علاقہ لاہور کے گھر میں آباد شاداور صاحب اولاد نہ ہوتی ۔افسوس۔

میں نے اپنی کتاب میں مرزا صاحب کو کافر،کذاب،مخالف بزرگان اسلام،مسلمانوں کا دشمن،عبد الدینار وغیرہ وغیرہ خارج از اسلام لکھ دیا ہے۔میری کتاب کا پچھلا حصہ جس میں توہینات انبیاء،دعوی نبوت عقاید اعمال مرزا صاحب کے درج ہیں،صاف ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب بموجب اقوال خود کافر اور نائب دجال وغیرہ ہیں اور یہی میرا عقیدہ ہے اور ویسا ہی مرزا صاحب کو جانتا ہوں ۔ان کا دعوی مسیح موعود اور مہدی مسعود اور مجدد وغیرہ کا بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔پس جو مرزائی اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ فضل احمد مرزا صاحب کا کوئی بیٹا نہیں،وہ مرزا صاحب سے اس بات کا انکار لکھوا دے یا مرزا صاحب خود ان خطوط کا انکار کر کے اشتہار دیں کہ یہ خطوط جھوٹے اور جعلی ہیں اور پھر اپنی موت کے بارہ میں ایک سال یا جتنا مناسب سمجھیں ،اقرار شائع کریں اگر وہ سچے ہیں،مگر وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔آپ کی ان خطوط سے جو میں بھیجتا ہوں اور بھی تسلی ہووے گی اور مرزا صاحب اور مرزائی بخوبی نادم ہوں گے۔

مرزائی لوگوں کو شرم آنی چاہیے میں نے اپنا عقیدہ لکھ دیا ہے اور جو کتاب میں بدلائل لکھا ہے۔مرزا صاحب یا ان کے حوارین ایک دفعہ نہیں،بیس دفعہ پیش گوئی کرتے پھریں اور میعاد بھی لگا لیں ،بندہ ان گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا۔مرزا صاحب اپنی پیش گوئیوں سے عبداللہ آتھم کو تو مار چکے۔اپنی الہامی جورو کے خاوند کو مار چکے۔مرزا امام الدین کو مار چکے۔پادریوں،آریوں کو مار چکے۔اگر مرزا صاحب ایسا کر چکے ہیں،تو سچے ہیں ورنہ وہ ہی کذاب۔جب یہ حالت ہے تو مسلمانوں کو موت کی پیش گوئی کی دھمکی دینا ہیچ ہے۔پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ہی مارا ہوتا۔یا مولوی عبدالحق امرتسری کو فنا کیا ہوتا۔کیا شرم کی بات ہے،خدا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف کرنا چاہیے ۔

مخلص من! مرزائیوں کی ایسی ویسی باتوں پر امید ہے کہ آپ بالکل خیال نہ فرمائیں گے نہ فرمایا ہے ۔میں انشاءاللہ کبھی کوئی بات بلاتحقیق درج نہیں کرتا نہ کرونگا اور نہ کی ہے۔ مجھے مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں ہے،سوائے اس کے کہ انہوں نے تمام جہان کے بزرگوں، مولویوں اور انبیاؤں کو گالیاں دے کر عام مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔آپ جانتے ہی ہیں میں ملازم سرکار ہوں، مجھے کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا کیا ضرور ۔بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی اور اسلام کی حفاظت کی غرض سے کتاب لکھ دی ہے خدا جس کو ہدایت دیوے تمام دنیا ایک طرف مرزا صاحب ایک طرف .... نیازمند فضل احمد عفی عنہ از لودہانہ ۱۱ستمبر ۱۸۹۸ء

از بندہ مسکین محمد حسین راہون ۳۱مئی ۱۸۹۸ء

جناب من السلام علیکم : افتخار نامہ فیض شمامہ بدر کی طرح شرف ورود لایا۔ بندہ کے دل و جان کو سرفرازی سے سراپا روشن فرمایا۔شافی مطلق جل شانہ بحرمت رسول مقبول ﷺ آنخضور کو صحت کلی عطا فرماوے ۔آمین ثم آمین

ا۔ حضرت مرشد مرزا صاحب علی شیر دام فیوضہ قادیان ہی کے باشندے ہیں اور مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی ہیں ۔مرزا غلام مرتضی کے گھر میں ان کی حقیقی پھوپھی تھیں ۔غلام احمد کی پہلی بیوی میرے حضرت کی حقیقی ہمشیرہ ہیں جن کے بطن سے دو فرزند بڑا سلطان احمد اور چھوٹا فضل احمد ہے۔اول الذکر تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں تحصیل دار ہے اور فضل احمد کو مرزا صاحب علی شیر کی بیٹی بیاہی ہوئی ہے۔گو مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے فضل احمد کو ہر طرح چاپلوسی کی اور جائداد سے بے تعلق کر دینے کی دھمکی بھی دی مگر اس نے ہرگز طلاق دینا منظور نہ کیا۔اور وہ اپنے باپ کا سخت مخالف ہے اور اپنی بیوی سے ہر طرح راضی وخوشی ہے۔ بڑا بیٹا بھی مخالف ہے مرزا سے ۔ہاں مرزا صاحب نے اپنی بڑی بیوی ان دونوں کی والدہ کو اپنے سے علیحدہ کر دیا ہے اور مرزا صاحب علی شیر اپنے بھائی کے ہاں قادیان ہی میں رہتی ہے۔مرزا غلام احمد اور ہمارے حضرت کے مکان میں صرف ایک دیوار ہی ہے، بندہ خود قادیان جا کر دیکھ آیا ہے ایک طرف وہ رہتے ہیں ایک طرف وہ۔اور حضرت صاحب مرزا علی شیر کی ہمشیرہ کا نان نفقہ (سلطان محمد کرتا ہے؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ہمشیرہ ہمارے حضرت کے نکاح میں تھی جو کئی سال سے انتقال کر گئیں۔جن کی بیٹی کے بارے میں مرزا کا الہام ہے۔

۳۔شاید حضور نے ایک شخص خاکی شاہ باشندہ راہون کا ملاحظہ فرمایا ہوگا جو مرزا غلام احمد کے معتقد اور مرزا صاحب کے خلیفہ حکیم نورالدین صاحب کے قدم بقدم چلنے والا ہے۔وہ چند مہینے ہوئے راہوں میں آیا اور اس نے مرزا صاحب کے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونیکی بابت بڑی وعظ کی اور آ کر شہر والوں کے اعتقاد میں فرق ڈالا۔اس شخص کو بندہ نے مرزا کا سارا حال سنایا کہ مرزا کے دستخطی خطوط میرے حضرت کے پاس ہیں اور ہم تو اس کو بڑا مکار اور کذاب جانتے ہیں۔بندہ نے حضرت کی خدمت میں نیاز نامہ بطلب خطوط لکھا چونکہ حضرت عرصہ ڈیڑھ سال سے راہوں میں تشریف نہیں لائے تھے بندہ کی عرض پر مع ہر سہ خطوط تشریف لائے۔خاکی شاہ پہلے ہی چلتا ہوا۔راہوں میں یہ ہر سہ خطوط سب رؤساء کو دکھائے گئے جس سے مرزا کا مکروفریب اظہر من الشّمس ہوگیا، جب حضور کا فرمان طلبی ہر سہ خطوط کا صادر ہوا تھا اور معرفت چچا صاحب نظام الدین بندہ کو ملا تھا اس وقت میرے حضرت رڑکی مغلاں میں جو راہون سے چھ کوس کے فاصلہ پر تشریف لے گئے تھے۔آپ کے فرمان کو پڑھ کر بندہ خود جا کر ہر سہ خطوط بڑے اصرار سے لایا تھا۔وہ فرماتے تھے کہ کہیں گم نہ ہو جائیں۔آج کل وہی خاکی شاہ قادیان میں ہے۔حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خط جلدی راہوں سے میرے پاس روانہ کردو اس لئے بندہ نے حضور کی خدمت بابرکت میں عریضہ طلبی خطوط کا لکھا تھا۔شاید آنحضرت نے اسی خاکی شاہ کو دکھلانے ہوں گے۔آپ بلا اشتباہ ان خطوط کو مشتہر فرما دیں۔بندہ حضور کو یقین دلاتا ہے کہ حضرت مرزا علی شیر صاحب ہرگز اس پائے کے آدمی نہیں کہ حق کی مخالفت کریں۔حضرت حاجی محمود جالندھری نقشبندی کے خلیفہ ہیں اور اس وقت ان کی نظیر کا درویش باخدا کم ہوگا۔شائد حضور نے بھی جالندھر پولیس میں آنحضرت کی زیارت کی ہوگی۔جس وقت خط میں رڑکی سے لینے گیا تھا تو انہوں نے اس وقت بھی مجھے تاکیداً فرمایا تھا کہ یکھنا کہیں گم نہ ہو جائیں اور لدھیانہ سے واپس آنے کے بعد رجسٹری کرا کر ہمارے پاس بھیج دینا۔بندہ نے عرض کی کہ بہت خوب۔

۳۔لہٰذا اب اخیری عرض یہ ہے کہ ہر سہ خطوط یا تو بسبیل ڈاک یا کسی خاص معتبر کے ہاتھ لفافے میں بند کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ فرماویں۔اور کسی طرح کا شک وشبہ اپنے خیال مبارک میں نہ لاویں بندہ نے مفصل سب حال عرض کر دیا ہے۔اب بندہ کو بھی انشاء اللہ امید ہے کہ حضور کے کل شبہات دور ہو جاویں گے۔

از بندہ مسکین مرزا محمد حسین عفی عنہ۔

جامع فضائل وکمالات روحانی وایمانی حضرت مولانا مولوی صاحب وعلیکم السلام:

اشتہارات مرسلہ آنحضور معہ اعزاز نامہ پہنچے۔حضور نے اپنے اخلاق بزرگانہ وطبع کریمانہ سے اس قدر اس عاجز کو ممنون احسان فرمایا ہے جس کا بیان مالا کلام ہے.البتہ اللہ تعالی اس کے عوض میں اپنی رحمت کاملہ سے آنحضور پر رحمت فرماوے اور اپنی درگاہ عالیہ سے حضور کو اپنے خاصوں کے زمرہ میں منسلک فرماوے۔ آمین۔بحرمت سید عالم سرور بنی آدم ﷺ حضور کے اشفاق نامہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزائیاں بھائی صاحب فضل احمد کو مرزا غلام احمد کا بیٹا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور دختر مرشدنا حضرت مرزا علی شیر صاحب منکوحہ اخویم مرزا فضل احمد کو مرزا صاحب کی بہو ہونے سے بھی منکر ہیں یہ انکار ان حضرات کی لاعلمی پر دال ہے۔یہ احقر بھی حضور ہی کا فقرہ لکھتا ہے کہ افسوس ہے کہ مرزائیوں کو اپنے پیغمبر کے گھر کا حال بھی معلوم نہیں۔بندہ نے جو کچھ پہلے عریضوں میں حالات عرض کئے ہیں بوجہ ہم قوم ہونے کے یہ جس طرح معلوم ہیں اس میں ہرگز کچھ بھی غلطی نہیں ہے جو صاحب اس کو غلط کہیں انہیں ان معاملات سے بے خبری ہے۔کسی اور مرزا صاحب کے رشتہ دار سے اگر یہ امر دریافت کیا جاوے تو وہ بھی اسی طرح بیان کریں گے۔مرزا صاحب خود بھی فضل احمد کے بیٹا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے اگرچہ نکاح میں کوشش نہ کرنے کی وجہ سے اس سے ناراض ہیں۔مرزا صاحب سے ان کے معتقدین دریافت کر لیویں۔

مرزا سلطان احمد وفضل احمد کی والدہ یا دوسرے الفاظ میں ہمارے حضرت صاحب کی حقیقی ہمشیرہ کو مرزا صاحب نے طلاق تو نہیں دی مگر ان کو جب سے ان کی الہامی زوجہ کا نکاح سلطان محمد سکنہ پٹی سے ہوا، الگ کر چھوڑا تھا۔کسی قسم کا تعلق خرچ وغیرہ کا نہیں رکھا تھا۔مرزا سلطان احمد اپنے بیٹے کے مکان میں ان کی والدہ شریفہ آ گئی تھیں۔بالکل آمدورفت کلام باہمی بند رہی حتی کہ چند ماہ کا عرصہ ہوا اس مرحومہ نے اس جہان سے رحلت کی۔بندہ قادیان جا کر اخیر جنوری ۱۸۹۳ء میں یہ امر بچشم خود دیکھ آیا تھا اور وفات تک وہ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذر گئیں ۔کسی طرح سے مرزا صاحب نے ان سے صفائی نہیں کی بلکہ مجھے کامل امید ہے کہ ان کی تجہیز و تکفین میں بھی مرزا صاحب شریک نہیں ہوں گے کیونکہ اسی نکاح سے سب رشتہ داروں سے موصوف نے قطع تعلق کر دیا ہے ادھر مرزا صاحب حضرت خواجہ محمد علی شیر سے اور ادھر مرزا نظام الدین و کمال الدین سے (امام الدین پیر خاکروباں کے بھائی ہیں) رشتہ ناطہ مرگ شادی پر آمد و رفت بند ہے۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے پوری واقفیت سے لکھا ہے اور یہ عین ٹھیک ہے اس سے زیادہ اور کیا عرض کروں ۔

ایک بات بندہ پھر عرض کرے گا وہ کیا کہ مرزا صاحب اپنی بڑی بیوی صاحبہ کے جنازہ پر تشریف لے گئے ہیں یا نہیں اوپر کی سطروں میں بندہ نے اپنا قیاس ظاہر کیا ہے۔

دختر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے نکاح سے مرزا سلطان احمد صاحب تادم مرگ اپنی والدہ مرحومہ کے خرچ کے متکفل رہے اور مرزا صاحب نے انہیں کچھ مدد نہیں دی۔

خطوط کی نقل کے بعد شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ان خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا جی اپنی اغراض نفسانی کو پورا کرنے کے لئے بھی عموماً اسلام اور قرآن ہی کو پیش کیا کرتے تھے۔مگر چونکہ خدا اپنے دین کا آپ حامی ہے کسی ایسے ویسے الہامی وغیرہ کی حمایت پر اس کی امداد موقوف نہیں اس لئے ہمیشہ مرزا جی کو ناکامی ہوتی اور یہ بھی ایک معنی سے قطع الوتین ہے۔

قادیانی پیش گوئی بابت مولانا بٹالویؒ و رفقاءہ

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ اور ملا محمد بخشؒ مالک اخبار جعفر زٹلی لاہوریؒ اور مولوی ابوالحسن تبتیؒ کے متعلق پیشگوئی آتھم وغیرہ کی پیش گوئیوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس پیشگوئی سے مرزا جی اور ان کے مخالفوں کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ چنانچہ رسالہ راز حقیقت کی عبارت منقولہ سابق بتلا رہی ہے۔ ناظرین عبارت مذکور کو بغور پڑھیں اور دل سے فتویٰ حاصل کریں کہ اس پیش گوئی کا مفاد اور مدعا مرزا جی نے کیا بتلایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدازاں اشتہار مندرجہ ذیل پڑھیں۔ مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفرزٹلی اور ابوالحسن تبّتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۷ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر۔ اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا میرے مولی میرے منعم میری نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفرزٹلی اور تبّتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضربت علیھم الذلۃ کا مصداق کر۔ آمین ثمّ آمین

یہ دعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں الہام ہوا کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کرونگا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا (ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے) اور چند عربی الہام ہوئے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

انّ الّذین یصدّون عن سبیل اللّٰہ سینا لھم غضب من رّبّھم۔ ضرب اللّٰہ اشدّ من ضرب النّاس۔ انّما امرنا اذا اردنا شئیاً ان نقول لہ کن فیکون۔ اتعجب امری انّی مع العشّاق۔ انّی انا الرّحمن ذو المجد و العلی و یعض الظّالم علی یدیہ و یطرح بین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یدی ۔ جزاء سیّئۃ بمثلھا و ترھقھم ذلّہ ۔ ما لھم من اللّٰہ من عاصم ۔ فاصبر حتی یاتی اللّٰہ بامرہ انّ اللّٰہ مع الّذین اتقوا و الّذین ھم محسنون ۔ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے یعنی خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابوالحسن تبّتی دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام الٰہی کی بنا پر ہے اس لئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔ اس فیصلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اب اگر میں جھوٹا اور دجال اور ظالم ہوں تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق میں ہوگا اور اگر محمد حسین ظالم ہے تو فیصلہ میرے حق میں ہوگا۔ وہ خدا ہر ایک کا خدا ہے، جھوٹے کی کبھی تائید نہیں کرے گا (بے شک اس احکم الحاکمین نے ایسا ہی کیا الحمدللہ۔ ثناء اللہ)۔ اب آسانی سے یہ مقدمہ مباہلہ کے رنگ میں آ گیا۔ خدا تعالیٰ سچوں کو فتح بخشے۔ آمین۔

اب ہم ذیل میں شیخ محمد حسین کا وہ اشتہار لکھتے ہیں جو جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے نام پر شائع کیا گیا ہے تا خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے وقت دونوں اشتہارات کے پڑھنے سے طالب حق، عبرت اور نصیحت پکڑ سکیں اور عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ جو لوگ سچے کی ذلت کے لئے بدزبانی کر رہے ہیں اور منصوبے باندھ رہے ہیں خدا ان کو ذلیل کرے گا اور میعاد پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے تیرہ مہینے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور ۱۴ دسمبر ۱۸۹۸ء تک جو دن ہیں وہ توبہ اور رجوع کے لئے مہلت ہے، فقط۔

(قادیانی اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی، ج ۳ ص ۶۰ تا ۶۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ عبارت جس زور شور سے لکھی گئی ہے اس کا اندازہ کرانے کے لئے کسی مزید توضیح یا تشریح کی حاجت نہیں۔ عبارت مذکورہ اپنا مطلب صاف اظہار کر رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں پر خدا جانے کس قسم کا خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔ کیا ان کی گت ہوگی جو خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ کوئی بڑی ہی سخت آفت آنے والی تھی جس کی بابت مرزا جی نے رسالہ راز حقیقت میں تیرہ مہینوں تک بڑے صبر سے اپنے مریدوں کو آخری فیصلہ کے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور سخت تاکید کی تھی کہ اس فیصلہ کے منتظر رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ راز حقیقت میں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا تھا جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلے کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرے کے باہر ہے، اگر چہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔

(راز حقیقت۔ ص ۱۲؛ قادیانی خزائن ج ۱۴۔ ص ۱۵۳۔۱۵۴)

اس سے صاف سمجھ میں آتا تھا کہ ان تیرہ مہینوں کے بعد مرزا جی سے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ایسا کہ کسی دوست دشمن کو چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ وہ فیصلہ کیا ہوگا مثل فتح مکہ کے آخری فیصلہ ہوگا۔ مگر افسوس کہ یہ پیش گوئی بھی کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مصداق ہوئی۔ چنانچہ آج جنوری ۱۹۰۰ء (بوقت طبع اول الہامات مرزا) کو گذرے ہوئے پانچ سال ہونے کو ہیں مگر مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے ہر دو رفیق پیش گوئی زدہ برابر زندہ سلامت بلاکلفت مرزا جی کے سامنے موجود ہیں (بعد میں مولوی محمد حسین صاحب ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو انتقال کر گئے اور مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لقمہ اجل بن چکے تھے)۔ اس پیشگوئی کا بھی جو مرزا جی نے حشر کیا وہ بھی ناظرین کو سناتے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسا کوئی سوال نہ ہوگا جس کا جواب مرزا جی نے نہ دیا ہو، کیونکہ ممکن نہیں کہ مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموش رہیں۔ یہ تاویل تو نہ چلی کہ یہ تینوں صاحب دل میں ڈر گئے، صوم وصلوۃ کے پابند ہو گئے، ورنہ قسم کھائیں، کیونکہ مرزا جی کو یقین تھا کہ ان صاحبوں کے سامنے قسم کا نام لیا نہیں کہ یہ اپنی گرہ سے کچھ دے کر بھی سچی قسم اٹھالیں گے، ان کے مذہب میں تو آتھم کی طرح سچی قسم کا کھانا منع نہیں۔ اس لئے اس میں ایک اور ہی چال چلے کہ جس طرح مولوی محمد حسین نے میرے پر کفر کا فتوی لگوایا تھا اس پر بھی لگ گیا یہی میری پیش گوئی کا مدعا تھا اور بس۔ (دیکھو قادیانی اشتہارے جنوری ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۰۸-۱۱۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سن کر مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب نے ہتھیار رکھنے کے متعلق بعض افسروں سے تذکرہ کیا کہ میری بابت مرزا نے پیش گوئی کی ہے، مبادا لیکھ رام کی طرح میں بھی نہ مارا جاؤں، اس لئے بطور حفاظت خود اختیاری مجھے ہتھیار ملنے چاہییں۔ اس پر مرزا صاحب کی طلبی ہوئی کہ آ کر بتلاویں کہ کیوں ان سے حفظ امن کی ضمانت نہ لی جاوے۔ چنانچہ مقدمہ بڑے زور شور سے چلنے لگا۔ اس پر مرزا جی نے یہ تجویز نکالی کہ کسی صورت سے اس مقدمہ کو خفیف کیا جائے اور سرکار کے ذہن نشین کیا جائے کہ یہ پیش گوئی کوئی قتل وقتال کی نہیں جیسی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے سمجھی ہے، بلکہ زبانی ذلت ورسوائی ہے۔

اس پر بعد مشورہ حاشیہ برداران یہ تجویز ٹھہری کہ ایک آدمی ناواقف علماء سے یہ فتوی حاصل کرے کہ حضرت مہدی کے منکر کا کیا حکم ہے۔ چنانچہ وہ شخص بڑی ہوشیاری یا مکاری سے علماء کی خدمت میں گیا اور ہر ایک کے سامنے مرزا کی مذمت کرتا اور یہ ظاہر کرتا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔ قادیانی کے مرید وہاں بھی ہو گئے ہیں ان کی ہدایت کے لئے علماء کا فتوی ضروری ہے۔ اس پر علماء نے جو مناسب تھا، لکھا۔ پس مرزا جی نے اسے شائع کر دیا اور بجائے اپنے پر لگانے کے مولوی محمد حسین صاحب پر لگا دیا کہ اس نے بھی اشاعۃ السنہ کے کسی پرچے میں مہدی معہود کا انکار کیا ہے۔ پس جس طرح اس نے مجھ پر فتوی لگوایا تھا اسی طرح اس پر لگا یا۔ میری پیش گوئی کا صرف اتنا ہی مفہوم تھا۔

یہ ہے مرزا جی کی کوشش اور سعی جس سے اپنی پیش گوئیوں کو سچا کیا کرتے ہیں۔ افسوس کہ دنیا میں ابھی تک سمجھدار لوگ موجود ہیں اور وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یہ فتوی (اگر ہم مان بھی لیں کہ مولوی صاحب پر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اس کے مصداق ہیں) ہی آپ کی تیرہ ماہہ پیش گوئی کا مطلب تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جس طرح آپ سے علمائے اسلام اور اہل اسلام بلکہ جملہ انام متنفر ہیں، اسی طرح مولوی صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں سے کیوں ان کو نفرت نہیں، بلکہ ان کے ساتھ ان کا خلا ملا ہے کہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو مولوی صاحب موصوف ہی کی کوشش اور لحاظ سے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی احمداللہ صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر امرتسری کی بقیہ کدورت بھی جو آپ ہی کے طفیل سے بحکم و لتذ هبن الشحناء پیدا ہو چکی تھی بالکل جاتی رہی اور پھر مثل سابق شیر وشکر ہو گئے (یہ ایک حدیث صحیح کی طرف اشارہ ہے جو مسلم شریف کی روایت سے مشکوۃ میں بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں و لتذ هبن الشحناء و التّباغض و التّحا سد و لید عو ن الی المال فلا یقبله احد ۔یعنی مسیح موعود کے آنے پر یہ آثار مرتب ہوں گے کہ باہمی رنجشیں اور کینے اور حسد کی عادتیں بالکل جاتی رہیں گی اور مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ لوگ مال کے لئے بلائے جائیں گے مگر کوئی قبول نہ کرے گا۔ مرزا جی کی مسیحیت پر ان سب کی نقیض صادق ہے۔اور تو اور مسلمانوں ہی میں ان کی طفیل بجائے حسد اور کینہ اٹھنے کے وہ تباغض پیدا ہوا ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھائی سے بھائی جدا ہے۔ایک ساتھ نماز نہیں پڑھتا۔ مال کی ایسی کثرت ہے کہ خود مسیح موعود بھی ہمیشہ امتیوں ہی کے دست نگر رہتے ہیں۔ گو یہ عذر کریں کہ ہم قومی کاموں کے لئے لیتے ہیں تاہم اس میں تو شک نہیں کہ لیتے ہیں۔ عام طور پر مسلمانوں کے تمول کی جو حالت ہے وہ عیاں راچہ بیان۔شائد مرزا جی یہ جواب دیں کہ

تھہدستاں قسمت راچہ سود از رہبر کامل ۔ کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

یا مال سے مراد بھی معنوی برکات بتلا دیں، تو پھر آپ کی برکات میں تو کسی کو شبہ ہی نہیں۔ ثناءاللہ)۔ پس جس طرح ہم آتھم والی پیش گوئی کی بحث میں ثابت کر آئے ہیں اور آپ سے بھی بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۸ دستخط کرائے ہیں کہ انتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم یعنی لوازم کے عدم سے ملزوم کا عدم ہوتا ہے۔تو پھر اس پیش گوئی کے کذب میں کیا شبہ ہے؟ اگر کہو کہ مولوی محمد حسین صاحب نے منافقانہ اپنا خیال ان سے چھپایا ہے اس لئے علماء اس سے متنفر نہیں ہوئے تو سچ پوچھو تو مولوی محمد حسین صاحب آپ کے الہام کنندہ سے دانائی میں بڑھ گئے کہ یہ تو کامیاب ہو گئے اور وہ نہ ہوا کہ ذلت کی پیش گوئی کر چکا، جو مولوی صاحب کی (بقول آپ کے) ایک ادنی تدبیر سے ملیا میٹ ہو گئی۔ علاوہ اس کے مرزا جی نے اپنے حاشیہ پر اپنی مراد بھی بتلائی ہوئی ہے جس کو ہم نے نقل کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔

(قادیانی اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی ج ۳ ص ۶۱)

مرزا جی کی یہ تشریح صاف بتلا رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب پر جب وہ عذاب تیرہ ماہہ نازل ہوگا تو وہ ان تحریروں پر نادم اور شرمندہ ہونگے جو انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف لکھی ہیں اور انہیں پر ہاتھ کاٹیں گے مگر افسوس کہ تیرہ ماہ تک تو کیا، آج تک بھی مولوی صاحب موصوف جیسے کچھ ان تحریروں پر نادم ہیں سب کو معلوم۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے اشاعۃ السنہ میں بدستور اپنا خیال مرزا صاحب کی نسبت ایسا ہی بتلایا ہے جیسا کہ وہ سابق میں بتلایا کرتے تھے یا جس کا وہ حق دار ہے۔

مرزا جی بھی چونکہ اصل میں دانا ہیں وہ جانتے ہیں کہ میری ایسی ویسی باتوں پر گو احمق تو لٹو ہو رہیں گے اور سبحان اللّٰہ آمنّا و صدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین کہیں گے مگر آخر جہان داناؤں سے خالی نہیں اس لئے وہ اس فکر میں سوچتے رہتے ہیں چنانچہ انہوں نے سوچا کہ فتوی کی بابت جو کاروائی ہم نے بصد کوشش کی ہے اور مولوی محمد حسین کو اس پیش گوئی کا مصداق بنایا یہ تو ایک معمولی سی بات ہے جو کوئی جاہل سے جاہل بھی نہ کہے گا، خاص کر اس وجہ سے کہ جن علماء نے ہمارے فریب اور دھوکے سے مولوی محمد حسین صاحب پر فتوی لگایا ہے انہی کے نزدیک مولوی صاحب موصوف کی وہ عزت ہے کہ باوجودیکہ وہ اپنے کاموں میں ہمیشہ مستغنی ہیں اور کبھی کسی کو کسی کام میں جو ان سے متعلق ہو چندہ وغیرہ کی زبانی ترغیب بھی نہیں دیا کرتے، انہوں نے بھی مولوی صاحب کے مقدمے میں از خود محض ہمدردی سے امراء کے مکانوں پر جا کر چندہ لیا اور اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اس لئے مرزا جی نے سوچ بچار کر چند ایک اور ذلتوں کی فہرست تیار کی۔

۱۔ اس (مولوی صاحب) نے میرے ایک الہام پر اعتراض کیا کہ عجبت کا صلہ لام نہیں آتا۔ یعنی عجبت لہ کلام صحیح نہیں حالانکہ فصحاء کے کلام میں آتا ہے۔ اس سے اس کی علمی بے عزتی ہوئی۔

۲۔ یہ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مقدمہ ہمارے حق میں کیا اور اس کو سخت وسست کہا بلکہ اس سے عہد لیا کہ آئندہ مجھے دجال، کادیانی، کافر وغیرہ نہ کہے گا، جس سے اس کی تمام کوشش مجھ کو برا کہنے اور کہلانے کی خاک میں مل گئی اور اس نے اپنے فتوے کو منسوخ کر دیا یعنی اب وہ میرے حق میں کفر کا فتوی نہ دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میرے حق میں انگریزی لفظ ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھا۔ یہ اس کی بے عزتی کا موجب ہے۔

۴۔ یہ کہ محمد حسین بٹالوی کو زمین ملی۔ زمیندار ہوگیا۔ یہ بھی ذلت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

(دیکھو قادیانی اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی ج ۳ ص ۱۹۶۔۲۱۵)

ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کی پیش گوئیاں اور یہ ہیں ان کے الہام اور یہ ہیں ان کے دعاوی اور رسالت۔ کیا کہنے ہیں؟ ہمیں تو شرم آتی ہے کہ ہم ان کے متعلق کیا لکھیں کیونکہ ہمارے خیال میں تو ان کے دعوے ہی ان کی تکذیب کو کافی ہیں بشرطیکہ کسی میں عقل سلیم اور فہم مستقیم ہو۔ دیکھئے ۷ جنوری ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں جب کہ مقدمہ دائر تھا تخفیف الزام کے لئے یا سرکار کو دھوکہ دینے اور عام رائے کو اس طرف پھیرنے کے لئے ایک فتوی شائع کرا دیا کہ مولوی محمد حسین صاحب پر میری پیشگوئی پوری ہوگئی جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ بھلا اگر ۷ جنوری سے پہلے آپ کی پیش گوئی پوری ہو چکی تھی تو بعد کے واقعات کو اس میں کیوں داخل کرتے ہو؟ لام کے انکار والی بات کا کوئی ثبوت ہی نہیں۔ باقی امور نمبر ا و ۲ تو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کے دن جس روز فیصلہ ہوا تھا ظاہر ہوئے تھے جو جنوری سے ڈیڑھ مہینہ بعد کا واقعہ ہے اور عطیہ زمین تو مدت بعد ہوا، پھر ان کو پیش گوئی کا مصداق بنانا، جس کا صدق ان سے پہلے مدتوں ہو چکا ہے، کیا ہماری تصدیق نہیں کہ مرزا جی کو خود اپنی ہی تقریر میں جو سراسر ملمع سازی سے طیار ہوتی ہے شبہات رہتے ہیں۔ نہیں بلکہ دل سے اس کو جھوٹ اور قابل ردّ جانتے ہیں۔ آخر وہ دانا صاحب تجربہ ہیں کیوں نہ سمجھیں۔

یہ تو ان نمبروں پر مجملاً گفتگو تھی۔ مفصلاً یہ ہے کہ نمبر اول تو بے ثبوت ہے۔ ہمیں معلوم نہیں مولوی صاحب نے کب اور کس پیرایہ میں اعتراض کیا۔ مرزا جی اور مرزائی پارٹی کے حوالہ جات ہمارے نزدیک بالخصوص اپنی تائید کے متعلق بحکم اصول حدیث معتبر نہیں۔ نہ ہی مرزا جی نے مولوی صاحب کی کسی تحریر کا حوالہ دیا ہے۔ طبع ثانی کے وقت ہم نے چاہا کہ ابھی تو مولانا ابوسعید محمد حسین زندہ ہیں اگر ان کی زندگی میں فیصلہ نہ ہوا تو کب ہوگا۔ اس خیال سے ایک خط ان کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو چک نمبر ۱۲۳ ضلع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھنگ سے جواب دیا جو درج ذیل ہے:

السلام علیکم۔مرزا جھوٹ لکھتا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ عجب کا صلہ کبھی لام نہیں آتا۔حدیث مشکوۃ عجبنا له یسئله و یصدقه مجھے بھول نہیں گئی۔میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید میں عجب کا صلہ من آیا ہے قالوا اتعجبین من امر اللّٰه ۔ ابوسعید

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا جی کہیے آپ کی اصطلاح میں مجدد اور مسیح کے لئے ایمان داری اور راست بیانی بھی شرط ہے یا نہیں۔علاوہ اس کے اگر یہ صحیح ہے کہ کسی لفظ کا صلہ سمجھنے میں عالم کی ذلت ہے، ایسی کہ وہ کسی الہام کی زد میں آجاتا ہے تو آپ کی کس قدر ذلت ہوئی ہوگی جب اشاعۃ السنہ میں آپ کی عربی کی غلطیوں کی ایک طویل فہرست چھپی تھی جس کا جواب آج تک آپ سے نہیں ہوسکا۔اسی رسالہ میں ہم نے آپ کی ایسی الہامی عبارت نقل کی ہے کہ عالم تو عالم کوئی نحو میر پڑھتا ہوا طالب علم بھی ایسی غلطی نہ کرے گا۔ ستّہ کی تمیز مفرد لکھ کر ستّہ سنته الہام بتلایا ہے۔پھر ایک جگہ نہیں بلکہ کئی موقع پر (مرزا جی عربی دانی کے گھمنڈ میں ہمیشہ اعداد کی تمیز لکھنے میں غلطی کرتے ہیں۔مواہب الرحمٰن، جس کی وجہ سے مرزا جی پر فوجداری استغاثہ ہے، کے صفحہ ۱۲۹ پر لکھتے ہیں: و ارانی ان العدوّ اعد لذلك ثلاثه حماة لتوهین و اعنات یہاں ثلاثہ کی تمیز منصوب لکھ ماری۔ پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔ رئیت کانی احضرت محاکمه (ودیدم کہ گویا من درعدالتے حاضر شدم) یعنی میں کچہری میں حاضر کیا گیا حالانکہ کچہری کو محاکمہ نہیں محکمہ کہنا چاہیے تھا۔پھر لکھتے ہیں: فی جریدة یسمّی الحکم، و فی جریدة اخری یسمّی البدر۔ جب کہ تسمی بالحکم، اور بالبدر چاہیے۔ علی ہذا القیاس۔یہ اس صفحہ کی غلطیاں ہیں جس پر فوجداری استغاثہ ہے۔ ثناءاللہ) علاوہ اس کے آپ کے اعجازی قصیدہ میں بیسیوں غلطیاں (جو آگے آتی ہیں) ہونے سے بھی آپ کا معجزہ بدستور اور آپ کے اعجازی دم خم بحال، مگر مولوی محمد حسین صاحب کو عجب کا صلہ معلوم نہ ہونے سے (حالانکہ قصہ بھی غلط ہے) ایسی ذلت پہنچی کہ خدا کی پناہ۔

دوسری بات کے متعلق ہم کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ میں کس کی ذلت ہوئی۔مطبوعہ فیصلہ ہمارے سامنے ہے اس کی کل دفعات ہم نقل کرتے ہیں ناظرین اندازہ لگالیں گے کہ یہ فیصلہ کس کے حق میں مفید ہوا۔وھو ہذا

ا۔میں (مرزا) ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کرونگا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہوخواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ موردعتاب الٰہی ہوگا۔

۲۔ ...میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد ودرخواست) کرنے سے بھی اجتناب کرونگا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہوخواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ موردعتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۳۔ ...میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہوخواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا موردعتاب الٰہی ہوگا۔

۴۔ ...میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی ذلت کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال کافر کاذب بطالوی نہیں لکھونگا۔ میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا ان کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کرونگا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

۵۔ ...میں اس بات سے بھی پرہیز کرونگا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کیلئے بلاؤں کہ وہ خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تا کہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں ان کو یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت پیش گوئی کرنے کے لئے بلاؤنگا

۶۔ جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دونگا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ ۱ تا ۶ میں اقرار کیا ہے۔

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس بات کا خارجی ثبوت، کہ اس فیصلہ نے مرزا جی کا قافیہ کہاں تک تنگ کیا ہے، لینا ہو تو مرزا جی کی تحریر ہی سے لے لیجئے۔ مرزا جی کا ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس ہے جس سے ان کی بے بسی ایسی نمایاں ہے کہ کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

مجھے بارہا خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔ میں اس وقت کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کومقابلہ کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں۔

(قادیانی اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۴ ۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۸۱)

یہ عبارت بآواز بلند اپنا مدعا اور مطلب بتلا رہی ہے اور صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس مقدمہ سے ایسا رعب چھایا ہے کہ خدا سے استمداد کرتے ہوئے فانتصر (میری مدد کر) بھی نہیں کہہ سکتے۔ باوجود اس کے پھر بھی ڈرتے ہیں کہ گورنمنٹ خلاف عہدی سے باز پرس نہ کرے، تو اس کے دفعیہ کو کہتے ہیں کہ میں کسی کو مقابلہ پر نہیں بلاتا۔ انذاری پیش گوئیاں چھن گئیں، نبوت کی ٹانگ ٹوٹ گئی، ابھی تک کہے جاتے ہیں کہ اس مقدمہ سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوئی کہ اس کا فتوی کفر منسوخ ہو گیا۔ یہ بھی غلط، فتوی منسوخ نہیں ہوا، صرف مباحثہ میں ایسے الفاظ دجال کا فر وغیرہ بولنے سے دونوں فریق کو روکا گیا۔ کسی سائل یا مستفتی کے جواب میں فتوی دینے اور اپنی مجلس میں تمہاری نسبت رائے ظاہر کرنے سے ہرگز منع نہیں کیا گیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۹ بابت ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۷ پر صاف صاف لفظوں میں آپ کے اس زعم باطل کو رد کر دیا ہے۔ ہم بلا کمی بیشی مولوی صاحب موصوف کے الفاظ کو نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :

مرزا نے اپنے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں مضمون غلط اور خلاف واقع مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوی کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا، منسوخ کر دیا۔ اور اسی بنا پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین کے منشاء کے برخلاف ہوا جس کا جواب ۱۰۴ میں گذر چکا ہے۔ ہم کو مرزا سے بحث وخطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افتراء کیا اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ خاکسار، بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں، مرزا کو اس کے عقاید باطلہ مخالف اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا اور اس کے حق میں وہی فتوی دیتا ہے جس کو جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ فیصلہ مقدمہ اور دستخط اقرار نامہ کے بعد مجھ سے مولوی برکت علی صاحب منصف اجنالہ ضلع امرت سر نے سید حیدر حسین قانون گو تحصیل مذکورہ کے سامنے امرت سر لاہور کی ریل گاڑی میں مرزا کی نسبت فتوی پوچھا تو خاکسار نے وہی فتوی دیا۔ مرزا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص مرید یا حواری یعقوب علی تراب اڈیٹر اخبار الحکم نے بٹالہ کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوی پوچھا تو میں نے وہی فتوی دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوی لکھ دو گے؟ میں نے کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔ الغرض اپنے فتوی یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا اور نہ ہی منسوخ کیا اور نہ ہی اس دفعہ چہارم اقرار نامہ کا یہ منشاء ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابل استعمال نہ کرنے کا دونوں فریق نے وعدہ واقرار نامہ کیا ہے اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشاء ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا سے دھوکہ نہ کھائیں۔

کہیے مرزا جی! کیا ابھی کچھ کسر ہے؟ سچ ہے اذا لم تستحی فا صنع ما شئت۔

نمبر سوم کا جواب ہم کیا دیں۔ ہاں یاد آیا کہ مولوی صاحب اگر انگریزی ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھنے سے ایسے ذلیل ہوئے کہ آپ کی پیش گوئی کے مصداق بن گئے تو کیا حال ہے ان الہامیوں کا جن کو انگریزی میں الہام ہوں اور کتاب کے چھپنے تک بے ترجمہ ہی لکھ دیں اور عذر یہ کریں کہ اس وقت یہاں کوئی مترجم نہیں اس لئے بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے۔ (دیکھو براہین احمدیہ جلد چہارم ص۵۵۶ حاشیہ: خزائن ج۱ص۶۶۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: نمبر چہارم کی بابت تو ہم آپ کو داد دیتے ہیں۔ واقعی زمین داری ایسی ہی ذلت ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ جب ہی تو آپ نے اپنی جائیداد غیر منقولہ اپنی چہیتی بیوی کے پاس مبلغ پانچ ہزار پر گروی کردی ہے لیکن جس روز ان کو خبر ہوگئی کہ کہ زمین داری کی ذلت مرزا جی نے دانستہ میرے گلے مڑھ دی ہے تو وہ آپ کو سنائے گی:

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر خدانخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

ہم چاہتے ہیں کہ مرزا جی سے درخواست کریں کہ ہمارے لئے بھی ایسی پیش گوئی کا انتظام کریں جس کا نتیجہ ایسی ذلت ہو جو مولوی محمد حسین کو زمین ملنے سے ہوئی۔ مگر یاد آیا کہ گورنمنٹ نے شائد اسی خوف سے کہ اتنی زمین کہاں سے آئے گی جو مرزا جی کی پیش گوئیوں کے پورا کرنے کو کافی ہو سکے، انہوں نے تو ہمیشہ کسی نہ کسی کو پیش گوئی کا ہدف بنائے ہی رکھنا ہے مبادا کہیں زمین کے نہ ہونے سے کوئی پیشگوئی غلط ہو جاوے، ایسی پیش گوئیاں کرنے ہی سے ان کو بند کردیا۔

ہاں مرزا جی نے جو حدیث پیش کی ہے اس کا مطلب بتلانے کو جی نہیں چاہتا تھا بلکہ اسی ذخیرہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو رکھنا چاہتے تھے جو مرزا جی کی حدیث دانی اور فہم معانی کا ہم نے جمع کیا ہوا ہے۔ مگر ناظرین کی اطلاع کے لئے بتلانا ضروری ہے یہ حدیث جس کے مضمون کی طرف مرزا جی نے اشارہ کر کے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بوجہ زمین دار ہو جانے کے ذلیل ہو گئے فاتح قوم کے حال سے متعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو فاتح قوم یعنی بادشاہ ہو کر زمینداری کی طرف جھک جاوے اور ملک داری سے غافل ہو جائے اور اسی پر کفایت اور قناعت کرلے تو وہ ذلیل ہو جاوے گی یعنی اس کی حکومت اور سلطنت چند دنوں میں ہاتھ سے نکل جائے گی (صدق رسول اللّٰہ فداہ روحی) اسی اصول اور حکمت کی وجہ سے حضرت عمرؓ عربی سپائیوں کو ایک چپہ بھر زمین بھی نہ دیتے تھے، بلکہ آج کل بھی فاتح قوموں کا یہی اصول ہے۔ ورنہ ایسی زمین داری جیسی کہ مولوی محمد حسین صاحب کراتے ہیں اس قسم کی تو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام خود کرتے اور کراتے رہے۔ خیبر کی زمین تو تمام اسی طریق پر دی گئی تھی۔ مرزا جی! مجدد کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے؟

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ہاں یاد آیا کہ یہ پیش گوئی تین اشخاص کے متعلق تھی جن میں سے صرف مولوی محمد حسین صاحب ہی کامیاب اور فائز المرام ہوئے مگر دو صاحب ملا محمد بخش اور مولوی ابوالحسن تبّتی ہنوز باقی ہیں۔ سو ان کی نسبت بھی مرزا جی نے ہمیں منتظر نہیں رکھا چنانچہ فرماتے ہیں:

ان (مولوی ابوالحسن تبّتی اور ملا محمد بخش لاہور) کی عزت اور ذلت دونوں طفیلی ہیں۔

(قادیانی اشتہار ۷ادسمبر ۱۸۹۹ء ص ۱۴)۔

چلو چھٹی ہوئی۔ بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں کہ ہاں ملّاں مذکور کے حق میں پیش گوئی کے صدق پر مرزا جی نے ایک دلیل بھی دی ہے جو قابل بیان ہے فرماتے ہیں:

وہ (ملا محمد بخش) جو گندی گالیوں سے کسی طرح باز نہیں آتا تھا اگر ذلت کی موت اس پر وارد نہیں ہوئی تو اب کیوں نہیں نکالتا گالیاں۔ (اشتہار مذکور ص ۷۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۲۰۳)

یہاں ہم ملّاں مذکور سے اپنی ایک مراسلت نقل کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا محمد بخش صاحب ۔السلام علیکم ۔آپ کی نسبت ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ آپ ذلت اور خواری کی وجہ سے اس کے مقابلہ سے باز آ گئے ہیں یا دسمبر سے پہلے آ گئے تھے۔آپ حلفیہ بتلا دیں کہ یہ ٹھیک ہے؟

اس کا جواب یہ ہے:

جناب مولانا صاحب وعلیکم السلام۔

مرزا بالکل جھوٹ بکتا ہے۔ مجھے اس کے مقابلہ میں کبھی ذلت اور خواری نہیں پہنچی بلکہ دن بدن خدا کے فضل سے عزت ہوتی رہی۔اوراس کی پیش گوئیوں کو ہمیشہ جھوٹی اور شیطانی احتلام سمجھتا رہا۔میں اس سے ہزار روپیہ بھی نہیں لیتا، وہ آتھم کو کہہ رہا تھا۔ وہ اب بھی اگر چاہے میں قسم کھا سکتا ہوں، اس کے شیطان ہونے پر، پھر چاہے وہ ایک سال دس سال کی بھی پیش گوئی جما دے۔ میرے مضمون اس کی پیش گوئی کے بعد ۱۷ دسمبر تک مفصلہ ذیل تاریخوں میں بعنوان ذیل نکلتے رہے:

۹ دسمبر ۱۸۹۸ء، ۱۲ دسمبر ۱۸۹۸ء، ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء ،۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء ۔ ۳ ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء مباہلہ کے پانچ اشتہار ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کو بعنوان مرزا کا ذب اور ہم، ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو بعنوان مسیح کاذب کے ساتھ دو باتیں، ۲۵ جون ۱۸۹۹ء کو بعنوان کادیان کا جھوٹا مسیح ،یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان الحکم کی غلط فہمی۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان عجیب جواب۔

بندہ ملا محمد بخش از لاہور یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ مولوی ابوالحسن تبّتی بھی بخیریت اپنے وطن موضع کیرس ملک تبت (بلتستان) میں (بوقت تحریر یعنی ۱۹۰۰ء میں) زندہ سلامت ہیں۔ سردی کی وجہ سے کبھی نزلہ زکام ہوا ہو تو انکار نہیں ہوسکتا۔

اس پیش گوئی کے متعلق حکیم نورالدین صاحب سے کچھ نہ بن سکا بجز اس کے کہ محض طوالت دینے کو اس پیش گوئی کے متعلق مرزا صاحب کی بڑی لمبی چوڑی تحریرات درج کر کے ناحق طول دیا۔ ہاں! ایک بات پر بڑا زور دیا کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد حسین صاحب کی اولاد نالائق ہے جس سے ان کو سخت تکلیف ہے یہی ذلت ہے۔

(آئینہ حق نما۔ص ۲۳۶)۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایک ایسا شخص جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ جو لوگ اس کی اس اصلاح پر روڑا اٹکاتے ہیں ان کے حق میں وہ ایک عام پیش گوئی کرتا ہے، جس کے نتیجہ کے لئے وہ تمام اپنے پرائے کو انتظار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر انجام کار یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اس بڑی پیش گوئی کا جس کو اس مصلح نے تمام دنیا کے مقابلہ میں شائع کیا تھا عدم، وجود برابر ہوتا ہے۔ آہ! کیسا شرم بلکہ حسرت کا مقام ہے۔ ان لوگوں کے حق میں جو حسب مثال ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، ایسے سہارے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ایک طرف پیش گوئی کے الفاظ دیکھیں دوسری طرف اس کے انجام کو دیکھیں تو دونوں میں کوئی مناسبت ہی نہیں معلوم ہوتی۔

ہاں آپ نے بطور فخر یہ خوب کہا ہے کہ:

مسیح موعود (مرزا) کی جماعت میں حسد اور بغض نہیں۔ (ص ۲۳۴۔ایضاً)

حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب خود لکھتے ہیں کہ میری جماعت بہت بری اور بڑی بداخلاق ہے چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہے:

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ اور نکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں پر نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسموں پر نفسانی بخشیں ہوتی ہیں (اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۱ ص ۴۴۱)

مرزا صاحب کا یہ افسوس ناک کلام سن کر مرزائیوں کے حق میں ایک پرانی مثال یاد آتی ہے۔ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔ مرزا سے بیعت کر کے دنیا میں نکو بھی بنے اور فائدہ بھی کچھ نہ ہوا۔

پیش گوئی متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ

شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اب ہم اپنے ناظرین کو مرزا جی کی ایک بیش بہاء پیش گوئی پر بھی مطلع کرتے ہیں۔ یہ پیش گوئی اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں ہے جس کی میعاد تین سال ہے۔ ابتداء اس کی جنوری ۱۹۰۰ء سے ہے اور انتہاء اس کی اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ مرزا جی میں مرزا جی کے مخالفوں میں کسی بیّن آسمانی نشان سے فیصلہ ہوگا جو پہلے نہ ہوا ہو۔

الہامات مرزا طبع اول کے وقت چونکہ اس پیش گوئی کی میعاد ایک سال باقی تھی اس لئے اس وقت تو ہم نے ناظرین کی خدمت میں صرف انتظار کی درخواست کی تھی مگر آج اس طبع (سوم) کے وقت چونکہ میعاد ختم ہو چکی ہے اس لئے اس پیش گوئی کی بھی جانچ کر کے ناظرین کو اصلیت پر مطلع کرتے ہیں کیونکہ یہ پیش گوئی ان امہات اخبار غیبیہ سے ہے جن پر مرزا جی نے اپنے صدق کا مدار رکھ کر مخلوق کو انتظار کرنے کا حکم دیا ہوا ہے۔ یہ پیش گوئی ایک دعا کے طور پر بڑے دو ورقوں میں مرقوم ہے جس کا اصل مطلب یہ مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

اے میرے مولا قادر خدا اب مجھے راہ بتلا (آمین)...اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر کہ اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

(قادیانی اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۷۵، ۱۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویہ دعائیہ الفاظ ہیں مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۸۸ پر اس دعا کو پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے جس کی قبولیت قطعی نہیں اس لئے کہ ایک تو مرزا جی کی دعا ہے، کسی معمولی آدمی نہیں۔ مرزا جی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں۔

مجھے بار بار خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں سنوں گا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں جب مجھے اشتہار مذکور ملا، میں آسمان کی طرف ہر روز تاکتا ہی رہتا کہ دیکھیں مرزا جی اور ان کے مخالفوں کے فیصلہ کے لئے کیا نشان ظاہر ہوتا ہے جس کے دیکھنے کے بعد لوگوں کو ان کی نسبت جو خیالات ہو رہے ہیں رفع دفع ہو جائیں گے کیونکہ یہ نشان کوئی معمولی نشان نہیں تھا بلکہ ایک عظیم الشان نشان تھا جس کو سلطان کہتے ہیں جس کی بابت خود مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

سلطان، عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں کہ جو اپنی قبولیت کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ (قادیانی اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پس جو تعریف مرزا جی نے سلطان کی، کی ہے وہی مرزا جی کے اس مطلوبہ نشان کی ہے جس کے نہ ہونے پر آپ فیصلہ دیتے ہیں کہ:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہوئی تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۷۷۔۱۷۸)

افسوس مرزا جی نے ناحق ہمیں تین سال تک انتظار میں رکھا۔ دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھیں بھی پتھرا گئیں، کان بھی سن ہو گئے، مگر کوئی آواز ہمارے کانوں تک نہ آئی کہ فلاں ایسا نشان ظاہر ہوا ہے جس سے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جی اوران کے مخالفوں کا فیصلہ ہوگیا۔ ہم نے کتاب ہذا طبع اول کے وقت بوجہ بے خبری کے چند ایک نشان پیش کئے تھے یعنی امیر صاحب والی کابل کی وفات، یا پریسیڈنٹ امریکہ کی موت یا ملکہ معظّمہ قیصر ہند کا انتقال، یا بیگم صاحبہ بھوپال کی رحلت۔ مگر افسوس کہ مرزا جی کی پارلیمنٹ الہامیہ نے ان میں سے کسی ایک نشان کو قبول نہ فرمایا بلکہ ایک نئے نشان کی نشان دہی کی فکر میں لگ کر اس پیش گوئی کو بھی سابقہ پیش گوئیوں کی طرح، کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق بنایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

دس ہزار روپیہ کا اشتہار۔ یہ اشتہار خدا تعالی کے اس نشان کے اظہار کے لئے شائع کیا جاتا ہے جو اور نشانوں کی طرح ایک پیش گوئی کو پورا کرے گا یعنی یہ بھی وہ نشان ہے جس کی نسبت وعدہ تھا کہ وہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ظہور میں آجائے گا۔ اور اس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار اس بات کے لئے بطور گواہ کے ہے کہ اپنے دعوی کی سچائی کے لئے کس زور سے اور کس قدر صرفِ مال سے مخالفین کو متنبہ کیا گیا ہے۔

(اعجاز احمدی مصنفہ قادیانی۔ ص ۸۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ ص ۲۰۲)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موضع مد ضلع امرتسر میں مرزائیوں نے شور وشغب کیا تو ان لوگوں نے لاہور ایک آدمی بھیجا کہ وہاں سے کسی عالم کو لاؤ کہ ان سے مباحثہ کریں۔ اہالی لاہور کے مشورہ سے، قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند، ایک تار آیا اور صبح ہوتے ہی جھٹ سے ایک آدمی پہنچا کہ چلئے ورنہ گاؤں کا گاؤں بلکہ اطراف کے لوگ بھی سب کے سب گمراہ ہوجائیں گے۔ خاکسار چارو ناچار موضع مذکور میں پہنچا، اور مباحثہ ہوا ۔ خیر اس مباحثہ کی روداد تو شحنہ ہند مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء میں اہالی دہ مذکور نے شائع کرادی، مگر مرزا جی کو ان کے فرستادوں نے ایسا کچھ ڈرایا اور اپنی ذلت کا حال سنایا کہ مرزا جی تو آپے سے باہر ہوگئے اور جھٹ سے ایک رسالہ اعجاز احمدی نصف اردو نصف عربی نظم لکھ کر خاکسار کے نام مبلغ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا کہ اگر مولوی ثناء اللہ امرت سری اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو عربی نظم، جیسا میں نے بنایا ہے، پانچ روز میں بنا دے تو میں دس ہزار روپیہ ان کو انعام دونگا۔ اور اس قصیدے کا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا یعنی یہ قصیدہ ایسا فصیح وبلیغ ہے کہ جیسا قرآن آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے، یہ میرا معجزہ ہے۔ اس قصیدے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے اس قسم کے قصیدہ کے لکھنے سے عاجز رہنے سے میری وہ پیش گوئی جو سہ سالہ میعاد کی میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کی ہوئی ہے پوری ہو جائے گی گویا یہی وہ نشان ہے جس کی بابت مرزا نے خدا سے اتنے بڑے بڑے دانت پیس کر سوال کئے تھے۔

مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناءاللہ امرتسری نے موضع مدّ میں بآواز بلند کہا تھا کہ ہم کتاب اعجاز المسیح کو معجزہ نہیں کہہ سکتے اور میں اس طرح کی کتاب بنا سکتا ہوں۔ اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر مخالف مقابلہ کر سکیں اور اسی مقررہ مدت میں اسی طرح کی کتاب بنا سکیں تو پھر وہ معجزہ کیسا ہوا...٦ نومبر ١٩٠٢ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں...اور ٧ نومبر کو میں ایک گواہی کے لئے منشی نصیر الدین صاحب منصف عدالت بٹالہ کی کچہری میں گیا۔ شائد میں نے ایک یا دو شعر راہ میں بنائے مگر ٨ نومبر ١٩٠٢ء کو قصیدہ پوری توجہ سے شروع کیا اور پانچ دن تک قصیدہ اور اردو مضمون ختم کر لیا...یہ تمام مدت قصیدہ پر ہی خرچ نہیں ہوئی بلکہ اس اردو مضمون پر بھی خرچ ہوئی جو اس قصیدہ کے ساتھ شامل ہے اور وہ دونوں بہیئت مجموعی خدا تعالی طرف سے ایک نشان ہیں اور مقابلہ کے لئے اور دس ہزار روپیہ انعام پانے کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ جو شخص بالمقابل لکھے وہ ساتھ ہی اس اردو کا ردّ بھی لکھے...میرا حق ہے کہ جس قدر خارق عادت وقت میں یہ اردو عبارت اور قصیدہ تیار ہو گئے ہیں میں اسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا ان لوگوں سے مطالبہ کروں جو ان تحریرات کو انسان کا افتراء خیال کرتے ہیں اور معجزہ قرار نہیں دیتے۔ اور میں خدا تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کی ہے اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر ایک بات کا جواب ہو، کوئی بات رہ نہ جائے، اور اسی قدر قصیدہ جو اسی تعداد کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو، اسی مدت مقررہ میں چھاپ کر شائع کر دیں تو میں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دونگا۔ میری طرف سے یہ اقرار صحیح شرعی ہے..چاہیے کہ میرے قصیدہ کی طرح ہر ایک بیت کے نیچے اردو ترجمہ لکھیں اور منجملہ شرائط کے اس کو بھی ایک شرط سمجھ لیں..انشاءاللہ ١٦ نومبر ١٩٠٢ء کی صبح کو میں یہ رسالہ اعجاز احمدی مولوی ثناءاللہ کے پاس بھیج دونگا۔ (اعجاز احمدی۔ص ٨٨۔٩٠؛ خزائن جلد ١٩ ص ٢٠٢۔٢٠٤)

اب اس کے متعلق میری کاروائی بھی سنیئے۔ میں نے ٢١ نومبر ١٩٠٢ء کو ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹ نومبر کے پیسہ اخبار لاہور میں چھپا تھا کہ آپ پہلے ایک مجلس میں اس قصیدے اعجازیہ کو ان غلطیوں سے جو میں پیش کروں صاف کر دیں تو پھر میں آپ سے زانو بزانو بیٹھ کر عربی نویسی کرونگا۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ گھر سے تمام زور لگا کر ایک مضمون اچھی خاصی مدت میں لکھیں اور مخاطب کو جسے آپ کی مہلت کا کوئی علم نہیں محدود وقت لا پابند کریں اگر واقعی آپ خدا کی طرف سے ہیں اور جدھر آپ کا منہ ہے ادھر ہی خدا کا منہ ہے (جیسا کہ آپ کا دعوی ہے) تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ میدان میں آ کر طبع آزمائی نہ کریں بلکہ بقول حکیم سلطان محمود ساکن راولپنڈی بنایا:

کیوں آڑ کیا جورو کا چرخہ ــــ نکل! دیکھیں تری ہم شعر خوانی

حرام سرائے ہی سے گولہ باری کریں۔ اس کا جواب باصواب آج تک نہ آتا کہ ہاں ہم میدان میں آنے کو تیار ہیں چونکہ میں اس اشتہار میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر آپ مجلس میں اغلاط نہ سنیں گے تو میں اپنے رسالہ میں ان کا ذکر کر دونگا اس لئے آج میں اس وعدے کا ایفا کرتا ہوں۔

آپ تو اس کا نام قصیدہ اعجازیہ رکھتے ہیں جس کے یہ معنی ہونے چاہییں کہ فصاحت و بلاغت کے ایسے اعلی مرتبہ پر ہے کہ کوئی شخص اس جیسا لکھ نہیں سکتا مگر غور سے دیکھا جاوے تو خود آپ کو بھی اس اعجاز کا یقین نہیں۔ بھلا اگر یقین ہوتا تو پانچ روز کی مدت کی قید کیوں لگاتے؟ کیا قرآن شریف کے اظہار اعجاز کے لئے بھی کوئی تحدید ہے۔ کسی آیت تحدی میں کفار مخاطبین سے کہا گیا ہے کہ اتنے دنوں یا اتنے مہینوں میں مثل لاؤ گے تو مقابلہ سمجھا جائے گا اور اگر اتنے دنوں سے زائد ایام گذرے تو نہیں۔

(اعجاز احمدی صفحہ اخیر ، قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۲۰۵)

پھر طرفہ یہ کہ صرف پانچ روز کی تصنیف کے قلمی مضمون سے جو مصنف کی اصل لیاقت کا معیار ہے کوئی شخص مرزا کو جیت نہیں سکتا بلکہ اس معجز نمائی میں لکڑی اور لوہے کو بھی دخل ہے کہ وہ مضمون کو چھاپ کر کتاب تیار کر کے حضرت کی خدمت میں پہنچاوے جس سے یہ مراد ہے کہ نہ کسی مولوی صاحب کے ہاں مرزا جی کی طرح پریس اور منشی گھر کے ہونگے اور نہ کوئی آپ سے مبلغات (وہ بھی روحانی اور معنوی) لے سکے گا۔ کیا ہی معجزہ ہے کہ پریس مین کے کام کو بھی معجزہ کا جزو بنایا جاتا ہے۔ تا کہ اگر کسی صاحب میں ذاتی لیاقت وقابلیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو بھی تو بوجہ اس کے کہ اس کے پاس پریس کا انتظام ایسا نہیں کہ قادیانی پریس کی طرح صرف مرزا جی کا کام کرتا ہو، تو بس اس کی لیاقت بھی ملیا میٹ اور ضائع اور برباد ہے۔ وہ بھی مرزا جی کو مسیح موعود مان لے کیونکہ اس کے پاس پریس نہیں اور مرزا جی کے پاس پریس ایک نہیں دو تین ہیں۔ ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کی بھول بھلیاں جن سے بہت کم لوگ واقف ہو سکتے ہیں۔ خیر ہمیں اس سے بحث نہیں ہم تو آپ کو جو آپ ہیں واقعی سچے دل سے مانتے ہیں۔ اب ہم آپ کے اعجازی قصیدہ کا عجز بتلاتے ہیں، آپ کے قصیدہ میں ہر قسم کی غلطیاں ہیں صرفی نحوی عروضی وغیرہ

آپ کے قصیدہ کا مجری (حرکت روی) ضمہ ہے چنانچہ پہلا شعر آپ کا یہ ہے

ایا ارض مدٍ قد دفاكِ مدمّر وا رداك ضلّيل و اغراك موغر

حالانکہ مندرجہ ذیل اشعار میں اقواء لازم آتا ہے یعنی اخیر کی حرکت بجائے ضمہ کے کسرہ ہو جاتی ہے ۔اور اقواء سخت عیب ہے۔ محیط الدائرہ میں ہے:

ان تغير المجرى الى حركة قريبة كما اذا ابدلت الضمّة كسرة و الكسرة ضمّة فهو عيب فى القافية يسمّى اقواء (ص ۱۰۶)۔

اور عروض المفتاح میں ہے:

عيب اختلاف الوصل و يسمّى مثل منزلو مع منزلى اقواء ومثل منزلاً مع منزلو و منزلى اصرافاً و هو اعيب (یعنی اقواء اور اصراف، اشعار میں عیب ہے)

اب سنئیے مرزا صاحب کے اشعار میں اقواء

دعوه ليبتهلن لموت مزوّر
مضل فلم يسكت و لم يتحسر
ايا محسنى بالحمق و الجهل و الرّغا
رويدك لا تبطل صنِعج و احذر
و ان كنت قد ساءتك امر خلافتى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسل المرسلی ما ساء قلبك واحصر
سئمنا تكاليف التطاول من عدا
تمادت ليالی الجور يا ربّی انصر
و جئناك كالموتی فاحيی امورنا
نخرّ امامك كالمساكين فاغفر
تعال حبيبی انت روحی و راحتی
و ان كنت قد آنست ذنبی فستِر
بفضلك انا قد عصمنا من العدا
و انّ جمالك قاتلی فأتِ و انظر
و فرّج كروبی يا الهی و نجّنی
و مزّق خصيمی يا نصيری و عفّر
و ان كان لا يسطيع ابطال آيتی
فقل خذ مزامير الضلالة و ازمر
اذا نحن بارزنا فاين حسينكم
و ان كنت تحمده فاعلن و اخبر
رمو كل صخرٍ كان فی اذيالهم
بغيظٍ فلم اقلق و لم اتحيّر
فاوصيك يا رِدف الحسين ابا الوفا
انِب و اتق اللّه المحاسب و احذر
الا تتقی الرحمن عند تصنّع
و من كان اتقی لا اباك يحذر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوافیت مجمع لدّهم و قتلهم
بضربٍ و لم اکسل و لم اتحسّر
امکفرِ مهلاً بعض ھذا التهکّم
و خف قهر ربٍ قال لا تقف فاحذر
فان تبغنیی فی حلقة السِلم تلفنی
و ان تطلبنی فی المیادین احضر
و ارسلنی ربّی لاصلاح خلقه
فیا صاح لا تنطق ھویً و تصبّر
و کنت امرءًا ابغی الخمول من الصبا
متی یاتنی من زائرین اصعّر
فاخرجنی من حجرتی حکم مالکی
فقمت و لم اعرِض و لم اتعذر
و انّی لاخبارٍ مقام و موقف
لدی شان فرقان عظیم معزّر
و لست بشوّاقٍ الی مجمع العدا
و لکن متی یستحضر القوم احضر
الا انّ حسن الناس فی حسن خلقهم
و من یقصد التحقیر خبثاً یحقّر
شعرنا مآل المفسدین و من یعش
الی برهةٍ من بعد ذلك یشعر
فتب و اتّق القهار ربك یا علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ان کنت قد ازمعت حربی فاحضر

اریناك آیاتٍ فلا عذر بعدھا

و ان خلتھا تخفی علی الناس تظھر

اردتّ بمدٍ ذِلّتی فرأیتھا

و من لا یؤقِّر صادقاً لا یؤقّر

و انی لعمر اللّہ لست بجائر

و ان کنت تاتی بالصواب فادبر

و ھذا العھد قد تقرر بیننا

بمدٍ فلم ننکث و لم نتغیّر

مرزا جی! ان اشعار کے مجری کا اعراب ہم نے آپ ہی کا لگایا ہوا لکھا ہے۔ عموماً آپ نے رفع لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقواء کی قوت سے آپ بھی دبتے اور خوف کھاتے ہیں مگر آپ کا رفع لکھا ہوا اگر صحیح سمجھا جاوے تو صرفی اور نحوی قاعدہ کے خلاف ہوتا ہے۔ مذہبی امور میں تو آپ اپنا حکم ہونا بتلایا کرتے ہیں اور دعوی کیا کرتے ہیں کہ جو حدیث میرے دعوی کے خلاف ہو وہ غلط ہے مگر صرفی اور نحوی اصول میں تو حکم یا موجد نہیں کہ جو حکم چاہیں لگائیں۔

اس عیب کے علاوہ مندرجہ ذیل اشعار میں اصراف لازم آتا ہے جو اس سے بھی سخت عیب ہے جس کی بابت محیط الدائرہ میں ہے:

ان تغیر المجری الی حرکۃ بعیدۃ کما اذا ابدل ضمّۃ فتحۃ او بالعکس فھو عیب فی القافیۃ یسمّی اصرافاً و اسرافاً۔(ص ۱۱۰)

عروض المفتاح میں ہے و ھو اعیب (کما مر آنفاً)۔ پس سنو

دعوا حبّ دنیاکم و حبّ تعصّبٍ و من یشرب الصھباء یصبح مسکّر

کیونکہ مسکر بوجہ خبر ہونے یصبح کے منصوب ہے حالانکہ قصیدے کا مجری مرفوع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ان کان شأن الامر ارفع عندکم   فاین بھذا الوقت من شان جولر

کیونکہ جولر بوجہ شان کے مفعول بہ ہونے کے منصوب چاہیے اور مجری رفع ہے

و سبّوا و آذونی بانواع سبّھم   و سمّونِ دجّالًا و سمّونِ ابتر

ابتر بوجہ مفعول ثانی ہونے سمّوا کے منصوب چاہیے جو مجری کے خلاف ہے۔

و ان حیات الغافلین لذلّۃ   فسل قلبہ زاد الصفا او تکدّر

تکدر ماضی مبنی بر فتح ہے جو مجری کے خلاف ہے

و قد کان صحف قبلہ مثل خادج   فجاء لتکمیل الوری لیغزّر

لیغزر، لام کے، ؟ بعد ان ناصبہ مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا جو مجری کے خلاف ہے

و کیف عصوا و اللّٰہ لم یدر سرّھا   و کان سنا برقی من الشّمس اظھر

اظھر بوجہ خبر ہونے کان کے منصوب چاہیے

و کم من عدوّ کان من اکبر العداء   فلمّا اتانی صاغِراً صرت اصغر

اصغر بوجہ خبر ہونے صرت کے منصوب چاہیے جو مجری کے مخالف ہے

اکان حسین افضل الرسل کلّھم   اکان شفیع الانبیاء و موثر

مو ثر بوجہ معطوف ہونے شفیع کے کان کی خبر منصوب ہے۔

اتزعم ان رسولنا سیّد الوری   علی زعم شانِئِہ توفی ابتر

ابتر بوجہ حال ہونے تو فی کی ضمیر کے منصوب ہے آپ نے مرفوع بنایا ہے

ا آخیث ذئباً عایثاً او اباالوفا   او افیت مداً او رئیت امرتسر

امر تسر بوجہ مفعول بہ یا حسب ترجمہ مصنف مفعول فیہ ہونے منصوب ہے۔ نیز ہمزہ سے ثقل آتا ہے گرانا جائز نہیں کیونکہ قطعی ہے۔

و صبّت علی راس النبی مصیبۃ   ودقّوا علیہ من السیوف المغفر

المغفر بوجہ مفعول بہ ہونے دقوا کے منصوب ہے آپ نے مرفوع بنایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کنت اذا خیّر ت للبحث و الوغا سطوت علینا شاتما لتوقر

لتؤقر بوجہ مقدر ہونے ان ناصبہ کے منصوب چاہیے جو مجری کے خلاف ہے

ففکر بجهدك خمس عشرة ليلةّ و ناد حسيناً او ظفر او اصغر

ا صغر بوجہ معطوف ہونے کے مفعول بہ کے منصوب ہے

رميت لاغتالن وما كنت رامياً و لكن رماه اللّه ربى ليظهر

لیظهر بوجہ ان مقدرہ کے منصوب ہے

اقواء اور اصراف گو بعض شعرا کے کلاموں میں آئے ہیں مگر ناقدین نے ان کو معیوب گنا ہے چنانچہ عبارات کتب عروض اوپر گذر چکی ہیں۔

علاوہ اس کے مندرجہ ذیل اشعار میں سقم معنوی بھی ہیں:

فسل ايّها القارى اخاك ابا الوفا لما يخدع الحمقى و قد جاء منذر

عام مخاطب کو جس میں اپنی جماعت کے افراد ناقصہ اور کاملہ بھی داخل ہیں ابوالوفاء کا بھائی یعنی مثیل بنایا ہے۔ ابوالوفا کو خدع سے موصوف کیا ہے حالانکہ ایھا القا ری بحیثیت عموم کے خدع سے موصوف نہیں ہوسکتا۔

و ان قضاء اللّه ما يخطئى الفتى له خافيات لا يراها مفكّر

لا یرا ھا کا فاعل مفکر کو بنایا ہے حالانکہ مفکر کا کام رؤیت نہیں بلکہ فکر ہے اور افعال قلوب سے کہیں تو دوسرا مفعول ندارد ہے جو ضروری ہے۔

و لو ان قومى آنسونى كطالب۔دعوت ليعطوا عين عقل و بصِّروا

و بصِّروا کا عطف دعوت پر مراد نہیں اور یعطوا پر صحیح نہیں

ايا عابد الحسنين اياك و اللظى و مالك تختارا لسعير و تشعرو

و تشعر پر واؤ غلط ہے کیونکہ مضارع حال ہو تو صرف ضمیر سے آتا ہے۔ کافیہ میں ہے:

و المضارع المثبت بالضّمير و حده

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تختار پرعطف مرادنہیں۔ کما لا یخفی

فقلت لك الويلات يا ارض جولر لعنتِ بملعون فانتِ تدمّر

انت ضمیر مونث مخاطب ہے اور تدمر صیغہ مذکر مخاطب ہے اور اگر تدمرین ہو تو نہ وزن درست رہے گا نہ قافیہ بے عیب۔ حقیقت میں یہ پیر گولڑہ (جن کی اس شعر میں ہجو کی گئی ہے) کی گویا کرامت ہے۔

فياتي من الله العليم معلّم۔و يهدى الى اسرارها و يفسّر

اسرا ھا میں ضمیر مونث اللہ جل شانہ کی طرف پھیر دی ہے۔

و ان كان هذا الشرك فى الدين جائزاً فبا للغو رسل الله فى الناس بعثروا

یہ شعر بعینہ اور ہو بہو صفحہ ۸۰ کا گیارھواں شعر ہے۔

نرى بركاتٍ نزّلوها من السماء لنا كا للواقح و الكلا م ينضّر

نزّلو ھا میں ضمیر فاعل کا مرجع پہلے مذکور نہیں۔

بتلایئے جس چھوٹے سے قصیدے میں سرسری نظر سے اتنی غلطیاں لفظی اور معنوی ہوں وہ بھی اس قابل ہوسکتا ہے کہ اعجازیہ کا معزز لقب پاسکے اور اس کو بے مثل کہا جاوے۔ ہاں اگر بے مثل کے معنی یہ ہیں کہ اس جیسا غلط کلام اور قصیدہ دنیا بھر میں کوئی نہیں تو ہمیں بھی مسلّم ہے۔

علاوہ اس کے ہم نے مانا کہ مرزاجی کا یہ قصیدہ ایسا معجزہ ہے کہ اس کے مقابلہ سے کل دنیا (پانچ روز میں بنانے سے) عاجز ہے تو یہ معجزہ تو ان کو (بقول مرزاجی) اس تین سالہ میعاد سے پہلے کا حاصل ہے۔ ۱۳۱۱ھ سے آپ مختلف تصنیفات کو بطور معجزہ بتلاتے آئے ہیں۔ رسالہ نور الحق، کرامات الصادقین، سرالخلافہ وغیرہ رسائل شاہد عدل ہیں۔ نیز ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کے پیسہ اخبار میں آپ نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ

عرصہ دس سال سے میرا دعوی عربی میں اعجاز نمائی کا ہے۔

پھر جو نشان اور معجزہ اس پیش گوئی سے سات سال پہلے کا آپ کو حاصل ہے اسی کو اتنے دانت پیس کر خدا سے طلب کرنا تحصیل حاصل نہیں تو کیا ہے؟

ادھر ہمارے مکرم دوست مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علی گڈھ نے پیسہ اخبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء میں مرزا جی کے نام اعلان دیا تھا جو درج ذیل ہے:

مخدوم و مکرم بندہ۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون مرزا صاحب کا دیکھنے میں آیا۔ مرزا صاحب اپنی معمولی چالا کی سے اس میں بھی باز نہ آئے یعنی میعاد قصیدہ عربی لکھنے والے کو صرف بیس دن کی مہلت دیتے ہیں۔ اور پیسہ اخبار ہفتہ وار میں مضمون شائع کرایا ہے جو ۱۶ نومبر کا لکھا ہوا ۲۲ نومبر کو شائع ہوا۔ ناظرین کے پاس پہنچنے کے واسطے بھی کچھ عرصہ چاہیے۔ پھر اشعار کا بنانا بھی ایک وقت چاہتا ہے لیجئے وقت ختم اور مرزا صاحب کے داؤ پیچ کی جیت رہی۔ ہمیشہ مرزا صاحب جب کسی انعام کا اشتہار دیتے ہیں تو اس میں وہ سب پہلو پہلے سے سوچ لیتے ہیں کہ ایک کوڑی گرہ سے نہ جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ خود مرزا صاحب کو بھی اپنے دعاوی کی غلطی کا پورا یقین اور اپنی ہار کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔ اسی واسطے دور از کار شرائط پیش کیا کرتے ہیں مرزا صاحب جو ہر ایک امر میں پیغمبروں کی حرص کرنا چاہتے ہیں افسوس ہے کہ اس معاملے میں نکمی قوۃ لگا کر خود اپنی کمزوری اور مہمل گوئی کا اقرار کرتے ہیں۔

قرآن شریف کی جن آیات میں اس کا مثل طلب کیا گیا ہے نہ کوئی تاریخ اس کے واسطے معین کی گئی ہے نہ اشخاص خاص کو نامزد کیا گیا ہے بلکہ قیامت تک کے واسطے ہر ایک شخص سے جو چاہے قرآن کی مثل ایک چھوٹی سی سورت لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے حالانکہ قرآن شریف جو نثر میں ہے اس کی چھوٹی سورت پیسہ اخبار کی ایک یا ڈیڑھ سطر کے برابر ہوگی۔ اور بظاہر اسباب کلام نثر بہ نسبت نظم کے سہل ہوتا ہے۔ اور مطالبہ ان لوگوں سے کیا گیا جو کہ فصیح عربی بولتے تھے بخلاف ہمارے مرزا صاحب کے جو کہ چند اردو بولنے والے صاحبوں سے ایک عربی کا نظم قصیدہ طلب فرماتے ہیں اور اس کے واسطے بھی ایک قلیل مدت کی قید لگاتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے علماء میں بہت کم ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی شعر اردو یا عربی نظم کیا ہو۔ زیادہ مدت دینے میں خوف محسوس کرتے ہیں کہ کہیں میرے اعجاز کا تارو پود شکستہ نہ ہو جائے، ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

پھر تماشا یہ کہ وہ عربی قصیدہ چھاپ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ پیسہ اخبار میں شائع تک نہ کیا تا کہ ناظرین کو موقع طبع آزمائی کا ملتا۔ اس پر یہ فیاضی ہے کہ تمام علمائے ہند کو اذن عام دیا جاتا ہے کہ آپس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کر کے اس کا جواب لکھیں حالانکہ ان لوگوں کی نگاہ سے ہنوز قصیدہ ہی نہیں گذرا۔

اب میں بذریعہ تحریر ہذا مرزا صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ فوراً قصیدہ مذکور میرے نام ارسال فرماویں یا اخبار میں شائع فرماویں اور اپنے اعجاز کے زمانہ کو ذراسی وسعت بخشیں۔ جس دن وہ قصیدہ میرے پاس پہنچے گا، اس سے بیس دن کے اندر انشاء اللہ تعالی اس سے بہتر جواب آپ کی خدمت میں حاضر کیا جائے گا۔ (پیسہ اخبار لاہور۔۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب فوراً راقم مضمون کو کتاب مذکور بھیج دیتے مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے آج تک نہیں بھیجی۔

علاوہ اس کے اس نشان کی تعریف میں تو یہ بھی داخل ہے کہ وہ آسمانی نشان ہوگا جو انسانی ہاتھوں سے بالا ہو۔ حالانکہ اس قصیدہ کے لکھنے میں انسان کے ہاتھوں کو دخل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ سے بموجب الہام (مندرجہ دافع البلاء) انت منّی بمنزلة اولادی (یعنی خدا فرماتا ہے کہ تو اے مرزا میری اولاد کے رتبہ پر ہے) انسانیت ہی مسلوب ہو تو ہمارا بھی صاد ہے۔

واعظ شہر کہ مردم ملکش خوانند قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

ورنہ بظاہر تو آپ انسان ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ان معقول وجوہ کا جب تک آپ جواب نہ دیں گے اس کتاب کو اس نشان سہ سالہ کا مصداق نہیں بنا سکتے۔

چونکہ تمام ملک نے دیکھ لیا کہ ان تین سال کی مدت میں آپ کی تائید اور تصدیق میں کوئی آسمانی نشان ظاہر نہیں ہوا پس ہمارا حق ہے کہ ہم آپ ہی کے فرمودہ پر ایمان رکھیں جو آپ نے درصورت نہ ظاہر ہونے آسمانی نشان کے اپنے حق میں فرمایا ہے جو شروع میں نقل ہو چکا جس کو ہم بغرض تشفی اپنے ناظرین کے دوبارہ لکھ کر اپنے بھی دستخط کئے دیتے ہیں۔ سنئیے فرماتے ہیں:

میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اشتہار مرزا۔۵نومبر ۱۸۹۹ء ص ۱۳)

پس ہمارا ابھی اسی پر صاد ہے اور آپ کو واقعی اس فیصلہ میں حکم مان کر آپ کے فیصلہ کو بسر و چشم رکھتے ہیں آ منّا و صد قنا فاکتبنا مع الشّا ھد ین

(طبع ششم میں اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ نے قاضی ظفرالدین مرحوم کے قصیدہ رائیہ طبع اخبار اہل حدیث جنوری۔ مارچ ۱۹۰۷ء سے انتخاب نقل کیا ہے۔ ہمیں اب اخبار اہل حدیث امرتسر کے مطلوبہ شمارے مل گئے ہیں، لیکن کاغذ وطباعت پرانی ہونے کے باعث الفاظ اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے۔ تاہم جیسا کچھ وہ اشعار پڑھے جا سکے ہیں انہیں ہم متفرقات میں یکجا نقل کر رہے ہیں۔ اور اہل علم سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب ان کی تصحیح میں ہماری مدد فرمانا پسند کریں تو ہم سے رابطہ کریں۔ انشاء اللہ بعد تصحیح کسی اور جگہ انہیں پھر سے نقل کر دیا جائے گا انشاء اللہ۔ بہاء)

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی قصیدہ خوانی کا جواب تو ہولیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ حکیم صاحب نے بھی اس پیش گوئی کے متعلق بالکل معمولی معمولی باتوں میں وقت ضائع کیا ہے اصل بات کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو ان معمولی باتوں میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یہ قصیدہ اعجازیہ اس پیش گوئی کا مصداق نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ پیش گوئی بہت زیادہ وزن رکھتی ہے اور قصیدہ مذکورہ درصورت واقعی اعلی ہونے کے بھی اس پیش گوئی کا مصداق نہیں کیونکہ اس قسم کی اعجاز نمائی مرزا صاحب کو اس پیش گوئی سے پہلے بھی حاصل تھی۔ اس سوال کا جواب حکیم صاحب اور ان کی کمپنی نے نہیں دیا۔ دیتے بھی کیا؟ جو کام مشکل ہو وہ کون کرے؟ حکیم صاحب تو اس مصیبت میں بزبان حال گویا یوں گویا ہیں:

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا　　غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

قادیانی پیش گوئی متعلق طاعون پنجاب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کی اصل بنیاد وہ قادیانی اشتہار ہے جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء کا ہے جس میں مذکور ہے:

میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالی کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا یا اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ص ۵)

پس ہم مرزا کے اشتہار کی آخری مدت ہی لیں تو بھی اس حساب سے فروری ۱۹۰۰ء کے اندر طاعون کا زور ہونا چاہیے تھا مگر خدا کے فضل سے ایسا نہ ہوا بلکہ ۱۹۰۲ء میں یعنی مرزا جی کی پیشگوئی سے پورے دو سال بعد پنجاب کے بعض شہروں اور قصبوں میں طاعون ہوا۔ پھر بھی ایسا کہ مرزا جی شائد خوش نہ ہوں (خدا انکو خوش نہ کرے) ہمارے شہر امرت سر جیسے کثیر التعداد آبادی میں ان دنوں (یعنی بوقت تحریر نومبر دسمبر ۱۹۰۲ء) میں جو بقول مرزا جی طاعون کی وجہ سے خدا کا روزہ کھولنے کا زمانہ ہے (دیکھو دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۱۲) اوسط اموات ۳۵۔۳۶ کل امراض سے ہوتی رہیں جن میں ۲۔۳ یا حد سے ۴۔۵ طاعون سے بھی مرتے رہے حالانکہ بقول مرزا جی یہی نومبر ۱۹۰۲ء طاعون کے ایسے زور کا مہینہ تھا جو لکھتے ہیں:

ابتداء نومبر ۱۹۰۲ء سے خدا تعالی اپنا روزہ کھولے گا اس وقت معلوم ہو جائیگا کہ اس افطار کے وقت کون کون ملک الموت کے قبضے میں آیا ہے (دافع البلاء مصنفہ قادیانی مطبوعہ ریاض ہند۔ ص ۱۲)

حکیم نو الدین صاحب نے اس پیش گوئی کے متعلق یہ لکھا ہے کہ طاعون کا زوروں پر ہونا مرزا صاحب کے الفاظ نہیں ہیں۔ (آئینہ حق نما)

حالانکہ پیشگوئی میں یہ لفظ موجود ہیں کہ طاعون:

عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔

زور سے مراد بھی یہی اشاعت عام ہے جو نہ ہوئی۔ الحمد للہ

ہاں حکیم صاحب نے ایک بڑا کمال یا یوں کہیے کہ مرزا صاحب کی ایک مخفی شرارت کا اظہار کیا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب، مواھب الرحمٰن، کے صفحہ ۱۰۹ (خزائن ج ۱۹ص ۳۲۹) پر میر اذکر بڑے جلی عنوان سے لکھا ہے مگر اس سے پہلے صفحہ ۱۰۸ پر بڑے حرفوں میں یوں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ار یت قر طا ساً من ر بّی العلام و اذا نظرت فوجد ت عنوا نہ بقیة الطاعون ۔میں نے خواب میں ایک کاغذ دیکھا جس کا عنوان تھا بقیة الطاعو ن

مرزائی علم رموز کے ماہرین پر یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا، یا نہ ہونا چاہیے کہ خدا کے علم کے مطابق آئندہ کسی زمانہ میں، میں طاعون سے مروں تو ایک پختہ مرزائی اس عبارت کو پیش کر کے کہہ دے گا کہ حضرت مسیح موعود نے پہلے ہی سے اس کی بابت نہایت باریک اشارہ کر دیا تھا۔اسی باریک اشارہ کی طرف حکیم صاحب بھی اپنی اس کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں، آپ کے الفاظ یہ ہیں:

امرتسری منکر اگر اس سے زیادہ کچھ دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے تھا کہ اس وقت مقابلہ کے لئے نکلتا جب اس کو بلایا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے علم پر کون احاطہ کر سکتا ہے کہ بقیۃ الطاعون کا نظارہ دنیا دیکھ لے

(آئینہ حق نما۔ص ٦٤٠)

یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی اس گول مول بے معنی عبارت کا مصداق خاکسار کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی معنی ہیں

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

حکیم صاحب!هل تر بصو ن بنا ا لا ا حدی الحسنیین

پیش گوئی متعلق حفاظت قادیان از طاعون

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی پر تو مرزا جی نے اپنی صداقت کا بہت کچھ مدار رکھا ہے اصل الہام اس بارے میں یہ ہے : انّہ آ وی القر یة

جس کی بابت فروری ۱۸۹۸ء تک صاف اقرار ہے کہ فقرہ انّـہ آ وی الـقر یة کے معنی اب تک میرے پر نہیں کھلے (قادیانی اشتہار ٦ فروری ۱۸۹۸ء) مگر اس سے بعد تو اس پر اتنے حواشی لگائے ہیں کہ الامان۔ بقول شخصے داڑھی سے مونچھیں بڑی۔رسالہ دافع البلاء میں تو اس قدر زور ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں کو للکارا جاتا ہے کہ کوئی ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے شہر کی بابت کہے کہ انـہ آ وی الـقر یة۔اور قادیان میں طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آتا، بلکہ جو کوئی باہر کا آدمی قادیان میں آجاتا ہے تو وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ (دیکھو دافع البلاء ص ۵ : قادیانی خزائن ج ۸ ص ۲۲۵) جہاں لکھا ہے:

خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی عبارت یہ ہے: انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقومٍ حتی یغیّروا ما بانفسھم انہ آوی القریۃ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تاتم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔

اخبار الحکم میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام مرزا کا ایک مضمون نکلا تھا جس میں سے چند فقرات درج ذیل ہیں:

عجیب موقع ہے کہ خدا کی قدرت نمائی کے جلی اور صاف صاف پڑھے جانے والے نشان دیکھ لیں۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع، کفار، مشرک اور دین حق سے ہنسی کرنے والے ہیں خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے ... بولو اور سوچ کر بولو کہ کیا تمہارے نزدیک مسیح موعود (مرزا) کے اس دعوی اور پیش گوئی میں خدا کی ہستی پر... مرزا غلام احمد قادیانی کے من جانب اللہ ہونے پر چمکتی دلیل نہیں؟

(اخبار الحکم قادیان۔ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ واقعی ہم بھی مانتے ہیں کہ اس واقعہ میں بہت بڑی زبردست دلیل ہے۔ آیئے ہم اس واقعہ کی تحقیق کریں۔ قادیان میں طاعونی پیش گوئی کا بفضلہ پورا ظہور ہوا۔ چند روز تو مرزا جی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی کوشش کی کہ قادیان کے طاعون کا اظہار نہ ہو مگر بکری کی ماں کب تک خیر منائے۔ آخر جب یہ امر محقق ہوگیا کہ مرزا جی کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تو ایک اعلان جلی حرفوں میں جاری کیا جو درج ذیل ہے:

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیاں میں نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جاوے۔ اس لئے یہ قرین مصلحت ہوا کہ دسمبر کی تعطیلوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہوجایا کرتے تھے اب کی دفعہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو بچاوے۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اللہ اللہ! کس دبی زبان سے قادیان میں طاعون ہونے کا اقرار ہے۔ کس سوچ بچار سے لکھا گیا ہے کہ نسبتاً آرام ہے، جس سے دام افتادوں کو بالکل آرام ہی معلوم ہو۔ مگر دانا اس نسبتاً کے لفظ کی نسبت کو سمجھتے ہیں اور اس کی توضیح کرنے کو سرکاری رپورٹیں پیش کرتے ہیں چنانچہ قادیان کے اخبار بدر (جو مرزا جی کا ڈائری نویس ہے) کے نمبر ا صفحہ ۴ پر لکھا ہے، کہ

رائے پرتاپ سنگھ نے (جو قادیان میں لوگوں کو ٹیکہ کرانے کے لئے آئے تھے) کہا کہ میں مرزا صاحب بھی کہتا ہوں مگر انہوں نے ڈھنگ بنایا ہوا ہے اسلئے میں سردست ان کی خدمت میں کچھ نہیں کہتا۔ میں یہاں نہ آتا مگر چونکہ متواتر رپورٹ پہنچی ہے کہ چوہڑوں میں طاعون ہے اس لئے آنا پڑا۔

تو کس ناز و ادا سے بعد تسلیم وجود طاعون دبی زبان سے تاویل فرماتے ہیں:

انّہ آوی القریۃ میں قریۃ کا لفظ ہے، قادیان کا نام نہیں۔ اور قریہ، قیرا سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھ کر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہوں۔ اس میں ہندو اور چوہڑے بھی داخل نہیں۔ (اخبار مذکور)۔

خدا کی شان، ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ یوں لکھا جاتا تھا اور شور مچایا جاتا تھا کہ:

قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع البلاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر آج یہ بات کھلی کہ قادیان کا نام ہی نہیں۔ قادیان کے رہنے والوں سے ہم نے بگوش خود سنا کہ اگر مرزا غلام احمد یہ پیش گوئی نہ کرتا تو قادیان میں کبھی طاعون نہ آتا۔ جب سے اس نے پیش گوئی کی ہے، ہم نے اسی روز سے سمجھا تھا کہ ہماری خیر نہیں۔ خدا اس کی تکذیب کرنے کو قادیان میں ضرور ہی طاعون بھیجے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔

ناظرین خدارا ذرا رسالہ دافع البلاء کو اٹھا کر ملاحظہ فرمائیے۔ پھر مرزا جی کی یہ توجیہہ بھی پڑھیئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی استاد کا قول کیسا سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔

تھے دو گھڑی شیخ جی شیخی بگھارتے ۔۔۔ وہ ساری شیخی ان کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم قادیان میں طاعون زدوں کی فہرست لکھیں جس میں مرزا جی کے مرید بھی ہوتے۔ مگر مرزا جی کی اس تاویل نے کہ الہام میں قادیان کا نام ہی نہیں۔ الہام میں تو قریۃ کا لفظ ہے جس میں سوائے مرزا جی اور ان کی اہل بیت کے کوئی دوسرا آ ہی نہیں سکتا، اس لئے ہم یہ ارادہ ملتوی کرتے ہیں اور انتظار کرتے ہیں کہ خداوند تعالی کوئی ایسی صورت پیدا کرے کہ مرزا جی حسب عادت شریفہ اس تاویل سے بھی روگرداں ہوں جو بنظر حالت موجودہ بعید نہیں و ما ذلك على الله بعزيز

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ توجیہات اور تاویلات بھی طبع ثانی کے وقت تھیں، طبع ثالث کے وقت اللہ کے فضل سے کسی تکلیف کی حاجت نہیں رہی۔ قادیانی اخبارات کا خود صاف اقرار ہے کہ قادیان میں طاعون ہے اور بہت زور کا ہے چنانچہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے اخبار البدر قادیان میں مندرجہ ذیل ایک نوٹ اڈیٹر کی طرف سے نکلا تھا:

قادیان آریہ سماج کے دوسرے سالانہ جلسے پر جو کہ ۲۔۳۔ اپریل کو ہوا، سنا گیا ہے کہ یوگندر پال صاحب نے بڑے دعوے سے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے سو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ یوگندر پال تو کیا صاف کرتے خود طاعون نے صفائی شروع کر دی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ کس قلم کی صفائی سے طاعون کی صفائی کا اقرار کیا ہے۔ علاوہ اس کمال کے ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے پرچہ میں اڈیٹر مذکور کس ہوشیاری سے لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون کی جو چند وارداتیں ہوئی ہیں ہم افسوس سے بیان کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس نشان سے ہمارے منکر اور مکذب کوئی فائدہ اٹھاتے اور خدا کے کلام کی قدر اور عظمت اور جلال ان پر کھلتی، انہوں نے پھر سخت ٹھوکر کھائی۔

پھر ۱۶ مئی کے پرچہ میں لکھا ہے کہ:

قادیان میں طاعون حضرت مسیح کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کررہی ہے۔

اسی طاعون کے مارے مرزاجی کا سکول نصف ماہ ۹ مئی تک بند رہا جس سے پوری افراتفری کا مضمون صادق آیا۔ اخبار اہل حدیث امرت سر مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء کے پرچہ میں معتبر شہادت کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے کہ مارچ۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے دو مہینوں میں ۳۱۳۔ آدمی طاعون سے مرے ہیں حالانکہ کل آبادی ۲۸۰۰ کی ہے۔ سب لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ تمام قصبہ ویران سنسان نظر آتا تھا۔ آہ کیا سچ ہے:

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں اور غالباً بامر الٰہی اعلان کرتے ہیں:

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوگیا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۸۴؛ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

اس پیش گوئی کے متعلق بھی حکیم نورالدین صاحب سے کچھ نہ بن سکا۔ ہاں انہوں نے حسب عادت ادھر ادھر کی بہت باتیں کہہ کر اپنے ناظرین کو اصل بات سے غافل کرنے کی کوشش کی۔ اسی ضمن میں صرف ایک بات قابل جواب ہے۔ آپ لکھتے ہیں :

ہمارے مخالف نہیں بتلا سکتے کہ قادیان طاعون سے بالکل محفوظ رہیگا (آئینہ حق نما۔ ص ۴۲۴)

اسی کتاب آئینہ حق نما میں ہمارا پیش کردہ مضمون مرقومہ مولوی عبدالکریم اخبار الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۲ء سے نقل کر چکے ہیں جس کے نقل کرنے سے پہلے یوں لکھا ہے:

اس پیش گوئی کے متعلق میرے محسن ومخدوم حضرت مولوی عبدالکریم نے جو ایک پرشوکت آرٹیکل شائع کیا تھا، ضرور ہے کہ وہ یہاں درج کردیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت اس مضمون کی عظمت اور شوکت ظاہر کرتی ہے وہ مضمون مرزا صاحب کی زندگی میں ان کی نظر سے گذر کر نکلا تھا۔ مولوی عبدالکریم نے اس مضمون میں اس پیش گوئی کے متعلق جس قدر توضیحات اور لن ترانیاں کی ہیں وہ تو اس سارے مضمون کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہیں جو بہت لمبا ہے۔ اس مقام پر ہمارے مطلب کے چند فقرات درج ذیل ہیں:

انہ آوی القریۃ کا مفہوم صاف لفظوں میں تقاضا کرتا ہے کہ اس میں اور غیر میں تمیز ہو... حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کردی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع کفار مشرک اور دین حق سے مسخری کرنے والے ہیں خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے۔ حضرت ممدوح (مرزا) نے لکھا ہے اور بار بار فرماتے ہیں کہ جہاں ایک بھی راست باز ہوگا اس جگہ کو خدا تعالی اس غضب سے بچالے گا... تم لوگ بھی مل کر ایسی پیش گوئی کرو جس سے قادیان کے پیغمبر کا دعوی باطل ہو جائے اور اس کی دو ہی صورتیں ہیں، یا یہ کہ لاہور امرتسر طاعون سے محفوظ رہیں یا یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہو جائے... خدا نے اس اکیلے صادق (مرزا) کے طفیل قادیان کو جس میں اقسام اقسام کے لوگ تھے، اپنی حفاظت خاص میں لے لیا۔ (آئینۂ حق نما۔ ص ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۷۹)۔

حکیم صاحب بتلایئے اس عبارت کے کیا معنی ہیں؟ غور سے سنیئے آپ کے نبی کی تکذیب دو ہی طرح ہوسکتی ہے۔ یا تو امرتسر لاہور طاعون سے محفوظ رہیں، وہ تو نہ رہے۔ یا قادیان طاعون میں مبتلا ہو، یہ ہوا اور ضرور ہوا۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اگر فرماویں کہ قادیان میں شاذ و نادر واردات ہوئیں جو معتبر نہیں، تو براہ مہربانی مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل کی تشریح کر دیجئے جو یہ ہے:

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

(حقیقۃ الوحی مصنفہ قادیانی۔ ص ۸۴؛ قادیانی خزائن۔ ج ۲۲ ص ۸۷)

حکیم صاحب! قادیان میں طاعون کے بزور ہونے کا کیسا صاف اقرار ہے۔ کیا یہ شاذ و نادر ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا اور سنئے اخبار بدر کے اڈیٹر نے ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو صاف لکھا تھا:

قادیان میں طاعون نے صفائی شروع کر دی۔

ناظرین! مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی کی عبارت منقولہ کی پہلی سطر کو ایک بار دیکھ جائیں کہ وہ کیا بتا رہی ہے۔ ہمارا بھی اس پر صاد ہے کہ واقعی اس قسم کے الہامی مقامات میں وقوعات اسی طرح ہونے چاہییں جو دوسروں سے امتیاز رکھتے ہیں۔ نہ یہ کہ پہلے تو اتنا زور شور کہ قادیان محفوظ رہے گا۔ جب محفوظ نہ رہا بلکہ طاعون زور سے ہوا تو کہہ دیا کہ فنا کرنے والا، انتشار کرنے والا نہیں ہوا۔ کیا امرتسر اور لاہور فنا ہو گئے؟ کیا وہ آج تک آباد نہیں؟ اچھا پھر اس کے بھی کچھ معنی ہیں کہ:

جہاں ایک بھی راست باز ہوگا، اس جگہ کو خدا اس غضب سے بچا لے گا۔

اللہ اکبر! یہ دعوی اور یہ ثبوت؟ اور نام مسیح موعود اور مہدی مسعود ۔ انا للہ ۔

پیش گوئی متعلق عمر مرزا

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: جناب مرزا صاحب نے اپنی عمر کی بابت ایک زبردست پیش گوئی فرمائی تھی جس کے مشرح الفاظ یہ ہیں:

خدا تعالی نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی (۸۰) سال کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ...اور جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو ۷۶، اور ۸۶ کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔ (ضمیمہ ج ۵ براہین احمدیہ۔ ص ۹۷؛ قادیانی خزائن ج ۲۱۔ ص ۲۵۸۔ ۲۵۹)

عمر کی مدت تو معلوم ہوگئی کہ کم سے کم ۷۶ سال ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب پیدا کب ہوئے اور فوت کب ہوئے؟ ان دونوں امروں کے متعلق ہمیں زیادہ کرید کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صاف صاف مطبوعہ تحریر موجود ہے۔ مرزا صاحب کے معتمد خاص اور خلیفہ اول مولوی حکیم نورالدین صاحب اپنے رسالہ نورالدین میں مرزا صاحب کا سال پیدائش لکھ کر ایک نقشہ دیتے جاتے ہیں۔ سال پیدائش ۱۸۴۰ء بتایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (رسالہ نورالدین۔ص ۱۷۰)۔اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر ۶۸ سال کی ہوتی ہے۔

اس پیشگوئی نے امت مرزائیہ کو پریشان کر رکھا ہے کیا مگر چونکہ ۶۸ کو ۷۶ بنانا مشکل نہیں محال ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ لن یصلح العطار ما افسد الدھر جس کو زمانہ بگاڑے اسے عطار کیوں کر سنوارے۔

پیش گوئی متعلق ثناءاللہ: ورود قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ رسالہ اعجاز احمدی جس کا ذکر سہ سالہ پیش گوئی میں مفصل ہو چکا ہے اس کے صفحہ ۱۱، ۲۳ پر مرزا قادیانی، خاکسار (ثناءاللہ) کو ان لفظوں میں دعوت دیتے ہیں:

اگر یہ (مولوی ثناءاللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیش گوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیش گوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔لیکن اس تفتیش کے لئے منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب ٹھہراویں۔میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیش گوئیاں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو ان کو تمام انبیاء سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

(اعجاز احمدی۔ص ۱۱؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۷۔۱۱۸)

مولوی ثناءاللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ تحقیق کیلئے قادیان میں آئیں۔اور تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کریں۔اور ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہر ایک پیش گوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے۔ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا۔اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے۔اور کل پیش گوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی، تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیش گوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پندرہ ہزار روپئہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور در بدر کی گدائی سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیش گوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کردیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیش گوئی سو روپئہ دیتے جائیں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپئہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا تب بھی ایک لاکھ روپئہ ہو جائے گا۔ وہ سب ان کی نذر ہوگا۔ جس حالت میں کہ وہ دو دو آنہ کے لئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے، ایک لاکھ روپئہ حاصل ہو جانا ان کے لئے ایک بہشت ہے۔ لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں، قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف وگذاف پر جو انہوں نے موضع مدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۲۳؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱۔۱۳۲)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اسی بیان کے متعلق ایک دو پیش گوئیاں بھی جڑ دی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔

۱۔ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔

۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو گی۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۳۷؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۸)

نمبر سوم کا جواب تو سہ سالہ پیش گوئی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ نمبر دوم کا جواب اسکے سوا کیا ہے کہ **ما تدری نفس بایّ ارض تموت** (کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کون سی زمین میں مریگا)

چونکہ یہ خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چونکہ آپ کی غرض یہ ہے کہ اگر مخاطب پہلے مرگیا تو چاندی کھری، اور اگر خود بدولت تشریف لے گئے (خس کم جہاں پاک) تو بعد مرنے کے کس نے قبر پر پیشاب کرنے آنا ہے۔ اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ایسی ویسی بے ہودہ شرطیں باندھتے ہیں مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں اور عدم جرأت میرے لئے عزت ہے، ذلت نہیں۔

ہاں نمبر اول کا جواب بے شک میرے بس میں تھا جو در صورت واقع نہ ہونیکے پیش گوئی کا مصداق ہوسکتا تھا، مگر افسوس کہ یہ صحیح نہیں ہوئی۔ چنانچہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو راقم نے قادیان میں پہنچ کر مرزا جی کو رقعہ مندرجہ ذیل لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱، صفحہ ۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے۔ جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔ ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع عام میں آپ کی پیش گوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔

راقم۔ ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء۔ وقت سوا تین بجے دن

اس کا جواب مرزا جی کی طرف سے نہایت ہی شیریں اور مزیدار پہنچا جو مندرجہ ذیل ہے .....

ازطرف عائذ باللہ غلام احمد عافاہ اللہ و ایّد۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک وشبہات پیش گوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوی سے تعلق رکھتے ہوں رفع کراویں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہو گئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانی کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوگا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ آپ نے اس رقعہ میں دعوی کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوی پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالی کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے، وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنیکے لئے اول یہ اقرار کر دیں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونسؑ پر عاید نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشین گوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے، صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے، پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آ گئے اور ہم ان دنوں بہ باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم۔ یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے۔

اول صرف ایک پیش گوئی کی نسبت سوال کریں تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں، ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے، کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں (ہم تو آپ کی دعوت کے مطابق تکذیب کو آئے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ شبہات دور کرانے آئے ہیں آپ کی معمولی بات ہے۔ ثناء اللہ)۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں بآواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیش گوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اسی طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جاوے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا۔ سو اگر چہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کیلئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا، ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے، خود خدا تعالی فیصلہ کر دے گا۔

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائیں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤنگا۔ ایسا صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا، اس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

بالآخر اس غرض کے لئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی ہاتھ نہ جاویں، دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالی سے قطعی عہد کر چکا ہوں (بالکل جھوٹ، آگے آتا ہے۔ ثناء اللہ) کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا۔ صرف آپ کو یہ موقع دیا جائے گا کہ اول آپ ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیش گوئی پر ہو، ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں۔ اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دونگا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالی کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا، اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ سو اب میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیے کہ اول آپ مطابق اس عہد مؤکد بقسم کے آج ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بلایا جاویگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائینگے۔ مرزا غلام احمد بقلم خود۔

(مرزا جی کی دجالیت میں جس کو شبہ ہو وہ ان کی تصنیف مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۰۹ دیکھے کہ کس چالاکی کے ساتھ میرا قادیان آنا لکھا ہے اور اصل واقعہ کو چھپا کر صرف اپنی طرف سے ایک عبارت لکھ ماری ہے جو نہ خط ہے نہ اسکا ترجمہ۔ نہ اصل واقع کی وجہ بتلائی ہے نہ سارے خطوط نقل کئے ہیں۔ واہ رے بھلے مانس تیرے کیا کہنے۔ ثناء اللہ)

ناظرین ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب کیسی صفائی اور ہوشیاری کے ساتھ بحث سے انکار کرتے ہیں حالانکہ تحقیق حق کے لئے، جو بالکل بحث ہی کا مرادف (ہم معنی) لفظ ہے، اعجاز احمدی صفحہ ۲۳ پر مجھے بلایا ہے اور اب صاف منکر ہیں بلکہ مجھے ایسے خاموشی کا حکم دیتے ہیں کہ صم بکم (بہرہ گونگا) ہو کر آپ کا لیکچر سنتا جاؤں۔ مگر نہیں معلوم کہ بکم یعنی گونگا ہو کر میں سن سکتا ہوں صم (بہرہ) ہو کر کیا سنونگا۔ شائد یہ بھی معجزہ ہو۔ خیر بہر حال اس کا جو جواب خاکسار کی طرف سے گیا وہ درج ذیل ہے۔

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الّذین اصطفی ۔ امّا بعد ۔

از خاکسار ثناء اللہ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب!

آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا مگر افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا۔ جناب والا! جب کہ میں آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱ و ۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولی میں انہیں صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر اتنی طول کلامی جو آپ نے کی ہے بجز العادۃ طبیعۃ ثانیۃ کے اور کیا معنی رکھتی ہے؟

جناب من! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر تو اس نیاز مند کو تحقیق کے لئے بلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں (ثناء اللہ) آپ کی پیش گوئیوں کو جھوٹی ثابت کروں تو فی پیش گوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھ کو ایک دو سطریں لکھنے کے پابند کرتے ہیں اور اپنے لئے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہیں تلک اذاً قسمۃ ضیزی ۔

بھلا یہ کیا تحقیق کا طریقہ ہے میں تو ایک دو سطریں لکھوں اور آپ تین گھنٹے تک فرماتے جائیں۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صاف سمجھ آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت دے کر پچھتا رہے ہیں اور اپنی دعوت سے انکاری ہیں اور تحقیق سے اعراض کرتے ہیں جس کی بابت آپ نے مجھے در دولت پر حاضر ہونے کی دعوت دی تھی، جس سے عمدہ میں امرتسر ہی میں بیٹھا کر سکتا تھا اور کر چکا ہوں۔ مگر چونکہ میں اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلا نیل ومرام واپس جانا کسی طرح مناسب نہیں جانتا، اس لئے میں آپ کی بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ میں دو تین ہی سطریں لکھوں گا اور آپ بلاشک تین گھنٹے تک تقریر کریں مگر اتنی اصلاح ہوگی کہ میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤنگا اور ہر ایک گھنٹے کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرونگا اور چونکہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے اس لئے فریقین کے آدمی محدود ہوں گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہوں گے۔

آپ میرا بلا اطلاع آنا چوروں کی طرح فرماتے ہیں، کیا مہمانوں کی خاطر اسی کو کہتے ہیں؟ اطلاع دینا آپ نے شرط نہیں کیا تھا۔ علاوہ اس کے آپ کو آسمانی اطلاع ہوگئی ہوگی۔ آپ جو مضمون سنائیں گے وہ اسی وقت مجھ کو دے دیجئے گا۔ کاروائی آج ہی شروع ہو جائے۔ آپ کے جواب آنے پر میں اپنا مختصر سا سوال بھیج دونگا۔ باقی لعنتوں کی بابت وہی عرض ہے جو حدیث میں موجود ہے۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء (حدیث میں ہے کہ لعنت کا مخاطب لعنت کا حق دار نہیں تو کرنے والے پر پڑتی ہے)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ کیسے معقول طریق سے راقم نے اپنے وجوہات بتلائے اور کس طرح سے مرزا جی کی پیش کردہ تجویز خفیف اصلاح کے ساتھ (جسے کوئی منصف مزاج ناپسند نہ کرے گا) بعینہ منظور کر لی مگر مرزا جی اور معقولیت؟ این خیال ست ومحال ست وجنون

چنانچہ آپ اس رقعہ پر ایسا خفا ہوئے اور اتنی گالیاں دیں کہ کہنے سننے سے باہر۔ ہم ان کو اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قاصدوں کے لفظوں میں لکھتے ہیں:

ہم خدا کو حاضر وناظر جان کر بحکم لا تكتمو الشّهادة سچ کہتے ہیں کہ جب ہم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ کا خط لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب ایک ایک فقرہ سنتے جاتے تھے اور بڑے غصے سے بدن پر رعشہ تھا اور دہان مبارک سے خوب گالیاں دیتے تھے۔ اور حضار مجلس مریدان بھی ساتھ ساتھ کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے تھے کہ حضرت! واقعی ان مولوی لوگوں کو تہذیب اور تمیز نہیں۔ چند الفاظ جو مرزا صاحب نے علماء کی نسبت عموماً اور مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت خصوصاً فرمائے تھے یہ ہیں: خبیث، سؤر، بدذات، گونہہ خور، ہے۔ ہم اس کو کبھی نہ بولنے دیں گے، گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے، لعنت ہی لے کر جائے گا۔ اس کو کہو کہ لعنت لے کر قادیان سے چلا جائے۔ وغیرہ وغیرہ ۔

سننے میں اور اس وقت کی حالت دیکھنے میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہم حلفیہ بطور شہادت کہتے ہیں کہ ایسی گالیاں ہم نے مرزا صاحب کی زبان سے سنی ہیں جو کسی چوہڑے چمار سے بھی کبھی نہیں سنیں۔

راقمان۔ حکیم محمد صدیق ساکن ضلع جالندھر بستی دانشمندان حال وارد امرتسر۔ محمد ابراہیم امرتسر۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ آخر اس خفگی میں آپ نے رقعہ کا جواب بھی نہ دیا اور اپنے ایڈی کانگوں کا حکم دیا کہ لکھ دو، چنانچہ وہ یہ ہے :

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا۔ چونکہ اس کے مضامین محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں ہے اور حضرت، انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالی سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین کوئی تقریر نہ کریں گے۔ خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیوں کر کسی فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے؟ طالب حق کے لئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کیا وہ کافی نہیں۔ لہذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے کہ جلسہ محدود ہو بلکہ فرماتے ہیں کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے اپنے مجتمع ہوں تا کہ حق و باطل سب پر واضح ہو جائے، والسلام علی من اتبع الہدی۔

خاکسار محمد احسن بحکم حضرت امام الزمان۔ گواہ شد۔ محمد سردار ابوسعید

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ چونکہ میرا روئے سخن خود بدولت سے تھا اس لئے میرا حق تھا کہ میں کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت کی تحریر نہ لیتا مگراس خیال سے کہ پبلک کو مرزا جی کے فرار کا نشان بتلایا جاوے میں نے رقیمہ مرقومہ قبول کرلیا۔ان حضرات مرسلین رقعہ وگواہان کی حالت پر افسوس نہیں بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایسے لوگوں کو دراز ریش دیکھ کر عالم یا مولوی سمجھ لیتے ہیں جن کو یہ بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور تحقیق ایک ہی چیز ہے۔رشیدیہ جو علم مناظرہ کی ایک مستند کتاب ہے اس میں مرقوم ہے کہ کسی مسئلہ کی نسبت دو شخصوں کا نیک نیتی اور سچائی سے اظہار کرنے کی غرض سے متوجہ ہونے کا نام مناظرہ ہے۔اور صفحہ ۲۳۔اعجاز احمدی پر مجھ کو تحقیق حق کے لئے بلا رہے ہیں جیسا کہ عبارت مرقومہ بالا سے ظاہر ہے۔پس تحقیق حق کے لئے بلا کر مناظرہ سے انکار کرنا صریح انکار بعد از اقرار کا مصداق ہے اور موقع پر الہام کی یاد۔مرزا جی! اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں ہوسکتا۔(دیکھو اعجاز احمدی۔ص۴۰)۔علاوہ اس کے مناظرہ صرف زبانی گفتگو ہی کا نام نہیں بلکہ تحریری بلکہ ذہنی توجہ بھی مناظرہ ہے چنانچہ رشیدیہ میں ہے: و ان کا ن ذلك التّو جه فی النّفس کما کا ن الحکماء ا لاشرا قیین

لیکن اس الہامی جماعت نے جہاں مسائل شرعیہ میں تجدید کی ہے اصطلاحات عقلیہ میں بھی تو موجد ہیں۔ اسی لئے تو کتابوں میں (بزعم خود) علماء کے دلائل کے جواب دیتے ہیں بلکہ درافشانی کرتے ہوئے بہت کچھ اخلاق حسنہ کا اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔حالانکہ یہ سب کچھ مناظرے ہی میں داخل ہے۔مگر جب خاکسار کو ایک لاکھ پندرہ ہزار دینے کی سوجھی تو خدائی وعدہ یاد آ گیا اور مناظرہ سے باوجود بلانے کے صاف لفظوں میں انکار کردیا۔

یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ مرزا جی نے لکھا تھا کہ ڈیڑھ سو پیش گوئی کاذب ہونے کی صورت میں ہر ایک مرید سے ایک ایک روپیہ لے دونگا۔مرزا جی! درصورت ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے کے بھی آپ کے مرید آپ کی مریدی میں رہ کر آپ کو ایک ایک روپیہ نذرانہ دے دیں گے،تب تو بڑے ہی عقل کے پتلے اور ایمان کے پکے ہونگے۔حق تو یہ ہے کہ آپ کے مرید عموماً ایسے ہی ہیں،ہم بھی اس کی داد دیتے ہیں۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو مجھے قادیان میں موجود دیکھتے ہی آپ سے الگ نہ ہوجاتے؟ کیونکہ میرے وہاں پہنچتے ہی آپ کی پیش گوئی مندرجہ اعجاز احمدی غلط ہوگئی تھی ۔

بعد اللتیا واللتی ہم مرزا جی کی صداقت اور راست بیانی ظاہر کرنے کو ان کے حوالہ رسالہ انجام آتھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کی بھی پڑتال کرتے ہیں۔آپ انجام آتھم کے صفحہ اخیر پر بے شک لکھتے ہیں کہ

الیو م قضینا ما کا ن علینا من التبلیغا ت ۔ و عصمنا نفسنا من مأثم ترک الوا جبا ت ۔ و حان ان نصرف الوجہ عن ھذہ المبا حثا ت ۔ ا لا ما ینفی لبس السائلین و السا ئلا ت ۔وا زمعنا ان لا نخاطب العلماء بعد ھذہ التّو ضیحا ت و لو سبّو نا کما أروا من قبل من العادا ت ۔ و ما غلظنا علیھم الّا لتنبیھا ت ۔ انّما ا لاعما ل بالنّیّات ۔ فا لآن نودّعھم بد موع جا ر یۃ من الحسرات ۔و عیونغریقہ فی سیل العبرا ت ۔و ھذہ منّا خاتمۃ المخا طبا ت ۔

امروز ہر چہ بر ما از تبلیغ بود ادا کردیم ۔ونفس خودرا از گناہ ترک واجب محفوظ داشتیم ۔ووقت آمد کہ ما ازیں مباحثات روبگردانیم ۔مگر آنچہ شبہ سائلان رد کند۔ وقصد کردم کہ بعد ایں توضیحات علماء را مخاطب نکنیم ۔اگر چہ دشنام ہا دہند چنانچہ پیش ازیں ہمیں عادات خود نمودہ اند۔وما برایشاں درشتی کہ کردیم محض برائے آگاہانیدن کردیم۔ واعمال نزد خدا تعالی وابستہ برنیت ہا ہستند۔ پس اکنوں ایشاں باشکہائے جاری از حسرت ہا وداع می کنیم وباچشمائے پرآب رخصت می نمائیم ۔پس امروز ایں رسالہ از ما خاتمہ مخاطبات است ۔فقط

یعنی ہم نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس سے بعد علماء سے خطاب نہ کریں گے گو وہ ہم کو گالیاں دیں اور یہ کتاب ہمارے خطابات کا خاتمہ ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ کتاب انجام آتھم ۱۹۸۶ء کی مطبوعہ ہے جیسا کہ اس کے صفحہ اول سے معلوم ہوتا ہے حالانکہ اس سے بعد آپ نے علماء کرام کو صاف مباحثہ اور مقابلہ کے لئے بلایا ہے چنانچہ آپ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:

اگر آپ لوگ اے اسلام کے علماء اب بھی اس قاعدہ کے موافق جو سچے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر کیا گیا ہے قادیان سے قریب کسی مقام میں مثلاً بٹالہ یا آپ کو انشراح صدر میسر آوے تو قادیان میں ایک مجلس مقرر کریں جس مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں کہ جو حلم اور برداشت اور تقوی اور خوف باری تعالی میں آپ لوگوں کے نزدیک مسلّم ہوں ۔پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث کریں اوران کا حق ہوگا کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرلیں ۔ا۔قرآن وحدیث کی رو سے ۲۔عقل کی رو سے ۔۳۔سماوی تائیدات اورخوارق وکرامات کی رو سے ۔کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں مامورین کے پرکھنے کے لئے یہی تین طریق بیان فرمائے ہیں ۔پس اگر میں ان تینوں طوروں سے ان کی تسلی نہ کرسکا، یا اگران تینوں میں صرف ایک یا دو طور سے تسلی کی، تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں کاذب ٹھہروں گا۔لیکن اگر میں نے ایسی تسلی کر دی جس سے وہ ایمان اورحلف کی رو سے انکار نہ کرسکیں اور وزن ثبوت میں ان دلائل کی نظیر پیش نہ کرسکیں، تو لازم ہوگا کہ تمام مخالف مولوی اوران کے نادان پیر وخدا تعالی سے ڈریں اورکروڑوں انسانوں کے گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر نہ لیں۔

مرزا جی! کیا آپ نے اس تحریر میں فریق مخالف کوخطاب نہیں کیا، یا ان سے بحث کا مطالبہ نہیں کیا، جوعین مناظرہ ہے۔یا قادیان میں ۱۹۰۰ء، ۱۸۹۶ء سے پہلے ہونیکی وجہ سے یہ تحریر منسوخ ہے؟نہیں،تو پھر میں نے کیا بھس ملایا تھا کہ مجھ کو مناظرہ تو کیا، زیارت سے بھی محروم رکھا۔

ہاں یاد آیا کہ یہ تحریر ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کی بھی تو اس قابل نہیں کہ اس کو پیش کیا جاوے کیونکہ مرزا جی نے اس کو عملی طور سے منسوخ کر کے ردی کے صندوق میں ڈال دیا ہوا ہے اسی لئے تو ندوۃ العلماء کے جلسہ (منعقدہ امرتسر) کے موقع پر ۸۔اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مرزا جی کے نام ۴۲ علماء نے مشترکہ نوٹس دیا تو حضور نے بغیر رسید ڈاکخانہ کے اف تک نہیں کی ۔وہ نوٹس درج ذیل ہے:

بخدمت مرزا غلام احمد قادیانی۔ السّلام علینا و علی عباده الله الصالحین ۔آپ کی تحریر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے مطابق ہم لوگ آپ سے بحث کرنے کو حاضر ہیں۔گواس سے پہلے بارہا آپ کی اصلیت ملک کو معلوم ہوچکی ہے تاہم آپ کی حجت پوری کرنے کو اس دفعہ بھی ہم طیار ہیں ۔پس آپ بپابندی شروط مقررہ علم مناظرہ آکر مباحثہ کریں۔آپ کے بتلائے ہوئے طرق ثلاثہ ہمیں منظور ہیں، تقدیم وتاخیر ان کی ہمارے اختیار ہے۔پس آپ شنبہ کے روز ۱۱۔اکتوبر کی شام تک امرتسر پہنچ جائیں تو ہم لوگ بعد اختتام جلسہ ندوۃ العلماء بروز یک شنبہ آپ سے مباحثہ کریں گے۔جس صاحب کو ہم اپنے مشورہ سے پیش کریں گے اس کا ساختہ پرداختہ منظور کریں گے۔چونکہ آپ کو مولوی احمد حسن صاحب اڈیٹر شحنہ ہند کے نوٹس مورخہ ۲۳ ستمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضمیمہ ۲۴ ستمبر سے متنبہ ہو چکا ہے اس لئے آپ قلت وقت کا عذر نہیں کر سکتے غالباً آپ کو اپنے خیالات کی اشاعت اور تحقیق حق کا اس سے عمدہ موقع نہ مل سکے گا۔

مرسلہ۔ ابوعبید احمد اللہ امرتسری۔ عبدالجبار غزنوی۔ عبدالرحیم غزنوی۔ حافظ عبدالمنان وزیر آبادی۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔ عبدالعزیز دینا نگری۔ نور احمد امرتسر، عبدالاول غزنوی، عبدالغفور غزنوی۔ ابوزبیر غلام رسول حنفی امرتسری۔ نور احمد لکھوکے۔ عبدالحق غزنوی۔ حکیم عبدالحق امرتسری۔ محمد حسین لکھوکے۔ سید عبدالقیوم حنفی جالندھری۔ عبدالقادر لکھوکی۔ تاج الدین امرتسری۔ عبدالرزاق لکھوکی۔ حافظ غلام صمدانی پشاوری۔ مولوی حکیم محمد عبداللہ پشاور۔ گل محمد بہاری پور ضلع پشاور۔ حیات پیر پشاوری۔ عبدالعظیم پسروری۔ عبداللہ پسروری۔ قاسم علی نائی والہ۔ محبّ اللہ خراسانی۔ عبدالمجید ہزاروی۔ عبدالودود باری والہ۔ نیاز اللہ مدرس تقویۃ الاسلام امرتسری۔ حسن محمد بہنری؟۔ یحیٰ غزنوی۔ محمد غزنوی۔ خلیفہ عبدالرحمٰن امرتسری۔ سید احمد دہلوی۔ غلام محمد تبتی۔ مصطفیٰ ساکن کیلیا نوالہ گوجرانوالہ۔ حافظ محمد عبداللہ غزنوی۔ حبیب اللہ غزنوی۔ عبدالعلی نوشہرہ ضلع بنیر۔ شاہ ابوصالح کان پوری۔

ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کی ابلہ فریبیاں جن میں ہم بھی آپ کو یکتائے زمان مانتے ہیں۔

تخرج الصّدور الی القبور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ یوں تو ہم بھی قائل ہیں کہ مرزا جی کی پیش گوئیاں سب کی سب سبحان اللہ اور جل جلالہ کی مصداق ہیں مگر ایک خاص پیش گوئی کے اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آج تک تو اس پیش گوئیکی طرف کوئی خاص توجہ نہ ہوئی تھی کیونکہ بڑی مشکل یہ ہے کہ مرزا جی کے الہام کے معنی جب ان کو خود سمجھ میں نہیں آتے تو اور کسی کا دخل در معقولات کیونکر جائز ہے اس لئے ہم منتظر تھے کہ اس پیش گوئی کے معنی جناب والا خود ہی بتلا دیں۔ سو الحمد للہ مرزا جی نے ہمیں انتظار میں نہیں رکھا۔ پیش گوئی کے الفاظ طیبہ یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخرج الصدور الی القبور جسکا ترجمہ یہ کہ بڑے بڑے قبروں کی طرف نکالے جائیں گے۔مولوی غلام رسول (رسل بابا) مرحوم امرتسری کے فوت ہونے پر اس پیش گوئی کی تشریح بذریعہ الحکم ۱۰دسمبر ۱۹۰۲ء کے پہنچی کہ حضرت شیخ الکل شمس العلماء مولانا محمد نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی غلام رسول صاحب مرحوم کے مرنے سے یہ پیش گوئی پوری ہوگئی جس کے پورا ہونے کو ایک نشان کے عنوان سے ظاہر کیا گیا۔ہم حیران تھے کہ ایسی پیش گوئی کا کیا جواب دیں۔دیکھتے دیکھتے خدا کی شان اسی قادیانی اخبار الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۳ کالم اول ہی سے ہم کو جواب مل گیا۔پس ہم بحکم عطائے تو بلقائے تو،مناسب سمجھتے ہیں کہ اسی کو نقل کردیں۔مرزاجی (بخیال خود) اپنے رقیب حضرت مسیح کی پیش گوئیوں کی بابت طعنہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

رہی پیش گوئی تو وہ بھی قوی نہیں بلکہ قیافہ اور تفرس سے معلوم ہوتا ہے جیسے انجیل میں لکھا ہے کہ زلزلے آویں گے بھلا آپ انصاف کریں کہ یہ کیا پیش گوئی ہے ایسا تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں دوسری پیش گوئی کہ لڑائی ہوگی اب فرمایئے کہ کون سی نئی بات ہے۔

مرزاجی! ہمارا بھی حق ہے کہ ہم آپ ہی کے الفاظ دہرا کر یوں کہیں کہ آپ انصاف کریں کہ یہ کیا پیش گوئی ہے کہ بڑے بڑے (مولانا سید نذیر حسین اور مولوی رسل بابا جیسے ضعیف العمر) قبروں میں چلے جاویں گے۔یہ تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ جیسوں کے حق میں ہم بہت جلد خس کم جہاں پاک کی آواز سنیں گے۔

ناظرین! یہ ہے مرزاجی کی پیش گوئیوں کا تھیلہ جو کبھی ختم نہ ہونے پاوے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفوات مرزا

(عنوان بالا سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ کا یہ مختصر رسالہ پہلی دفعہ الہامات مرزا کی طبع اول کے فوری بعد شائع ہوا ۔دوسری مرتبہ ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔ذیل میں جو نسخہ احتساب قادیانیت جلد ہشتم سے اڈیٹ شدہ صورت میں نقل کیا گیا ہے اس میں حقیقۃ الوحی،کلمۃ الفصل،اور اخبار الفضل وغیرہ سے حوالوں کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اڈیشن بہت بعد کا ہے۔ بہا)

بسم اللّٰہ الر حمن الر حیم

ما کان محمّد ابا ا حدٍ من رّجا لکم ولکن رسول اللّٰہ و خا تم النّبیین و کان اللّٰہ بکلّ شئی علیماً (محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد بالغ کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے ختم کرنیوالے ہیں اور اللہ ہی ہر چیز کو جانتا ہے)

یہ آیت باجماع مسلمین،رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو ختم کرنے والی ہے یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔یہی وجہ ہے کہ تمام علماء نے مرزا قادیانی کو کافر و مرتد لکھا ہے۔حدیث شریف میں بھی موجود ہے کہ میرے بعد لوگ دعوی نبوت کریں گے مگر کذاب دجال ہوں گے اور یہ امر واضح ہے کہ کہ دجال کافر ہوگا چنانچہ ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۴ با ب لا تقو م السّا عۃ حتی یخر ج کذا بو ن مطبع مجتبائی میں حدیث ہے:

عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تقوم السّاعۃ حتّی تلحق قبائل من امّتی بالمشرکین و حتّی یعبد الاوثان انّہ سیکون فی امّتی ثلا ثون کذا بون کلّھم یزعم انّہ نبی و انا خا تم النبیین لا نبیّ بعدی (حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے بعض قبیلے مشرکین سے نہ مل جائیں اور بت نہ پوجے جائیں اور عنقریب میری امت میں تیس دجال جھوٹے پیدا ہوں گے اور دعوی نبوت کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں نبیوں میں سے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا)

بس صرف ایک آیت اور ایک حدیث پر کفایت کی جاتی ہے۔مرزا قادیانی اس حدیث کی پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق مشرک بھی ہے کیونکہ اس نے دعوی خدائی کے علاوہ خدا کی اولاد ثابت کی ہے جیسا کہ آئے گا اور دعوی نبوت بھی کیا ہےاور یہ دجال کا فر کا کام ہے۔

قادیانی کامشرکانہ عقیدہ

ہم مسلمان، مرزاغلام احمد قادیانی کے کیوں مخالف ہیں؟ یادرکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کا کوئی دنیاوی جھگڑانہیں بلکہ محض دینی عداوت ہے۔قرآن مجید میں خداتعالی فرماتا ہے:

لا تتولوا قوماً غضب اللّٰہ علیھم ۔ (جس قوم پر خدا کا غضب ہے،اس سے ہرگز دوستی نہ کرو)۔

اس سے بڑھ کر کیا غضب ہوگا کہ مرزا قادیانی خداتعالی کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں۔خدا تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے:

و قالوا اتخذ الرحمن ولداً. لقد جئتم شیئاً ادّا. تکاد السّماوات یتفطّرن منه و تنشق الارض و تخرّ الجبال ھدّا. ان دعوا للرّحمن ولداً (مریم) (کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنائی ہے۔تم نے بڑی بےڈھب بات کہی ہے۔آسمان اس سے پھٹ جائیں اورزمین شق ہوجائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہوکر گر پڑیں کیونکہ خدائے رحمان کے لئے اولاد تجویز کرتے ہیں)۔

صاحبان! شرک ایسی بلا ہے کہ اعمال کو برباد کردیتی ہےاور مشرک خدا کی بدترین مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے،تو آپ ہی انصاف کریں کہ مرزا صاحب کوکس طرح مسلمان کہیں۔ہم یہاں آپ کو بتائیں گے کہ مرزاصاحب نے خدا کی اولاد بھی ثابت کی اور خود خدا بھی بنے۔اور خداورسول پر افتراء بھی کیا اورانبیاء کی توہین بھی جی بھر کر کی۔ایسے شخص کو کوئی شخص مسلمان بھی سمجھے تو ہم اس شخص کو بھی مسلمان نہیں کہتے۔(جن بزرگوں کا خیال ہے کہ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ،مرزا قادیانی کو کافرنہیں کہتے تھے،وہ اس تحریر کو غور سے پڑھیں جو مولانا کے ابتدائی دور کی تحریر ہے ۔بہاء)

قادیانی ایجنٹ عام طور پر سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے کیلئے مرزاصاحب کی کتابیں پیش کردیا کرتے ہیں کہ مرزاصاحب نے دین کی بڑی خدمت کی ہے،تو حید مٹ چکی تھی تو جناب مرزانے آکر زندہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورقرآن مردہ ہو چکا تھا تو مرزا نے آ کر زندہ کیا۔ رسول مقبول ﷺ کی عیسائی لوگ توہین کرتے تھے، تو مرزا قادیانی نے آ کر عزت افزائی کی۔ وغیرہ

ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے آ کر اس قدر شرک اور کفر پھیلایا کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ایک ظاہری مسلمان اپنے کو ظاہر کرتا ہے مگر باطن میں کفر اور شرک سے بھرا پڑا ہے اور قرآن مجید کی تحریف اور انبیاء و بزرگان دین کی سخت توہین کرتا ہے۔

مرزا قادیانی اپنی اربعین نمبر۴ صفحہ ۱۹ (قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۴۵۲) کے حاشیہ میں خدا تعالی کی اولاد ثابت کرتا ہے۔ الہام ہوتا ہے:

انت منّی بمنزلة اولادی (یعنی اے مرزا تو میری اولاد کے مرتبہ پر ہے)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: صاحبو! غور کرو اس الہام میں (بقول مرزا) اللہ تعالی اپنی اولاد ثابت کر کے مرزا کو اس کے مرتبہ میں بتا رہا ہے اور قرآن مجید جابجا پکار رہا ہے کہ میری (یعنی اللہ کی) اولاد نہیں بلکہ اس عقیدہ کو کفر کہا ہے۔ عیسی اور عزیر کو یہود و نصاری نے خدا کا بیٹا کہا تو خدا نے انہیں کافر ٹھہرایا۔ پس اس عقیدہ کی بنا پر مرزا صاحب پکے مشرک اور کافر ٹھہرے۔

دعوی خدائی

آئینہ کمالات اسلام میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

ر أیتنی فی المنام عین اللّٰه و تیقنت اننی هو (میں خواب میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھتا ہوں تو پھر میں نے یقین کیا کہ میں واقعی اللہ ہوں) ... و لم یبق لی ارادة و لا خطرة و لا عمل من جهة نفسی و صرت کاناء منثلم بل کشئی تابطّه شئی آخر و اخفاه فی نفسه حتی مابقی منه اثر و لا رائحة و صار کالمفقودین۔ و اعنی بعین الله رجوع الظل الی اصله و غیبوبة فیه کما یجری مثل هذه الحالات ... فرأیت ان روحه احاط علیّ و استوی علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمي و لفّني في ضمن وجوده حتى ما بقي منّي ذرة و كنت من الغا ئبين ۔ و نظرت الى جسدي فاذا جوارحي جوا رحه و عيني عينه و اذ ني ا ذ نه و لسا ني لسا نه ... و كنت اتيقن ان جوارحي ليست جوا رحي بل جوار ح الله تعا لى (میں یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ کے اعضاء ہیں)... و كنت اتخيّل انّي انعد مت بكل و جودي و انسلخت من هو يتي و الآن لا مناز ع و لا شر يك و لا قا بض يزا حم (مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ میں اپنے وجود (انسانی) سے بالکل معدوم ہو چکا ہوں اور نکل چکا ہوں۔ پس نہ کوئی منازعت کرنے والا رہا نہ شریک (گویا وحدہ لا شریک ہوئے)... و بينما انا في هذه الحا لة كنت اقو ل انا نريد نظا ماً جديداً و سماءً جد يدةً و ار ضاً جديدةً و خلقت السما وا ت و الا رض (میں نے آسمان اور زمین بنائے) اولاً بصورة اجما لية لا تفريق فيها و لا تر تيب۔ ثم فر قتها و ر تبتها بو ضع هو مراد الحق و كنت ا جد نفسي على خلقها كا لقا درين۔ ثم خلقت السّماء الدنيا و قلت انّا زيّنا السّماء الدّ نيا بمصا بيح (یعنی پھر میں نے آسمان دنیا کو ستاروں سے سجایا) ثمّ قلت ا لآ ن نخلق ا لا نسا ن من سلالة من طين ۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵؛ قادیانی خزائن ج ۵ ص ۵۶۴۔۵۶۵)

حضرات! دیکھا قادیانی متنبّی کا دعوی۔ اور مزے کی سنو..

خدا سے رشتہ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴ (قادیانی خزائن۔ ج ۲۲ ص ۷۷) میں الہام ہوتا ہے:

يا شمس يا قمر انت منّي و انا منك اے چانداور اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔

قادیانی ایجنٹو! کیا اس توحید کو پھیلانے کے لئے مرزا آیا؟ کیا تم لم يلد و لم يو لد کے مضمون کو بھول گئے کہ نہ کوئی خدا سے ہے اور نہ خدا کسی سے۔

اور یوں الہام ہوتا ہے:

انت من ماء نا (اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے)۔

مرزا کے خدا کی مثال بقلم مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح المرام صفحہ ۷۵ (قادیانی خزائن ۔ج ۳ص ۹۰) میں مرزا قادیانی نے اپنے خدا کی مثال اس طرح دی ہے :

ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں ..عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔

قادیانی دوستو! کیا تمہارا بھی خدا یہی ہے جو مرزا صاحب نے پیش کیا ہے یا مسلمانوں کا خدا جو لیس کمثله شئی ہے۔اس جگہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کا انکار اور خلاف کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : فلا تضر بوا للّٰہ ا لا مثا ل (یعنی خدا کے لئے مثالیں بیان نہ کرو)

کیوں مرزائی دوستو! یہ خلاف قرآن ہے یا نہیں؟

قادیانی تحریروں میں توہین انبیاء

تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ مبشراً برسول یّاتی من بعدی اسمه ا حمد، یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے اور احمد آپ ہیں۔مگر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

یہ میرے حق میں ہے اور میرا نام احمد ہے ۔(ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳۔قادیانی خزائن ج ۳ص ۴۶۳)

اور (تریاق القلوب ص ۳۔خزائن ج ۵۔ص ۱۳۴) پر لکھتا ہے :

منم مسیحِ زمان منم کلیمِ خدا　　　منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

اور (نزول المسیح ص ۹۹۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ص ۴۷۷) پر لکھتا ہے :

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　　من بعرفاں نہ کم ترم زکسے

(یعنی انبیاء اگرچہ بہت ہوئے مگر میں بھی تو کسی سے کم نہیں)

دوستو! بتاؤ گستاخی کس چیز کا نام ہے۔اس سے بڑھ کر حضور کی گستاخی اور کیا ہوگی جو صاف لفظوں میں کہہ رہا ہے کہ کسی نبی سے کم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوصاحب اس سے بڑھ کرلو۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ (قادیانی خزائن۔ج ۲۲ص ۹۲) میں مرزا قادیانی نے یوں درفشانی کی ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (توبہ نعوذ باللہ)۔

اور سنو اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ (قادیانی خزائن ج ۱۹ص ۱۷۰) میں لکھا ہے:

تکدّر ماء السابقین و عیننا الی آخر الایام لا تتکدّر

پہلوں کا پانی مکدر ہو گیا۔ ہمارا پانی اخیر زمانہ تک مکدر نہ ہوگا۔

اور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰ (قادیانی خزائن۔ج ۱۷ص ۱۵۳) میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

نبی کریم کے معجزات تین ہزار تھے، میرے معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔

مرزائی دوستو! سچ کہنا کہ اس میں حضور ﷺ سے اپنے آپ کو مرزا نے بڑھایا ہے یا نہیں؟ بتاؤ دس لاکھ وہ کون سے معجزے ہیں؟ ہمارے سامنے تو ایک ہی پیش کیا کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی (مگر آہ! عشق تیرا ستیاناس) وہ بھی نکاح میں نہ آئی جس کے باعث آج کلنک کا ٹیکہ مرزائی امت پر باقی رہ گیا جو قیامت تک اتر نہیں سکتا۔ گویا یہ پیش گوئی ساری دنیا کے سامنے پیش کرنے سے مرزا صاحب کا یہ مقصود تھا کہ اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آوے تو میں جھوٹا۔ مگر خدا تعالی نے ایسا صاف فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب دنیا سے خالی ہاتھ گئے اور محمدی بیگم نہ ملی۔ جس کا افسوس آج مرزائی بھی کر رہے ہیں۔

مرزا کے بیٹے محمود احمد کا عقیدہ

(مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اسلام کی اشاعت کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا۔ (کلمۃ الفصل۔ص ۱۵۸)

ہر شخص محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ سکتا ہے ۔ (اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۵)

مرزا کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ جون ۱۹۲۹ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم کی کئی دعائیں قبول نہیں ہوئیں ۔(الفضل ۴ مارچ ۱۹۲۷ء ص ۵۔ ج ۱۴ نمبر ۷۰)

مرزا صاحب عین محمد تھے۔(ذکر الٰہی ۔ص ۲۰)

مرزا صاحب کی روحانیت نبی کریم سے اقوی، اکمل اور اشد ہے(کلمۃ الفصل۔ص ۱۴۷)

حضرات آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے کا عقیدہ سن چکے عقیدہ ہیں۔اب آپ پر ہی ہم انصاف چھوڑتے ہیں کہ یہ لوگ اگر چہ ظاہری کلمہ گو ہیں مگر جب حضور ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ ہے تو کیا آپ انہیں مسلمان کہیں گے۔جس شخص کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہے وہ کبھی بھی ان باتوں کو سن نہیں سکتا۔چہ جائے کہ ایسا خبیث عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان کہے۔اللہ تعالی مسلمانوں کو ان کے فتنہ سے بچائے۔آمین (اس موقع پر ریویو جون ۱۹۲۹ء کے حوالہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفوات مرزا کی یہ طباعت جون ۱۹۲۹ء کے بعد کی ہے اور اس میں صاف طور پر مرزائی خلیفہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔بہاء)

توہین عیسیٰؑ

سب سے پہلے یہ بات قابل یاد ہونی چاہیے کہ اسلام نے ہم کو یہ ہرگز تعلیم نہیں دی کہ اگر کوئی شخص خبیث الباطن ہمارے آقا سردار دو جہاں محمد ﷺ کی شان میں کوئی ہتک آمیز کلمہ کہے تو اس کے مقابل کسی ایسے نبی کی شان میں ان کے مقابلہ میں گستاخی کریں جس کو وہ نبی مانتا ہو مثلاً عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کو نبی مانتے ہیں۔اگر کوئی عیسائی نبی کریم ﷺ کے حق میں گستاخی کرے تو ہم حضرت عیسیٰؑ کو گالی دیں، یہ ہرگز شریعت نے ہمیں نہیں سکھایا۔دوسری بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور یسوعؑ یہ ایک ہی نبی کے نام ہیں دو نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی توضیح المرام صفحہ ۴ (قادیانی خزائن۔ج ۳ ص ۵۲) پر فرماتے ہیں:

بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسی و یسوع بھی کہتے ہیں۔

جب یہ ثابت ہوا کہ یسوع،عیسیٰؑ ہی ہیں تو پھر جب یسوع کو گالی دی جائے گی وہ حضرت عیسی ہی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی جائے گی۔اب سنیئے مرزا قادیانی ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ حاشیہ (قادیانی خزائن۔ج ۱۱ص ۲۹۱) میں حضرت یسوع کے بارے میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو، تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا..آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا..آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا وے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

اور کشتی نوح صفحہ ۶۵ حاشیہ (قادیانی خزائن۔ج ۱۹ص ۷۱) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے

چشمہ مسیحی صفحہ ۱۱ (خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶) پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ :

تعجب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو، مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا وے۔پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالی کی طرف سے ہو سکتی ہے؟

اور مکتوبات احمدیہ صفحہ ۲۳۔۲۴۔جلد ۳ میں ہے: مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔متکبر، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔

اعجاز احمدی۔صفحہ ۲۵۔۲۶ (قادیانی خزائن۔ج ۱۹ص ۱۳۵) میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا۔ اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسی علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بہت سے غلط اجتہادوں اور غلط پیش گوئیوں کی وجہ سے ان کی پیغمبری مشتبہ ہوگئی ہے۔ ہرگز نہیں۔

عیسیٰؑ کے معجزات سے انکار

قرآن مجید کی سورہ مائدہ میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات بیان کرتے ہوئے یہ بھی معجزہ بیان کیا ہے کہ آپ مٹی سے جانور کی شکل بنا کر بحکم الٰہی پھونک دیتے تھے تو وہ جانور ہو کر پرواز کرتا تھا، مگر مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳۔۳۰۴ (قادیانی خزائن۔ ج ۳ ص ۲۵۴۔۲۵۵) میں فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالی نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے... کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری (بڑھئی) کا کام کرتے رہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ حضرات! دیکھا ایک تو معجزہ سے انکار، اور دوسرے حضرت عیسیٰؑ کا باپ یوسف نجار کو ثابت کیا۔ استغفر اللّٰہ۔ یہ عقیدہ یہود کا تھا، مسلمان تو حضرت عیسیٰؑ کو بے باپ جانتے ہیں اور قرآن مجید اس پر شاہد ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ (قادیانی خزائن۔ ج ۳ ص ۲۵۷۔۲۵۸) میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ جو زندہ کرتے تھے تو صرف یہ عمل ترب (مسمریزم) تھا۔ مرزا قادیانی کی عبارت ملاحظہ ہو:

یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل (ترب) ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدائے تعالی کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اللہ رے اللہ، مسیح کے کارنامہ کو قابل نفرت اور مسمریزم سے تعبیر کرنا یہ صرف مرزا کا حق ہے، کسی مسلمان نے آج تک یہ گندہ عقیدہ نہ رکھا تھا۔

حضرات! عام طور پر مرزائی کہا کرتے ہیں کہ یسوع کو کہا ہے، مگر آپ نے دیکھ لیا کہ ان عبارات میں یسوع بھی اور حضرت عیسی اور ابن مریم کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اب تاویل کی گنجائش نہیں۔ نام لے کر گالیاں دی ہیں۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو ان بے دینوں سے بچائے ۔ آمین

قادیانی تحریروں میں توہین صحابہ

حضرت ابو ہریرہؓ یہ وہ صحابی ہیں جن سے بے شمار احادیث مروی ہیں۔ حضورﷺ کو بہت پیارے تھے ہر وقت آپ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ نہایت ذہین اور روشن ضمیر تھے۔ ایک دفعہ حضورﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتے کی آہٹ سنی کہ تو جا رہا ہے۔ تو کیا عمل کرتا ہے کہ تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ حضورﷺ اور تو کچھ عمل نہیں کرتا صرف یہ ہے کہ جب وضو کرتا ہوں تو دو نفل پڑھ لیتا ہوں۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ بس اسی کی وجہ سے تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اس صحابی ابو ہریرہؓ سے بھی بدلہ لے کر چھوڑا۔

اعجاز احمدی صفحہ ۱۸ (قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶۔۱۲۷) میں لکھتا ہے:

بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ جن کی درایت (سمجھ) عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سن کر جوارد گرد رہتے تھے، پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسی آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ ایسے جلیل القدر صحابی کو بے سمجھ لکھنا یہ بے دینی نہیں تو اور کیا ہے؟

تمام اہل اسلام، امام حسینؓ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل ہیں۔ ان کی گستاخی یا ہتک کو بے دینی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ان کے فضائل بہت سے ہیں جن میں سے ہم صرف ایک حدیث بیان کر دیتے ہیں جو ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۳ پر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ من احبّ الحسن و الحسین فقد احبّنی و من ابغضھما فقد ابغضنی (یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے انہیں برا سمجھا اور ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا)۔

اب اس حدیث کے بعد ہم آپ ناظرین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے امام صاحب کی سخت توہین کی ہے اور اپنے آپ کو امام حسین سے بڑھ کر لکھا ہے۔ چنانچہ دافع البلاء صفحہ ۱۳ (قادیانی خزائن۔ ج ۱۸ ص ۲۳۳) میں لکھتے ہیں:

اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسینؓ تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

اور اعجاز احمدی صفحہ ۵۳ (قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴) میں ہے:

و قالوا علی الحسنین فضل نفسہ   اقول نعم و اللّٰہ ربّی سیظھر

(اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن، حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں ہاں، اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۸۱ (خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳) میں یوں لکھا ہے:

و انی قتیل الحبّ لکن حسینکم   قتیل العدی فالفرق اجلی و اظھر

(میں خدا کی محبت میں کشتہ ہوا ہوں لیکن حسین تمہارا دشمنوں کا کشتہ ہے، پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے)

اور اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ (قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱) پر لکھا ہے:

شتّان ما بینی و بین حسینکم   فانّی اؤیّد کلّ آن و انصر

(مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے)

علاوہ اس کے اور بھی بہت اشعار ہیں جن میں سخت توہین کی ہے، مگر اختصار مقصود ہے۔

قادیانی تحریروں میں معاصر مسلمانوں کی توہین:

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷۔۵۴۸ (خزائن ج ۵ ص ایضاً) پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبّة و المودة و ينتفع من معا رفها و يقبلني و يصدق دعوتی ۔ الّا ذريّة البغا يا الّذين ختم اللّه علی قلوبهم فهم لا يقبلون۔
ہر مسلمان میری تصدیق کرے گا، مجھے قبول کرے گا، مگر بدکار عورتوں کے بچے، وہ تسلیم نہ کریں گے۔

اور نجم الہدی صفحہ ۵۳ (قادیانی خزائن۔ج ۱۴ص ۵۳) پر یوں تحریر ہے:

انّ العدا صاروا خنا زير الفلا و نساء هم من دونهنّ ا لا كلب

(دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوئے۔ اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں)

اور انجام آتھم صفحہ ۲۱ (قادیانی خزائن۔ج ۱۱ص ایضاً) میں مرزا نے تمام مولویوں کو یہ لکھا ہے:

اے بدذات فرقہ مولویاں۔

اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی جو شیخ الہند مشہور ہیں جن کے فیض سے دنیائے عالم میں علم حدیث کا چرچا ہوا، ان کے حق میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں جیسا کہ: نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افتراء ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۴۵؛ خزائن ج ۱۱ص ۴۵)۔

حضرات! یہ تہذیب مرزا بطور نمونہ پیش خدمت ہے ورنہ ایسی خرافات بہت سی ہیں جن کے ذکر سے اندیشہ طوالت ہے۔

(احتساب قادیانیت جلد ۸ کے صفحات ۱۴۸ تا ۱۵۶ سے مناسب اڈیٹنگ کے بعد نقل کیا گیا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثنائی مضامین دراہل حدیث امرتسر

ذیل میں اخباراہل حدیث امرتسر کی ابتدائی جلدوں (جلداول، دوم، سوم، چہارم) کے دستیاب شماروں سے وہ مضامین ومقالات نقل کیے جارہے ہیں جو ہمارے خیال کے مطابق شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے اپنے تحریر کردہ ہیں۔ علاوہ ازیں وہ مضامین، روودادیں وغیرہ بھی منقول ہیں جن میں شیخ لاسلام کے کسی مناظرے یا عدالتی بیان وغیرہ کا ذکر ہے۔ نیز بعض ایسے مضامین بھی ہیں جو شیخ الاسلام کے نہیں ہیں لیکن ان پر آپ نے ذرا تفصیلی ادارتی نوٹ لکھے ہیں۔

سب سے پہلا مضمون اخباراہل حدیث امرتسر کے پہلے شمارے سے نقل کیا جارہا ہے جو حضرت شیخ الاسلام نے

مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی

کے عنوان سے تحریر فرمایا اوراس میں لکھا کہ مولانا بٹالوی کو:

گورنمنٹ کی طرف سے دربار دہلی کا تمغہ ملا ہے مگر افسوس کہ گورنمنٹ قدردان نہیں ورنہ کیا بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے مخلص دوست کی عزت نہ کرتی ؟ جو بقول اس کے تمام دنیا کو گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کرنے سے روک رہا ہے آج جو کچھ گورنمنٹ کو اوج اقبال حاصل ہے وہ صرف اسی لئے ہے کہ میرزا قادیانی اس کے زیر حکومت اپنی مسیحائی پھیلا رہا ہے اور خدا نے اسے الہام دیا ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے

پھر گورنمنٹ کا کیا انصاف ہے کہ ایسے مخلص کی جس کے وجود باجود سے گورنمنٹ کی سلطنت اس وقت قائم ہے قدر نہیں کرتی ؟ حالانکہ اسکا الہام بھی ہے لك خطاب العزة یعنی تجھے کوئی نہ کوئی عزت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب ملے گا۔ بجائے اس کے اس کے مخالف کی اس قدر عزت کرتی ہے کہ اعزاز پر اعزاز دیتی ہے دربار دہلی میں بلاتی ہے، تمغہ دیتی ہے۔ جس سے یہی نہیں کہ ایک مخلص کی حق تلفی ہے بلکہ ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ مولوی محمد حسین کی ایسی عزت افزائی میں مرزا صاحب کے ایک بڑے الہام کی تکذیب لازم آتی ہے وہ یہ ہے انی مهين من اراد اهانتك ۔یعنی جو تیری ہتک کرنے کا ارادہ کرتا ہے میں (خدا) اس کی ہتک کرونگا۔ گو یہ الہام مولوی محمد حسین پر آج تک پورا نہیں ہوا، مگر خطرہ ہے کہ اگر گورنمنٹ نے ایسی ہی بے پرواہی اور اپنے مخلص کی بے قدری کی تو خود گورنمنٹ کے حق میں یہ الہام صادق نہ ہو جائے۔ مرزا صاحب افسوس نہ کریں؛

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر اول جلد اول ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۶، ۷)

مرزا قادیانی، عدالت میں

ان دنوں گورداسپور کی عدالت میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے درمیان مقدمے کی سماعت ہو رہی تھی۔ عدالتی کاروائی کی ایک رپورٹ نامہ نگار ہفت روزہ اہل حدیث کی زبانی منقول ذیل ہے۔ بہاء

۱۲، ۱۳، ۱۴، اور ۱۶ نومبر (۱۹۰۳ء) کو مرزا صاحب کا مقدمہ ہوا۔ پہلے روز مستغیث مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے اپنا تتمہ بیان دیا کہ میری نسبت مرزا نے کذاب اور لئیم اور بہتان عظیم کے الفاظ لکھے ہیں، یہ الفاظ نہایت حقارت آمیز ہیں جن سے میری سخت حقارت ہوئی۔

یہ دعوی کتاب مواہب الرحمٰن پر ہے جو مرزا صاحب پر تو بحیثیت مصنف کے ہے اور حکیم فضل الدین پر بحیثیت مالک یا مہتمم مطبع قادیان کے۔

پیادے کے آواز دینے پر کہ، مرزا غلام احمد حاضر ہے؟ سامعین نظریں؟ کی لگ گئیں کہ، وہ آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، یہ آتے ہیں، انگلیاں سر واٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں۔

مرزا جی تو حاضر عدالت ہو گئے مگر حکیم فضل دین سخت بیمار تھا۔ اس کی بابت عذر کیا گیا اور حاضری سے معافی کی درخواست کی گئی۔ مگر عدالت نے منظور نہ کی، بلکہ کہا کہ وہ خود عدالت کے روبرو اپنے وکیل کو سیاہ سفید کا اختیار دے۔

چنانچہ بڈھے میاں (حکیم فضل دین) کو ایک مصنوعی ڈولی پر بٹھا کر شہر گورداسپور سے حاضر عدالت کیا گیا۔ اس بے چارے کی یہ حالت تھی کہ دستخط بھی نہ کر سکا، آخر انگوٹھا لگا کر اپنے سیاہ سفید کا مختار وکیل کو کر گیا۔ ایسی حالت میں بڈھے کی یہ کیفیت ہو کہ: اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند، کچہری میں مارا مارا کھینچا پھرے مگر کیا کریں پیرومرشد کی تابعداری آہ:

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا مجھے   اے الفت چمن تیرا خانہ خراب ہو

مستغیث (مولوی کرم الدین جہلمی) کی طرف سے چار گواہ گذرے۔ پہلا گواہ مستغیث نے بابو محمد علی ایم اے، مرزا کے اڈیٹر کو گذارا جس کی شہادت اس امر کی تھی کہ یہ کتاب (مواہب الرحمٰن) مرزا جی کی تصنیف ہے یا نہیں؟ جس کا جواب بابو صاحب نے محض رعایت اور جانب داری سے یہ دیا کہ میرے خیال میں یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے (کیا ہی بچاؤ کی بات ہے)۔ یہ بھی پوچھا گیا کہ ضلع جہلم میں جو مستغیث کا وطن ہے یہ کتاب مرزا صاحب وہاں شائع کی یا نہیں۔ جس کا جواب بابو صاحب نے دیا کہ مجھے معلوم نہیں (کیوں بابو جی! آیت قرآنی لا تکتموا الشهادة، گواہی مت چھپاؤ) کے یہی معنی ہیں؟ مسیح موعود کی تعلیم کا یہی اثر ہے؟

دوسرے گواہ ملک تاج الدین صاحب اہلمد ضلع جہلم گذرے تھے جن کی شہادت کا مطلب یہ تھا کہ مستغیث صاحب عزت وحیثیت رئیس ہے۔

تیسرے گواہ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری گذرے جن کی گواہی پر مرزا اور مرزائی جماعت کو خاص نظر تھی۔ آپ نے مستغیث کی حیثیت عالمانہ کی گواہی دینے کے علاوہ الفاظ استغاثہ کی تشریح کی۔ خاص کر لئیم کے معنی کو واضح کر کے بتلایا کہ اس کے معنی ایک اخلاقی کمینہ کے ہیں جو تمام برائیوں کو شامل ہے پھر ایک عربی کا شعر سنایا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مررت علی اللئیم یسبّنی   فمضیت ثم و قلت لا یعنینی

نیز مرزا جی کی اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر دکھایا کہ یہی لفظ انہوں نے خود فرعون کی نسبت لکھا ہے جو مسلمانوں کے علاوہ تمام دنیا میں ذلیل وخوار ہے۔

ان سے بعد مولوی اللہ دتا صاحب ساکن سوہل ضلع گورداسپور کی اسی مضمون پر شہادت ہوئی۔ اور مرزا کے وکیل کو کہا گیا کہ جرح کرو۔ اس نے جواب دیا کہ آج میں تیار نہیں کل جرح کرونگا۔ چنانچہ ۱۳، ۱۴، ۱۶ تاریخوں میں مستغیث پر جرح ہو کر ۱۵ دسمبر مقرر رہوئی۔

ایک لطیفہ یہ ہوا کہ مرزا کے وکیل نے اخبار کرزن گزٹ دہلی پیش کیا اور یہ کہا کہ مولوی لوگوں کی کچھ عزت اور حیثیت نہیں ہوتی۔ دیکھئے یہ ایک نامی اخبار ہے جس میں مولویوں کی نسبت کیسے حقارت آمیز الفاظ لکھے ہیں۔ اسکے جواب میں مستغیث نے کہا کہ یہ بھی مرزا ہے اور وہ (اڈیٹر کرزن گزٹ مرزا حیرت دہلوی) بھی مرزا ہے اس لئے یہ دونوں علماء کو برا کہتے ہیں۔ ان دونوں کے سوا اور کوئی علماء کو برا نہیں کہتا۔ علاوہ اس کے اگر سب مولوی اس میں شامل ہیں تو مولوی نورالدین مولوی احسن امروہی، مولوی عبدالکریم بلکہ خود مرزا صاحب بھی تو مولوی ہیں۔ تو کیا یہ بھی برے اور بے حیثیت ہیں؟

مگر ہمارے خیال میں کرزن گزٹ جن مولویوں کی مذمت کرتا رہا ہے وہ صرف مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے مولوی ہیں اس لئے اڈیٹر کرزن گزٹ ہمیشہ لکھتا رہا ہے کہ ہماری مراد وہ مولوی ہیں جو دین بدنیا فروش ہیں، نہ کہ متقی صالح اور پرہیزگار جو حقیقی وارثان انبیاء کہلانے کے حقدار ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی پارٹی نے جب ان قرائن اور اشارات کو نہ سمجھا تو آخر اڈیٹر گزٹ نے ۲۳۔ اگست سنہ رواں میں کے پرچے میں مرزا کو کھلے لفظوں میں مباحثہ کا چیلنج دیا اور لکھا کہ لاہور میں آکر مجھ سے مباحثہ کرلو۔ میں دو ہفتہ تک اس نوٹس کا انتظار کرونگا۔

تعجب ہے کہ ایسے صریح اور صاف قرائن کے ہوتے ہوئے بھی ایسے سمجھدار کرزن گزٹ کی تحریروں کو دیگر علماء کی طرف کرر ہے ہیں۔

افسوس ہے کہ ۱۶ نومبر کو جب کہ مقدمہ پیش تھا مرزا صاحب بھی بیمار ہوگئے تو وکیل نے عذر کیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کو عدالت سے باہر ٹھہرنے کی اجازت ہو جس پر حکم ہوا کہ باہر کچہری کے حلقے میں حاضر رہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب لحاف لے کر پڑے رہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ خدا مرزا صاحب کو اختتام مقدمہ تک تو کم از کم بخیریت رکھے۔

خیر خواہوں نے تری خیر بھی چاہی کیسی   کی دعا حق سے بڑھے اور شرارت تیری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر دوم، جلد اول، ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۳۔۴)

مرزا قادیانی عدالت میں

(اخبار اہل حدیث کا نامہ نگار بتاتا ہے) مرزا کے مقدمہ کی تفصیل اور کیفیت تو ہم پہلے نمبروں میں بتلا چکے ہیں۔ مولوی کرم الدین جہلمی کے حق میں اس نے کذاب لئیم اور بہتان عظیم وغیرہ الفاظ اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھے ہیں جن کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف نے ایک استغاثہ لائیبل ہتک عزت کا دائر کیا تھا جس کی مختلف پیشیاں ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹ دسمبر کو بھی مقدمہ ہوتا رہا۔ ان تاریخوں میں استغاثہ کے گواہوں پر جرح ہوتی رہی۔ دو روز تو مولوی غلام محمد قاضی چکوال، اور مولوی محمد جی قاضی جہلم اور بابو برکت علی منصف بٹالہ وغیرہ کے بیان اور جرح ہوتی رہی۔ مگر مرزائی پارٹی اور دیگر ناظرین مقدمہ کو ایک خاص گواہ پر نظر تھی کہ جس طرح ہو سکے اس کی جرح سنیں یعنی مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ چنانچہ اس تماشہ کے لئے دور دور سے مرزائی گروہ جمع ہو رہے تھے اور خوب افواہیں اڑا رہے تھے کہ آج مولوی ثناء اللہ سے حضرت عیسیٰ کی وفات منوالی جائے گی۔ مسئلہ جہاد بھی (جس کے مرزا جی کو عموماً خواب آیا کرتے ہیں) آج ہی صاف کرایا جائے گا۔ اسی لئے جب مولوی صاحب موصوف کے پیش ہونے کا ذکر ہوتا تو حاکم کو یہ کہہ کر کہ ان پر تو ہم نے بہت سی جرح کرنی ہے التواء کرا دیتے۔

خیر اللہ اللہ کر کے ۱۷ دسمبر (۱۹۰۳ء) کو مولوی (ثناء اللہ) صاحب پر مرزا کے وکیل نے جو مرزا جی کا راسخ الاعتقاد مرید ہے، مع دیگر دو مرید وکیلوں اور مرزائی مولویوں کے جو وکیلوں کی مدد کو کمر بستہ تھے، جرح شروع کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے شہادت میں لکھایا تھا کہ کذاب کے معنی ہیں بہت جھوٹ بولنے والا۔ جس کی عادت عموماً جھوٹ بولنے کی ہو۔

اب معنی کو خفیف کرنے کی نیت سے مرزائی وکیل نے پہلا سوال یہ کیا، مولوی صاحب یہ بتلایئے کہ قرآن شریف کے فارسی اور اردو ترجمے تمام صحیح ہیں۔ ان مصنفوں نے جو لعنت کا ترجمہ کیا ہے، صحیح ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا، صحیح بھی ہے اور بعض جگہ تساہل بھی ہے۔

پھر انہوں نے ایک فہرست ان الفاظ کی پیش کی جو استغاثہ میں تھے یعنی کذاب بہتان وغیرہ جن کا ترجمہ مترجموں نے عموماً دروغ گو یا جھوٹا کیا ہوا تھا، نہ کہ بسیار دروغ گو اور بہت جھوٹا جو ان کا اصلی ترجمہ ہے۔

اس فہرست کی تصحیح یا تغلیط سے تو سوال نہ کیا بلکہ یہ پوچھا کہ آیا یہ فہرست اصل سے مطابق ہے۔

مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہاں۔

اس سے بعد مشکوۃ، ترمذی، ابوداؤد، تفسیر کبیر وغیرہ کی بعض عبارتیں جو وہ اپنے مدعا کو بزعم خود مفید جانتے ہیں پیش کر کے مولوی (ثناءاللہ) صاحب سے پڑھوائیں اور ترجمہ کروایا۔ ان میں سے ایک حدیث خاص قابل ذکر ہے جس کے جواب پر مرزائی جماعت نے نہایت استعجاب سے مولوی صاحب کی طرف دیکھا تھا اور دھمکایا تھا کہ آپ کی علمیت پبلک دیکھے گی۔ وہ حدیث معراج کے متعلق ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی دیکھا جو اپنے جبڑے چیر رہا تھا۔ اس کی بابت فرمایا کہ کذاب یحدّث بالکذبة اس سے مطلب مرزائی جماعت کا یہ تھا کہ ایک دفع جھوٹ بولنے سے بھی ایک آدمی کذاب ہو جاتا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ کاذب اور کذاب میں مرزاجی کا مشن فرق نہیں جانتا۔ مگر مولوی صاحب نے جب اس کا صحیح مطلب بیان کیا تو حیران و ششدر رہ گئے۔

آپ (ثناءاللہ) نے فرمایا کہ ان الفاظ میں یحدث کا لفظ بظاہر مضارع ہے مگر معنی میں یہ ماضی استمراری ہے۔ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ کذاب کی تشریح آنحضرت ﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ جو عموماً جھوٹ بولا کرتا تھا۔

یہ سن کر مرزائی وکیل نے مع مرزائی علماء کے ضحك الخجل سا کیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ مضارع بمعنی ماضی استمراری قرآن شریف میں بکثرت آیا ہے مگر افسوس ان کو حوصلہ نہ ہوا کہ اس کی نظیر پوچھتے شائد مولوی صاحب موصوف یہ آیت سناتے کہ لاکن الشیاطین کفروا یعلمو ن الناس السحر۔

غرض اسی طرح کے اور بھی بہت سے سوالات کئے گئے، تو وقت ختم ہونے پر بوجہ تعطیل جمعۃ الوداع کے ۱۹ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

پیش ہوتے ہی حاکم نے سوال کیا کہ مولوی صاحب پر ابھی کتنی جرح باقی ہے۔ مرزائی وکیل نے کہا کہ ابھی تو دوسو کتاب ان پر پیش ہوگی۔ اور واقعی اس روز سامان بھی بہت کچھ لائے تھے مگر حاکم نے جو ایک بیدار مغز تجربہ کار ہیں، سمجھا کہ اس طرح تو شاید یہ لوگ میرا اور مولوی صاحب کا بہت سا وقت لیں گے، فرمایا کہ اس وقت جرح بند کی جاتی ہے، اور فرد جرم لگانے کے بعد تم کو اختیار دیا جاوے گا کہ تم مولوی صاحب پر جرح کرلو۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے ۱۳ جنوری مقرر ہوئی اور مولوی صاحب کا خرچہ مبلغ آٹھ روپیہ دونوں فریقوں پر ڈالا گیا۔ چنانچہ دونوں نے چار چار روپیہ اسی وقت پیش کر دیئے مگر افسوس کہ مرزائی جماعت کو روپیہ دینے میں بہت تکلیف ہوئی ایک تو یہ کہ ان کے مخالف گواہ کا خرچہ ان پر پڑا، دوئم یہ کہ اس وقت ان کے پاس روپیہ نہ تھا، مگر آخر کہیں سے لاکر پیش کرنا ہی پڑا۔

مخلوق بھی عجیب ہی متوہم اور خام خیال ہے کہ بات بات پر تفاول کر لیتے ہیں چنانچہ ایک روز مرزا جی مع اپنے دس بارہ مریدوں کے گاڑی پر لدے چلے آرہے تھے، تو ابھی باہر قدم رکھ کر زمین پر بیٹھے بھی نہ تھے کہ گھوڑے نے گاڑی توڑ دی اور دو پہیے لے کر بھاگ گیا اور باقی گاڑی کو الٹا گرادیا۔ سخت افسوس ہوا کہ مرزا صاحب کی تمام کتابیں جن میں مسلمانوں کا قرآن شریف اور حدیث شریف بھی تھیں سب کی سب نیچے گر گئیں ۔بس اتنے ہی واقع سے ناظرین نے مرزا جی کے حق میں یہ فال سمجھی، جس کی تصدیق کرنے کو ہم تیار نہیں۔ ہاں اس بدفالی سے قطع نظر پوچھئے کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا؟ تو اس کا جواب ہمارا علم اور لیاقت بلکہ شان سے بعید ہے ہم کسی طرح نہیں کہہ سکتے۔ نہ ہی ہمارا کوئی حق ہے کہ دوران مقدمہ میں ہم رائے لگائیں جس کی بابت قانون انگریزی کے علاوہ آسمانی قانون خدا کی سچی کتاب قرآن شریف بھی مانع ہے کہ آئندہ کے واقعات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت کوئی رائے دی جاوے۔ مگر ہاں مرزا جی نے جو اس مقدمہ کی بابت اسی کتاب میں اپنی رائے بلکہ کشف اور الہام لکھا ہے وہ ہم بھی بتلاتے ہیں آپ لکھتے ہیں:

.. کانی احضرة محاکمة کالما خوذین ور أیت ان آخر امری نجات بفضل رب العالمین ولو بعد حین۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ عدالت میں ماخوذ ہو کر حاضر کیا گیا ہوں مگر انجام کار میری نجات ہوگی، گو کچھ مدت بعد،

اب اس عبارت کے کئی ایک پہلو ہو سکتے ہیں ایک تو یہی کہ میں بری ہو جاؤنگا چنانچہ غالب گمان ہے کہ مرزائی جماعت اس کے معنی یہی سمجھتی ہوگی۔ دوئم یہ کہ سزایاب ہو کر اپیل میں چھوٹ جاؤنگا۔ سوئم یہ کہ کچھ مدت سرکاری مہمان رہ کر مہمان خانہ سے نکل آؤنگا۔ مگر بغور دیکھا جائے تو عبارت مرقومہ میں ماخوذ کا لفظ پہلی توجیہ کو پسند نہیں کرتا۔۔ اگر یہ معنی ہوتے کہ صرف دوران مقدمہ کی تکلیف ہو ہوگی، اور بس اس سے سے بعد رہائی ہے، تو مرزا جی کو وہ گھبراہٹ نہ ہوتی جو انہوں نے خود ہی اسی کتاب میں ظاہر کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں...ما رویت الا سنة فا فا ظهر .... الله على .... من هداهم استعا نه ... ؟ ......؟؟؟

یعنی مرزا جی خواب دیکھنے کو (جس میں ماخوذ ہو کر حاضر عدالت ہوا تھا) ایک سال ہی گذرا تھا کہ اللہ کی تقدیر میرے دشمن کرم الدین کے ہاتھ .... جانے کا قصد کیا........ چنانچہ اس نے ایک استغاثہ اپنے پاس سے گھڑ لیا...سپاہیوں کے لئے تمام اسباب جمع کیا۔

عبارت مذکورہ بالا صاف بتلا رہی ہے کہ مرزا جی کو مقدمے سے سخت گھبراہٹ ہے ایسی کہ روز روشن ان کی نظروں میں ... سے زیادہ سیاہ ہو رہا ہے پس ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت سابقہ میں جو ماخوذ کا لفظ ہے اس کے یہ معنی مرزا صاحب کو بھی نہیں سوجھتے بلکہ کچھ اور ہیں جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر مرزا جی کے اسماء گرامی پر نظر ڈالی جائے تو مطلب اور بھی واضح ہو جاتا ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ (ملائکہ) میں آپ کے کئی ایک نام ہیں آدم داؤد موسیٰ عیسیٰ ابراہیم یوسف وغیرہ۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو بوجہ مشابہت ہر ایک نبی کے چونکہ ہمہ صفت موصوف سمجھتے ہیں اس لئے ان کی تعریف میں ان کی زبان سے یہ شعر پڑھا جائے تو شاید بہت ہی موزوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن یوسفی مشابہت کے پورا ہونے میں جو کسر ہے وہ کسی مقدمہ میں حسب پیش گوئی مرزا پوری ہو گئی تو اس شعر میں تھوڑی سی ترمیم کرادی جائے گی جو یہ ہے:

محبس یوسف دم عیسی ید بیضا داری۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

گو ہماری دعا ہے کہ خداوند تعال مرزا صاحب کو دنیا و آخرت میں وقت دے اور ان سے اپنے دین کی خدمت لے اور اپنی رضا کے کاموں کی توفیق عنایت کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۔۶)

مرزا قادیانی کھل کھیلے

خدا کی شان تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ علمائے کرام کہتے تھے کہ مرزا نبوت کا مدعی ہے تو مرزائی بلکہ خود مرزا، خود بدولت بھی ایک مصنوعی شعر پڑھ دیا کرتے تھے:

من نیستم رسول ونیآوردہ ام کتاب۔ یعنی میں اللہ کا رسول نہیں۔.... مگر اب صاف صاف اور کھلے کھلے لفظوں میں نبوت اور رسالت کے القاب مریدوں کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور خود بدولت سنتے ہیں، بلکہ سن کر جاموں میں نہیں سما سکتے۔

ہم اس موقعہ پر قادیانی اخبار الحکم کا ایک غیر معمولی پرچہ مورخہ ۳ دسمبر سنہ رواں نقل کرتے ہیں۔ ناظرین اس کے بیان اور عبارت رواں کو دیکھیں کہ ان دجاجلہ نے دجال اکبر کو کہاں تک پھلایا ہے اور موٹا کیا ہے۔ وھو ہذا:

امۃ النصیر کا انتقال

(قادیانی اخبار میں لکھا ہے) اگرچہ موت ایک ایسا ناگریز راہ ہے جس پر ایک کو آگے پیچھے جانا ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بظاہر یہ خبر ایک معمولی خبر ہے، اور اس کے لئے خاص پرچہ کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ مگر اصل یہ ہے کہ انبیاء و رسل کی زندگی کا ہر واقعہ، ان کا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، ان کے در و دیوار، ان کے زن و فرزند، اپنے اپنے رنگ میں آیۃ اللہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان آیات کی تلاوت کے لئے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود (مرزا) کی زندگی کے پیش آمدہ واقعات کو شائع کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

عزیزہ معصومہ ۲۸ جنوری کی صبح کو پیدا ہوئی تھیں اور پیدا ہونے سے پہلے حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کو دو بجے شب کے قریب غاسق الہام ہوا، جو انہی ایام میں شائع ہو چکا تھا۔ اور اسی وقت آپ نے ایک رؤیا بھی دیکھا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت ام المومنین (مرزا کی بیوی) کہتی ہیں کہ اگر میرا انتقال ہو جائے تو آپ اپنے ہاتھ سے میری تجہیز و تکفین کریں۔

...حضرت اقدس کو.. بھی عرصہ ہوا الہام ہو چکا ہے کہ بعض بچے کم عمری میں ہی فوت ہونگے، تو عزیزہ امۃ النصیر بھی اس الہام کے موافق کم عمری میں فوت ہونے والی اولاد میں شامل ہو کر حضرت حجۃ اللہ کی اس پیش گوئی کو پورا کرنے والی ٹھہری ہیں۔

خاندان رسالت اور سلسلہ احمدیہ کیلئے یہ صدمہ جانکاہ ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی... ہو اور خاندان رسالت کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس پرچہ کی عبارت اور الفاظ جو بتلا رہے ہیں کسی شرح یا حاشیہ کے محتاج نہیں۔ کیا کوئی لفظ باقی بھی ہے جس سے ہم کسی نبی یا رسول کا ذکر کریں۔ انبیاء، رسل، خاندان رسالت وغیرہ سب موجود ہے، باوجود اس کے پھر بھی دجاجلہ کہتے ہیں کہ دجال اکبر (مرزا) کو دعوی نبوت نہیں۔

اللہ اللہ! ایک زمانہ وہ تھا کہ لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری کے مقابلے پر مرزا نے مان لیا تھا کہ میری تحریروں میں جو اپنی نسبت نبی یا رسول کے الفاظ ہیں جن سے لوگوں نے مجھ کو مدعی نبوت سمجھا ہے میں ان کو کاٹ دونگا (کیا بعد کے اڈیشنوں میں یہ الفاظ فتح اسلام توضیح مرام ازالہ وغیرہ سے حذف کئے گئے ہیں؟ بہاء) چنانچہ ان کو لکھنا پڑا تھا کہ: من نیستم رسول و نیاورہ ام کتاب۔ مگر آج یہ ترقی ہے کہ بجز رسالت اور خاندان رسالت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی لفظ ہی نہیں ملتا۔ترقی اسی کا نام ہے:

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است　　　سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شود

مرزا کے بے لاگ غیر متعصب دوستو اور علم کے مدعیو! سچ کہنا..مثنیٰ وفرادیٰ ہو ہو کر کہنا، ہنوز کوئی کسر ہے، یا آپ کو خود بدولت کے رسول ماننے میں کوئی تردد ہے، یا خاندان رسالت سے مل کر اہل بیت ہوا چاہتے ہو؟

اب اس دختر نیک اختر کا (جس کو آیت بتلایا گیا ہے) ذرہ شان نزول بھی سنیئے۔

مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں ایک پیش گوئی کی کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے ہیں اور پانچویں کی خوش خبری دی ہے۔چنانچہ ۲۸ جنوری کو حرم سرائے میں دختر مذکورہ کا نزول ہوا اس پر مرزا جی اور ان کے خاندان رسالت اور لنگر کے ٹکر کھانے والوں کو سخت رنج ہوا جس کی تلافی اور تعزیت کو انجمن نصرۃ السنہ امرتسر نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

مرزا صاحب کادیانی کو مبارک

۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب کے حرم محترم کے ایام وضع چونکہ قریب تھے اس لئے انہوں نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو اسی تاریخ شائع ہوئی تھی..لکھا کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے اور پانچویں بیٹے کی خوش خبری دی ہے۔ہر چند مرزا صاحب نے قیافہ شناسی اور طبی نشانات سے جو عموماً عورتوں اور دائیوں کو بھی معلوم ہوتے ہیں، کام لیا ہوگا، تاہم خدا کی پاک کتاب کا ارشاد و لا یعلم ما فی الارحام کون غلط کر سکے۔چنانچہ ۲۸ جنوری کو ۴ بجے صبح مرزا صاحب کے محل سرائے میں دختر نیک اختر پیدا ہوگئی ہر چند مرزا صاحب کو تو اس کا رنج ہوگا اور ہونا بھی چاہیے۔

مگر انجمن نصرت السنہ مبارک باد کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ گو آپ کی پیش گوئی کے مطابق لڑکا نہیں ہوا لیکن راستہ تو صاف ہو گیا کسی روز لڑکا بھی ہو جائے گا۔اس لئے کسی مخالف کا پیسہ اخبار ہو، یا عام اخبار، ملا جعفر لاہوری ہو یا کوئی اور، یہ حق نہ ہوگا کہ مرزا صاحب پیش گوئی جھٹلاوے ورنہ انجمن نصرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السنہ اس پیش گوئی کی نظیر مرزا صاحب کی پہلی پیش گوئیوں میں دکھا دے گی۔ خبردار

دختر نیک اختر کی مبارک باد کے علاوہ انجمن ہذا اپنے صدق اور اخلاق سے ایک دو مبارکیں اور عرض کرتی ہے کہ جہلم میں دو مقدمے جناب کی ذات پر قائم ہیں ایک کی پیشی ۱۷۔ فروری کو ہے اور دوسرے کی ۲ مارچ کو۔ پچھلے مقدمہ میں آپ کے نام نامی اور اسم گرامی پر وارنٹ جاری ہو چکا ہے جس کی تعمیل ۲ فروری کو ہو گئی ہوگی۔ مرزائیو گھبراؤ نہیں بلکہ اپنا ایجادی مصرع پڑھتے جاؤ: کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندونکو

المشتہر: حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر چوک لوہگڈھ

ادیٹر اخبار اہل حدیث لکھتے ہیں: مگر افسوس ہے کہ وہ دختر نیک اختر ایک ہی سال میں اپنے باپ بلکہ اسکے تمام متعلقین کو دائمی مفارقت دے گئی جس پر ہمیں افسوس ہے ہم چاہتے تھے کہ مرحومہ کو زندگی نصیب ہوتی اور اگر اس کی اجل آ ہی چکی تھی تو اس کے باپ کو اس کے بدلے لے لیا جاتا تو بڑی خوشی سے تمام دنیا سے خس کم جہاں پاک کا ایک نعرہ سننے میں آتا مگر حکم خداوندی بالکل سچ ہے.. لن یؤخر اللہ مفسا اذا جاء اجلھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴-۵)

سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم

جناب کو بھی معلوم ہوگا کہ صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام صاحب تھے جن کے فوت ہونے پر ان کا بیٹا، جس کا نام مولوی مبارک علی ہے، خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی تو اہالی مسجد نے اس کو علیحدہ کر دیا، مگر یہ بھی چند مرزائی ہمراہیوں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا ۔ آخر ایک روز مقدمہ فوجداری ہوا جس پر مجسٹریٹ صدر نے حکم دیا کہ مسجد بالکل بند کر دی جائے۔ چنانچہ ایک سال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہالی مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی، مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہالی مسجد نے دیوانی دعوی کیا اور اپنے گواہ اس بات کے دیئے کہ ان لوگوں کے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھوائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست میں مولوی فیروز الدین مدرس فارسی سیالکوٹ، مولوی نورالدین قادیانی، مولوی محمد احسن امروہی، مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اس پر اہالی مسجد کو فکر ہوئی کہ ان کے مقدمہ میں اوران پر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں، بلکہ کسی لائق مولوی صاحب کا ہے، جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سے واقف ہو۔ آخر اس کام کے لئے ان کی نظر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی، اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ پس پھر کیا تھا، تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آ گئی، اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروز الدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی، میں کیا عرض کروں ،مولوی فیروز الدین کو ایسا حیران کیا کہ اس کی تمام شہادت پر پانی پھر گیا۔ قریباً چار گھنٹہ تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں۔ گواہ نے بیان کیا کہ اہل حدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتوی دیا ہوا ہے۔ مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے سوال کیا کہ اس فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں کیا وہ واقعی ہیں یا بعض (محض) بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی باتیں افتراء اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ واقعی کیا ہے؟ گواہ نے کہا کہ اہل حدیث خدا کو عرش پر مانتے ہیں، اس لئے حنفیوں نے ان پر فتوی کفر کا دیا تھا۔ مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے کہا کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا ہاں۔ مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابوحنیفہ کا قول استواء کے متعلق دکھا کر پوچھا کہ اس میں اور اہل حدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اس پر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کہلوالیا کہ دونوں خدا کو عرش پر مانتے ہیں، مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا کہ جو مذہب اور رائے ابوحنیفہ کی ہو، اس پر کوئی حنفی کفر کا فتوی دے سکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوالیا اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوالیا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہو گیا۔ دوسرے روز ۲۱ تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیل گئی تھی اس لئے ۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے، چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویان میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے جن کی شہادت کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں اور مرزا، حضرت عیسیٰ سے افضل ہے اور یہ بھی کہا کہ مرزا نے جو یہ کہا ہے کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا　　منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

تو کوئی تعجب نہیں، کہ منصور وغیرہ نے انا الحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔

ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا کہ آنے والا مسیح جہاد کرے گا۔ جس سے غالباً اس کی وہی غرض تھی جو ان کے نبی مرسل قادیانی کی ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہے، کہ میں مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں، اسی لئے مجھے کافر کہتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال غیر متعلق ہے اور کہا کہ ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ ہو نہ ہو جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے، تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے۔ کیسی خام خیالی ہے۔ مختصر یہ کہ سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین کا بیان ختم ہوا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے، تو اس نے اپنے ضعف اور تکان کا عذر کیا جس پر عدالت نے رحم کیا، جو واقعی رحم کے قابل بھی تھا، کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تھی کہ لوگ اسے جبراً قبر سے کھینچ کر لائے ہیں۔ آخر ۹-۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی۔ جس کی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا۔

ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا۔ جس میں تمام شہر وصدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمایئے۔ مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا، مگر آخرکار سائلین کی درخواست کو منظور کیا اور جمعہ پڑھایا۔ جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا۔ بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پر پھر وعظ فرمایا۔ اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے اور اپنا قادیان میں مرزا کی دعوت پر جانا بیان کیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کو اس کا مکروفریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا۔ لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سن کر مرزا کو پوری سو سنائیں۔ خدا تعالیٰ جناب مولانا موصوف کو برائے دین احمدی کے دیر گاہ قائم رکھے کیونکہ اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہوا گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا۔ اللھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد ﷺ۔

راقم: ابو عبداللہ رفیع اللہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں

(قسط دوم)

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں۔ ۹۔۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔ بنائے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی (جو اہل حدیث امرتسر میں چھپ چکی ہے) ۷۔ تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمانوں کی آنکھیں لگ رہی تھیں کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں۔ اتنے میں ۸ تاریخ کو ۵ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔

۹ فروری کو سب سے پہلے قادیانی مولوی برہان الدین جہلمی (عدالت میں) پیش ہوئے جن پر جرح باقی تھی۔ جرح ہوئی مگر کیا عرض کروں، جرح کیا تھی، تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔ تمام جرح کی نقل نہیں ہو سکتی چند جملے نقل کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا کہ:

کسی سچے نبی کی توہین کرنے والا کون ہے؟

جواب۔ کافر ہے۔

سوال: مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: کہا ہے مگر اس لئے کہا کہ وہ کتاب ملکہ معظّمہ کے نام پر بھیجی گئی تھے اور ملکہ معظّمہ عیسی کا نام نہیں جانتی تھیں بلکہ یسوع کو جانتی تھیں۔

سوال۔ مرزا جی نے یسوع کے حق میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ وہ شریر مکار دغا باز جھوٹا حرام خور وغیرہ تھا۔

جواب۔ ہاں لکھے ہیں مگر عیسائیوں کے الزام کے طور پر۔

سوال: حضرت ہارون زکریا یحیٰ نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے۔

جواب۔ صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔

سوال۔ خاتم النبیین کا انتظار ایسے نبی ہونے کے لئے مانع ہے۔

جواب۔ (لیت ولعل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں)

سوال: مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسی کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے، یعنی وہ کوئی شریعت لائیں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے۔

جواب: یہ ان مسلمانوں سے پوچھو

سوال: آپ کا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا کہ حضرت عیسی کوئی نئی شریعت لائیں گے یا قرآن وحدیث کے پابند ہوں گے؟

جواب: مجمل ایمان تھا (اس پر ایک فرمائشی قہقہہ لگا)

سوال: براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) بھی لکھا ہے۔

جواب: ہاں لکھا ہے۔

سوال: جو شخص کسی ایسی پیش گوئی کو جو حضرت رسول خدا ﷺ کی شان میں ہو، اپنے حق میں بتلاوے تو وہ کافر ہے یا مسلمان۔

جواب: کافر ہے۔

سوال: مرزا نے ازالہ صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیش گوئی مجرد احمد آیا ہوں۔

جواب: (کتاب دیکھ کر) ہاں لکھا ہے (حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھا چکے ہیں کہ احمد والی پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔

خیراسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔اخیرایک دوسوال لکھتا ہے۔مولوی برہان الدین نے اپنے بیانوں میں ایک حدیث لکھائی تھی جس کے الفاظ یہ ہے:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و اماکم منکم۔

یہ اس دعوی پر لائے تھے کہ مسیح موعودامت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا نہ کہ اسرائیلی نبی۔اس پر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہوسکتا ہے۔

جواب: میں نہیں بتلاسکتا۔

سوال: ابن مریم معرفہ ہے یانکرہ۔

جواب: آپ باربار وہی پوچھتے ہیں۔

سوال: بغیرصرف ونحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے۔

جواب: ہاں استاد سمجھاوے توسمجھ سکتا ہے۔

سوال: آپ نے بھی بغیرصرف ونحو کے حدیث پڑھی تھی۔

جواب۔نہیں میں نے توبڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں۔(جب ہی سوالات مذکورہ کوایسی صفائی سے حل کردیا)

سوال: آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں۔

جواب: جانتا ہوں۔

سوال: اس میں واؤ کیسا ہے۔

جواب: واؤعطف کا۔

سوال: عطف کس پر ہے۔

جواب: نزل پر۔

سوال نزل کیا ہے۔فعل یااسم۔

جواب: فعل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: یہ معطوف اور معطوف علیہ مل کر کیا بنے؟

(برہان الدین جہلمی) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے۔

حاکم نے پہلے تو سمجھایا کہ اس وقت تو اور چار پانچ منٹوں میں جان چھوٹ جائے گی کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور تم کو بہت سنائیں گے۔ مگر بڈھے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی کہ اس وقت تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جائے گا۔

اس سے بعد ایک دو گواہ معمولی واقعات کے گذرے۔ اخیر میں ایک گواہ بوڑھے سے چلتے پرزے منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے۔ ان کی شہادت کے علاوہ آپ کا طرز بیان کچھ ایسا تھا کہ حاکم نے مجبور ہو کر ان کو متنبہ کیا کہ ہوش سے شہادت دیں۔ ان کے وکیل نے عذر کیا کہ سیدھے آدمی ہیں، تو حاکم نے فرمایا کہ، میں اسے عقل دے دوں۔ آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا، تو نہ ہوا، دوسرے سال ہوا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا تو کہا کل دوں گا۔ اس بات کو سن کر بعض ہندوؤں نے مسلمانوں سے تعجب کے ساتھ کہا، کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تھا؟ کہ اس سال کی خبر بتاوے تو دوسرے سال کو ہو۔ مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کی ایسی آسانی سے تلافی کرائی کہ خود مخالف سے اس کی تکذیب کرائی۔

دوسرے روز بقیہ جرح کے لئے مولوی برہان الدین پھر آئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کر کے حدیث کا ایک فقرہ پڑھوایا جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا ؟ کہ اسی سال تم حج کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ تو نہیں کہا تھا۔ یہ دکھا کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے سوال کیا کہ جو کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے موافق یہ پیش گوئی نہیں ہوئی وہ سچا ہے یا جھوٹا؟

مولوی برہان الدین نے خدا لگتی کہی کہ ایسا شخص جھوٹا ہوتا ہے۔ (اس کو سن کر رحیم بخش مذکور نے بھی اپنے موقع پر اقرار کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا)۔

سوال۔ یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے۔

جواب: ہاں۔ سوال: قرآن کے صریح حکم کے خلاف کرنے سے بھی کوئی شخص نبی یا ولی ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔نہیں۔

سوال: مرزا جی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے، برے لفظوں میں یاد کیا ہے یعنی شریر مکار جھوٹا وغیرہ کہا ہے۔

جواب: ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے۔

سوال: قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا نہ کہا کرو؟

جواب: بعد تامل: ہاں ہے

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور لوگ بھی کم وبیش کہتے گئے کسی نے صاف اور کسی نے پیچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا کہ مرزا جی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔

۳ روز پیشی ہوکر ۲۵ فروری مقرر ہوئی جس کی کیفیت سے اطلاع دونگا۔..

رات کو مولانا ثناءاللہ صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا جہاں اتنا مجمع تھا کہ اہالی شہر نے ایسا مجمع کبھی نہ دیکھا تھا۔ جمعہ صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑھایا۔ دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی۔

سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے کہ اسی بہانہ سے مولوی صاحب ممدوح کے وعظ ونصیحت سے مستفیض ہوجاتے ہیں۔ بڑی خوشی یہ ہے کہ اس تقریب پر مولوی ثناءاللہ صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کردی جو عموماً مسلمانوں نے ہاتھوں ہاتھ سب لے گئے اور بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا۔

راقم: ابوعبداللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاءاللہ قریشی سیالکوٹ امام مسجد صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۵،۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا مہمل الہام

۲۰ جنوری ۱۹۰۴ء کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز سے معلوم ہوا کہ حضرت (مرزا) کو ایک تازہ الہام ۴ جنوری کو ہوا جسکے الفاظ یہ ہیں:

غلبت الرو م فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبھم سیغلبو ن

اصل میں تو یہ آیت قرآنی ہے جس کے معنی بجائے خود تو یہ ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی اس وقت رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو چکے تھے جن کی بابت خدا نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد ﷺ کی زبان الہام ترجمان پر یہ خبر پہنچائی کہ رومی اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال میں پھر غالب آ جائیں گے۔ مگر مرزا جی کے الہام میں معلوم نہیں کہ روم سے کیا مراد ہے اور اسکا غلبہ کیا ہے، اور ارض کیا ہے۔ کیونکہ مرزا جی کے الہاموں کا خیریت سے طریق ہی اور ہے: ایں زمین را آسمانے دیگر است

ہم منتظر ہیں کہ پردہ غیب سے کیا راز کھلتا ہے۔ اس لئے ہم اس الہام کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ البتہ ہمارا خیال ہے کہ شاید مرزا صاحب سوتے وقت کوئی اخبار پڑھتے پڑھتے سو گئے ہوں گے جس میں یہ لکھا ہوگا، سلطان المعظم نے یورپ کی تجویز دربارہ مقدونیہ منظور فرمالی ہے اس پر آپ کو شائد اس آیت کی طرف خیال دوڑا ہوگا کہ روم اگرچہ اس وقت دول یورپ کے مقابلہ میں کمزور ہے کہ ان کی متفقہ تجویز ان کو ماننی ہی پڑتی ہے لیکن آخر ایک روز آوے گا کہ سلطان روم ہی غالب رہے گا۔

لیکن ہماری اس توجیہہ پر خود ہمیں بھی ایک شبہ ہے کہ جناب مرزا جی کو اس سے پہلے تو مسلمانوں کی بہتری کا الہام کوئی ہوا نہیں بلکہ یہی ہوتا رہا کہ سلطنت روم کی تباہی قریب ہے، امیر کابل کی شامت آئی وغیرہ شاید اب سنت اللہ کچھ بدل گئی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے روم سے مراد کہیں خود بدولت ہی تو نہیں کہ مقدمہ میں مولوی کرم الدین صاحب سے ہار گئے، تو کیا ہوا، پھر کبھی سہی۔ بہرحال ہم چشم براہ ہیں کہ اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب ہی کردیں،

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۷۔۸)

مرزا قادیانی تو لکھتا ہے کہ میرے مرید ملا عبداللطیف کابلی کابل میں شہید کئے گئے مگر لاہور کے مولوی چکڑالوی رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتے ہیں کہ ملا مذکور حرام موت سے مرا ہے۔ اس پر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ ہمارا خیال تو وہی ہے جو ہم نمبر... میں بتلا آئے ہیں کہ یہ قصہ ہی مرزا جی کا ایک ناول ہے اس لئے ہم تو اس میں کچھ نہیں کہتے بلکہ منتظر ہیں کہ قادیانی آرگن ہی اس کا کوئی جواب دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۸)

مرزائیوں کا جلسہ لاہور میں

مرزائیوں کی انجمن فرقانیہ نے الحکم قادیان میں اشتہار دیا ہے کہ اخیر مارچ کے لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا جاوے گا جس کے لئے دو ہزار روپئہ کی ضرورت ہے۔ مگر جو کام انہوں نے بیان کیا ہے ہمارے خیال میں کوہ کندن اور کاہ برآوردن، کے برابر ہے، کیونکہ اگر اسی غرض سے اتنا بڑا جلسہ ہوگا کہ صرف مرزا جی اور ان کے مرید ہی اپنی اپنی تقریریں کریں، تو وہ تو فضول ہے۔ مرزا جی کی تقریریں کیا پہلے کسی نے نہیں سنیں۔ نیز اغلب گمان ہے کہ اس کام میں مسلمانان لاہور مزاحم بھی ہوں گے۔ ممکن ہے انہیں ایام میں اہالی لاہور بھی کوئی جلسہ مقابلہ میں منعقد کرکے مرزائی جلسہ کی رونق کو کم کریں۔ اس لئے بہتر ہے کہ منتظمان جلسہ یا تو مثل آریہ سماج لاہور کے مباحثہ کا اشتہار دیں اور ایک مخالف اسلام اور مخالف مرزا کو جی کھول کر بحث کے لئے وقت دیا جائے یا مثل جلسہ اعظم مذاہب ہر ایک کو لیکچر دینے کی اجازت ہو۔ بہرحال ہمیں امید ہے کہ منتظمان جلسہ اس جلسہ کو ایک شاندار اور مفید بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اہل حدیث بھی تحریری امداد دینے کو آمادہ ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۰۴ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نیچری اور آریہ سماج

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے   کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

یوں تو کون ہے جو مسیح قادیانی اور مجدد پنجابی کی تجدید کا قائل نہ ہو، اور پنجابی نبی کا لوہا نہ مانتا ہو، بالخصوص کفار خصوصاً آریوں کے مقابلے تو آپ ماشاء اللہ برہنہ شمشیر ہیں۔ لیکن آج کل جو چال ایجاد کی ہے سبحان اللہ تمام پچھلی چالوں کو ماند کرتی ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں، قربان ایک ہی کہی، ماشاء اللہ ہم داد دیتے ہیں اور تمام دیکھنے سننے والے بھی داد دیں گے۔

ان دنوں قادیان سے ایک رسالہ آریوں کے جواب میں قادیانی امت کے حکیم نے شائع کیا ہے جس میں معجزات انبیاء پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ:

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفہ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار، یہ لوگ اسی ایک مد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے، اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں وسوسوں میں مبتلا ہیں، اور جہاں کہیں کسی معجزہ کا ذکر ہوا، اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دے دیا جائے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں بھی ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیمؑ (اس تشبیہ سے مرزا جی کی غرض یہی ہے کہ کافروں کو یقین ہو جائے کہ یہ انبیاء میری طرح بانی جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کر کے احمقوں کو پھاندتے تھے۔ افسوس۔ نعوذ باللہ) اور موسیٰ کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے، وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے۔

سبحان اللہ! کیا کہنے ہیں۔ خلاصہ اس مضمون کا یہ ہے کہ حضرات انبیاء سابقین علیھم السلام کے کمالات کا مجموعہ مرزا جی میں موجود ہے بہت خوب:

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس ہم بھی آریوں اور نیچریوں سے سفارش کرتے ہیں کہ مرزا جی کی دعوت ضرور قبول کریں اور ان کے کمالات سے مستفیض ہوں۔ ہاں یہ خیال نہ کریں کہ آج تک انہوں نے کیا دکھایا ہے جواب دکھائیں گے۔ آتھم کی پیش گوئی، پنڈت لیکھ رام، احمد بیگ والی، میعادی سہ سالہ پیش گوئی مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی والی پیش گوئی قادیان کے طاعون والی پیش گوئی کیسی صاف اور صریح طور پر غلط نکلیں، تو اب کیا دانائی ہے کہ پھر دوبارہ تحریر کرنے میں وقت ضائع کیا جائے اور: آزمودہ را آزمودن خطاست، پر غور نہ ہو۔

ہمارے خیال میں آریوں اور نیچریوں کے یہ خیالات کسی طرح صحیح نہیں۔ ممکن ہے کہ ان وقتوں میں مرزا جی کو پورا تجربہ نہ ہوا ہو، مگر اب ہو گیا ہو۔ آخر، پیر شو بیا موز، کا مقولہ مشہور ہے۔

ہوا کیا ا جی یہ تو کرنے کی و دیا ہے۔ مشق آہستہ آہستہ ہی ہوتی ہے۔ تم بھی عجب آدمی ہو، کیا پہلوان ایک دفعہ گر کر کشتی لڑنے کی درخواست کرے، تو اسکو پہلا حوالہ ہی دیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

افسوس ہے کہ اہل حدیث کو اس دعوت میں شریک نہیں کیا گیا کیونکہ مرزا جی کو یقین ہے کہ اہل حدیث ہمارا عاشق صادق ہے، جو قادیان تک حاضری سے بوقت نصف شب بھی نہیں رکنے کا

ہم کشتہ تیرے ناز کے ہیں یاد رہے　　او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے۔تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ اللہ! ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ قادیانی مسیح للکار للکار کر کہتا تھا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا۔ کوئی ہے کہ ہماری طرح الہام سے دعوی کرے کہ انہ آوی القریۃ کوئی ہے کہ بتلاوے کہ قادیان سے دو دوکوس پر طاعون نے جو محشر قائم کر رکھا ہے، قادیان میں کیوں نہیں آتا۔خدا قادیان کو تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے دافع البلاء۔اللہ اللہ:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے   وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

آج کوئی ہے کہ قادیان میں جا کر طاعون کی تباہی کو آنکھوں سے دیکھے کہ تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں۔دوکانیں بند ہیں، بازار ویران سنسان نظر آتے ہیں۔یا مراسلہ مندرجہ ذیل کو پڑھے:

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث تسلیم

قادیان میں آج کل سخت طاعون ہے مرزا صاحب اور مولوی نور الدین کے سوا تمام مرید قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔مولوی نور الدین کا خیمہ قادیان سے باہر ہے۔اوسط اموات ۲۰ سے ۲۵ یومیہ ہے۔ مولوی نور الدین کی سالی کا لڑکا منظور الحق بھی چل بسا۔مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پاوے۔حکیم نور الدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہے کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جاویں۔مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے۔   نامہ نگاراں از قادیان ۱۴۔اپریل

اخبار بدر قادیان ۱۶۔اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے اڈیٹر نے طاعون کی قادیان کی صفائی کو تسلیم کیا ہے۔   اڈیٹر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اپریل ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیان بینی خزاں بینی و با بینی غرض دار الزیاں بینی

مثل مشہور ہے دہقانی کی پینتالیس عزتیں ہوتی ہیں اس لئے وہ ایک دو، بلکہ تین چار، بلکہ چھ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپ کو ذلیل نہیں جانتا۔ جب تک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہو کر سلب کلی نہ ہو لے۔ پھر یہ شرط بھی ضروری ہے کہ کسی حساب میں اس کو غلطی نہ ہو جاوے۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے۔ ایک دفعہ دو دفعہ نہیں، دس بیس دفعہ نہیں، مرات کرات دفعہ آپ کی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مرزا صاحب زبان حال سے کہا کرتے ہیں:

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کون سا مہینہ یا کونسا سال ہے جس میں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ افلا یرون انھم ... فی کلّ عام مرۃ او مرتین دو تین دفعہ ابتلاء میں نہ آتے ہوں۔ سال ہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں۔ ۲۲۔ اپریل کے اہل حدیث امرتسر میں قادیان میں طاعون ہونے کا واقع درج کیا گیا تھا اس پر بحکم الحق مرّ مرزائی اخباروں میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا، اور اہل حدیث جیسے راست باز، حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے کہ اہل حدیث کو اگر خدا کا خوف ہے، تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تھا کہ قادیان میں کبھی طاعون نہیں آئے گا۔ (۲۴۔ اپریل)۔

گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے بسی معلوم کر سکتے ہیں کہ قادیان میں طاعون ہونے کا کس لطیف پیرائے میں اقرار ہے۔ اس لطیف سے الطف پیرایہ ایک اور ہے جس کو سن کر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم وحیا سے انگشت بدنداں ہوں گے۔ اخبار البدر قادیان کے دفتر سے ۲۵۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی کہ اخبار یکم مئی تک بند رہے گا۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں:

طاعون حضرت مسیح موعود کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے۔

اللہ اللہ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس ناز و ادا سے معشوقانہ ادا میں تسلیم کیا گیا ہے اب سنئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آپ کو بتلاتے ہیں اور آپ کے سوال کا جواب دیتے ہیں:

دافع البلاء ص ۵ کو پڑھو۔ کیسا صاف لکھا ہے:

قادیان کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ہو گا۔،

اسی صفحہ پر لکھا ہے: قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تاکہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول قادیان میں تھا۔

پھر صفحہ ۷ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے کہ:

خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو (مرزا) اسی میں رہتا ہے۔،

پھر صفحہ ۱۰ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ پلائی ہے کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت، اور مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت، مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین، دہلی کی نسبت پیش گوئی کریں کہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے۔،

یہ ہیں مرزا جی کی تعلیاں! ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا رہا تھا کہ میری باتیں تو جیسی ہیں وہی ہیں اس لئے بطور پیش بندی یا بحکم لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تھا کہ کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو، اور موجب فرار وانتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ (دافع البلاء حاشیہ۔ ص ۵)

ناظرین! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں لیکن مطلب اسکا خوب یاد رکھیں بھولے ہوں تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں: قادیان میں شاذ و نادر واردات ہوں گی جو ایسی قلیل ہوں گی کہ کالعدم تصور ہوں گی۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے۔جس کا نام البدر ہے آپ ۱۶۔اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں:

یوگندر پال (آریہ) نے بڑے دعوی سے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک وصاف کریں گے۔تو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ یوگندر پال تو کیا صاف کرتے خود طاعون نے صفائی شروع کردی۔،(ص ۷)۔

اب ناظرین اس شاذ ونادر کو اور اس صفائی کو ذرہ صفائی سے تاکہ کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے۔ اللہ اللہ! کہاں یہ دعوی کہ قادیان سے دو دو کوس تک طاعون ہے، جو بیمار آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے، اسی بنا پر اس کا نام دارالامن والا امان رکھا گیا تھا، پھر یہ ترمیم کہ شاذ ونادر واردات ہوں گی جو معدوم کے حکم میں ہوں گی، جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہوگئی۔ناظرین منتظر ہوں گے کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی، تو ان کی آگاہی کے لئے ہم اتنا بتلاتے ہیں کہ مارچ اپریل کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۳، آدمی طاعون سے مرے حالانکہ کل آبادی قادیان کی ۲۸۰۰ ہے۔(مفصل مع شہادت آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

قادیان میں طاعون

نمبر سابق میں قادیان میں طاعون کی بابت مرزا جی کی پیش گوئیاں درج کرکے بتلایا گیا ہے کہ مارچ اپریل کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۳۔آدمی طاعون کا شکار ہوئے۔چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ اہل حدیث کہلا کر بے سند باتیں لکھتے ہو، کیا سلسلہ حدیث کے راویان کا یہی طریق تھا، اسلئے اہل حدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے کیونکہ خدا کے فضل سے اہل حدیث کو ناز ہے کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے۔

سنیئے! قادیان میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزا جی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنی سید محمد علی شاہ صاحب قادیانی پنشنر ہیں جنہوں نے گورداسپور میں چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا کہ مارچ اور اپریل کے دو مہینوں کے اندر ۳۱۳، آدمی مرے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم نور الدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جس پر شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے چنانچہ ان کو حکم ہوا کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لے جائیں اور وہ چلے گئے۔

مسٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دے سکتا ہے۔ اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چھاپ دیں گے، تو ہم آپ کو گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلا دیں، جس کی سردست ہم کو ضرورت نہیں۔

بتلایئے جس مقام پر اس قدر طاعون ہو کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۳ چل بسیں اور موضع کے باشندے تو بجائے خود، مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا مشن کالج (مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہیں وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے۔

اللہ اللہ! مرزا جی کی وہ بھول بھلیاں اور یہ حیلہ سازیاں۔ آہ:

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال   اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

بتلایئے اب بیچاری قادیان کو مرزا جی کی وجہ سے دار الامان کہا جائے یا دار الزیان اور بیت الخزان

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزا جی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مرے گا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ بموجب حدیث نبوی ان کو شہادت ہوگی یا نہیں؟

آج تک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ مرزا جی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جھنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزا جی ان کی امت اس وبا سے کتوں کی موت کثرت سے مرے تو مسٹر الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لے جاویں، اس لئے انہوں نے جھٹ لکھ مارا کہ حضرت جی کو الہام ہوا تھا حسب الناس ان یتر کوا ان یقو لوا آ منا و ھم لا یفتنو ن جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مبایعین یعنی مرزائی بھی نشانہ طاعون ہونگے۔ (الحکم ۲۴۔ اپریل ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلو جی: بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں۔ مرزا جی نے کس بھروسہ پر تم کو کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا کہ بس میرے سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے۔ آج اس الہام سے معلوم ہوا کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی نشانہ طاعون ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ گو ہماری دعا ہے کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت میں رکھے، مگر مرزا جی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی خیر نہیں۔ کیونکہ ان کا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتی کہ خاندان رسالت بطالت بھی اس میں مبتلا ہونگے اور ضرور ہوں گے کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اس میں الناس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے مگر جس حیثیت سے مرزا جی کو الہام ہوا، اس حیثیت سے وہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ) کو گھیرتا ہے جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب مسلمانوں کو مراد لیتا ہے۔ پس جس طرح آیت کے نزول کے وقت تمام مسلمانوں بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تھا اور سب کو تکلیفات پہنچی تھیں، اسی طرح مرزا جی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مدارِ صدق اس پر ہے کہ کل مرزائی حتی کہ خاندان رسالت کاذبہ بھی اس سے حصہ وافر لیں۔ بہت خوب: چشم ماروشن دل ماشاد

مرزا جی کا الہام بھی کیا ہوا، جان کا روگ ہوا کہ اپنی صداقت کے لئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندان رسالت باطلہ کے ممبروں کو بھی ہضم کر جاوے۔ آہ:

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری　　چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کے الہام اور یہ ہیں ان کی تاویلات یا یوں کہیے کہ ان کے الہاموں کا حشر اجسام۔ مگر مریدین ہیں کہ وہی سچائی یا ڈھٹائی کا راگ الاپے جاتے ہیں۔ سچ ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا　　بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۲-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار

اذا غدرت حسناء او فت بعهد ها ۔ و من عهد ها الا یدو م لها عهدها

قادیانی اخبار الحکم ۱۷ مئی میں پیش گوئی شائع ہوئی تھی کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ مرزائیوں نے اس کو بڑی شہرت دے کر پبلک کی توجہ کو اس پیش گوئی کی طرف پھیرا، جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ یعنی عام رائے کا رجحان اس طرف ہوا کہ دیکھیں اب کی دفعہ بھی یہ پیش گوئی پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا خدا کر کے ایام حمل پورے ہوئے تو ناگہاں خبر پہنچی کہ ۲۵ جون کو امۃ الحفیظ پیدا ہوئی۔ اس پر ہمعصر سراج الاخبار جہلم یوں رقم طراز ہے:

لڑکے سے لڑکی ہوگئی: ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون کے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا جی نے شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہونے کا الہام کیا تھا اور یہ الہام الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اب یہ خبر ناظرین کی بے حد دلچسپی کا باعث ہوگی کہ مرزا جی کے حرم سرائے میں ۲۴ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوگئی۔ آج ساکنان دارالامان میں سخت اداسی کا عالم برپا ہے اب قادیانی کے اس الہام کی قلعی کھلنے پر گورداسپور میں خوب تمسخر ہو رہا ہے

...قیافہ دانوں، منجموں طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں، لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی پوری نہیں ہوتی، ہائے غضب پھر بھی مرزائی نہیں سوچتے۔ کیوں جی بتائیے؟ اب کیا تاویل ہوگی۔ بس یہی کہ لڑکا پیدا ہوگا، استقبال کا صیغہ ہے۔ آخر کبھی نہ کبھی تو پیدا ہو ہی جائے گا۔ لیکن بھائیو! یہ تب سنا جاتا کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شائع نہ کیا جاتا۔ اودھر ایام معدودہ سے چند دن باقی ہیں اور ادھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسی حمل میں ہوگا۔ ہاں اب تو کہہ دیجئے کہ الہام غلط ہو گیا اور بڑی صفائی سے غلط ہو گیا۔ اب مرزا جی کو اندیشہ کرنا چاہیے کہ جب ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کا یہ حشر ہوا تو بقیہ کے ساتھ کے الہاموں کا بھی یہی انجام ہوگا انشاء اللہ تعالی۔ بقیہ الہامات جو فتح ونصرت کے متعلق شائع کئے گئے ہیں وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی بدشگونی سے برعکس ہوتے نظر آتے ہیں۔ جب ستون گر گیا تو پھر کوٹھے کا خدا حافظ۔

او مرزا جی! خدا کے لئے آئندہ باز آجایئے جانے دو۔ بہتیری جگ ہنسائی ہو چکی ہے۔ اب عاقبت کی فکر کیجئے دنیا روزے چند آپ کو ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں اور کیا کیا آئیں گی ان بطش ربك لشديد یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر آمین

مگر ہمارے خیال میں سراج الاخبار کی یہ جلد بازی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے اس الہام کو جھوٹا لکھا۔ اگر سراج الاخبار شعر مندرجہ عنوان کو غور سے پڑھتا تو کبھی ایسا نہ لکھتا شعر مذکور کا اردو ترجمہ یہ ہے، جب کوئی محبوبہ خلاف وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ عہد کو پورا نہ کرے گی

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ان معنی سے گو یہ پیشینگوئی ظاہر بینوں کی نظر میں پوری نہ ہوئی ہو، لیکن اہل باطن کے لئے اس میں بھی ایک راز ہے۔ کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوتا تو پھر تو یہ ایک معجزہ تھا کہ بیّن ثبوت رکھتا، پھر جو اس کو نہ مانتا (بقول مرزا صاحب) اس کی خیر نہ تھی۔ اس لئے خدا کی حکمت ہوئی کہ مخلوق ایک دم نہ تباہ ہو جائے کیونکہ ایک تو پہلے ہی مرزا طاعون بیگ سے ہلاکت ہو رہی ہے دوسری بلائے عام اگر بھیج دی جاتی تو خدا حافظ

اس حکمت کرنے میں یہ نقصان تو ہوا کہ مرزا جی کی پیش گوئی پر زد پہنچی، سو خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے رسم چلی آ رہی ہے۔ پہلے بھی کئی دفعہ لڑکے سے لڑکی ہوئی، زندوں سے مردہ اور مردہ سے زندہ ہوا۔ پچھلے سال ہی ۱۵ جنوری کو مرزا جی پیش گوئی کی تھی کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دیئے ہیں (حالانکہ چھ دیئے تھے اور سب زندہ تھے۔ اڈیٹر) اور پانچویں کی خوش خبری دی ہے، چنانچہ اسی مہینے میں لڑکی پیدا ہوئی۔ جس پر انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کے زندہ دل سکرٹری حکیم محمد الدین کا اشتہار نکلا تھا، کہ گو لڑکی ہوئی لیکن لڑکے کی بھی تو امید ہوئی کیونکہ راستہ تو صاف ہو گیا۔ اس پر مرزا صاحب کو غاسق کا الہام ہوا تھا یعنی وہ لڑکا اب کی دفعہ پیدا نہیں ہوا، لیکن ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ غاسق اندھیرے میں چھپنے والا ہے۔اس پر مرزا جی کے دوستوں کی آئندہ کے لئے آنکھیں لگیں۔ چنانچہ اب کے بھی منتظر تھے مگر افسوس:

یاں انتظار وصل وہ آغوش غیر میں　　قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اس لئے ہم نے کہا کہ سراج الاخبار نے جلد بازی کی کہ حضرت (مرزا) کا کلام سمجھا نہیں:

اے کہ آگاہ نیء عالم درویشاں را　　تو چہ دانی کہ چہ سوداء سرا ست اشاں را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱-۳)

❁مرزا صاحب قادیانی نے ایک پمفلٹ چو ورقہ شائع کیا ہے جس میں مولوی کرم الدین سے مصالحت کے واقعات لکھے ہیں مگر افسوس کہ ان میں راست گوئی سے پوری عداوت کا اظہار کیا ہے جس کی ایک ہی مثال کافی ہے لکھتے ہیں:

میرا مسودہ جناب خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے بھی پسند کیا۔

حالانکہ شیخ صاحب سے ہم نے خود سنا کہ وہ اس مسودے کو ناپسند فرماتے تھے۔ بلکہ فرماتے تھے کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ صلح کرنی ہے تو اتنا کافی ہے کہ دونوں فریق دعوی چھوڑ دو۔ چنانچہ مولوی کرم الدین نے منظور کرلیا تھا مگر مرزا جی نے منظور نہ کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم سے انہوں نے اس واقع کے چھاپ دینے کا ذکر کیا تو ہم نے سخت منع کیا۔　(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۹)

مرزا قادیانی

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش　　من انداز قدت را مے شناسم

اخبار البدر قادیانی ۲۱ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی کو الہام ہوا کہ حافظ صاحب تین باتوں پر قسم کھائیں۔ ایک تو آیت فلما توفیتنی سے وفات ثابت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ چوتھے یہ کہ ہم (مرزا) ۲۴ سال سے مفتری ہیں

اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بیٹے نے جو مرزا کا مرید ہے، اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا کہ اگر حافظ صاحب اس بات پر قسم کھائیں کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں، تو میں مرزا صاحب سے ہٹ جاؤنگا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا، تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ حق بات پر قسم کھانے میں حرج نہیں۔ بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکھی، تو مرزائی صاحب رفو چکر ہو گئے اور قادیان دار الزور والبہتان کو لکھ مارا جس پر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں کہ مرزا جی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چل کر کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں اگر ان کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بھروسہ ہے، تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے۔ اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کر کے مرزا جی کا اقرار نامہ چھاپ دے گا، تو ہم بھی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگر چہ یہ امر اب کسی خفا میں نہیں رہا تا ہم آپ اس کو بدیہی جان کر بطور.. کرنے کے قسم کھالیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی میں جھوٹا ہے، بلکہ اور کچھ بھی ہے۔ پس اگر مرزا جی یا کوئی اور مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کھانے کی تکلیف بھی دی جائے ار پھر نزاع بھی بدستور قائم رہے۔ اور کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہو۔

ہاں ناظرین! مرزا جی کی قسمیں دینے پر تعجب نہ کریں کہ کس ایچ پیچ سے سیدھے معاملہ کو الجھن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی یہ قدیمی عادت شریف ہے کہ ہر ایک سیدھی بات کو بھی اندھوں کی لکیر کی طرح ٹیڑھا کیا کرتے ہیں۔ جن دنوں آتھم ان کی پیش گوئی کی زد سے بچ رہا تھا، تو اس کو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے، جو عام زبان زد عام ہے مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزا جی فن ابلہ فریبی میں کہاں تک چست وچالاک ہیں۔ آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں:

اگر آتھم کو یہ یقین ہے کہ مسیح سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگالیں۔

سبحان اللہ کیا ہوشیاری سے گرہ کتری ہے۔ بھلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو کہ خدا مجھے تین روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے تو کیا اس پر بھروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام سے کہ اسّی (۸۰) سال تک زندہ رہے گا، تو کیا آپ نے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس کے رکھنے کی درخواست نہ دی تھی؟ جو خیریت سے بالکل گدھے کے سینگ کی طرح کامیاب ہو کر رہی۔

مختصر یہ کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں کہ آئے دن کے فسادات بھی طے ہو جائیں مرزا جی اور حافظ صاحب کا معاہدہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو، جس کا مضمون یہ ہو کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی قسم کھا جائیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں تو میں اپنا دعوی چھوڑ دونگا۔ ادھر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا مافی الضمیر اظہار فرماویں، تو مسلمانوں پر ان کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزا جی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم ان کی خدمت میں بھی عرض کریں گے کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کرائے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فائدہ؟

مٹا نہ، رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی　　رکے ہے ہاتھ، ابھی ہے رگ گلو باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۴)

مرزا قادیانی کا لیکچر

۳۔ ستمبر (۱۹۰۴ء) کو لاہور میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جس کا کئی دنوں سے شور وغوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا، اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب،۔

اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں جو بجائے خود گناہ ہے۔ آریوں میں یہ خرابی ہے کہ وہ بعد ویدوں کے تمام دنیا کو مکالمہ الہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاق بیخ کن ہے یعنی نیوگ۔

دوسرے حصے میں لیکچرار (مرزا) نے اپنے دعوی کا ثبوت دیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ان کے دلائل تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہیں، وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے و نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً اسکا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کردیں گے تو مسیح موعود آئے گا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اسلئے میں مسیح موعود ہوں۔

یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۴۵ صفحوں پر چھپ کر قیمتاً تقسیم ہوا۔ اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے کہ یہ دلیل بعینہ اس مشہور دلیل کی طرح ہے جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی شد۔

۳ ستمبر کو لیکچر دے کر ۴ ستمبر کو گورداسپور پہنچے۔ ۵ کو دو گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھے۔ باقی ۶، ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ گواہان صفائی گذرنے ہیں اور پھر بعد غور حکم سنایا جائے گا غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ العلم عند الله

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۷)

مرزا قادیانی کے مقدمات

آج دو برس ہونے کو آئے ہیں کہ مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں بڑی گرما گرمی سے سنائی جاتی ہیں، مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے۔

اصلیت ان مقدمات کی یہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی، جس کی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی، اور اس فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو۔ چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے، اتنے میں ایک مسمی شہاب الدین کا، جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کا شاگرد ہے، خط مرزا جی کو پہنچا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جس کی مدد سے پیر مہر علی شاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکھی ہے۔

بس پھر تو کیا، مرزا جی نے جھٹ ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین مینیجر مطبع کو بھیجا کہ وہ کتاب لے آویں۔ خیر حکیم جی گئے اور کچھ نذرانہ دے کر وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزا جی نے اس کتاب کو قبضے میں کیا تو ایک محشر بپا کر دیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہوگا، خوار ہوگا، یہ ہوگا، وہ ہوگا، بلکہ زندہ درگور ہو جائے گا۔ جب ان کا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑھ گیا تو سراج الاخبار جہلم ٦۔ اکتوبر ١٩٠٢ء میں ایک مضمون نکلا جس کا راقم کرم الدین لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال چلی تھی۔ سیف چشتیائی کی عبارتیں بے شک ان کتابوں کے حاشیوں پر مرقوم ہیں، مگر یہ صحیح نہیں سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ غیر منقول ہے۔ یعنی ہم نے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچھ عبارتیں ایک زشت خط بچہ سے لکھوا دی تھیں تم خود اس کا اندازہ کر سکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوش نویس تھے، حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن میں مرزائی اخبار الحکم کے اڈیٹر کو بھی کسی بات کے جواب میں سخت سست لکھا تھا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزا جی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو الٹے لینے کے دینے آئے۔ آخر انہوں نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوی کرا دیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔

ادھر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بھائی مولوی محمد حسن مرحوم کی طرف سے دعوی کیا کہ مرزا نے میرے بھائی کو برا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعوی تو بدیں وجہ خارج ہوگیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق دعوی کا ہے، وہ کرے۔

مگر مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں خود مولوی صاحب موصوف کو ہی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے۔ دعوی مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے استغاثہ ہتک عزت کا دائر کر دیا۔ کچھ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی۔ مولوی صاحب کہیں مقدمہ جہلم میں رہے، مرزائی پارٹی کہے گورداسپور میں رہے جو مرزا جی کا ضلع ہے۔ آخر مقدمات ضلع گورداسپور میں رہے۔

اس دغا کے مقدمہ کے ضمن میں مولوی صاحب نے ایک کتاب نزول مسیح مصنفہ مرزا صاحب پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جو ابھی شائع نہیں ہوئی تھی ،تو جھٹ سے مرزا جی نے اس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ میں چوری کتاب کا دعوی کرا دیا۔

یہ دو دعوے ہوئے۔تیسرا دعوی اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔

خیر مقدمات برابر چلتے رہے مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب تھا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم میرا نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کسی نے میری طرف سے لکھوا دیا ہے۔ میں نے دغا نہیں کی بلکہ جو کتاب دکھائی تھی وہی دے دی۔

نتیجہ یہ ہوا مولوی کرم الدین صاحب دغا اور چوری کے دعوی سے تو پہلے ہی بری ہو گئے ۔مگر مرزا جی پر جو دعوی تھا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوی برابر چلتے رہے۔دونوں پر فرد جرم لگایا گیا۔اتنے میں حاکم کی تبدیلی ہو گئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سرے سے کاروائی ہوئی۔اور مولوی صاحب نے اپنی صفائی کے گواہوں میں خود مرزا جی اور اڈیٹر الحکم کے باپ کو لکھایا۔مرزا جی کے بیانات سے بھی ان کو بہت کچھ فائدہ پہنچا۔اور اڈیٹر کے والد کو تو اس لئے لکھایا تھا کہ وہ اپنی قومیت کا ٹھیک پتہ نہیں بتاتا تھا۔آخر اس کے والد کے نام پر جو سمن گیا اس پر لکھا تھا جٹو ولد تانا قوم میراسی ساکن جاڈلہ ضلع جالندھر۔اس شہادت نے بھی مولوی صاحب کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔مگر مقدمات نے اس قدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تھک گئی۔اسی اثنا میں کئی دفعہ خبر اڑی کہ مرزا صاحب قید ہو گئے۔اس سارے مختصر بیان سے یہ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چھیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کار ان کے گلے کا ہار بن گئی۔ مفصل روئداد مطبع سراج الاخبار جہلم سے بقیمت ..مل سکتی ہے ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱-۲)

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں یکم کو حکم سنایا جانا تھا مگر فیصلہ نا تمام تھا اس لئے ۸ ۔اکتوبر مقرر ہوئی۔ مرزائی اخبار دعا کے خواست گار ہیں اس لئے ہماری یہی دعا ہے خدا وہ کرے جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بخدمت حکیم مولوی نورالدین قادیانی

میں نے آپ کی تفسیر سورہ جمعہ پڑھی۔ جس میں بعض باتیں اچھی بھی ہیں، مگر جس نے مجھے اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر آمادہ کیا ہے وہ ایک ہی بات ہے جو آپ نے مرزا صاحب کی آزمائش کے متعلق اصول لکھا ہے۔ میرے خیال میں بھی وہ اصول سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ پس میں پہلے اس اصول کو نقل کرتا ہوں پھر اپنی گذارش کرونگا۔ آپ فرماتے ہیں:

گورداسپور میں ایک موقع پر ایک شخص حضرت امام علیہ السلام کے متعلق مجھ سے کچھ سوال کرنے آیا۔ میں نے جب اس سے یہ کہا کہ تم وہ معیار پیش کرو جس سے تم نے کسی کو راست باز مانا ہے، تو وہ خاموش ہی ہو گیا۔ اور سلسلہ کلام کو آگے نہ چلا سکا۔ یہ بڑی پکی اور سچی بات ہے کہ راست باز ہمیشہ ایک ہی معیار پر پرکھے جاتے ہیں اور ان میں کوئی نرالی اور نئی بات نہیں ہوتی چنانچہ ہمارے ہادی کامل فخر بنی آدم حضرت محمد ﷺ کو ارشاد الٰہی یوں ہوا قل ما کنت بدعاً من الرسل کہدے میں کوئی نیا رسول دنیا میں نہیں آیا، دنیا میں مجھ سے پہلے رسول آتے رہے ہیں، تم نے اگر کسی کو راست باز اور صادق مانا ہے تو جس قاعدہ اور معیار سے مانا ہے وہی قاعدہ اور معیار میرے لئے بس ہے۔ میں نے قرآن شریف کے اس استدلال کی بنا پر بارہا ان لوگوں سے جو حضرت مرزا صاحب کے متعلق سوال اور بحث کرتے ہیں پوچھا کہ تم نے کبھی کسی کو دنیا میں راست باز اور صادق تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اگر کیا ہے تو وہ ذریعے اور معیار کیا تھے؟ جن ذریعوں سے تم نے صادق تسلیم کیا ہے پھر میرا ذمہ ہوگا کہ اس معیار پر اپنے صادق امام کی راست بازی اور صداقت ثابت کردوں۔ میں نے بارہا اس گر اور اصول سے بہتوں کو لاجواب اور خاموش کر دیا ہے اور یہ میرا مجرب نسخہ ہے اس راہ سے اگر چلو تو تمام مباحث کا دو لفظوں میں فیصلہ کر دو۔ گورداسپور کا جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے جو لوگ میرے ساتھ تھے انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دیکھا کہ باوجود سوال کرنے والا بڑا چلبلا اور چالاک آدمی تھا مگر میرے اس سوال پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بعض آدمیوں نے اس کو کہا بھی کہ تم کسی کا نام لے دو، اس نے یہی کہا کہ میں نام لیتا ہوں تو مرتا ہوں (یعنی ماننا پڑتا ہے اور لاجواب ہونگا) صفحہ ۲۱، ۲۲ تفسیر سورہ جمعہ

جیسا آپ نے فرمایا ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ اسی ایک اصول سے تمام مباحث کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ سائل مذکور نے تو خدا جانے کیوں خاموشی اختیار کی ہو، مگر میں تو یہ اصول پڑھ کر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہ عقل و نقل کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کفار کو پیغمبر خدا ﷺ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتلاتا ہے:

لقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلو ن

پس میں اس اصول کو بڑی خوشی سے تسلیم کرتا ہوں۔ بلکہ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کے اظہار سے پہلے ہی میرا یہ اصول ہے جو میں نے رسالہ الہامات مرزا میں لکھا ہوا ہے۔ خیر مجھے اس سے بھی بحث نہیں کہ میں نے آپ کے کہنے سے قبول کیا یا پہلے سے کیا، بہرحال مجھے یہ اصول منظور ہے۔ آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ میں نے دنیا میں صرف ایک ہی شخص کو راست باز اور صادق تسلیم کیا ہے غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے مگر ناظرین کی آگاہی کے لئے ان کا نام بتلاتا ہوں لیکن:

ہزار بار بشوئم دہن بمشک گلاب　　ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

یعنی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔ اصل صداقت تو آپ کی تسلیم کرتا ہوں۔ باقی جن کو راست باز جانتا ہوں اسی راست گوئی کی شہادت سے جانتا ہوں۔ لیکن اگر یہ سوال ہو کہ آپ کی صداقت ماننے کا کیا ذریعہ ہے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی راست گوئی صدق مقالی یعنی جو بات آپ نے بتلائی اور جس طرح آپ نے کوئی خبر دی، اسی طرح اور اسی کیفیت سے پوری ہوئی۔ غلبہ روم، فتح مکہ، فتح عرب، فتح قیصر و کسریٰ، فتح بدر، غلبہ امت، وفات طول الیدین وغیرہ وغیرہ جن کا شمار نہیں ہوسکتا اور ضرورت بھی نہیں۔ پس آیئے اسی ایک اصول سے مرزا صاحب کی راست بازی آزمائیں کہ ان کی پیش گوئیاں بھی ایسی نمایاں طور پر ظہور پذیر ہوئی ہیں کہ کسی دوست دشمن کو انکار کی مجال نہ ہو۔ مگر اس کا جواب دیتے ہوئے یہ تکلیف تو بہت ہے کہ آپ میرا رسالہ الہامات مرزا سارا پڑھیں البتہ یہ تو مختصر ہے کہ آپ اپنا ہی ایک کارڈ بغور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ لیں جو آپ نے آتھم والی پیش گوئی کے خاتمہ پر بنام بابو غلام محی الدین کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈیٹ ریلوے لاہور کے نام بھیجا تھا جس کے الفاظ قابل توجہ یہ ہیں:

پیش گوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ اب اس کا سرّ کیا ہے، انشاء اللہ چند روز کے بعد ظاہر کرسکوں گا چند روز تامل فرمائیں میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔

میں اخبار کا یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ اس کا جواب عنایت ہوگا۔ آپ کا اختیار ہے کہ جواب اہل حدیث میں بھیج دیں یا قادیانی الحکم میں دیں، یا دونوں میں دیں، مگر اہل حدیث میں پورا شائع ہونا غالباً انسب ہوگا۔ میں ہوں آپ کا دوست باوفا۔ ابوالوفا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۳)

مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے براہین لکھی تو اکثر حصے آریوں کے جواب اور ردّ میں تھے۔ سرمہ چشم آریہ لکھا تو اسی گروہ کے جواب میں تھا۔ تصدیق (براہین) لکھوائی تو اسی فرقہ کے ردّ میں۔ حکیم نور الدین، نے نورالدین لکھا تو اسی مذہب کے جواب میں۔ نیوگ ناول بنا تو اسی گروہ کو شرمندہ کرنے، اور ان کے حیا سوز مسئلہ نیوگ کے نتائج قبیحہ دکھانے کو نسیم دعوۃ وغیرہ کئی کتابیں لکھیں۔

مرزا صاحب نے اپنے لاہوری لیکچر میں کہتے کہتے بے ساختہ کسی جذبہ میں کہہ مارا کہ خدا چونکہ قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب مرزا صاحب کا یہ ہے کہ موجودہ دنیا گو قدیم نہیں لیکن اس سے پہلی دنیا اور اس سے پہلی دنیا، علی ہذا القیاس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے۔ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یا یوں کہیے کہ خدا کی قدامت اور دنیا کی نوی کی قدامت برابر چلی آئی ہے۔

اب اسی مسئلہ کی بابت سوامی دیانند بانی آریا سماج کی کتھا بھی سنیے:

جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن اور نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش کے بعد فنا اور فنا کے بعد پیدائش کا دور چلا آتا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اسی طرح پیدائش اور فنا کا آغاز اور اختتام ہے

(ستیارتھ پرکاش۔ صفحہ ۲۹۵)

اگر ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھیں، لفظ بے شک مختلف ہوں گے مگر مضمون بالکل ایک ہے۔ بعد غور کرنے کے ہمارے مضمون کی تصدیق کا ایک کارڈ ہم کو لکھیں کہ ہم نے کوئی غلطی کی ہے یا مرزا صاحب خود ہی دل سے آریوں کی حمایت میں ہیں۔ آریا اس موقع پر مرزا صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے:

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی   یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

آریا اور مرزائیوں کے اس وحدت الوجود پر تو ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن مسئلہ کی غلطی کا اظہار کرنے کو مختصرا اتنا کہتے ہیں کہ نیوگ کی سچائی کے بعد بھی ایک مسئلہ ہے جو آریا سماج کو اہل علم کے ماننے کے لائق نہیں رہنے دیتا۔ ایک مرزا صاحب نہیں بیسیوں مرزا بھی مل کر اس مسئلہ میں حامی اور مددگار بن جائیں، جو کچھ امداد کریں گے اس سے زیادہ نہ ہوگی : سگ چو تر شد پلید تر باشد

سنئیے کچھ شک نہیں کہ دنیا اجسام کا نام ہے (مادہ اگر آریوں کے خیال میں کوئی شئے ہے تو اس کا نام دنیا نہیں وہ ایک مفرد حالت میں ہے) اور اجسام کتنے ہی ہوں مگر سب مرکب ہیں اور مرکب کوئی بھی ہو حادث ہے، کیونکہ اس کی ترکیب ہی بتلا رہی ہے کہ میرے اجزاء ایک وقت میں از ہم جدا تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ کوئی جسم قدیم نہیں، دنیا قدیم نہیں، دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں۔

علاوہ اس کے جب دنیا کا ہر فرد حادث ہے تو مرزا صاحب کی یا آریہ سماج کی کون سی منطقی دلیل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے نوع کو قدیم کہا جائے۔ کیا کسی نوع کا وجود خارجی بغیر کسی فرد کے ہوسکتا ہے؟ پھر کیونکر ممکن ہے کہ سلسلہ کے تمام افراد تو حادث ہوں مگر سلسلہ اس کا قدیم ہو۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸؟ اکتوبر ۱۹۰۴ء۔ منقول از شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم نومبر ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

قادیانی، سری کرشن جی، سیالکوٹ میں

مرزا غلام احمد قادیانی اکتوبر۔نومبر ۱۹۰۴ء میں اپنے مریدوں کی دعوت پر سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے ایک لیکچر بھی دیا جس میں کرشن ہونے کا دعویٰ فرمایا جیسا کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے مگر قادیانی کرشن جی نہیں سنا۔ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہیں۔ بقول استاد

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو، حور ہو، انسان ہو، کیا تم ہو

آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ میں ۲۷۔ اکتوبر بوقت ۶ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ تشریف آوری کے پہلے چند روز علمائے کرام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانوں تک پہنچادی تھی، گردونواح سیالکوٹ کے علماء اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی رونق افروز تھے اور خوب زور شور سے آپ کی آؤ بھگت مناسب الفاظ میں کررہے تھے اور چشم براہ تھے کہ ناگاہ گاڑی قریب سٹیشن سیالکوٹ پہنچی۔ پھر کیا تھا

انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دیکھتے ہی نعرہ لعنت بلند ہوا۔ تمام ریلوے سٹیشن اور باہر کا میدان جس میں تقریباً دواڑھائی ہزار آدمی ہوں گے، پر تھا۔ جدھر کو حضور (مرزا قادیانی) کی گاڑی جاتی تھی لعنت کے چیرز اور نعرے بلند ہوتے تھے۔ خاک اڑائی جاتی تھی۔ خیر بصد شکرانہ آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کو مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں لکھا گیا ہے کہ:

تقریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان استقبال کو آئے تھے اور بہت سے لوگوں نے اس خوشی میں روشنی کی تھی۔

حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری تقریباً ۴۰ ہزار ہے جن میں ہندو، مسلمان، چوہڑے، چمار، زن و مرد، بوڑھے، جوان، بالغ، نابالغ سب شامل ہیں۔ روشنی کا یہ عالم تھا کہ خاک اور دھول کے اڑنے سے ایک اندھیرے کی صورت پیدا ہو رہی تھی۔ کاش اس روز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود ان کا خیال ہے۔ چنانچہ ۱۱ مئی ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:

آج جو میں بیماری سے اٹھ کر باہر آیا ہوں اور بادل چمک رہا ہے اور بارش بھی کسی قدر ہو رہی ہے۔ یہ اسی طریق سے ہے جو بادشاہوں کے آنے پر سڑکوں پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چھڑکاؤ ہوا ہے اور آتش بازی چھٹی ہے۔ (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات بھی دیکھ کر بدنصیب رہے۔

خیر خدا خدا کر کے حضرت (مرزا) فرودگاہ تک پہنچے اور لیکچر لکھنے میں مشغول ہوئے۔ ۲ نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تھی۔ لیکچر کیا تھی وہی معمولی شاعروں کی طرح بطور تشبیب چند لفظوں میں اسلام کی تعریف، پھر آریوں سے دوچار ہو کر اپنی تعریف کہ میں ایسا ہوں، یہ ہوں، میں وہ ہوں۔

ہاں ایک نئی بات لیکچر میں کہی گئی جو اس سے پہلے نہ سنی گئی تھی۔ جس کا خود حضرت کو بھی اقرار ہے کہ آج سے پہلے میں نے یہ بات ظاہر نہیں کی تھی یعنی آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہوں مگر ہندوؤں اور آریوں کے لئے خدا نے مجھے کرشن جی بنا کر بھیجا ہے۔

اس دعوی کو سن کر مجسٹریٹ کیمپ سیالکوٹ نے مسلمانوں سے کہا کہ اب تم جاؤ، مرزا صاحب جانیں اور ہندو جانیں۔ مگر مسلمانوں کو اپنے پیدائشی مسلمان کی جدائی کہاں گوارا تھی؟ جس حال میں کہ وہ بابو عبدالغفور نو آریہ کی جدائی کو ابھی تک نہیں بھولے تھے، حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن بائیس تئیس سالہ عمر کا لڑکا اور مرزا جی ایک معمر تجربہ کار مسنّ۔ پھر بھلا ایسے گرگ کہن کی جدائی مسلمانوں کو کہاں گوارا ہو سکتی ہے؟ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک ہوسکا مرزا صاحب کا ساتھ دیا۔ روانگی کے وقت بدستور ریلوے سٹیشن تک جیسا استقبال کیا تھا، اس سے بڑھ کر استدبار کیا، بلکہ مزید بات یہ ہوئی کہ مسلمانوں نے قادیانی کرشن جی کی مہما میں اپنے اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا۔ چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرّہ باندہ کر کھڑے ہوگئے اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنوں میں ننگے ہو کر ناچتے رہے۔ مگر ان کا بیان ہے کہ اس کی وجہ بھی مرزا صاحب کی مستورات ہوئی ہیں جنہوں نے ریل گاڑی پر بیٹھ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تھوک کر مسلمانوں کو دکھائی ۔ پس پھر تو مجنونوں نے سمجھا کہ ہم پر کمال عنایت مبذول ہے۔ لیکن اسلامی غیرت ہمیں اس کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ نے چھیڑ کی ہو، تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۷-۸)

دیوالی اور کرشن قادیانی

قادیانی مسیح نے جب سے کرشن جی کا روپ بدلا ہے آپ کے چیلوں میں ایک غیر معمولی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ گو لفظی معنی سے تو مرزائی بھی ہیں اور بقول خود احمدی بھی، مگر صحیح معنی سے ان کو کرشن پینتھی کہنا بھی بہت زیبا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مرزائی یا احمدی تو پرانے نام ہیں اور پرانے اولڈ فیشن عہدے سے متعلق ہیں، اب جو نیا عہدہ کا چارج لیا ہے اس کی رو سے بہت زیبا ہے کہ اس گروہ کو کرشن پینتھی ہی کہا جائے۔ غالباً مرزا اور مرزائیوں کے برا ماننے کی کوئی بات نہیں۔ علاوہ ازیں اس ذریعہ سے آپ کا عروج معراج بھی ترقی کرسکتا ہے کیونکہ کرشن جی بقول ہندوؤں کے ایشور کا اوتار تھے، تو بس چند دنوں تک یہ عہدہ بھی آپ کو مل جائے گا جس کی آپ کو مدت سے تمنا ہے:

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لئے قادیانی اخباروں میں دیوالی کے اجراء کی کوشش شروع ہورہی ہے اخبار البدر قادیان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۴ء میں ایک مضمون مندرجہ ذیل نکلا ہے جس کو ہم انہی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

چونکہ ہمارے مرشد و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب اہل ہنود کے لئے کرشن اوتار ہیں اور اسلئے اب ہمیں اپنے پرانے سناتن دھرم بھائیوں سے دن بدن تعلقات بڑھنے کی امید ہے لہذا ان کے تیوہار دیوالی کی نسبت ذیل کا ریمارک غیر مناسب نہ ہوگا۔

عام روایت جو مذہبی عقیدہ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے یہ ہے کہ نیکی اور فرض شناسی کے اوتار سری راجہ رام چندر جی مہاراج کی واپسی اجودھیا کے وقت جب آپ لنکا سے بحیثیت فاتح اعظم کے مراجعت فرما ہوئے، تمام رعایا نے اظہار خلوص و مسرت میں اپنے گھروں میں چراغاں کی تھی۔ اور دیوالی اسی قابل یادگار تقریب کی ایک مسرت آمیز یادگار ہے قطع نظر روایت بالا سے جو اہل ہنود کے جذبات روحانی کی سیری کا دل خوش کن ذریعہ ہے، عملی صورت اس تہوار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہندو بالخصوص ہندو دکان دار دیوالی کے روز اپنا سال بھر کا حساب پڑتال اور صاف کرتا ہے۔ اور نہ صرف دکان کی بلکہ گھر کی بھی صفائی اور آرائش اور زیب و زینت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے اور اس عملی صورت کے نیچے پھر ایک اور خیالی رو کام کر رہی ہے وہ یہ کہ ہنود کا خیال ہے کہ دیوالی کے روز لچھمی دیوی اوتار لیتی ہے اور اس دکان یا گھر میں جو نہایت پاکیزہ صاف اور آراستہ ہو، نواس کرتی ہے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا استعارہ اعلیٰ درجہ کی دوراندیشی پر مبنی ہے۔ ہندو قوم کو حساب کی صفائی یا مکانات کی آراستگی و پاکیزگی پر متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ان حالات میں جو خیالات دیوالی منانے کی تحریک کرتے ہیں وہ واجب التعظیم ہیں۔ اگر دیوالی کا مقصد یہ ہے کہ راجہ رام چندر جی کی فتح عظیم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے، تو بھی خوب ہے۔ کیونکہ اسی سے ایک ہمہ صفت موصوف بزرگ کا تصور ہماری دماغی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اگر اس کا منشا یہ ہے کہ ہندو قوم کو حساب اور مکانات کی صفائی کا عملی سبق دیا جائے، تو بھی مناسب ہے، کیونکہ یہ دونوں باتیں ایک شائستہ قوم کی زندگی کا ضروری جزو سمجھی گئی ہیں۔ لیکن آج کل دیوالی کے دن کیا ہوتا ہے۔ دیوالی سے کئی روز پہلے ایسی دیوانہ کن ہوا چل جاتی ہے کہ بڑے بڑے عقل مند تعلیم یافتہ ہندو دن رات جوئے میں غرق رہتے ہیں اور خاص دیوالی کے دن تو وہ زور ہوتا ہے کہ جوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیلنا نہیں بلکہ جوا نہ کھیلنا گناہ سمجھا جاتا ہے اور گناہ بھی شخصی نہیں بلکہ قومی۔ اہل ہنود میں دیوالی کی قمار بازی تو یہاں تک مقبول ہے کہ جو شخص اس روز قمار بازی کا مرتکب نہ ہو، سمجھا جاتا ہے کہ اگلے جنم میں اسے مینڈک کی جون بھگتنی پڑے گی۔ یہ نشانیاں ایک زندہ قوم کی نہیں ہیں جس قوم میں دیوالی کے دن والدین خود اپنی اولاد کو قمار بازی کی اجازت اور ترغیب دیتے ہیں وہ قوم شائستہ نہیں کہی جاسکتی۔ افسوس! ہندو قوم کیوں گر گئی ہے۔ مگر ایک ہندوؤں پر کیا موقوف ہے دیوالی میں مسلمان قوم بھی اپنی ہمسایہ قوم کی دیکھا دیکھی جوّا کے لئے مالی نقصان اٹھاتی اور اپنی مقدس شرع کی نافرمان برداری کرتی ہیں۔ (البدر۔ قادیان)

قادیانی اخباروں کی اس کوشش سے ہمیں امید بندھتی ہے کہ اس سال اگر نہیں تو آئندہ سال دیوالی کے تیوہار کی برکت حاصل کرنے کی عملی صورت اختیار کریں گے۔ چشم ما روشن دل ماشا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۵۔۶)

قادیانی اشتہار: امام مہدی

کرشن قادیانی نے اس نام کا ایک اشتہار فارسی زبان میں جاری کیا ہے (گو یہ اشتہار بظاہر کسی مرید کے نام پر ہے مگر چونکہ دارالامان قادیان کے مطبع خاص میں چھپا ہے اس لئے یقین ہے کہ کرشن مہاراج کے حکم سے چھپا ہوگا یا کم ازکم ان کی اجازت ہوگی نیز کرشن جی ازالہ صفحہ ۴۱۸ میں لکھتے ہیں کہ مریدوں کے کام پیروں ہی کے ہوتے ہیں اس لئے ہم نے اس اشتہار کو مہاراج کی طرف منسوب کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) جس میں مکہ معظّمہ کشمیر، مصر، طرابلس، قسطنطنیہ وغیرہ کے سربرآوردہ اصحاب (مفتی دیار مصریہ، مفتی کشمیر، شریف مکہ، محمد رضا مصری شیخ الاسلام۔ ملا مانکی سرحدی، حافظ محمد موسیٰ تونسوی سجادہ نشینان بغداد وغیرہ) کو شرف خطاب بخشا ہے مضمون اشتہار وہی ہے جو کئی سال سے اہل ہند سنتے آئے ہیں یہ کہ میں مسیح موعود ہوں میں امام مہدی مسعود ہوں میں امام الزمان ہوں میں یہ ہوں میں وہ ہوں مختصر یہ کہ

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا　منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد　(تریاق القلوب ص ۳)

مگر افسوس کہ اس اشتہار میں آپ نے اپنے جدید خطاب، کرشن، کا ذکر نہیں کیا۔ شاید اس وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بلاد اسلامیہ میں، کرشن جی، کے نام سے لوگ متوحش ہوں گے۔ مگر یہ خیال تو ہندوستان کے مسلمانوں کے حق میں بھی ملحوظ چاہیے تھا۔ علاوہ اس کے سچائی کے اظہار کو کسی قوم کا شخص کا توحش کیوں مانع ہوا، بہر کیف کچھ بھی ہو یہ نقصان آپ کے دعوی کے متعلق ہے کہ دعوی قابل ترمیم ہے

آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں میں تین معجزوں کا ذکر کیا ہے مناسب ہے کہ کرشن جی کا مضمون انھی کے الفاظ میں لکھا جائے آپ فرماتے ہیں:

معجزہ اول: مخالفے ومکذبے سخت از نام مولوی غلام دستگیر قصوری موسوم بود بر صفحہ بیست ہفت کتاب فتح ربانی خود از الحاج و دردمندی بسیار مباہلہ کرد، کہ اے قادر خدا کہ اگر ایں مدعی مسیحیت ومہدویت در دعاوی خویش برحق است مرا کہ تکذیب او کنم ہلاک کن کہ برائے عامۃ الناس راہ ہدایت کشاید ولکن اگر فی الحقیقت او در دعاوی خویش برحق نیست بل مفتری وکذاب است اورا ہلاک کن کہ تا از فتنہ اش اہل اسلام مصئون باشد یعنی از فریقین مرزا غلام احمد وغلام دستگیر ہر کہ برراستی نیست اورا چنیں فوق العادت عذاب شدید مبتلا ساختہ ہلاک کن کہ دنیا را عبرت شود ومردمان ایں ماجرائے ہولناک راملاحظہ کردہ خود بخود عاست ونا راست امتیاز خواہند کرد وقدرت خدا بینید کہ بعد.....ایں مباہلہ آن مخالف ومکذب کہ از امام مہدی مباہلہ کردہ بود مورد غضب الٰہی گشت ودر عذاب الیم مبتلا شدہ ازیں جہان فانی رحلت کردہ از موت خوفناک خویش بر صداقت امام مہدی مہرے کرد ومخالفین ومنکرین امام مہدی را روسیاہ ساخت

ترجمہ مختصر اس عبارت کا یہ ہے، کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ پر میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی سچا ہے تو تو مجھے سخت عذاب سے ہلاک کر چنانچہ مولوی غلام دستگیر مر گیا پس ثابت ہوا کہ میں سچا ہوں۔

اگر چہ دانا تو اس قسم کے دعووں کو فضول جانتے ہوں گے ...غلام دستگیر مرحوم کی طرف نسبت کیا گیا ہے کیونکہ ادنی عقل کا جاہل مسلمان بھی اس قسم کے مباہلے نہیں کرسکتا، اس لئے کہ اگر کوئی شخص سچا ہو، تو اس کی تابعداری کی دعا مانگنی چاہیے، نہ کہ اپنی ہلاکت کی۔ علاوہ اس کے موت کا کس کو علم ہے کہ کس وقت آجائے۔ پس داناؤں کا فیصلہ تو یہی ہوگا کہ اگر مولوی غلام دستگیر نے ایسا کیا ہے، تو سخت غلطی کی ہے۔ اسکا جواب دہ وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا دوسروں کے حق میں حجت نہیں ہوسکتا۔

ہاں مولوی غلام دستگیر مرحوم کا فعل تو دوسروں کے لئے حجت نہیں اور نہ ہی اس سے کرشن جی صداقت ثابت ہوسکتی ہے۔البتہ اس بات کی جو اصل تحقیق ہے اس سے کرشن جی کی اصلیت کا پتہ بخوبی چل سکتا ہے

مولوی غلام دستگیر مرحوم کی نسبت قادیانی کرشن نے کئی ایک تحریریں میں یہ ادعا کیا ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں مجھ سے یہ مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم دونوں (مرزا اور مولوی قصوری) سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجاوے گا ،چنانچہ وہ مرگیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ آج تک تو ہم خاموش تھے کہ شاید کسی مرزائی یا کرشن پینتھی ہی کو خدا توفیق دیوے کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب مذکور دیکھ کر کرشن جی کو دور سے سلام کرے مگر افسوس کہ ان کے حق میں تو حافظ شیرازی مرحوم کا یہ شعر صادق ہوا کہ:

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چون

رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

اس لئے ہم ہی اس راز کی تہ بتلاتے ہیں تا کہ کرشن پینتھیوں کو کرشن مذکور کے دجال ہونے میں اگر کوئی شک وشبہ ہے تو دور ہو جائے۔

مولوی غلام دستگیر مرحوم اپنی کتاب فتح رحمانی کے ص ۲۷ پر جو لکھتے ہیں وہ یہ ہے:

دعا والتجاء اس فقیر قصوری سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اسکے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ (توبہ) مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فقطع دا بر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العا لمین انك علی کل شیء قدیر و با لا جابة جد یر آ مین۔

مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ مرزا اور مرزائیوں کو توبہ نصیب کر اور اگر ان کی قسمت میں توبہ نہیں تو ان کو ہلاک کر۔

نہ اس کلام میں مولوی صاحب موصوف نے اپنے لئے بد دعا کی ہے، نہ مقابلہ میں دونوں میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے کے لئے موت مانگی ہے، نہ مرزا جی کے سچے ہونے کی صورت کا ذکر ہے۔

ناظرین دونوں منقولہ عبارتوں فارسی اور اردو کو مقابلہ میں دیکھیں تو ان کو منشی شیخ سعد اللہ صاحب لودہانوی کے کلام میں ذرہ شک نہ رہے گا کہ

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نا فرجام مرزا
ڈبویا کادیاں کا نام تو نے
کہیں کیا او بدو بدنام مرزا

مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب فتح رحمانی کوئی ایسی نایاب نہیں تھی۔ مطبع احمدی لودہانہ میں طبع ہوئی ہے ہاں البتہ کم یاب ہوگی اور کسی کسی خاص شخص سے ملے گی۔ ہمیں بھی بہت ہی تلاش سے ملی تھی۔ پھر ایسی ایک مطبوعہ کتاب کی نسبت کرشن جی قادیانی کا یہ دروغ بے فروغ اگر اس بنا نہیں کہ: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، تو پھر کیا ہے۔

ہمیں مرزا اور کرشن جی سے تو کسی طرح کی امید نہیں مگر ہاں ان کے بعض دام افتادہوں سے ہنوز توقع ہے کہ وہ ہماری اس تحریر کو بغور پڑھیں گے اور اشتہار مذکور کی عبارت کو اصل کتاب سے ملا کر دیکھیں گے تو ان کو فائدہ ہوگا اور یقین ہو جائے گا کہ آج تک جس خیال پر انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی وہ مولوی روم کے شعر کی مصداق ہے:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

مرزائیو! کرشن پینتھیو! الیس منکم رجل رشید۔ کوئی بھی تم میں سعید نہیں کوئی بھی تم میں جری نہیں کہ یہ جرأت کرے کہ کرشن جی کے اس معجزہ کی تحقیق کرے۔ ہم تحریری وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تم اشتہار مذکور کی عبارت مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب سے دکھا دو، تو ہم بھی تمہارے پیرومرشد کرشن جی کی ایک بڑی مہم اور ضروری کام میں مدد دیں گے، یعنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کرا دینے میں ساعی ہونگے اور اس داغ جدائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کومٹادیں گے۔جس کو یاد کر کر کے کرشن جی آہ وبکا کیا کرتے ہیں کہ

میں طالب وصال وہ آغوش غیر میں

قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اور اگر نہ دکھا سکو بلکہ یہی مضمون نکلے جو ہم نے لکھا ہے تو آؤ پھر ہمارے خیال سے اتفاق کرو کہ کرشن جی معجزہ نما بے شک نہیں اور معجزہ کی جو تعریف ہے مقابل سے وہ کام نہ ہو سکے، یہ بھی ٹھیک ہے اور قادیانی کرشن جی پر صادق آتا ہے کہ ان جیسا جھوٹ کسی کو گھڑنا نہیں آتا اور اگر کوئی گھڑ بھی لے تو اس سے اسطرح علی الاعلان پبلک میں شائع نہیں ہوسکتا۔بس یہی ان کا معجزہ ہے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

پھر مرزا صاحب اس اشتہار میں لکھتے ہیں:

دریں ملک ہزار ہا معجزات چنیں قبیل ظہور آمدہ چنانچہ مولوی اسماعیل ساکن علی گڈھ و مولوی محی الدین باشندہ لکھوکے و پنڈت لیکھرام آریہ و عبداللہ آتھم عیسائی وغیرہ وغیرہ ہم چنیں مباہلہ کردہ ہلاک شدند

اس کلام میں دجالیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔نہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے نہ مولوی محی الدین صاحب مرحوم نے، نہ پنڈت لیکھرام نے، نہ عبداللہ آتھم نے، تم سے اس قسم کے مباہلے کئے۔قول کے پکے اور بات کے سچے ہو، تو ان کی عبارتیں دکھاؤ۔آتھم سے تو تم نے ہزار سر پٹخا کہ مباہلہ کرلو، مگر اس نے بھی ایک ہی کہی کہ جب ایک دفعہ پندرہ مہینے والی پیش گوئی کے مطابق تم بقول خود شیطان اور شیطان سے بدتر قابل پھانسی ہو چکے ہو (جنگ مقدس) اب یہ کیا دانائی ہے کہ پھر از سر نو میں تم کو مخاطب کر کے اور ایک سال تک پبلک کو منتظر رکھوں۔ہاں جس شخص (صوفی عبدالحق غزنوی) نے تم سے امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ کیا، اس کا تو نام بھی نہ لکھا۔شاید اس لئے کہ وہ (بوقت تحریر ۱۹۰۴ء میں) زندہ سلامت ہے۔

معجزہ دوم۔کہ مجھ کو معارف وحقائق قرآنی اچھے آتے ہیں۔۔اس کے تو ہم بھی قائل ہیں چنانچہ یہ آپ ہی کا کام تھا کہ سورہ والعصر سے ۱۳۰۰ عدد نکال کر اپنی طرف اشارہ نکالا مگر یہ نہ بتلایا کہ اس میں ۱۳۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال بعد مسیح ابن مریم کے آنے کا اشارہ ہے یا مسیح دجال کا۔

تیسرا معجزہ یہ لکھا کہ کوئی شخص میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ نہیں کرسکتا میری بہت دعائیں قبول ہوئیں۔مگر افسوس کہ یہ معجزہ بھی واقعات کے خلاف ہے آپ نے مع اپنے دام افتادوں کے آتھم کی موت کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔آپ نے لیکھ رام کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔آپ نے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔اخیر میں آپ نے بقول:

روز و شب سجدہ کنم برخاک مہ یالم مبین

جمع کن بادوستاں یا جامع المتفرقین

آسمانی منکوحہ کے ملنے کے لئے آپ نے کتنی دعائیں کیں۔امیر کابل کے لئے کہاں تک تم نے بددعائیں کیں۔پھر کیا ہوا وہی کہ بقول استاد:

مانگا کریں گے ان سے دعا ہجر یار کی آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

اخیر اس اشتہار کے لکھا ہے:

محض درخانہ نشستہ تکذیب وتوہین نمودن وبرائے مقابلہ برسرمیدان نیامدن کار ملعوناں است نہ کہ صالحان نیک نیت۔

مگر افسوس کہ یہ جملہ بھی کرشن جی ہی پر صادق آتا ہے کہ آپکی دعوت مندرجہ اعجاز احمدی کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو کادیان دارالزیان میں خاکسار پہنچا، تو آپ حضرت خاص حرم سرائے سے بھی باہر تشریف نہ لائے۔بتایئے یہ جملہ،

درخانہ نشستہ کار ملعوناں ست

کس پر صادق آتا ہے۔اب بھی آپ اسی طرح بلائیں تو دیکھیں کہ خاکسار آپ کے دارالزیان میں بلائے بے درماں کی طرح پہنچتا ہے یا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزائی کرشن پینتھی نہیں؟

اہل حدیث (امرتسر) میں کہیں کسی موقعہ پر مرزائیوں کو کرشن پینتھی لکھا گیا تھا۔ کیونکہ ان کے پیرو مرشد نے بڑے زور سے اپنا کرشن ہونا ظاہر کیا ہے، تو ان کو کرشن پینتھی اسی بنا پر کہا گیا۔ مگر قادیان کے آرگن الحکم کو یہ لقب ناپسند ہوا، اسلئے لکھتا ہے:

کرشن پینتھی: اہل حدیث کا مولوی فاضل اڈیٹر گو قرآن کریم کی اصطلاح کے خلاف اپنا نام اہل حدیث رکھتا ہے، مگر پھر بھی حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کے اس دعوی کرشن اوتار پر احمدیوں کا نام کرشن پینتھی تجویز کرتا ہے۔ میں نہایت ادب سے اپنے مولوی فاضل (ثناء اللہ) کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ حضرت عیسی نبی کی نبوت اور صداقت کے قائل ہیں، لیکن پھر بھی آپ عیسائی کہلانا غالباً پسند نہیں کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت و رسالت پر ایمان لاتے ہیں، مگر باایں آپ پسند نہیں کریں گے کہ آپ کا نام یہودی رکھا جائے۔ اگر آپ ان دونوں ناموں کو اپنے لئے قبول کرنے کو تیار ہیں، تو اسی حیثیت سے اگر آپ کسی احمدی مسلمان کو کرشن پینتھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت کرشن کی رسالت کا اسی طرح قائل ہے جس طرح اور نبیوں کی رسالت کا، تو برا منانے کی کوئی بات نہیں، کیونکہ میں تو حضرت کرشن کو سچا مسلمان یقین کرتا ہوں اور منعم علیہ گروہ میں کا ایک فرد پھر جماعت منعمین سے ہونا تو عیب کی بات نہیں۔

(الحکم۔ قادیان۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء)

اہل حدیث نام رکھنے کے برخلاف کوئی آیت قرآنی ہم نے تو نہیں دیکھی شائد اسی قرآن میں ہوگی جس میں بقول کرشن جی قادیان کا نام دائیں صفحہ پر لکھا ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۷۷)۔ اہل حدیث دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اہل اور حدیث سے، مگر حدیث کا مضاف الیہ محذوف ہے یعنی رسول، پورا نام یہ ہے: اہل حدیث الرسول (پیغمبر ﷺ کی حدیث والے)۔ اور حدیث کی تعریف تو صاف ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے قول و فعل کو کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کے قول وفعل پر عمل کرنے والے۔ کہیے ان معنی سے اہل حدیث کہلانا قرآن کا حکم ہے یا برخلاف۔ اسی لئے تو آپ کے حکیم امت مرزائیہ، جن دنوں ان کی سعادت غالب تھی، اپنے رسالہ فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحۃ الکتاب میں دعا کرتے تھے کہ خدا مجھ کو اہل حدیث ہی زندہ رکھے اور اہل حدیثوں ہی میں اٹھائے۔ پھر اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اہل حدیث کی برائی کرنا بدعتیوں کی نشانی ہے سچ ہے اما الذین سودت و جو ھھم اکفر تم بعد بعد ایما نکم ۔ کالے منہ والوں سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے

جیسا اہلحدیث نام کے برخلاف آپ نے استدلال بے معنی کیا ہے، ایسا ہی کرشن پینتھی کے دفعیہ کے لئے بھی آپ کا استدلال عجیب ہے۔ سنیئے! ہم باوجود حضرت عیسیٰؑ اور موسیٰؑ وغیرہ کے ماننے کے اس لئے عیسائی نہیں کہلاتے کہ جس ذات ستودہ صفات کی طرف ہماری نسبت ہے، وہ ان تمام نسبتوں کو جامع اور متاخر ہے، یعنی محمد رسول اللہ فداہ ابی وامی ۔ پس اس نسبت کے ہوتے ہوئے ہم اگر عیسائی کہلائیں یا ہمیں کوئی عیسائی کہے تو اشتباہ ہوگا کہ محض عیسائیت مراد ہے جو محمدیت سے (محروم؟) ہیں۔ اس لئے ہم باوجود تسلیم نبوت عیسوی کے عیسائی نہیں کہلاتے اور نہ کہلانا جائز اور پسند کرتے ہیں۔ مگر تم لوگ تو ایسے نہیں۔ تم نے یہ نسبت محمدی کیوں چھوڑ دی۔ کیوں احمدی بنے؟ صرف اس لئے کہ تمہارا احمد جو درحقیقت غلام احمد ہے، (جیسا کہ سعدی لودھانوی نے لکھا ہے: غلامی چھوڑ کر احمد بنا رسول حق باستحکام مرزا) محمد ﷺ سے پیچھے آیا تھا، اس لئے تم نے محمدیت کی نسبت کو چھوڑ کر احمدیت کو اختیار کیا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اب تم لوگ کرشن پینتھی نہ بنو، یا اس نسبت کو برا اور ناجائز جانو۔ بلکہ جیسا تم نے احمدی کہلانے کو فخر سمجھا تھا کرشن پینتھی کہلانا بھی موجب افتخار جانو۔ اس لئے کہ جیسا احمدیت کا عہدہ تمہارے احمد کا سب سے آخری عہدہ تھا، کرشن جی کا چارج بھی تو اس کا آخری ہے۔ سردست کرشن پینتھی کہلاؤ، جب تک کوئی دوسرا عہدہ تجویز ہو، جب کسی اور عہدہ کا چارج لیں گے، تو اس طرف منسوب ہو جانا۔

اخیر میں ہم اپنے دوست الحکم کے اڈیٹر سے ایک بات پوچھتے ہیں امید ہے کہ وہ ایمانداری سے اس کا جواب دیں گے۔ راست بازی سے بتلانا کہ مرزا جی نے جب سیالکوٹ میں کرشن جی کا اوتار لیا ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی کو ظاہر کیا ہے اس سے ایک منٹ پہلے تمہارا کرشن کی نسبت کیا خیال تھا؟ وہی جو ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورتوں کے کپڑے لیکر درختوں پر چڑھ جاتا تھا اوران کو برہنہ دیکھا کرتا تھا وغیرہ، لیکن جب مرزا جی اسی کرشن کے اوتار بنے تو آج یوں لکھا جاتا ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام، سچا نبی سچا رسول، وغیرہ القاب تجویز ہورہے ہیں۔ اس لئے اگر ہم یہ نتیجہ نکالیں تو ایمان سے بتلانا کہ غلط تو نہ ہوگا کہ اگر آج خود بدولت یہ دعوی کریں کہ میں گدھے کا اوتار ہوں، تو تم لوگ گدھے کی نسبت کیا گمان کرو گے؟ یہی کہ وہ سب دنیا کے داناؤں سے دانا اور سب بزرگوں سے بزرگ اور سب مہاتماؤں کا مہاتما، غرض جامع صفات کمال ہے۔ اور جو لوگ گدھے کو بیوقوف کہیں گے تم ان کو گدھا کہنے پر تیار ہو گے۔ پیارے دوست سچ کہنا یہ نتیجہ صحیح ہے یا غلط۔

تمہاری جماعت کے ایک رکن عبدالرحمٰن ولد مولوی خان ملک سے میری گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں اس سے کہا کہ اگر مرزا صاحب تم کو کہیں کہ ضرب مضارع کا صیغہ ہے تو تم کیا کہو گے۔ اس نے کہا ہم ضرور مان لیں گے کہ ضرب مضارع ہی کا صیغہ ہے، ماضی کا صیغہ کہنا ہماری غلطی تھی۔ پھر میں نے کہا اگر وہ کہیں کہ نماز پنجگانہ مت پڑھا کرو۔ بولا ہم نہیں پڑھیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اتخذوا احبارھم و رھبانھم من دو ن الله۔ سچ ہے:

پھرے زمانہ، پھرے آسمان، ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۳)

کرشن قادیانی کے متعلق

بخدمت شریف جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔۔۔

خداوند کریم آپ کو جزا دیوے کہ آپ نے دین کا بہت کام کیا اور آپ کی کتابیں ترک اسلام وغیرہ دیکھی تھیں، آپ نے واقعی معقول اچھے جواب دیئے ہیں، اور مرزا قادیانی کے بھی خوب جواب دیتے ہیں۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ مرزائیوں کو بہت زیر کرتے ہیں مگر اس جگہ ہم رک جاتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ اگر مولوی صاحب حق پر ہیں تو کیوں مباہلہ نہیں کرتے ۔اس بات سے گر کوئی جاہل بھی..وہ ان کی بات کرتا ہے آپ مہربانی کر کے اس بات کا جواب جلدی دیں اور اپنے اخبار میں بھی جواب معقول تحریر فرمائیں، مہربانی ہوگی..

خاکسار(ثناءاللہ): مجھ کو مرزا جی نے صرف رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے بلایا ہے جس کے جواب میں میں نے آمادگی ظاہر کی تھی چنانچہ خود بدولت میری آمادگی کا ذکر نا کافی الفاظ میں ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہوا ہے آپ دیکھ لیں ۔لیکن افسوس کہ باوجود دعوت کے میرے ساتھ مباہلہ پر نہ آئے ۔پھر کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ اا وغیرہ پر مجھ کو قادیان میں پہنچنے کا حکم کیا تو میں در دولت پر بھی پہنچا، مگر افسوس کہ زیارت سے بھی بے نصیب واپس آیا، جس کی مفصل کیفیت رسالہ الہامات مرزا میں آپ کو مل سکتی ہے ۔اب بھی اگر کرشن جی مجھ کو اسی طرح دعوت دیں تو میں اب بھی حاضر ہوں ۔ یہ تو صرف ان لوگوں کی ابلہ فریبیاں ہیں ۔ بھلا اگر مباہلہ ہی سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبدالحق غزنوی نے جو امرتسر میں مرزا جی سے مباہلہ کیا، جسے سب لوگوں نے دیکھا، تو اسکی کون سی ٹانگ ٹوٹ گئی ۔وہ اسی طرح زندہ سلامت بدستور مرزا جی کا دشمن ہے ۔اگر کہیں کہ میں بھی ویسا ہی ہوں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو آپ پر اس مباہلہ کے بعد بڑی بڑی مصیبتیں پہنچیں ۔آتھم کی پیش گوئی کے موقع پر آپ کی وہ درگت ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے ۔مقدمہ فوجداری میں دوسال تک کمرہ عدالت میں چار چار گھنٹے حاضری سے ناک میں دم آیا۔ ہزار ہا روپیہ کا حرجہ خرچہ ہوا۔ دوئم یہ کہ فریقین کی سلامتی بھی آپ کے حق میں مضر ہے کیونکہ آپ بقول خود نبی، رسول، اللہ کے بیٹے ہیں ۔آپ کا اثر اس پر ہونا چاہیے تھا۔ان دعووں میں سے اس کا تو کوئی دعوی ہی نہیں، بخلاف اس کے آپ تو بہت کچھ بنتے ہیں ۔پس ذرا انصاف سے کہنا کہ کون اپنے دعوی میں فیل ہوا۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ فروری ۱۹۰۵ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مقدمات

جب سے قادیانی کرشن کا جرمانہ معاف ہوا ہے، قادیانی اخباروں نے وہ ادھم مچا رکھی ہے کہ الامان ۔کیوں نہ ہو؟ اسلئے کہ مقدمات کے متعلق کرشن جی نے کہیں کہا تھا کہ میں صاف نکل جاؤنگا۔بس اس خوشی میں ایسے ناچ ٹاپتے ہیں کہ نظامی کا شعر گویا انہی کے حق میں ہو: زمیں شش شدہ آسمان گشت ہشت

حالانکہ اگر ان میں حیا ہوتی تو کبھی ایسی بیہودہ سرائی کا نام بھی نہ لیتے۔اول تو اس لئے کہ جس مقدمہ سے یہ سارا سلسلہ چلا، خود کرشن جی کی طرف سے مولوی کرم الدین صاحب پر اٹھایا گیا تھا۔جس کے بعد مولوی صاحب نے بغرض مدافعت دعوی کیا تھا، جس میں مولوی صاحب موصوف مدت سے بری ہو چکے تھے، اور کرشن جی خود بدولت قریب سال عدالت میں ملزم، بلکہ مجرم بنے۔پھر سینکڑوں نہیں ہزاروں کا خرچہ اٹھا کر اپیل میں کہیں جا کر مولوی صاحب کے ہم رتبہ ہوئے، یعنی جرمانہ معاف ہوا۔تو بتلاؤ اس مجموعی کاروائی میں کون خائب وخاسر رہا۔وہی جس نے ابتداء میں بات اٹھائی۔

دوئم، اگر کرشن جی نے یہ خبر الہام سے بتائی تھی جو سچی ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ وہ الہام سچے نہ ہوئے جن پر کل دنیا کو آگاہ کرکے کہا گیا تھا کہ بس یہی میرے صدق وکذب کے معیار ہیں۔ہم یہاں چند ایک تمثیلات بتلا کر ناظرین سے انصاف چاہتے ہیں۔

پہلی پیش گوئی تو وہی ہے جس کی بابت خود بدولت نے اقرار کیا ہوا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوا تو میرے لئے سولی تیار رکھو، اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی مجھے قرار دو (جنگ مقدس۔ص ۱۹۰)۔

نہ سمجھے ہو، تو سنو۔یہ وہی پیش گوئی ہے جو آتھم کے متعلق کی گئی تھی کہ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں ڈالا جائے گا جس کی مدت ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہو کر کاذبوں کی روسیاہی کی موجب ہوئی تھی۔اس روز تمام ہندوستان نے سنا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غضب تھی تجھ پر ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے کادیانی ہی جھوٹا مرا نہیں آتھم
گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

افسوس کہ آپ نے اس لعنت سے بچنے کے لئے ناخنوں تک زور لگائے لیکن آسمانی لعنت کیا لک (تارکول charcoal) کی سیاہی سے کم ہوتی ہے کہ معمولی حیلوں سے اتر جائے۔ آخر آپ کی مقررہ مدت کو پورا کر کے چھ سات ماہ بعد جب آتھم مرا تو آپ کس ہوشیاری اور چالاکی سے کہتے ہیں کہ:

اگر پیش گوئی جھوٹی نکلی تھی تو آتھم کہاں ہے۔ (ایام الصلح)

چہ خوش! کوئی سمجھے کہ پیش گوئی کا مدعا صرف اتنا ہی تھا کہ آتھم کبھی تو ضرور مر جائے گا۔ اس کے لئے کسی وقت کی تحدید نہ تھی۔ کیوں نہ ہو، آخر مسیح موعود اور مہدی مسعود اور کرشن گوپال بھی تو ہیں۔ اگر آپ مریدوں اور چیلوں کی آنکھوں میں ایسی گرم گرم ریگ نہ ڈالیں، تو مسیحائی کیا ہو۔ لیجئے اگر یہی پیش گوئی ہے تو ہم بھی آپ کی بلکہ آپ کی کل ذریات صلبی اور روحانی کی نسبت یہ پیش گوئی کرتے ہیں کہ ایک روز آپ لوگوں کے حق میں زور سے آواز آئے گی: خس کم جہاں پاک۔

دوسری پیش گوئی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے حق میں تھی کہ وہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء سے ۱۳ مہینوں تک ذلیل وخوار ہو جائے گا، جس کا نتیجہ بھی پبلک نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب موصوف کتنے کچھ ذلیل ہوئے۔ ہاں یہ اعزاز بے شک ان کو حاصل نہ ہوا کہ عدالت میں پانی مانگنے پر بھی اجازت پانی پینے کی نہ ملی۔ یہی پیش گوئی تھی جس کی بابت کرشن جی نے رسالہ راز حقیقت کے اول صفحہ پر اپنے چیلوں کو بڑے صبر سے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ دیکھو اب مثل مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش ہے مگر افسوس کہ عدالت عالیہ سے جو فیصلہ آیا وہ بھی یہی تھا:

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی صفات کے
مرزا بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے آگے چل کر ایک پیش گوئی آپ کی بڑی زبردست تھی جس کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرنا مناسب ہے:

اے میرے مولا قادر خدا اب مجھے راہ بتلا۔ آمین۔ اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۸۹۸ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا، اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو (اشتہار نومبر ۱۸۹۸ء)

اس اشتہار کو گذرے ہوئے بھی آج دو سال سے زیادہ گذر گئے ہیں، مگر ابھی تک وہی آسمان ہے وہی زمین ہے۔ ہاں کاش کہ شدت سرما ہی میعاد مذکورہ کے اندر ہوئی ہوتی جو آپ کی.. ہوتی ہے تو کرشن جی کو کہنے کا حق حاصل ہوتا کہ ہماری دعا یا پیش گوئی کا اثر ہے۔ افسوس کہ میعاد مقررہ کے اندر یہ بھی تو نہ ہوا۔ پھر ہم آپ کی نسبت کیا خیال کریں؟ وہی جو آپ نے اس پیش گوئی کے خالی جانے پر ہم کو خود بتلایا ہوا ہے کرشن پینتھیو! غور سے سنو کرشن جی اسی اشتہار کے صفحہ ۳ پر دیان کہیان دیتے ہوئے کہتے ہیں:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلائے، اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے، جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا ان الزاموں کا جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ میں اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو، تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے (ص ۳) (ہر شک آرد..الخ)

اب کون کرشنی ہے جو ہمیں ہمارے اس ایمان سے منحرف کر سکے جو خود بدولت نے ہم کو خود تلقین کیا ہے۔ کرشن جی ہمارے جیسا بھی کوئی راسخ الاعتقاد آپ کا مرید ہوگا کہ جو کچھ آپ نے اس عبارت میں اپنے دست شریف اور قلم مبارک سے لکھا ہے ہمارا اسی پر ایمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سا مشتاق جہاں میں نہ کہیں پاؤ گے

گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس کے بعد آپ کی ایک پیش گوئی خاص قابل ذکر ہے جو خاکسار راقم (ثناءاللہ) کے متعلق تھی۔

اعجاز احمدی مصنفہ کرشن جی میں ہے کہ مولوی ثناءاللہ تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس قادیان میں نہیں آئیں گے۔ خاکسار کو ذرہ سی دیر ہوئی تھی، تو آپ کے اخبار الحکم کے اڈیٹر نے آپ کو بڑی مبارک باد لکھی، اور ایک بڑا سا آرٹیکل لکھ مارا۔ مگر چونکہ تحدید کوئی نہ تھی اس لئے خاکسار ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو آپ کے دارالامان قادیان میں پہنچا۔ پھر کیا ہوا؟ وہی جو ہمیشہ ایسے نازک موقع پر ہوا کرتا ہے کہ میں (کرشن جی) خدا کے ساتھ وعدہ کر چکا ہوں کہ ان مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا، اس لئے میں اس وعدہ کو توڑ نہیں سکتا۔ پس چلو چھٹی شد آخر لاچار یہ شعر پڑھتا ہوا واپس آیا

بیا با چشم روشن تا چہا درقادیان بینی

بلا بینی و با بینی غرض دارالزیاں بینی

یکے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی

مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خان بینی

یہ تو ابھی ہم نے بہت اختصار سے آپ کی پیشگوئیوں کا مضمون لکھا ہے مفصل جس نے دیکھنا ہو ہمارا رسالہ الہامات مرزا مطالعہ کرے۔

کرشن پینتھیو۔ بتلاؤ جس شخص کے اتنے الہامات گوزشتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہوں اس کی بھی کسی بات کا اعتبار ہے۔

ہائے افسوس تمہیں وہ حدیث بھی یاد نہیں، یا دانستہ غفلت کرتے ہو جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت فداہ ابی وامی نے ابن صیاد سے پوچھا تھا کہ تو اخبار غیبیہ کے بتلانے کا مدعی ہے، بتلا میرے دل میں کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دل میں، دخان، کہا تھا۔ اس نے کہا دخ دخ۔ آپ ﷺ نے فرمایا خلط علیك الامر۔ تجھ پر راز مشتبہ کیا گیا۔ حالانکہ اس نے گو پورا جواب نہ دیا تھا، تاہم کسی قدر تو دیا تھا۔ مگر چونکہ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفائی نہ تھی، اسلئے وہ الہامی ثابت نہ ہوا، بلکہ لوگوں کو اس کی دجالیت کا اشتباہ بلکہ گمان تھا۔ چنانچہ کرشن جی نے بھی اپنے ازالہ اوہام میں اس کو دجال ہی لکھا ہے۔ بتلاؤ ایک ذرہ سے اشتباہ سے تو یہ حال ہے، مگر آپ کی پیش گوئیاں اور وہ بھی ایسی کہ جن پر معیار صدق وکذب رکھا گیا تھا، محض زٹل اور بے ہودہ ثابت ہوں۔ مگر ایک زٹل (بقول شخصے چوصد زدہ آید یکے برہدف)، کہیں پوری ہوجائے، تو آپ یہ اور وہ بننے کے مدعی ہوں۔ شرم دیکھو کسی کاغذ کی کتنی بڑی طویل عبارت ایک آدھ مقام پر مشتبہ معلوم ہوجائے، تو وہ کاغذ ردی اور ناقابل حجت سمجھا جاتا ہے۔ کرشن جی کے علماء دوستو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ اور دائمہ کی مطلقہ عامہ ہوتی ہے۔ افسوس کہ تم لوگ اپنے علم وفضل کو چھوڑ کر ایسے فونوگراف بنے ہو کہ:

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم۔ الا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء ص ۲-۴)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء میں قادیانی کاہن کے چیلوں کے جواب میں ایک لیڈر آرٹیکل نکلا تھا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم اہل حدیث ہیں کیونکہ اہل حدیث کے معنی ہیں پیغمبر خدا ﷺ کے کلمات طیبات پر بلا واسطہ کسی درمیانی شخص کے عمل کرنے والے، اور قادیانی کاہن کے چیلے کرشن پینتھی ہیں کیونکہ ان کا پیر مرشد پہلے احمد تھا، تو وہ احمدی بنے۔ اب کرشن کا مدعی ہوا، تو کرشن پینتھی ہوئے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ جب سے قادیانی نے کرشن کا دعوی کیا ہے اس سے پہلے تم لوگ کرشن کی نسبت وہی اعتقاد رکھتے تھے جو عام ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورتوں کے کپڑے اٹھا کر درختوں پر چڑھ جاتا تھا۔ (واللہ اعلم)

اس کے جواب میں قادیانی کاہن نے (مریدوں کے کام پیروں کے ہوتے ہیں۔ ازالہ اوہام) نے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء میں جلے تن ایک مضمون لکھا ہے جس میں واقعی اس نے اپنے دام افتادوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں میں گرم گرم ریگ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تو یہ لکھا ہے کہ حکیم نور الدین نے جن دنوں اہل حدیث ہونے کی دعا کی تھی، ان دنوں حدیث کے نام سے لوگ نا آشنا تھے، اس لئے آپ نے وہ دعا کی تھی۔

کوئی بھلے مانس سے اتنا تو پوچھے کہ تم خود مانتے ہو کہ میں نے وہ کتاب حکیم صاحب کی نہیں دیکھی جس میں یہ دعا ہے، پھر یوں ہی اٹکل پچو ہانکنے سے کیا فائدہ۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: سنو! اسی کتاب میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ اور نواب (صدیق حسن) صاحب مرحوم بھوپال کی اعلیٰ درجہ کی تعریف ہے، اور امام شوکانیؒ کی نیل (نیل الاوطار) کو حرز جان لکھا ہے۔ علاوہ اس کے ہمیں اس سے کیا مطلب؟ ہماری مراد تو اس سے بھی حاصل ہے کہ اہل حدیث کہلانا قرآن مجید کے خلاف نہیں۔ اگر خلاف ہوتا تو تمہارے حکیم الامت (نور الدین) کیوں اس کی دعا کرتے، اور کیوں تم خود اسی نمبر میں مانتے کہ اس مفہوم کے موافق پکے اہل حدیث ہم ہیں۔

دوسرے حصہ مضمون کا جواب دیا کہ ہم احمدی اس لئے ہیں کہ ہماری نسبت آنحضرت ﷺ کے دوسرے نام احمد کی طرف ہے مطلب یہ کہ ہم احمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا نام احمد تھا۔ حالانکہ یہ بھی غلط۔ ہم اس موقع پر ناظرین کو کاہن مذکور کی سب سے بڑی مایہ ناز تصنیف سے اقتباس دکھاتے ہیں۔ غور سے سنیں۔

اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناك المسيح ابن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وكان الله على كل شیء قديراً۔ اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی، اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے يأتی من بعدی اسمه احمد۔ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں، لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

اس عبارت کا مدعا صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کو گو دونوں صفتوں (احمد و محمد) سے موصوف لکھا ہے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص احمدیت کا مصداق اپنے آپ ہی کو بنایا ہے چنانچہ فقرہ، آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد بھیجا گیا ،اس ایک ہی فقرہ میں قادیانی کاہن نے دو دعوی کئے ہیں۔ایک تو یہ کہ قرآنی پیش گوئی جو احمد کی بابت ہے، اس سے مجرد احمد مراد ہے،یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے نہیں کیونکہ آنسرور ﷺ کو تو آپ خود ہی محمد اور احمد کا مجموعہ بتاتا ہے (یہ بھی صرف دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے اور خاموش رکھنے کے لئے) دوسری دعوی یہ کیا کہ وہ مجرد احمد میں ہوں جو عیسویت اپنے اندر رکھتا ہوں۔اس کا صاف مدعا ہے کہ جہاں اس کی تقریر میں صرف احمد بولا جائے گا اس سے مراد خوب آپ کی ذات نکوہیدہ صفات ہوگی اسی لئے آپ نے بیرونی ممالک کو دھوکہ دینے کیلئے رسالہ حمامۃ البشری، کے اخیر میں اپنا نام مرزا احمد لکھا ہے جبھی تو حضرت سعدی لدھیانوی نے کہا تھا:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو رسول حق با ستحکام مرزا

مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا پڑا کہلا نبیءِ تام مرزا

پس ثابت ہوا کہ جہاں کہیں خود کاہن جی کی تقریر و تحریر میں یا ان کے چیلوں کی کسی نسبت میں احمد نام آتا ہے وہاں خود بدولت ہی مراد ہوتے ہیں اور یہ عام محاورہ ہے اسی لئے درود پڑھنا یوں صحیح جانتے ہیں

اللهم صل على احمد و على آل احمد كما صليت على محمد و على آل محمد

تیسرے حصہ مضمون کا جواب کرشن پینتھی نے دیا کہ ہم سیالکوٹ کے دعوی سے پیشتر ہی کرشن جی کی نسبت صلاحیت کا خیال رکھتے تھے جب سے حضرت مرزا نے ۱۸۹۳ء میں سناتن دھرم رسالہ لکھا ہے۔

بہت خوب! بندہ خدا کہتے ہوئے کچھ شرم چاہیے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔مخالف کی مراد کو نہ سمجھنا اور جواب دینے کی کوشش کرنا، بالکل دہرمپال کی سی کاروائی ہے جو تمہارے حکیم امت کے کفارہ کو نہ سمجھا اور جواب دینے لگ گیا (دیکھو تغلیب الاسلام۔ص ۴۷)

ہماری غرض بھی تو اتنی ہی تھی کہ جو کچھ تم نے کرشن جی کی نسبت اعتقاد بدلا ہے وہ قادیانی کاہن ہی کے کہنے سے بدلا ہے۔ایک منٹ پہلے ہو یا ایک سال پہلے۔آخر ثبوت اس کی صلاحیت بلکہ نبوت اور رسالت کا تمہارے پاس بجز اس کے تو کچھ نہیں کہ خود بدولت کے منہ سے نکلا ہے۔اسی لئے ہم نے لکھا تھا، جس کا جواب تم نے نہ دیا، کہ خود بدولت (مرزا قادیانی) اگر فرماویں کہ میں گدھے کا اوتار ہوں، تو تم گدھے کی نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خیال کرو گے۔ بس یہی کہ حضرت گدھا علیہ السلام۔ اس سے زیادہ اور کیا؟ جھٹ سے اشتہار دو گے کہ حضرت گدھا علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے۔

یہ تو تمہارے ایمان کا حال ہے اور تمہارے تقوی کا تو کیا کہنا ہے۔ دانا جب تم لوگوں سے تقوی کا نام سنتے ہیں تو واللہ ہنس دیتے ہیں کہ یہ لوگ بھی تقوی کے مدعی ہیں۔ خدا پر جھوٹے افتراء کرنا، جھوٹی نبوت کا دعوی بھرنا، اللہ کے سچے نبیوں کی توہین کرنا، آیات قرآنی اور احادیث رسول پاک ﷺ کی تحریف کرنا، سب سے بڑھ کر یہ کہ لوگوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی نرم نوالوں کی طرح اڑا جانا، خلاف حدیث معدوم چیز (براہین احمدیہ) کی بیع کر کے ہزار ہا روپیہ پبلک کا خرد برد کر جانا، کلمہ گوؤں کی محنت کا ہزار ہا روپئہ ایسی حالت زار کے وقت مقدمات اور گھنٹہ گھر کی عمارت پر صرف کرنا، صرف اسلئے کہ ایک خیالی منصوبہ تیار ہو جائے۔ پھر ان کاروائیوں پر یہ دعوی کرنا کہ میرے ماننے والوں کی نجات ہوگی اور بغیر میرے ماننے کے کوئی شخص مسلمان ہی نہیں

بت کریں آرزو خدائی کی   شان ہے تیری کبریائی کی

اسی پرچہ الحکم قادیان نے مجھ پر بہتان لگایا ہے کہ میں نے مولوی کرم الدین کے مقدمہ کی شہادت میں لکھایا تھا کہ فاسق فاجر جھوٹا بھی متقی ہوتا ہے۔ اس بات کا تو رنج نہیں کہ راقم مضمون نے ایمان داری سے میرے سارے الفاظ نقل نہیں کئے کیونکہ یہ قادیانی کاہن کی طبعی عادت ہے جس کی تفصیل رسالہ الہامات مرزا میں مل سکتی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس سوال کا جواب میں نے عدالت کے کمرے ہی میں دے دیا تھا، اگر کچھ راستی اور راست بازی سے ان کو مطلب ہوتا تو وہ بھی نقل کرتے۔ مجھ سے عدالت میں سوال کیا گیا کہ جھوٹا آدمی متقی ہوسکتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں ایک قسم کا متقی ہوسکتا ہے بشرطیکہ توحید پر پختہ ہو۔ اس پر تمہارے وکیل نے جب ناک بھوں چڑھائی تو میں نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ ذرا تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔

مگر ان حیا کے پتلوں کو اتنے سے کیا ہوسکتا تھا، تمام ملک میں اس سرے سے اس سرے تک پھیلا دیا کہ ثناء اللہ نے شہادت دی کہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔ کوئی کہتا پھرا کہ یہ کہا ہے کہ تین دفعہ جھوٹ بولنے سے آدمی جھوٹا نہیں ہوتا۔ حالانکہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی شہادت کسی عدالت میں دینا گویا اپنی ہی شہادت کو جھوٹا بنانا ہے کیونکہ حاکم سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے، ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت میں بھی جھوٹا ہو۔ مگر اس باریک راز تک ایسے دانا کب پہنچ سکتے ہیں جن کا پیر مغاں (مرزا قادیانی) آتھم کے متعلق پہلے تو موت سمجھا جو تمام ملک میں مشہور کر دیا لیکن جب وہ وقت پر نہ مرا، تو دبی زبان سے قائل ہوا کہ موت سمجھنے میں میری غلطی تھی اس نے تو دل میں رجوع کر لیا ہے۔

سنو! بات وہی تھی جو میں نے اوپر لکھی ہے کہ میں بشہادت تفسیر بیضاوی لکھا یا تھا کہ جھوٹ بولنے والا اگر شرک سے بچتا ہے تو ایک قسم کا متقی وہ بھی ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی کی شہادت درج ذیل ہے:

و له ثلاث مراتب الاولی الترقی من العذاب المخلد بالتبری من الشرك و الثانیة التجنب عن کل ما یوثم من فعل او ترك و الثالثة ان یتنزه عما یشغل سره عن الحق و یتبتل الیه بشراشره و قد فسر قوله هدی للمتقین علی الاوجه الثلاثه

یعنی تقوی کے تین مراتب ہیں: پہلا مرتبہ یہ ہے کہ شرک سے بچے (جس کو میں نے عدالت میں یوں بیان کیا تھا کہ توحید پر پختہ ہو)۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ ہر گناہ کے کاموں سے بچے (بے شک صحیح ہے)۔ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ جو چیز انسان کے دل کو خدا سے مشغول کرے ان سب سے بچے اور بالکل ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائے (بہت ٹھیک)۔ پھر مفسر لکھتے ہیں کہ هدی للمتقین والی آیت ان تینوں مراتب سے تفسیر کی گئی ہے۔

یعنی متقین سے مراد تینوں مراتب لئے گئے ہیں، کسی نے کوئی کسی نے کوئی۔ قرآن و حدیث سے بھی تینوں مراتب ثابت ہیں۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ قسم دوئم اول سے اور سوئم دوئم سے اعلیٰ ہیں میں نے بھی ادنی نہیں کہا تھا بلکہ تمہارا محض بہتان ہے

بتاؤ میری شہادت بعینہ اس تفسیر کے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر تمہارے افتراؤں سے قادیانی کاہن کی روسیاہی نمبر اول ثابت ہوئی یا نہیں؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء مطابق ۳ محرم ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۱۸ ص ۱۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۲)

اصل کاہن کی بابت جو ہندوؤں کی روایات ہیں ان سے اتنا امر تو بالاتفاق ثابت ہے کہ کاہن جی سیاہ فام تھے مگر قادیانی کاہن نے جب دعوی کیا کہ میں کاہن ہوں تو جلد بازوں کو شبہ ہوا کہ اگر کاہن ہیں، تو ان کا منہ کالا کیوں نہیں؟ تو ایسے جلد بازوں کی غلط فہمی بھی ہمارے اس آرٹیکل سے رفع ہو سکے گی کیونکہ قادیانی کا یہ دعوی نہیں کہ میں بعینہ وہی کاہن ہوں بلکہ یہ ہے کہ میں معنوی طور پر وہ ہوں۔ سو روسیاہی ان کی بھی معنوی ہوگی اور اصل پوچھو تو جسمانی روسیاہی اس عزت کی موجب نہیں جس کے حق دار قادیانی کاہن ہیں اس لئے ان کی روسیاہی بھی معنوی ہے۔

نمبر اول میں ہم نے کاہن جی کی تحریر مندرجہ الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب دیا تھا آج مندرجہ ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب ہے۔

آپ کی ساری تحریر کا جو شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہے، خلاصہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی دعوت مباہلہ مندرجہ رسالہ انجام آتھم پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اب جو تیار ہوتے ہیں تو ان کی دفع الوقتی ہے۔

جواب دینے سے پہلے آپ کے مباہلہ کی کیفیت بھی آپ ہی کے الفاظ میں بتانی ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ مباہلہ میں اہم شرط یہ تھی کہ کم از کم دس آدمی حاضر ہوں (الحکم قادیان ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء ص ۴ کالم ۲)

اب اصل واقعہ پر ناظرین غور کریں۔ کاہن جی نے ایک تو یہ چالاکی کی کہ، انجام آتھم، میں مباہلین کی فہرست میں تو مجھے درج کیا، اور آخر کتاب کے یہ بھی لکھا کہ یہ کتاب ہر ایک شخص کے پاس، جن کے نام اس کتاب میں بغرض مباہلہ لکھے ہیں، بھیجی گئی ہے۔ حالانکہ میرے نام آج تک بھی نہیں آئی۔ خیر تاہم میں نے خط لکھا کہ

آپ (یعنی مرزا قادیانی کی) کی کتاب، انجام آتھم، اگرچہ آپ نے مجھے نہیں بھیجی مگر میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے میرا نام بھی اس میں لکھا ہے، اس لئے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں (ثناء اللہ) مباہلہ کے لئے تیار ہوں مگر پہلے مباحثہ کرکے، کیونکہ صرف مباہلہ پہلے ہو چکا ہے جسکے آثار بھی نمایاں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خط میں، میں نے کئی ایک باتوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ایک تو اشارۃً کتاب طلب کی تھی کیونکہ کاہن جی لکھ چکے تھے کہ جن کے پاس کتاب ہذا نہ پہنچے وہ اطلاع دیں تاکہ بذریعہ رجسٹری ان کے نام بھیج دی جائے۔ مگر افسوس کہ:

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

آج تک بھی کتاب نہ پہنچی۔ کیا مناسب نہیں کہ آپ اپنے وعدے کو پورا کریں۔ لیکن کیا وہ کریں گے؟

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

خیر یہ تو آپ کے ایفائے وعدہ کے متعلق گفتگو ہے جس کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے لا دین له لمن لا عهد له جس کے وعدہ کا اعتماد نہیں اس کے دین کا بھی اعتبار نہیں۔

دوسرا اشارہ میں نے خط مذکور میں اپنی آمادگی کا کیا تھا مگر بشرط مباحثہ۔ اس شرط کی ضرورت اور ثبوت میں مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں، خود کاہن جی (یعنی مرزا) کا قول کافی ہے۔ آپ اپنے ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

مباہلہ میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے بجز اس صورت کے کہ کاذب قرار دینے میں کوئی تامل اور شبہ کی جگہ باقی نہ ہو لیکن میاں عبدالحق بحث مباحثہ کا تو نام تک نہیں لیتے ایک پرانا خیال دل میں جما ہوا ہے (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۳۸)

ناظرین! اس عبارت کا مطلب آپ لوگ خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ قادیانی کاہن کے نزدیک مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری ہے تاکہ ازالہ شبہات ہو کر کوئی فریق انکار کرے تو پورا مستوجب لعنت قرار دیا جا سکے۔

اس امر کی تحقیق باقی ہے کہ کاہن مذکور اپنے مخالفوں کو کیا جانتے ہیں۔ یعنی یقینی مستوجب لعنت سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، یا مخطی اور خطا کار غیر مستوجب اللعنت۔ اس امر کے ثبوت کے لئے ابھی آپ ہی کا قول کافی ہے آپ لکھتے ہیں:

اگر میں فریق مخالف پر لعنت کروں تو کس طرح کروں اگر میں لعنة الله على الكاذبين کہوں تو صحیح نہیں کیونکہ میں اپنے مخالفین کو کاذب تو نہیں جانتا بلکہ مأوّل مخطی سمجھتا ہوں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۶۳۷)۔

پس ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے، جو ایک کتاب سے بلکہ ایک ہی ورق سے، نقل ہوئے ہیں یہ امر بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی کاہن کو میری شرط کا مان لینا ضروری تھا کیونکہ یہ شرط انہی کی ایجاد و اختراع تھی۔ لیکن افسوس کہ حضرت (مرزا) جی نے ان ساری باتوں کا تو ذکر تک نہ کیا، ہاں اتنی مہربانی کی کہ ضمیمہ انجام آتھم میں میرے خط کا ذکر کرکے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے مباہلہ کی دعوت پا کر اپنے خط میں عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کا ذکر کیا ہے کہ اس مباہلہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ پھر آگے چل کر خوب بے نقط سنائی ہیں اور بہت کوشش کی کہ کسی طرح صوفی عبدالحق غزنوی پر اپنے مباہلہ کا اثر ثابت کریں مگر بقول: الطبع خلاف التطبع اصلی اور مصنوعی میں جتنی تمیز ہوتی ہے اسی قدر آپ کے بیانات میں ہے۔

اب ذرہ میں ناظرین سے انصاف چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی دعوت مباہلہ قبول کرنے میں کوئی کسر رکھی ہے؟ جو شرط لگائی، وہ ایسی تھی کہ خود کاہن جی کی تجویز کردہ۔ پھر نہیں معلوم ان کو کیا حق کا رعب چھایا کہ آپ ایسے مبہوت ہوئے کہ فبهت الذی کفر کی پوری تفسیر مجسم کرکے دکھادی۔ نہیں معلوم قادیان کی سرزمین میں سانپ زیادہ ہیں کہ کوئی سانپ سونگھ گیا تھا جو ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخاست

ہاں یہ بھی عجیب انصاف کی بات ہے کہ مباہلہ کے لئے بلایا تو مجھے جائے، مگر ساتھ ہی یہ حکم بھی ہو اپنے ساتھ نو آدمی اور لاؤ، ورنہ تمہارا دعوی ڈسمس۔ کیونکہ بقول شخصے، نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے۔ انصاف دیکھئے کہ درخواست مباہلہ کی کریں تو خود، مگر نو آدمیوں کی تلاش کروں میں۔ وہی مثل ہے نہ، نانی تو خصم کرے چٹی دھوتا (نواسہ) بھرے۔ کیوں صاحب میں کس جرم میں نو آدمی تلاش کروں، کیا مجھے نو پر مع اپنے حضور نے دس سپاہیوں کا دفعدار بنانا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن پینتھیو! اب تمہیں کادیانی کاہن کی روسیاہی کا یقین نہ ہو تو حیف ہے تمہاری سمجھ پر
اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء۔ مطابق ۱۰ محرم ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۱۹۔ ص ۲۔۳)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۳)

گذشتہ نمبر اخبار اہل حدیث امرتسر میں ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ میں (ثناء اللہ) نے حسب دعوت قادیانی کاہن (مرزا) مندرجہ رسالہ انجام آتھم مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی تھی اور جو شرط لگائی تھی وہ کاہن مذکور کی خود ایجاد تھی۔ مگر افسوس کہ اس نے نہایت ہی کجروی سے منظور نہ کی۔ اب ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کے اخبار الحکم قادیان میں لکھتا ہے کہ

مباہلہ کی درخواست پر مولوی ثناء اللہ ہرگز نہیں آئے اور اب بھی کوئی آمادہ نہیں اور یہ آمادگی محض بندش مباہلہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ہے ورنہ وہ اب بھی آمادہ نہیں۔

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیسا سفید جھوٹ ہے۔ میں جب بھی (یعنی ۱۸۹۷ء میں) آمادہ تھا، اور اب بھی (یعنی ۱۹۰۵ء میں) اگر آپ بلائیں تو آمادہ ہوں، کیونکہ میرا دعوی ہے:

مجھ سا مشتاق زمانے میں نہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس سے آگے میرے ایک جملہ پر بہت کچھ زہر اگلا ہے کہ میں نے کہیں لکھا تھا کہ بھلا مباہلہ ہی سے سچائی کا اظہار ہوتا ہے، تو صوفی عبدالحق غزنوی کو جس نے تمہارے ساتھ عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا کیا ہوا، وہی جو سب نے دیکھ لیا کہ اسی مباہلہ کے بعد آتھم کی پیش گوئی کے خاتمہ پر تمام دنیا میں کاہن جی کو وہ وہ سنائیں جس کے وہ حقدار تھے جن کا خلاصہ عیسائیوں کے ایک اشتہار سے چند ایک شعر نقل ہیں۔ جو یہ ہیں:

ارے سن او رسول قادیانی — لعین و بے حیا شیطان ثانی
نہ باز آیا تو کچھ بکنے سے اب بھی — بڑھاپے میں ہے یہ جوش جوانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نچائیں گے تجھے اک ناچ ایسا　　یہی ہے بس مصمم دل میں ٹھانی
نچائے ریچھ کو جیسے قلندر　　یہ کہہ کہہ کر تری مرجائے نانی
ایسی مرزا کی گت بنائیں گے　　سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو وے گا نبوت کا　　پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اس پر آپ (مرزا) نے بڑی تلاش سے صوفی عبدالحق غزنویؒ کی ایک ذلت کا نشان دیا ہے جو اگر سچ بھی ہوتو کچھ شک نہیں کہ،کوہ کندن وکاہ برآوردن، کے مصداق ہے۔آپ کہتے ہیں کہ اربعین غزنویہ(جوتفسیر القرآن مصنفہ خاکسار ثناء اللہ کے برخلاف لکھی گئی تھی جس کا جواب کلام المبین میں دیا گیا تھا) لکھ کر وہ ذلیل ہوا یا نہیں؟ آپ یقیناً تسلیم کریں گے کہ یہ اسکی علمی پردہ دری ہے، پھر یہ عزت بھی اسے مباہلہ ہی کے بعد ملی ہوگی صوفی عبدالحق کے مباہلہ کا اثر کس کے حق میں ہوا۔

سبحان اللہ جل جلالہ کیوں نہ ہو، لو لا الحمقاء لبطلت الدنیا:

چو احمق در جہاں بس شد کسے بے زر نمی ماند

جناب والا پہلے تو آپ کو یہی الہام غلط ہوا کہ اربعین غزنویہ صوفی عبدالحق غزنویؒ نے لکھی ہے ۔آپ مجھ سے پوچھتے ہیں، مگر کلام المبین کی طرز تحریر نہیں دیکھتے۔ دیکھئے کہ میں اور تمام واقفان حال اربعین کا مصنف کس کو سمجھتے ہیں۔ ذرہ آنکھ کھول کر کلام المبین کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اربعین کا مصنف: کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں۔ اگر میرا اعتبار نہ ہو تو جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ سے پوچھ لو۔ پس جب کہ اربعین عبدالحق غزنویؒ کی تصنیف ہی نہیں تو اس کی بے عزتی ہی کیا؟ ہاں جس کی تصنیف ہے اس نے آپ سے کوئی مباہلہ نہیں کیا تھا۔ بتلاؤ اب اس جھوٹ سے کس کی ذلت ہوئی۔

علاوہ اسکے یہ کیا بات ہے کہ کسی مصنف نے کوئی کتاب لکھی، دوسرے نے اس کا جواب لکھا، جو ایک معمولی بات ہے۔مگر اتنے سے ہی آپ کا الہامی بمب کا گولہ اسے بھی زخمی کر گیا۔کیا ہی ابلہ فریبی ہے۔مگر یہ نہ سوچا کہ صوفی عبدالحق اربعین کے جواب کلام المبین سے اگر ذلیل ہوا اور آپ کے مباہلہ کی زد میں آیا ہے، تو آپ بھی تو میرے ایک ہی گولہ (رسالہ الہامات مرزا) سے ایسے چلچا چور ہوئے ہیں کہ کہیں سسکتے بھی نظر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے۔ پس اگر یہ کوئی کمال اور کرامت ہے تو میری ہے کہ جو میری مخالفت کرتا ہے ذلیل ہوتا ہے، آپ ہوں یا کوئی اور

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل

میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

حسب معمول یہ بھی دروغ بے فروغ ہے کہ اربعین میں خاکسار کی نسبت فتوی کفر لکھا گیا تھا۔ یہی زٹل اور غلط گوئی آپ نے ۲۴ سنہ گذشتہ کے پرچہ میں کی تھی، جس کو میں نے فضول سمجھ کر کوئی نوٹس نہ لیا تھا۔ بلکہ اس میں یہ بھی بڑھ ہانکی تھی کہ نگینہ کے مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا فتوی تکفیر پیش ہوا تھا جس سے بڑی خرابی ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے الہام کنندہ معلم الملکوت کو یہی خبر پہنچی ہوگی کہ نگینہ میں فتوی تکفیر پیش ہو کر موجب خرابی ہوا تھا، حالانکہ وہاں کسی کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آریوں کے پاس کوئی نسخہ پہنچا ہو، مگر نہ تو پیش ہوا نہ کوئی خرابی ہوئی، اور نہ ہوسکتی تھی کیونکہ وہ فتوی تکفیر کا نہیں ہے، بلکہ ایک معمولی سا معاصراتی رنج ہے جس نے بقول المعاصرہ اصلا لمنافرۃ یہ رنگت اختیار کر لی ہے۔ علاوہ اس کے یہ بڑے مزے کی بات ہے کہ ۱۷ مارچ کے اخبار الحکم ص ۳ کالم ۴ کے اخیر پر آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ علماء نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہل حدیث سے بذریعہ فتوی خارج کر دیا۔ اس تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فتوی مذکور کفر کا نہیں۔ چنانچہ بانی فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنویؒ کا حلفی بیان عدالت میں یہی ہے کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو اسلام سے خارج نہیں جانتے۔ پس بتلاؤ اس سفید جھوٹ سے کس کی ذلت ہوئی۔

مشہور حکایت ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے کہا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا اور بھی تمہاری طرح ہو جائیں۔ اس تجربہ کار بڑھیا نے کہا، میں تو یہی چاہتی ہوں کہ سب میرے جیسے ہو جائیں، تا کہ میں بھی ان کو اپنی طرح دیکھوں۔ یہی حال آپ کا ہے کہ آپ کی دلی تمنا یہی رہتی ہے کہ کہیں نہ کہیں سے آواز آئے کہ کسی پر کفر کا فتوی لگا ہے۔

سنو اربعین غزنویہ کے فتوے کا اصل مضمون تکفیر کا نہیں، بلکہ شروع سوال ہی یہ ہے کہ ان چالیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات کی ایسی تفسیر کرنے سے مصنف اہل سنت سے ہے یا نہیں؟ جس کا جواب اکابر علماء نے کوئی ایسا نہیں لکھا کہ مصنف اہل سنت سے بھی خارج ہے، گوان کی تحریروں کو آپ جیسے خود غرضوں نے یہ رنگت دے رکھی ہے، مگر خود راقم مضمون یہ نہیں کہتے چنانچہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرات علماء دیو بند اور جناب مولوی مفتی محمد عبداللہ مرحوم بنارسی کی تحریرات قلمی میرے پاس موجود ہیں کہ ہم مصنف (مولوی ثناء اللہ) کو اہل سنت سے خارج نہیں کہتے۔

ہاں آپ کہتے ہیں کہ میں نے صوفی عبدالحق غزنویؒ کے حق میں (بوقت مباہلہ امرتسر ۱۸۹۳ء) کوئی بد دعائیہ کلمہ نہیں کہا تھا، بلکہ یہ کہا تھا کہ خداوندا! اگر میں تیری طرف سے نہیں ہوں تو تو مجھ پر ایسا عذاب نازل کر کہ دنیا میں کسی مفتری پر نہ ہوا ہو۔

کوئی دانا کاہن جی سے پوچھے کہ آپ جو بقول خود استخارہ کر کے بغرض مباہلہ امرتسر میں آئے تھے، تو کیوں آپ نے عبدالحق پر بد دعا نہ کی؟ آخر پر ان الفاظ کے انتخاب سے آپ نے کوئی نتیجہ بھی سوچا تھا یا فریق مخالف نے آپ کو ان الفاظ کے کہنے پر مجبور کیا تھا۔ اللہ اکبر! کیسے صاف گو ہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ دنیا میں ہنوز داناؤں کی آبادی گو کم ہے، مگر ہے۔ کوئی مجھ سے یہ نہ پوچھے گا کہ آخر آپ جو نبی رسول، ابن اللہ بلکہ بقول خود اللہ کے پانی سے پیدا شدہ ہیں تو کیا ایک شخص آپ کے مقابل بڑھا جاتا ہے کہ کھلے میدان میں آپ سے مباہلہ کرتا ہے، آپ کو کافر بے ایمان دجال کہتا ہے، اور کہنے پر (درصورت کذب) مباہلہ کے میدان میں اپنے او پر لعنت کرتا ہے، تو کیا خدائے تعالیٰ آپ کے الفاظ کو دیکھے گا یا اس مجرم کے فعل کو۔ کیا یہ دبی زبان سے اقرار نہیں ہے کہ صوفی عبدالحق پر کوئی بد اثر نہیں ہوا، حالانکہ اب یہ دعویٰ ہے کہ پچاس ہزار آدمی بھی میرے سامنے مباہلہ کو آئیں تو ایک نہ بچے۔ اللہ اکبر:

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

یہ بیان تو ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کا ہے، الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں آپ نے بڑے غور و فکر کے بعد صوفی عبدالحق غزنویؒ کی ایک دو ذلتیں اور بتلائی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کے بعد پہلی برکت اس کو یہ ملی کہ اپنے بھائی کے مرنیکے بعد اس کی بیوہ سے شادی کی، اور بد قسمتی سے شیخ چلی کی طرح خیال کر بیٹھے کہ اسکے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا۔ مگر نہیں معلوم وہ بیٹا کدھر چلا گیا اور صوفی صاحب کو داغ ندامت دے گیا۔ (ص۲ کالم۱)۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیا ہی ابلہ فریبی ہے۔ ہم نے صوفی عبدالحق کی کوئی تحریر و تقریر اس مضمون کی نہیں دیکھی، اور تمہارا ہم کو بحکم اصول محدثین اعتبار نہیں۔ تم وہی تو ہو جو مولوی غلام دستگیر مرحوم پر بہتان لگائے جاتے ہو کہ اسنے اپنی کتاب فتح الرحمانی کے صفحہ ۲۷ پر تم سے مباہلہ کیا تھا اور کہا تھا کہ جو جوٹھا ہے وہ پہلے مرے۔ اس کو تمہارے دام افتادہ آنکھیں بند کر کے نقل در نقل کئے جاتے ہیں اور آرٹیکل پر آرٹیکل لکھتے ہیں، مگر کتاب مذکور اٹھا کر دیکھنے کی کسی کو جرأت نہیں کہ مصنف مرحوم نے کیا لکھا ہے۔ اس نے وہی لکھا ہے جو قادیانی کاہن اور اس کے دام افتادوں کے منہ پر لک کی سیاہی کا کام دیتا ہے اور نہیں تو اہل حدیث مورخہ ۲۰؟ جنوری دیکھو۔ پس صوفی (عبدالحق) مذکور کی کسی تحریر کا حوالہ بتلاؤ۔ ہم خود دیکھیں گے تو اسوقت تم کو جواب دیں گے۔ کیا ہی ایمان داری کی بات ہے کہ اگر حضرت (مرزا) کی ذلتیں شمار کرتے ہوئے کوئی کہے کہ تم چار چار گھنٹے عدالت میں کھڑے رہے، تم کو پانی مانگنے پر نہ ملا، تو اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ اس قسم کی تکلیفیں اور ابتلاء تو انبیاء خصوصاً حضرت مسیح کو آئی ہیں (الحکم قادیان۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء) حالانکہ اگر صوفی عبدالحق نے بیٹے کی خواہش ظاہر کی بھی ہوگی تو ایک معمولی بات ہے۔ ہر ایک متاہل ایسے موقعہ پر بیٹے کی خواہش اور امید کیا ہی کرتا ہے کیا تم کو حضرت سلیمانؑ کا قصہ یاد نہیں... یاد نہ ہو تو پڑھو القينا على كرسيه جسداً ثم اناب۔ اور نہیں تو خود اپنا حال ہی دیکھ لو کہ مباہلہ کے بعد ایک دفعہ تم نے بیٹے کی پیش گوئی کی تو لڑکی پیدا ہوئی جس پر تم بہت گھبرائے۔ غاسق کا الہام گھڑ لیا کہ یہ بیٹا غاسق ہوگا، جس طرح چاند بعد گم ہونے کے نکلتا ہے اسی طرح یہ بھی نکلے گا۔ پھر دوسرے حمل پر تم کو الہام ہوا: شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر لڑکی پیدا ہو کر تمہارے منہ پر لک کا داغ لگا گئی۔ یہ تو تمہارا تحریری ثبوت ہے۔ عبدالحق کا بھی کوئی تحریری ثبوت ہے، تو دکھاؤ پھر اسکو اپنے منصوبوں سے مقابلہ کرو۔

کرشن پینتھیو! کاہن جی کی روسیاہی نمبر ۳ میں پوری ہوئی یا نہیں (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۴)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں) گذشتہ نمبروں میں ہم نے بتلایا ہے کہ قادیانی کاہن نے ہم سے مباہلہ نہیں کیا، اور جو صوفی عبدالحق غزنوی سے امرتسر میں کیا تو اس کا اثر الٹا قادیانی پر پڑا۔ آج کے نمبر میں ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے الحکم کی تحریر کا جواب ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

مباہلہ کا صریح اثر تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ غزنویہ گروہ خصوصاً عبدالحق کی قبولیت بڑھ جاتی اور ایک دنیا اسکی طرف رجوع کر کے اسکی عزت افزا ٹھہرتی، مگر آپ خود ایمان سے کہیں کہ اس مباہلہ کے بعد کس قدر عزت اور قبولیت عبدالحق کو ہوئی۔

اس تقریر میں جو آپ نے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے وہ سابقہ بیانات سے بڑھ کر ہے۔ آپ کی اس مغالطہ دہی کے بیان کرنے سے پہلے ہم آپ کی سرمایہ ناز کتاب ازالہ اوہام سے ایک مقام کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

اگر اب بھی ہمارے مخالف الرائے مولوی صاحبان ماننے میں نہیں آتے، تو ہم انہیں مخطی ہونے کی وجہ سے مباہلہ کے لئے نہیں بلاتے۔ کیونکہ اگر اختلاف باہمی کی وجہ سے مسلمانوں کا باہم مباہلہ جائز ہو، تو اسکا نتیجہ یہ ہو کہ مسلمانوں پر عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے، اور بجز کسی خاص فرد جو بکلی خطا سے خالی ہو، تمام مسلمان نیست و نابود کئے جائیں۔ سو خدا تعالی کا یہ ارادہ نہیں۔ اسلئے صرف اختلافات کی بنا پر مباہلہ جائز نہیں

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ طبع اول)

(مرزا قادیانی کی) اس عبارت سے کئی ایک فوائد نکلتے ہیں۔ اول تو مباہلہ کا اثر یہ ہے کہ راست گو کے مقابلہ ہر غلط گو کو فنا اور نیست ہو جائے۔ دوئم یہ کہ ان اختلافات کی وجہ سے جو اہل اسلام کے مابین ہیں، مباہلہ جائز ہی نہیں۔

بہت خوب! اب بتلایئے آپ بقول خود راست گو ہیں، نبی ہیں، رسول ہیں، ابن اللہ ہیں، مسیح ہیں، مہدی ہیں، امام حسینؓ سے افضل ہیں، سب سے اخیر میں آپ کاہن ہیں، کرشن ہیں وغیرہ وغیرہ، تو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابل صوفی عبدالحق کی حیثیت ہی کیا تھی۔ پھر کیا وجہ کہ وہ اور اس کے تمام اعوان وانصار نیست ونابود نہ ہوئے۔ اگر یہ کہیں کہ ہم (مرزا) بھی تو نیست ونابود نہیں ہوئے، تو پہلے یہ بتلاؤ کہ تم عبدالحق کے ہم مرتبہ تھے؟ تمہارا دعوی ہے کہ پچاس ہزار بھی میرے مقابل مباہلہ میں آئیں تو ایک بھی بچ کر نہ جائے۔ خدا نے مجھے کہہ دیا ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ۔ پھر بھلا بتاؤ تمہارے مقابلہ پر بیچارے عبدالحق کی حقیقت ہی کیا۔ مگر پھر بھی اسکا نیست ونابود نہ ہونا، سچ کہو تمہارے لئے موجب ذلت ہے یا اسکے لئے؟

اچھا لو ہم مانے لیتے ہیں کہ نہ تمہارا کچھ بگڑا، نہ صوفی عبدالحق (غزنوی) کا، تو نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ تم دونوں روحانیت سے گرے ہوئے ہو۔ تم دونوں کا یہ دعوی کہ ہم الہامی ہیں غلط ہے۔ بہت خوب! مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد وخر رفت۔ اسلئے میں نے اشارۃً لکھا تھا کہ آج کل مباہلہ سچائی کے اظہار کا ذریعہ یقینی نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ سید الانبیا ﷺ کو مباہلہ کرنے کے لئے رب العزت سے حکم ہوا تھا۔ مگر وہ روحانی طاقت آج کل نہیں۔ البتہ جس بندہ خدا میں ہو، اس کے لئے بےشک فیصلہ کن ہے۔ ورنہ ایسوں ویسوں نے تو مباہلہ کو بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے۔

ہاں آپ کی عبارت مذکورہ کا فائدہ دوئم آپ کے ان دام افتادوں کے لئے خاص قابل توجہ ہے جنہوں نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے مضامین پڑھ کر سخت لفاظی سے مباہلہ کے انکار پر مجھے ناراضی کے خطوط لکھے ہیں، مگر ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ ثبت العرش ثم انقش (پہلے تخت بناؤ پھر رنگ کرو) پہلے وہ روحانی طاقت تو پیدا کرلو جس پر یہ مرتب ہو سکے کہ:

گفتہء او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

آپ نے اسی ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے الحکم میں چند ایک نمبر شاریاں کی ہیں۔ لکھتے ہیں:

کہ اس مباہلہ کے بعد رمضان میں کسوف خسوف ہماری تائید میں ہوا۔ قرآنی معارف ہم کو بتلائے گئے۔ ہماری جماعت کو خدا نے بڑھایا۔ وغیرہ

اللہ رے بےحیائی! سب سے پہلے نمبر کا ذکر ضروری ہے، کیونکہ آپ ہمیشہ اسی کے ذریعہ سے دام افتادوں کی آنکھوں میں دھول ڈالا کرتے ہیں۔ پس پہلے کسوف خسوف والی روایت کے الفاظ سنو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات و الارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس فی النصف منه

پہلے تو یہ محمد بن علی کا قول ہے، آنحضرت ﷺ کا فرمودہ نہیں۔ دوم، ضعیف اور موضوع ہے۔ سوم، اس کے ترجمہ کے مطابق واقع نہیں ہوا۔ اسکا ترجمہ یہ ہے:

ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں ایسے کہ جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے ہیں وہ نہیں ہوئے یعنی قمر کو رمضان کی پہلی رات میں اور سورج کو رمضان کے نصف میں گرہن ہوگا۔

بتلاؤ اس روایت کے ترجمہ کے مطابق کب ہوا؟ کب قمر کو رمضان کی اول رات اور سورج کو نصف رمضان میں گرہن ہوا۔ اگر کہو کہ ایسا تو ہونا ہی محال ہے کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا تو اس جواب یہ ہے کہ اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ یہ نشان ایسے ہیں کہ ابتدائے پیدائش دنیا سے آج تک نہیں ہوئے۔ پس بتلایئے یہ روایت آپ کی تکذیب کرتی ہے یا تصدیق؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

(شیخ الاسلام لکھتے ہیں: قادیانی کاہن۔ وہ بھاگا

قادیانی کاہن نے اپنے اڈیٹروں کو حکم دے دیا ہے کہ اہلحدیث کے جوابات مت دو۔ خدا پر چھوڑ دو۔ ہم اس کے متعلق آئندہ نمبر میں کچھ لکھیں گے۔ سردست اتنا ہی کافی ہے: اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۵)

جب سے اہل حدیث امرتسر میں قادیانی کاہن کی روسیاہیوں کی فہرست کھلی ہے آپ (مرزا قادیانی) ایسے مبہوت ہوئے ہیں کہ ایک کا جواب بھی نہیں دیا، اور نہ دے سکتے ہیں۔ آخر تنگ آ کر ۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں آپ نے آرڈر جاری کر دیا ہے کہ اہل حدیث کو جواب نہ دو بلکہ خدا کے سپرد کر دو، خدا خود فیصلہ کر دے گا۔ اس حکم کی تعمیل کرنے کو اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ:

خدا کے ماموراور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ کسی مخالف کے جواب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم اٹھاؤں۔،

مگر ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا گرو کئی ایک دفعہ اس گناہ سے آلودہ ہو چکے ہیں اور کئی ایک دفعہ نازک موقعوں پر اس ٹٹی کی آڑ میں آئے مگر پھر رندوں کی توبہ کی طرح۔ بقول شخصے:

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

وقت پر فوراً پہلو بدل لیا کرتے ہیں۔ غور سے سنو! آپ نے کتنی دفعہ اس مئے سے توبہ کی ہے:

سب سے اول آپ نے ۱۸۹۳ء کے مباحثہ امرتسر کے بعد توبہ کی تھی۔ جب علماء اسلام نے آپ کو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے اشتہار دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے دعھم و انصارھم یعنی علماء اور انکے اعوان وانصار کو چھوڑ دے، اسلئے میں جاتا ہوں۔ مگر اس سے بعد پھر آپ نے کئی ایک کتابیں علماء اسلام کے جوابات میں لکھیں، جن میں خوب جی کھول کھول کر موشگافیاں اور درافشانیاں کیں۔ ایک ہی فقرہ اخلاقی آپ کا کافی مثال ہے جو آپ نے انجام آتھم کے ص ۲۱ پر لکھا ہے: اے بدذات فرقہ مولویاں

پھر ۱۸۹۶ء میں آپ نے رسالہ انجام آتھم لکھا تو اس کے اخیر میں لکھا کہ:

قصد کردیم بعد توضیحات علماء را مخاطب نکنیم اگرچہ دشنام ہا دہند

پھر اس توبہ کو توڑا اور کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا، بلکہ علماء کے نام پر ان کو ڈیڈیکیٹ کیا۔ کسی کا نام تحفہ غزنویہ رکھا، جس میں صوفی عبدالحق غزنوی کے اقوال نقل کر کے جواب دیتے رہے۔ کسی کا نام تحفہ گولڑویہ رکھا۔ کسی کا نام تریاق القلوب۔ غرض ۱۸۹۶ء کے بعد جتنی تصنیفات ہیں سب میں علماء کو مخاطب کیا، اور اس وعدہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار کے صفحہ ۳ پر علماء کو قادیان یا بٹالہ میں خاص بحث کے لئے طلب کیا ہے۔ پھر اعجاز احمدی میں خاکسار (ثناءاللہ) کو مخاطب کیا اور کئی ایک جگہ پر دعوت دی کہ قادیان میں آ کر تحقیق کرو۔ بلکہ ایک لاکھ پندرہ ہزار (روپیہ) انعام بھی مقرر کیا۔

یہاں پر میں ڈبل افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جب خاکسار (ثناءاللہ) حسب دعوت آپ کی قادیان پہنچا، اور اطلاع دی کہ میں حسب دعوت آپ کے قادیان میں آیا ہوں، زیارت کرائیے۔ مگر افسوس صد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ آپ نے تمام شرم وحیا کو دشمن ننگ وناموس جان کر مجھے یہ جواب دیا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء سے بحث نہ کریں گے۔ حالانکہ جو وعدہ ہے وہ صرف اتنا ہی ہے جو انجام آتھم سے ہم نے نقل کیا ہے کہ ہم نے قصد کرلیا ہے کہ آئندہ علماء کو مخاطب نہ کریں گے۔ کیا آپ نے مجھ کو اعجاز احمدی میں مخاطب نہ کیا تھا ؟ کیا آپ نے مجھے دعوت نہ دی تھی؟ پھر کیا اس وقت آپ کو یہ وعدہ یاد نہ رہا تھا؟

لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح آپ کے دارالزیان پر جا پہنچا، تو وعدہ یاد آیا کہ ہم نے خدا کے ساتھ عہد کیا ہوا ہے، حالانکہ عہد اور وعدہ بھی کوئی نہیں صرف قصد ہے جس کو وعدہ الٰہی کہنا آپ جیسے مسیحوں کا کام ہے۔

اللہ اکبر! ایسے دروغ گو اور ایسے وعدہ خلاف اور راستی کے دشمن ہی مہدی اور مسیح ہوں تو تف اے چرخ گردوں تف۔

خیر اسے بھی جانے دیجئے۔ آپ نے اپنے رسالہ راز حقیقت کے شروع میں جو اپنے دام افتادوں کو سرکلر (حکم) دیا ہوا ہے وہ بھی قابل غور ہے:

میں اپنی جماعت کیلئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی

اور میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں، اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں، وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے، جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں، اور تقوی اور صبر کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح وتقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرمائے۔

یہ کتاب نومبر ۱۸۹۸ء کی طبع ہے۔کیا اس کے بعد آپ کے مریدوں نے مسلمانوں سے مباحثات نہیں کئے؟ کیا آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی؟ عسل مصفی، جو حقیقت میں آب مکدر ہے، اس سے بعد کا نہیں ہے؟ رسالہ نور الدین میں مصنف نے ترک اسلام سے منہ زوریاں نہیں دکھائیں۔آپ کے اخبارات البدر اور الحکم میں مسلمانوں کے برخلاف یا جوابات میں مضامین شائع نہیں ہوئے۔خود بدولت نے بھی کوئی کتاب اس کے بعد نہیں لکھی؟ تریاق القلوب ۱۹۰۲ء میں چھپی، تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۳ء میں نکلی، خطبہ الہامیہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو آپ نے اس سے بعد مخاطب نہیں کیا جس کی ذلت تمام عمر نہ بھولیں گے۔ پھر بتلایئے اور انصاف سے بتلایئے خدا سے نہیں تو مخلوق سے شرم کر کے بتلایئے خدا کی عدالت کی کس نے توہین کی۔یا وہی مضمون ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت عهدها　　و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

ان واقعات پر (جو بہت ہی اختصار سے لکھے گئے ہیں) نظر کر کے کون عقل کا مالک ہے جو آپ کی یا آپ کے دام افتادوں کی نسبت ایک منٹ کے لئے فیصلہ کر سکے کہ اپنے وعدہ پر کاربند رہیں گے (توڑ بھی چکے ہو۔۲۱۔اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں پیسہ اخبار لاہور کا نام لے کر جواب دیئے ہیں۔اڈیٹر) بلکہ یہی کہا جائے گا:

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے　　کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ناظرین کہاں تک آپ کو اس مسیح کذاب اور پنجابی دجال کا دجل سناؤں۔البتہ بحکم، عیب ہائش ہمہ گفتی ہنرش بگو، ایک بات میں آپ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا، جو واقعی پوچھو تو ان کا معجزہ ہے تو وہی ہے، کیونکہ معجزہ کے وسیع معنی میں اعجاز داخل ہے، یعنی ایسا کلام کرنا جس کی مثل کرنے سے دوسرا عاجز ہو۔یہ وصف تو بیشک آپ میں ہے کہ (مریدوں) کی آنکھوں میں مٹی نہیں، باریک باریک مرچیں ایسی ڈال دیتے ہیں تو ان کو خبر تک نہیں ہوتی کہ نیچے سے ان کی جیب کتری جاتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے مفتن ہو، غضب کے دلربا تم ہو

خدا جانے پری ہو، حور ہو، انسان ہو، کیا تم ہو

اخیر میں قادیانی کاہن کے اڈیٹروں سے یہ التماس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ آپ کو جواب دینے سے روکا گیا ہے، مگر مہربانی کر کے اتنا تو مطلع کر دیجئے گا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحوم نے کس جگہ یہ لکھا ہے کہ جو ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا۔

یہ تو کوئی مباحثہ یا مناظرہ نہیں، صرف ایک بات کی دریافت ہے۔ آپ کو اختیار ہے کہ اخبار میں جواب دیں، یا پرائیویٹ چٹھی میں۔ میں ہر طرح مشکور ہونگا، مگر اس مقام کی حرف بحرف عبارت بھی نقل کر دیجئے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۔۳)

قیامت کا نمونہ

۴۔ اپریل کو سورج نکلتے ہی قیامت کا نمونہ قائم ہوا۔ زلزلہ اس قدر زور سے آیا کہ الامان والحفیظ۔ قریباً ڈھائی منٹ زور دکھا کر دھیما ہوا۔ پھر بھی تمام روز اور شب برابر ۶ (اپریل) کی صبح تک کئی دفعہ مرات کرات آتا رہا۔ امرتسر لاہور میں پختہ مکانات قریباً سب پھٹ گئے۔ کئی ایک آدمیوں کا بھی نقصان ہوا۔ حمل بھی ضائع ہوئے۔ لوگ دیوانہ وار پھرتے تھے۔ دماغوں سے عقل، چہروں سے خون اڑ چکا تھا۔ مکانوں سے نکل نکل کر میدانوں کو بھاگ رہے تھے۔ غرض قرآن شریف میں جو نمونہ قیامت کا بتلایا گیا ہے

یوم ترو نها تز هل كل مر ضعة عماار ضعت وتضع كل ذا ت حمل حملها وترى الناس سكا رى و ما هم بسكا رى و لكن عذاب الله شد يد۔

آیت موصوفہ کے تمام اجزاء کا نمونہ تھا۔ کشمیر سے اسکی رفتار شروع ہونے کی خبر آئی ہے کہ... کشمیر میں بہت تباہی ہوئی ہے امرتسر میں بڑی مسجد شیخ خیر الدین مرحوم کے تین منار گر گئے اور چھت پھٹ گئی لاہور کی سنہری مسجد کو بھی نقصان پہنچا آٹھ پہر لوگوں کے ہوش بحال نہیں ہوئے امرتسر میں سو سال سے زائد عمر کے لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا زلزلہ دیکھا نہ سنا۔ دیکھیں اہالی ملک عموماً اور مسلمان خصوصاً اس نشان الٰہی سے کیا عبرت پاتے ہیں خداذوالجلال کی عظمت اور جلالت کو کہاں تک دلوں میں جگہ دیتے ہیں اللھم لا تقتلنا بغضبك ولاتهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك

بڑی ضروری بات یہ بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ قادیانی کرشن جی اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں اور اپنے الہامی تھیلے (براہین احمدیہ) سے کس الہام کا نشان دیتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

قادیانی کاہن نہ رہ سکے

کس بشنود یا نشود من گفتگوئے میکنم

خدا کی شان جب کبھی ملک میں کوئی آفت بندوں کی شامت اعمال سے آتی ہے ہمارے کرشن جی مہاراج اس کو اپنی ہی بدولت قرار دیتے ہیں گویا وہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں سے کوئی بری آواز آئے تو احمقوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کا ان کو موقع ملے، اسی لئے ہم نے اہل حدیث مورخہ ۷۔اپریل میں اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ دیکھیں قادیانی کرشن جی اپنے الہامی تھیلے (براہین احمدیہ) سے زلزلہ کی بابت کون سا الہام بنائیں گے۔

چنانچہ ۸۔اپریل کے بھونچال کی بابت بھی آپ نے ایک اشتہار الدعوۃ دیا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ یہ زلزلہ میرے مکذبوں کی سزا ہے اور میں نے براہین احمدیہ میں یہ پیش گوئی لکھی ہوئی ہے۔ اور اشتہار الوصیت میں جو اخبار الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا ہے (کرشن جی کے اشتہار میں ۲۸ فروری لکھا ہے مگر یہ غلط ہے۔ ۲۴ فروری ہے۔ اڈیٹر) میں نے لکھ دیا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ موتاموتی لگ رہی ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک دنیا میں دانا اور محقق موجود ہیں۔ سارا اشتہار الوصیت ہمارے پاس موجود ہے اس میں عبارت مذکور کے ساتھ یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہوا موجود ہے، یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔، یہ فقرہ صاف بتلا رہا ہے کہ آپ کا اشتہار الوصیت طاعون کی خبر دیتا ہے نہ یہ کہ بھونچال کی لیکن جب آپ نے دیکھا کہ بھونچال سخت آیا ہے تو اس کو بھی نعمت غیر مترقبہ جان کر فوراً اشتہار دے دیا کہ میں نے پہلے ہی براہین احمدیہ میں کہہ دیا تھا۔ کوئی پوچھے کیا کہا تھا، کہاں کہا تھا، کوئی نشان نہیں کیا کوئی کرشن پینتھی ہم کو الہامی تھیلہ (براہین احمدیہ) سے وہ الفاظ بتلا سکتا ہے جو اس زلزلہ کے متعلق کرشن جی نے لکھے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ مارچ کے مہینے میں مجھے خدا نے بذریعہ وحی کے بتلا دیا تھا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جاوے گا، چنانچہ بھونچال خدا نے مکذبوں کو ایک نشان دکھایا ہے۔ کون پوچھے کہ (بقول الحکم قادیان مورخہ ۲۴ فروری۔ ص ۹) کرشن جی کے خطرناک دشمن امرتسر میں خاندان غزنویہ، مولوی احمد اللہ صاحب اور خاکسار ہیں، بٹالہ میں جناب مولوی محمد حسین صاحب ہیں۔ لیکن یہ کس قدر آپ کے حق میں افسوس کا مقام ہے کہ یہ سب کے سب خطرناک دشمن بالکل بخیر و عافیت ہیں۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ کے اعلی افسر یورپئین اور فوج بہاگسو میں زلزلہ کی بھینٹ چڑھے تو بتلاؤ یہ نشان کن مکذبوں کو دکھایا گیا۔ ہاں یاد آیا کہ گورنمنٹ انگریزی وہی تو ہے جس کو آپ رسالہ راز حقیقت میں اولوا الامر قرار دے کر اپنے مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ کو اپنا اولوا الامر سمجھ کر اطاعت کریں پس بتلاؤ ایسی مکذب گورنمنٹ کو اولوا الامر قرار دینا منافقانہ خوش آمد تو نہیں۔

کیا ہی لطیفہ ہے کہ مکذبوں کو نشان دکھانے کو تو بھونچال آوے مگر خود بدولت پر اس کا یہا اثر ہے ہو کہ آپ اپنا پختہ مکان چھوڑ کر جنگل میں ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں کیوں نہ ہو آخر خوف ہو گا کہ نشان دکھاتے دکھاتے خود بھی نہ دیکھ لیں

ناظرین حیران ہوں گے کہ کرشن جی مہاراج کے الہام کیسے گورکھ دھندے ہیں سو ہم اپنے ناظرین کی خاطر آپ کے ایک دو الہاموں کی اور مثال دیتے ہیں۔

ایک دو الہام آپ کے ایسے جامع ہیں جیسے آریوں کا اوم۔ ایک الہام آپ کا یہ ہے تخرج الصدور الی القبور یعنی بڑے بڑے سب مرجائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن دنوں حضرت مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سو دس سال کی عمر پا کر انتقال ہوا تو آپ نے اسی الہام سے کام لیا تھا پھر مولوی رسل بابا صاحب مرحوم امرتسری کا ۶۳ سال کی عمر پا کر انتقال ہوا تو یہی الہام پیش ہوا۔ مگر افسوس کہ ملکہ معظّمہ (وکٹوریہ) کے انتقال پر یہ الہام پیش نہ ہوا، شائد اس کی کوئی وجہ ہوگی۔ غرض دنیا بھر کے سب بڑوں کو یہ الہام شامل ہے۔ دوسرا الہام جامع آپ کا یہ ہے انی مهين من اراد اها نتك یعنی (خدا فرماتا ہے) جو کوئی تیری (مرزا کی) اہانت کرنے کا ارادہ کرے گا میں اس کی اہانت کرونگا۔ جونہی کسی مخالف کو زکام ہوا بس یہ الہام سچا ہوا۔

ناظرین یہ ہیں کرشن جی اور مسیح قادیانی کی نبوت کے دلائل جن سے احمقوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالا کرتے ہیں مزید بحث آئندہ نمبروں میں بجواب، دشمنوں میں پھوٹ، آئے گی ان شاءاللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی اور مرزا دہلوی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

خدا کی شان لوہا کیسی سخت دہات ہے مگر اس کے توڑنے کو بھی خدا تعالی نے لوہا ہی بنایا ہے۔ اسی طرح مرزا قوم جو ایک زمانہ میں تخت ہند کی مالک تھی گو اب وہ سلطنت اور حکومت نہیں مگر آخر یہ بھی تو سچ ہے کہ:

تیغ چوں بشکست خنجر مے شود

مرزا قادیانی کے دعوے اور لن ترانیاں تو ملک نے سنی ہیں خدا نے ان کے توڑنے کو دہلی میں ایک دوسرا مرزا پیدا کر دیا یعنی مرزا حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ۔ آپ نے مرزا صاحب قادیانی پر چونکہ حملہ کرنے کی ٹھان لی ہے اس لئے عرصہ ہوا آپ اپنے اوپر روح القدس کا نزول فرمایا کرتے تھے اسی وقت دانا تاڑ گئے تھے کہ دال میں ضرور کالا ہے چنانچہ آپ نے بھی ایک روحانی مدرسہ جاری کر کے مریدوں کی فہرست شائع کر دی ہے مگر ابھی تک ان کو مرزا صاحب قادیانی سے پوری مشابہت ہونے میں بہت سے مراتب کی کمی تھی منجملہ یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی میں یہ بڑا کمال ہے کہ مخالف کی نسبت ایسی بات گھڑ لیتے ہیں کہ اسکے وہم وگمان میں بھی نہ ہو مثلاً مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین کی نسبت مرزا قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں یہ بہتان لگایا ہے کہ مرحومین نے اپنی کتابوں میں مجھ سے بدیں مضمون مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم دونوں (مرزااور مولویوں) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے چنانچہ دونوں پہلے مر گئے ۔ حالانکہ دونوں مرحوموں نے یہ مضمون کہیں بھی نہیں لکھا چنانچہ اس کے ثبوت طلب کرنے پر ہماری طرف سے دو اشتہار اور کئی ایک آرٹیکل اہل حدیث میں نکل چکے ہیں ایک اشتہار میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مرزا صاحب قادیانی یا ان کا کوئی مرید ہم کو مولوی صاحبوں کیکتابوں سے یہ مضمون دکھاوے تو ہم اسی روز سے مرزا کی مخالفت چھوڑ دیں گے اس کی میعاد پندرہ روز تھی جو ۱۵۔ اپریل کو پوری ہوگئی پھر دوسرا اشتہار ۲۰؟ اپریل کو دیا کہ مرزا صاحب کا کوئی مرید ہم کو مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھاوے تو ہم پچاس روپے نقد اس کو انعام دیں گے ۔تو بھی کسی نے جرأت نہ کی ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مرزا صاحب یا ان کے مریدوں نے ہمارے اشتہارات دیکھے ہیں مولوی صاحبوں کی کتابوں کو (اگر وہ ان کو ملی ہوں) نہ پڑھا ہوگا ۔ضرور پڑھا ہوگا ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ صدائے برنخواست ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں سے یہ مضمون نکالنا جو مرزا صاحب قادیانی نے ان کی نسبت اختراع کیا ہے چڑیوں سے دودھ لینے کے برابر ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا غرض یہ تھی کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کی کمزور نبوت کی ٹانگ توڑنے کے لئے خدا نے مرزا صاحب دہلوی کو پیدا کیا ہے اس لئے لاچار ان کو بھی اسی ہتھیار سے کام لینا پڑا یعنی انہوں نے اس فن میں مشق حاصل کی کہ مخالف کی نسبت ایسی باتیں مشہور کی جائیں جو اس کے دلو ماغ سے باہر ہوں چنانچہ آپ نے کرزن گزٹ کے کئی ایک پرچوں میں لکھ مارا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے لاہور میں آکر ہم سے مباحثہ کرنا منظور کرلیا ہے ۔ پس ہم طیار ہیں مرزا صاحب تاریخ مقرر کریں یہ کریں وہ کریں ۔ چنانچہ حال ہی میں ۱۵۔ اپریل کے کرزن گزٹ میں لکھتے ہیں کہ: محمد افضل اڈیٹر البدر قادیان نے ہمیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے دعوت مناظرہ دی تھی ۔ ۔ حالانکہ انصاف یہ ہے کہ افضل مذکور نے جو دعوت مباحثہ دی تھی وہ اپنی طرف سے دی تھی وہ خود مباحثہ کو طیار تھا نہ کہ مرزا قادیانی جیسا کہ مرزا حیرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا بیان ہے تعجب ہے کہ مرزا حیرت ۲۳ مارچ کے پرچے میں خود لکھتے ہیں کہ: اب میں مرزا صاحب (قادیانی) سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۳ کے البدر میں یہ مضمون آپ نے تحریر فرمایا ہے یا آپ کے کسی مرید نے کیونکہ مضمون کے اخیر میں کسی کا نام نہیں۔ یہ عبارت مرزا صاحب دہلوی کی ہمیں کئی وجوہ سے حیرانی میں ڈالتی ہے ایک تو یہ کہ آپ خود ہی اس امر میں متامل ہیں کہ یہ دعوت مباحثہ کس کی جانب سے ہے پھر اس عدم تعیین ہونے پر بھی آپ کس تیقن سے ۸۔ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد کی طرف سے دعوت مناظرہ کے متعلق ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنے اخبار البدر میں تو بہت دھوم دھام مچائی تھی مگر جب ہم تیار ہو گئے تو مرزا غلام احمد صاحب کو سانپ سونگھ گیا۔

دوسری وجہ حیرانی یہ ہے کہ مرزا حیرت جیسا کہنہ مشق اڈیٹر اتنی غلطی کرے کہ یہ بھی نہ سمجھے کہ جس مضمون کے اول آخر کسی کا نام نہیں ہوتا وہ یقیناً اڈیٹر ہی کا ہوتا ہے یا اڈیٹر کا سمجھا جاتا ہے پھر آپ کو کیوں تردد پیدا ہوا کہ مضمون دعوت مندرجہ البدر جس پر آپ خود ہی مانتے ہیں کہ کسی کا نام نہیں، کس کا ہے مرزا قادیانی کا یا اڈیٹر کا۔

اگرچہ ہمیں اس سے خوشی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی اور مرزا صاحب دہلوی کا مباحثہ ہوتا جس میں کئی ایک فائدے متصور تھے ایک تو ہی کہ ہم بھی شریک دنگل ہو کر فریقین کی علمی اور روحانی مضامین سے مستفیض ہوتے۔ دویم یہ کہ مرزا صاحب قادیانی دہلوی مرزا سے بحث کرتے تو ہمارا حق مقدم تھا کیونکہ ہم کو تو وہ بقلم خود کتاب اعجاز احمدی میں قادیان بلا چکے تھے جس پر ہم وہاں پہنچے مگر آپ نے یہی عذر کیا کہ میں بحث نہیں کرتا گو یہ عذر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے لیکن جب وہ دہلوی مرزا سے مباحثہ کرتے تو غالباً ہمیں بھی کچھ امید ہوتی مگر انصاف یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے میرزا حیرت دہلوی کو دعوت مباحثہ نہیں دی بلکہ وہ مباحثہ اڈیٹر البدر نے دی تھی جو.....دہلوی مرزا کی بے ادبی کرنے سے مر ہی گیا۔ زندہ کرامت ہے تو یہ ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی نے دہلوی مرزا کو دعوت مباحثہ نہیں دی تو پھر انہوں نے کیوں اتنی شہرت دے رکھی تھی کہ لاہور میں یہ مباحثہ ہوگا یہ ہوگا وہ ہوگا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ دہلوی مرزا نے چونکہ قادیانی مرزا پر حملہ کرنا ہے اس کے بڑے علوم وفنون سے یہ بھی ہے کہ اپنے مخالف کی نسبت ایسی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور کر دیا کرتا ہے جس کا اسے خواب وخیال بھی نہ ہو جس کی مثال مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی موجود ہیں جنکا ذکر اہل حدیث میں کئی دفعہ ہو چکا ہے اس لئے دہلوی مرزا نے پہلے قادیانی مرزا ہی کو اس مشق کے لئے تختہ بنایا جیسا کہ علم فقہ کا مسئلہ ہے کہ جادوگروں کے مقابلے کے لئے جادو سیکھنا جائز ہے

گو ہم اس طریق کو جو دونوں مرزاؤں نے ایجاد اور اختیار کیا ہے پسند نہیں کرتے جو شائد ہماری پست ہمتی کی وجہ سے ہے مگر اس میں تو شک نہیں کہ عوام میں ایک تہلکہ ڈالنے کا ذریعہ تو خوب ہے لیکن ہم یہ کہے بغیر کسی طرح نہیں رہ سکتے کہ اس دروغ کے ایجاد اور اختراع کا فخر بھی ہمارے قادیانی مرزا ہی کو حاصل ہے دہلوی مرزا کرے تو ان کا پیرو ہے: فقلت الفضل للمتقدم

بہر حال دونوں مرزاؤں کا جوڑا اچھا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو خوب گذرے گی جو مل جائیں گے دیوانے دو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۳۔۵)

کرشن قادیانی اور نجومی

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا روبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

۲۔ اپریل کو جو پنجاب اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں نمونہ قیامت کا زلزلہ آیا تھا، اس کا ذکر تو ناظرین مفصل سن چکے ہیں، اسلئے اس کا دہرانا آج مقصود نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس زلزلہ سے جہاں ملک کے بعض حصوں میں نقصانات عظیمہ ہوئے ہیں، کئی ایک فائدے بھی لوگوں کو حاصل ہوئے۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ ہمارے علاقہ میں پانی کی کمی تھی جب سے زلزلہ آیا ہے ہمارے قریب ایک پہاڑ میں نہایت شیریں چشمہ جاری ہو گیا آہ سچ ہے:

بذا قضت الا یام ما بین اھلھا مصائب قوم عند قوم فوائد

مگر جس فائدہ کا ہم آج ذکر کرنے کو ہیں اس کے مقابل ایسے ویسے فائدے سب ہیچ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زلزلہ کے بعد ہی ایک انگریز کی چٹھی لاہور کے ایک انگریزی اخبار میں چھپی کہ میں نے پہلے بھی زلزلہ کے متعلق پیش گوئی تھی جس کو لوگوں نے ہنسی ٹھٹھے میں اڑایا۔ اب میں پھر پیش گوئی کرتا ہوں کہ ۱۱مئی سے ۱۴مئی کی تاریخوں میں ایک سخت زلزلہ آئے گا۔ اس خبر کا شائع ہونا تھا کہ ملک میں اس سرے سے اس سرے تک تہلکہ مچ گیا ادھر قادیانی کرشن نے دیکھا کہ او ہو ہم تو ہمیشہ ایسے واقعات سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں پھر یہ کیا عقل کی بات ہے کہ اب ہم خاموش رہیں چنانچہ آپ نے بھی ایک اشتہار ۸۔ اپریل کو دیا جا کا نام الانذار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالی کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے:

تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکا زلزلة الساعة قوا انفسكم ان الله مع الا برار۔ دنی منك الفضل جاء الحق وزهق الباطل۔ ترجمہ: یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ ۸۔ اپریل

اصل الفاظ الہامیہ آپ کے صرف اتنے ہیں ان سے آگے آپ اپنا عندیہ بتاتے ہیں جس کو ہم الگ کر کے بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین اس کو الہامی الفاظ نہ سمجھ لیں۔ حالانکہ کرشن جی کا یہ اصول ہے کہ میری تشریح غلط ہو جائے تو ممکن ہے بلکہ ہوا ہی کرتی ہے مگر اصل الہام غلط نہیں ہوتا۔ پس ناظرین الہامی الفاظ کو ذہن نشین کرے آپ کی تشریح الگ سنیں آپ کہتے ہیں:

مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جسکو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ ۸۔ اپریل

گو اس عبارت میں آپ نے اپنے الہام کو ہر طرح سے گول مول کرنا چاہا ہے مگر اس کے بعد کے جتنے کلمات طیبات آپ کے ہیں ان سب سے اس امر کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ زلزلہ واقعی بھونچال ہے اور اس کا وقت بھی ۱۱مئی سے ۱۴مئی تک ہے۔

جن دنوں کسی انگریز کا مضمون لاہور کے سول ملٹری گزٹ میں زلزلہ کی بابت پیشگوئی کا چھپا تھا انہیں دنوں اس کے مقابل دو قسم کے مضامین نکلے تھے بعض انجنیئر وں نے لکھا تھا کہ زمین کا جوش چونکہ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نکل گیا ہے، اس لئے مدت مدید تک ایسا کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ جموں کے ایک پنڈت جی نے علم نجوم کے حساب سے اخبار ٹریبیون لاہور میں چھپوایا تھا کہ تاریخہائے مذکورہ میں ہندوستان کی حدود میں کوئی زلزلہ ثابت نہیں ہوتا۔

کرشن جی ان دونوں (انجنیروں اور پنڈتوں) کو ڈانٹ بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ خدا تعالی کی خبر اور خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے اسکے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کررہے ہیں کہ کوئی زلزلہ آنے والا نہیں ہے وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں اڑاتے ہیں وہ بھولے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلہ سہ منزلہ میں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ ۲۹۔ اپریل

عبارت مذکورہ صاف بتا رہی ہے کہ گو ۸۔ اپریل کا اشتہار لکھتے وقت آپ کو علم نہیں کہ زلزلہ کیا چیز ہے بھونچال ہے یا کچھ اور آفت نزدیک ہے یا دور مگر ۲۹۔ اپریل کا اشتہار لکھتے وقت آپ کو اس بات کا کمال وثوق اور یقین ہے کہ زلزلہ واقعی بھونچال ہے اور ۱۱مئی سے ۱۴مئی کے اندر اندر آنے والا ہے کیوں کہ آپ ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو ان تاریخوں میں زلزلہ یعنی بھونچال کے آنے سے منکر ہیں ان کو کرشن جی ڈانٹے ہیں کہ تم جھوٹے ہو دھوکہ باز ہو۔ پس اگر آپ کی مراد یقیناً بھونچال اور وہ بھی ۱۱ سے ۱۴مئی کی تاریخوں میں نہیں ہے تو آپ ان کو کیونکر جھوٹا ٹھہرا سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں جب تک موضوع محمول اور زمانہ واحد نہ ہو، دو مختلف چیزوں میں تعارض اور تناقض نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ کل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امرتسر میں آویں گے، دوسرا شخص کہے پرسوں امام الدین امرتسر میں آ گئے، تو ان ان دونوں خبروں میں کیا تعارض؟ جب تک دوسرا شخص بھی اسی خبر کی نفی اسی وقت میں نہ کرے جسوقت میں پہلے شخص نے اثبات کیا ہے پس آپ کا یہ کہنا کہ منجم اور انجنیئر جھوٹ کہتے ہیں مخلوق کو دھوکہ دیتے ہیں، یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ آپ کی خبر اور ان کی خبر کا زمانہ واحد ہو، اور مخبر عنہ یعنی وہ چیز بھی ایک ہی ہو۔ ورنہ اگر دو ہیں تو آپ کا کلام نازک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاج معشوق کے جواب کی طرح دفع الوقتی ہو جائے گا جسے کسی شیدا نے کہا تھا:

میں نے کہا سایہ کرو مجھ پراے پری   بولا کہ کہ اس کے سایہ سے پرہیز چاہیے

ہمارے اس دعوی کی کہ آپکی مراد زلزلہ سے واقعی بھونچال ہے اورانہیں ۱۱ مئی سے ۱۴ مئی کی تاریخوں میں ہے آپکی مندرجہ ذیل تقریر بھی تائید کرتی ہے: طبقات الارض والے اور جوتشی سب مل ملا کر فیصلہ کردیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئے گا پھر خدا تعالی کی وحی کی اور بھی عظمت ظاہر ہوگی حقیقت میں اگر وہ بھی یہی رائے دیتے کہ زلزلہ آئے گا تو ہماری بات مشتبہ ہو جاتی اور کمزور سمجھی کاتی لیکن اب تو ان لوگوں نے اقرار کرلیا ہے کہ زلزلہ نہیں آئے گا۔ الحکم ۱۰ مئی

کیا اب بھی کسی کو اس میں شبہ ہے کہ آپ کے الہامی زلزلہ سے مراد واقعی بھونچال ہے اور انہیں ۱۱ سے ۱۴ مئی کی تاریخوں میں ہے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے کل دام افتادہ اسی خیال سے اپنے مکانات چھوڑ کر میدانوں میں خیمہ زن ہو کر مخلوق کی تباہی کی دعا کرتے رہے کہ کسی طرح ہماری کہی ہوئی بات پوری ہو جائے مگر آپ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کے مقابل کئی ایک مسلمین بندے بھی دست بدعا تھے اللهم قنا شر ما قضيت فا نك تقضی و لا يقضى عليك وہ مسکین ایسے تھے کہ انہیں کی دعاؤں کے حق میں صحیح ہے:

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن

اجابت از درحق بہر استقبال مے آید

بعد اس تحقیق کے دریافت ہے کہ کیا اس ملک میں ان تاریخوں میں کوئی ایسا زلزلہ آیا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو کسی کان نے نہ سنا ہو کسی دل پر نہ گزرا ہو جیسا کہ کرشن جی نے ۸۔ اپریل کے اشتہار میں لکھا تھا تو اس کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں دیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ایسے وقت آئے گا کہ کسی کو خبر بھی نہ ہو یا کہ لوگ ہماری تکذیب کر چکے ہوں گے کہ وہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے فلما نسوا ما ذكروا ۔ الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء

اس کلام سے جہاں یہ بات محقق ہوتی ہے کہ الہامی زلزلہ واقعی بھونچال ہے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تاریخوں (۱۱سے ۴امئی) میں نہیں آیا بلکہ اس کو کسی ایسے وقت پر ملتوی کیا گیا ہے کہ مہاراج کے مکذب اس پیش گوئی کی تکذیب کر کے فارغ ہو جائیں گے۔لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا وقت کب ہوگا۔جس کا جواب یہ ہے کہ قیامت کے قریب، کیونکہ جن آپ کی پیشگوئیوں کو ختم ہوئے آج بیس تیس سال ہو گئے ہیں مثلاً لڑکے سے لڑکی، آسمانی منکوحہ، آتھم کی موت، لیکھ رام کا فوق عادت عذاب، قادیان میں طاعون، مرزائیوں میں طاعون، وغیرہ آج تک آپ کے مخالفین ان کی تکذیب سے فارغ نہیں ہو چکے، برابر کئے جاتے ہیں، تو اس پیش گوئی کے لئے کون سی تاریخ مقرر ہو سکتی ہے کہ اس کے بعد مخالف خاموش ہو جائیں گے۔سچ تو یہ ہے کہ ایسا..رادھا کے نومن تیل سے مشابہ ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے: نہ نومن تیل ہو، نہ رادھا ناچ

بعد اس گفتگو اور تصفیہ کے کہ کرشن جی کی پیش گوئی ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوئی ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی خود آپ کی نظر میں کیا وقعت ہے۔آپ اپنی مایہ ناز کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش گوئیوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب والا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیش گوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑے گی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے۔

یہاں تو ان پیش گوئیوں پر یہ لے دے کی ہے اور کس حقارت سے ان کا ذکر کیا ہے مگر واہ رے حافظہ نباشد، ۵۔اپریل کے اشتہار الدعوت میں انہیں پیش گوئیوں سے خود فائدہ حاصل کرنے کو مہاراج دیان کہیان دیتے ہیں:

خود عیسائیوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑے گی یعنی طاعون اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ۔پھر جب تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں اس وقت پچیس سال سے موجود ہوں پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے (کیا مرزا صاحب کا دعوی مسیحیت ۱۸۸۰ء میں سامنے آ چکا تھا؟ وہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول ان کے ۱۸۸۴ء میں مسیح بنائے گئے جسے وہ سمجھ نہ سکے، گویا اسے ۲۰ سال ہوئے، اور جب انہیں خود پتہ چلا کہ میں مسیح ہوں اور دعوی مسیحیت کیا تو وہ ۱۸۹۰ء کی بات ہے یعنی ۱۵ سال قبل۔ بہاء)

حالانکہ خود ہی ایسی بلکہ انہی مسیحائی پیش گوئیوں کی بابت اخبار الحکم ۳۰؟ نومبر ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح کی تحقیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رہی پیش گوئی تو وہ بھی قوی نہیں بلکہ قیافہ اور تفرس؟ معلوم ہوتا ہے جسے انجیل میں لکھا ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ بھلا آپ انصاف کریں کہ کیا پیشگوئی ہے ایسا تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں دوسری پیش گوئی کہ لڑائی ہوگی، اب فرمایئے کہ کون سی نئی بات ہے۔

کرشن جی کے چیلو! اور کرشن پینتھیو! ایمان سے (ان کنتم مومنین) سچ کہنا جن اصولوں پر کرشن جی نے مسیح کی پیش گوئیوں کا خاکہ اڑایا ہے ہمارا بھی حق ہے یا نہیں کہ ہم بھی مہاراج کے دیا کھیان کو ویسی ہی معمولی گپ سمجھیں۔ اسی اصول سے جب ہم مہاراج کے ...کو جانچتے ہیں تو تم لوگ ہم سے ناراض ہو جاتے ہو بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے اگر یہ اصول غلط ہے تو مہاراج کی سیوا میں نویدن کرو

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

مرزائیوں میں طاعون

لو ان صدور الفعل یبدو ن للفتا کا عقا به لم تلفه یتند م

شعر مذکور کا مطلب ہے کہ اگر انسان کو اپنے کاموں کا انجام معلوم ہو تو ندامت نہ اٹھائے کیونکہ وہ ایسی حرکت ہی نہ کرے جس کا انجام بد پیدا ہو۔ اسی لئے فارسی استاد کا قول ہے:

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مگر افسوس ہے کہ اور تو اور ہمارے زمانے کے مسیح مہدی اور کرشن جی مہاراج بھی اس اصول کے پابند نہیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ایک زمانے کرشن جی نے بڑے زور سے کہا تھا کہ میرے مریدوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں طاعون نہیں آئے گا دیکھو رسالہ کشتی نوح ۔اس پر جو خدا تعالی کی قدرت کا ظہور ہوا کہ اکے دکے مرزائی طاعون کا شکار ہونے لگے۔آپ کے اور آپ کے مریدوں کی طرف سے ہمیشہ انکار ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ حضرت کے دہنے ہاتھ کا وزیر محمد افضل اڈیٹر بدر قادیان ہی میں طاعون کا شکار ہوا۔اس پر بھی مرزائی ناک بھوں چڑھاتے رہے۔آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپ کے علماء میں سے قاضی امیر حسین ساکن حال قادیان کا بیٹا طاعون کی بھینٹ ہوا جس کے جنازہ پر کوئی مرزائی ممبر نہ پہنچے۔قاضی مذکور نے حضرت صاحب کی خدمت میں اس بے مروتی کی شکایت کی (جو ہمارے خیال میں تو بے جا شکایت تھی کیونکہ حضرت جی کا ارشاد ہے کہ طاعون سے مرنے والے کتوں کی موت مرتے ہیں تو پھر کتوں کے جنازے کون پڑھا کرتا ہے ۔اڈیٹر) اس پر کرشن جی نے ایک لیکچر دیا جو اخبار بدر قادیان ۴ مئی میں درج ہوا ہے ناظرین غور سے پڑھیں کہ کیسے دبی زبان سے کھلے لفظوں میں امت مرزائیہ میں طاعون کا اقرار ہے۔آپ فرماتے ہیں:

اس وقت تمام جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیے۔

یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو، تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقع پر سرد مہری نہیں ہوتی۔جن لوگوں سے یہ سرد مہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے، افراط کا اور تفریط کا۔اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جائے تو ایسی شکائت پیدا نہ ہو جب کہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمة کا حکم ہے تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جائے۔اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جائے اور وہ فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں جل نہ جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے، ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جائے۔ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں انکی مدد کرے پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیے۔اللہ تعالی نے جابجا رحم کی تعلیم دی ہے کہ یہی اخوۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوۃ بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا وقدر سے اسے ماتم پیش آ جائے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر ﷺ اس بات پر راضی ہو جاتے ہوں کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے، ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے، اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرض ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو، وہاں احتیاط کرے۔ یہی مناسب ہے۔ لیکن اس کے یہ بھی معنی نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اسکے ساتھ جماعت کی ذلت ہو۔ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہیے جب کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں باہم بھائی بنا دیا ہے، پھر نفرت اور بعد کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہیں لے گا۔ اور اس طرح پر اخوۃ کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو، اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یاد رکھو کہ حقوق اخوۃ کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب میں ہو گیا ہے کب تک جاری رہے گا لیکن مجھے بتایا گیا ہے انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم ۔اللہ تعالیٰ کبھی حالتِ قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے اور سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ناپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جائے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو ایک تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولے کی بجائے ایک بوند استعمال کی جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا۔ اور پانی کے پیالہ کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔ پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے، اور یہ حق، حق العباد کا ہے، جو فرض ہے۔ جیسا خدا تعالیٰ نے صوم و صلوۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوۃ ہی کو چھوڑ دیا جائے۔ ایک شخص مسلمان ہو پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو، یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو، وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے۔ لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے من قتل نفساً بغیر نفسٍ او فساد .. الآیۃ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی کے ساتھ اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوۃ کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جائے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاّ ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا۔ اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی، لیکن قضا و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط رکھو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد (دوری) جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔

بہر حال باہم ہمدردی ہو۔ اور اب میں اس دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔ آمین۔ (اخبار بدر۔ قادیان ۴ مئی ۱۹۰۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں، ناظرین! بغور پڑھیں کہ قادیانی کرشن جی مہاراج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسی کھلی زبان میں مریدوں میں طاعون کا وقوعہ مانتے ہیں اس تقریر کو پڑھ کر مندرجہ ذیل تقریر بھی حضرت کرشن جی کی پڑھیئے۔ آپ لکھتے ہیں:

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھائے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیری چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا یا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے ۔ (کشتی نوح ۔ص ۱۔۲)

کیا ان دونوں بیانوں کو پڑھنے والا اس نتیجہ پر نہ پہنچے گا:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ۔ وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ کرشن جی موصوف نے ۱۰۔ اپریل کے الحکم میں اپنے اڈیٹروں اور مریدوں کو اہل حدیث وغیرہ مخالفین کے جواب دینے سے روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان سب کو تفویض الی اللہ کرو۔ اللہ تعالی کی یہ وحی بتاتی ہے کہ وہ آپ فیصلہ کرنے والا ہے۔ خدا تعالی کے اس فعل میں اپنا دخل بھی معصیت ہے، وہ خود احکم الحاکمین ہے۔ تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا جو خدا تعالی کے فعل میں ہوگا۔

اس پر قدیمی فرمانبردار اڈیٹر الحکم نے اپنا ریمارک لکھا تھا کہ:

خدا کے ماموراور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ میں کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں۔ پس اہل حدیث ہو یا کوئی اور اخبار جو اس سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کرتا ہے اور اللہ تعالی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی اور مسیح کی توہین کرتا بے باکی اور شوخی کے ساتھ گالیاں دینے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے وہ جسقدر گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے میں اس کو مخاطب نہیں کرونگا اور خدا تعالی کے فیصلہ پر نظر رکھونگا۔ آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا اور خدائی فیصلہ کا انتظار فانتظروا انی معکم من المنتظرین (الحکم ۱۰۔ اپریل ص ۱۲ کالم ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

لیکن افسوس کہ اڈیٹر صاحب نے اس عہد واثق کو نہ نبا ہا تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۰ مئی کے الحکم کے صفحہ ۶ پر پیسہ اخبار کو جوابات دیئے جس کے سرے پر ایک شعر بھی لکھا کہ

نیش عقرب کہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش ایں ست

اس شعر کے بعد ایک بڑا لمبا مضمون پیسہ اخبار کے جواب میں لکھا ہے۔

پھر اسی پرچہ ۱۰ مئی کے صفحہ ۸ پر اخبار وطن لاہور کے ایک مضمون کا جواب ہے جس کی سرخی یہ ہے: وطن کے لئے تو خاموشی ہی بہتر تھی

پھر ۲۴ مئی کے ص ۱۱ پر پیسہ اخبار اور پرکاش کو جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ غرض اس طرح کئی ایک مخالفوں کو جوابات دینے میں مضامین لکھے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب آسمانی فیصلہ کا انتظار نہیں رہا، یا فیصلہ ہو گیا، تو کیا آپ کے خلاف منشاء ہوا ہے جو اپنے قلم سے کام لینے لگ گئے۔ بلکہ اصل یہ ہے کرشن جی ... کبھی اپنے قول وقرار کے پکے نہیں آپ نے کئی ایک دفعہ توبہ کی مگر وہ توبہ آپ کی ایک رند کی توبہ سے زیادہ دیرپا ثابت نہ ہوئی جو کہتا ہے

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہی حال جناب کرشن جی کا ہے چنانچہ ۱۰۔ اپریل کے الحکم میں آپ نے خاموشی کا سرکلر دیا تو ۱۸۔ اپریل کو ایک اشتہار النداء چھاپا جس میں پیسہ اخبار وغیرہ کے نام لے کر جواب دیئے پھر ۲۲۔ مئی کا اشتہار چھاپا وہ تو سارے کا سارا ہی پیسہ اخبار کے ایک مضمون کا جواب ہے جس میں پیسہ اخبار نے لکھا تھا کہ جب کہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت خوف ناک پیش گوئی کا اظہار نہ کرونگا تو اب زلزلہ کی پیش گوئی کیوں کی۔ گورنمنٹ کو اس پر توجہ دلائی تھی اس پر حضرت مسیح اور مہاراج کرشن جی کو لالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ گئے، تو ۲۲ مئی کو گورنمنٹ کے حضور میں ایک معذرت لکھی جس میں پیسہ اخبار کو جواب دینے کی کوشش کی۔

یہ وجہ ہے کہ الحکم کو بھی حوصلہ ہوا کہ وہ مخالفوں کو جواب دینے لگا کیونکہ اس نے دیکھا کہ خود بدولت مہاراج ہی اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے مسیح مہدی کرشن اور کیا نہیں کیا ہی خدا کے فیصلہ سے پہلے قلم اٹھا چکے ہیں۔ پھر ہمارا تو منصب ہی یہی ہے کہ:

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چون   روبسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

لیکن کیا اہل حدیث کا حق نہیں کہ کرشن جی مہاراج سے درخواست کرے کہ:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی

اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہم نے آپ کا کیا گناہ کیا کہ ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ اور اہل حدیث کے لئے فیصلہ الٰہی کا انتظار بتاتے ہو۔ یہ کیا حق تلفی ہے؟ کیا اہل حدیث کا کوئی قصور ہے۔ ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ اہل حدیث معمولی باتیں نہیں لکھا کرتا، بلکہ چونکہ آپ کے گھر کا بھیدی ہے اس لئے ہر ایک بات پتہ کی کہتا ہے جس کا جواب مشکل ہے۔

اچھا اور نہیں تو براہ مہربانی اتنا تو بتادو کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحوم نے کس جگہ لکھا ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا جیسا کہ کرشن جی مہاراج کا دعوی ہے جس کا ذکر اہل حدیث کے کئی ایک سابقہ نمبروں میں مفصل ہو چکا ہے۔ اگر مہاراج خود بتلائیں تو مبلغ پانچ سو اور اگر ان کا کوئی چیلہ بتلائے تو دوسو روپیہ انعام لیں۔ گر نہ بتلائیں تو پبلک جان جائے گی کہ:

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے   او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۰۵ء ص ۱-۲)

(وہ بھاگا: موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی بانی مسجد نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی تھے اس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا کہ آ کر تحقیق کرلیں جس کا جواب آیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ۱۵ روز مورچہ بندی کرو، تو ہم آئیں گے۔ کیوں نہ ہو: نہ نو من تیل ہونہ رادھا ناچے (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اوران کی مشین الہامی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اگرچہ عام قاعدہ ہے:

میان عاشق ومعشوق رمزیست کراماً کاتبیں راہم خبر نیست

مگر کرشن جی قادیانی اس سے بھی مستثنیٰ ہیں آپ کے الہامات یا دوسرے لفظوں میں توہمات یا اعلانات ایک تو بذاتہا ایسے گول مول ہوتے ہیں کہ دائرے کی طرح ان کی ابتداء یا انتہاء ہی معلوم نہیں ہوتی۔ وقت پر جدھر چاہا لگا دیا، اور وہ قدرتی طور پر ایسے پر معنی ہوتے ہیں کہ مغالطہ عامہ الورود کی طرح کہیں نہیں رکتے۔ مثلاً آپ کا الہام ہے تخرج الصدور الی القبور یعنی بڑے بڑے لوگ سب مر جائیں گے۔ کوئی ہے کہ حضرت جی کے اس الہام کو غلط ثابت کر سکے۔ جب کوئی مرا یہ الہام ثابت۔ آپ کے مرید بھی ان بھول بھلیوں میں مشاق ہیں کہ آپ کو کسی الہام کے معنی اگر سمجھ میں نہیں آتے، تو وہ خود یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً ایک الہام آپ کو براہین احمدیہ میں ہوا تھا یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة اے آدم تو اور تیری بیوی باغ میں رہو۔ آدم سے مراد خود بدولت ہیں۔ چنانچہ بھونچال اور طاعون سے ڈرتے ہوئے بیوی خاوند مع دیگر دام افتادوں اور متعلقین کے باغ میں جا ٹھہرے، تو اخبار بدر قادیان ٦؟ جولائی میں کسی مرزائی کا ایک مضمون نکلا کہ الہام مذکور سچا ہو گیا۔ چلو جی بھلے انتظار تو نہ رہا۔ مگر کیا باغ میں جانے سے الہام سچا ہوا۔ (ص ۱۔۳)، تو اس وقت سچا نہ ہوا تھا جب مرزا جی نے اپنے باغ کی رجسٹری صاحبہ کے نام کرا دی تھی۔ الغرض ملاحظہ باغ مذکور میں دونوں داخل ہوئے تھے یا اس سے بعد آج تک کئی ایک دفعہ ہوتے رہے۔ اتنے دنوں تک الہام مذکور کی صداقت کو ناحق التوا میں رکھا، بہت ہی برا کیا۔

خیر یہ تو محض ایک تمہید تھی جو عقل کے پتلوں کی نادانی کے اظہار کے لئے لکھی گئی اصل مطلب ہم نے یہ جتلانا ہے کہ مرزا صاحب جو بھی اپنے الہاموں کے صحیح معنی نہیں سمجھتے بلکہ محض دیوانوں کے کلام کی طرح اونگ بونگ، توتی ترانگ بجا دیتے ہیں پھر حسب موقع جو چاہا کہہ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال کے طور پر یا اس دعویٰ کی دلیل کے لئے ہم ایک الہام آپ کا بیان کرتے ہیں آپ کو بقول خود الہام ہوا کہ عفت الدیار محلھا ومقامھا جس کا ترجمہ آپ نے اپنے اشتہار الوصیت مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء میں خود کیا ہے جو بجنسہ درج ہے:

یعنی ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔

اس کلام ضلالت نظام میں الہام مذکور کا ترجمہ اور مطلب گو پورا ادا کیا گیا مگر تاہم اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ممکن ہے طاعون بھی اس عذاب الٰہی میں شامل ہو جس کا وعدہ اس الہام میں دیا گیا ہے، تو ایسے ذکی اور فہیم اصحاب کے لئے ہم خود بدولت کا ایک اور کلام نقل کرتے ہیں جو اس شبہ کے ازالہ کے لئے بہت کافی ہے۔

اخبار الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ کالم ۲ پر کرشن جی کی ڈائری لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ:

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ کسوف وخسوف کے ساتھ ہی قرآن شریف میں این المفر آیا ہے جس سے یہی مراد ہے کہ طاعون اس کثرت سے ہوگی کہ کوئی جگہ پناہ کی نہ رہے گی اور میرے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا کے یہی معنی ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ناظرین! اس یہی کے لفظ کو غور سے دیکھیں جو حصر کے لئے ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ الہام مذکور کے اور کوئی معنی ہی نہیں۔

بایں ہمہ زلزلہ عظیمہ کے بعد آپ...اس الہام کا مطلب یوں لکھتے ہیں:

دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے پیش گوئی مذکورہ الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً دو ماہ پہلے شائع کردی گئی تھی اور پیش گوئی یہ ہے عفت الدیار محلھا و مقامھا یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آجائے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جاویں گے ان گھروں اور مکانوں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے؟ دیکھو! کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں۔ اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا ۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنی ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام ونشان نہیں رہے گا طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حادثہ کی اس وحی الہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہے گا اور نہ صاحب خانہ، سو خدا تعالی کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں خبر دی گئی تھی وہ جو ہوا سو ہوا۔ قادیانی اشتہار..اپریل ۱۹۰۵ء

سبحان اللہ! چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اخبار الحکم اور اشتہار الوصیت کا حوالہ خود ہی لکھتے ہیں مگر پھر بھی احمقوں کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے مقامات مذکورہ سے پوری پوری عبارت نقل نہیں کرتے جو ہم نے لفظ بلفظ نقل کی ہے۔ تاہم عقل سے خالی اور دین کے دشمن حاشیہ نشین سبحان اللہ جل جلالہ کہنے کو تیار ہیں۔ ایسے ایمان دار تو جو کچھ چاہیں سو کہیں مگر ہم تو یہی کہیں گے:

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اس پر طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ آپ اپنے اشتہار مورخہ ۲۲ مئی میں کس حوصلہ اور جرأت سے لکھتے ہیں:

جس قدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی ضائع نہیں ہوا اس کی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر سن کر پہلے سے یاد رکھتے ہوں۔

کیا ہی ڈھٹائی ہے، حضرت کو تو خبر نہ ہوئی۔ الہام مذکور کو ہمیشہ طاعون کی طرف جو ایک موجودہ بلا تھی نسبت کرتے رہے اور اقرار کیا کہ اس کے یہی معنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خود بھی زلزلہ سے اس وقت مطلع ہوئے جس وقت آپ کے حرم محترم چیختے ہوئے آپ کے پاس پہنچے، اور دار الامان قادیان میں آپ کے خاص خاص بیت الخلا اور بیت الفکر سب پھٹ گئے، نہ صرف آپ کے ہی بلکہ آپ کے خلیفہ راشد یا پیر کامل حکیم نور الدین کا مکان بھی ساتھ ہی پھٹ گیا۔ خدانخواستہ اگر کہیں خاکسار کی سکونتی جھونپڑی کی طرح بچے رہتے، تو خدا جانے کیا کیا زمین کے قلابے آسمان تک ملائے جاتے۔ مگر خدا کی شان کہ اس نے گنجے کو ناخن نہیں دیئے۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپ اور آپکے دام افتادہ نہ صرف قادیان میں، بلکہ ہر جگہ سقفی مکانوں کو چھوڑ کر باہر میدانوں میں خیمہ زن رہ کر مخلوق خدا کی بدخواہی کی دعائیں کرتے رہے۔ آخر کار خائب وخاسر ہو کر بیک بنی و دو گوش واپس گھروں کو چلے آئے۔ علاوہ اس کے یہ بھی غلط ہے کہ مقام دھرم سالہ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی مرزائی ضائع نہیں ہوا۔

ہم یہاں پر صرف دھرم سالہ کی فہرست بتلاتے ہیں:

ا۔منشی عبدالاکبر نقل نویس قلعہ کانگڑہ مرزائی زلزلہ سے دب کر مرگیا۔

۲۔عبدالملک نیلاری مع بیوی دولڑے اور ایک لڑکی کے جو سب مرزائی تھے مرگیا۔

۷۔عبداللہ روٹی والے مرزائی کی بیوی مرگئی۔مسمات مذکور کو عارضہ جذام شروع تھا اور حضرت کے پاس واسطے دعا صحت کے لائی گئی تھی دونوں میاں بیوی بیعت تھے۔

نیز مرزا رحیم بیگ مرزائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور مرزا اسلامت اللہ بیگ اور اکبر خان سارجنٹ پولیس نے جو مرزا ئی نہیں ہیں مرزا رحیم بیگ کو بصد مشکل گویا قبر سے نکالا۔

۹۔فتح الدین مرزائی کی مرزائین بیوی کی ٹانگ ٹوٹ گئی

علی ہذا اور بھی کئی ایک کا نقصان ہوا۔اس پر بھی کرشن قادیانی شیخی بگھارتے ہیں کہ ہمارے مرید اس لئے ضائع نہیں ہوئے کہ ان کو خبر تھی۔اللہ اکبر! دروغ گوئم برروئے تو

کرشن پنتھیوں! ایمان سے (ان کنتم مو منین) سچ کہنا کہ زلزلہ سے پہلے تم میں سے کسی ایک کو بھی خیال تھا کہ زلزلہ آئے گا اور قادیانی کرشن جی نے اس کے متعلق خبر دی ہوئی ہے حلفیہ بتلانا ہوگا۔اس کا فیصلہ خود تمہارے ہی ایمان پر چھوڑتا ہوں۔

ناظرین! چونکہ اہل حدیث کرشن جی کے سربستہ رازوں کا ایسا واقف ہے جیسے دایہ پیٹ سے، یہی وجہ ہے کہ خود بدولت نے اپنے اڈیٹروں کو سخت تاکیدی سرکلر دے رکھا ہے کہ اہل حدیث کا جواب نہ دیا کرو چنانچہ راسخ الاعتقاد اپنے رسوخ دکھانے کو اس وصیت مسیحیہ پر ایسے پابند ہیں کہ ہمارا مجوزہ دوسو روپئہ کا انعام بھی تو نہیں لیتے۔کیوں نہ ہو:

زاہد نہ داشت تاب وصال پری رخاں کنجے گرفت وترس خدارا بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء۔۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ۔جلد ۲ نمبر ۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور پیسہ اخبار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگر چہ دنیا میں اس رائے کے مالک بہت ہیں جو کسی مخالف کی ذرہ سی تکلیف پر شاداں وفرحاں ہوتے ہیں مگر دانا ان باتوں سے روکنے کو حکیمانہ الفاظ میں فرما گئے ہیں کہ

مرگ عدو جائے شادمانی نیست　　　کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

لیکن کرشن جی جیسے دین میں مجدد ہیں، اخلاق میں بھی آپ کا نمبر اول ہے۔ پیسہ اخبار لاہور کے اڈیٹر اور مینیجر پر کسی طرح سے کوئی مقدمہ فوجداری قائم ہوا جو ایک معمولی بات ہے۔ دنیا میں کون بشر ہے جو ایسے دھندوں میں پھنس کر کبھی سچا کچھی جھوٹا مبتلا نہ ہوا ہو۔ پس کرشن جی اور ان کے چیلے آپے سے باہر ہوا جاتے ہیں۔ چاروں طرف سے وہ مارا، وہ گرا، کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ بس صاحب خدا کے مرسل اور ماموراور ایسے اور ویسے کی مخالفت کا یہی تو نتیجہ ہے جو مسٹر محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار پر ظاہر ہوا۔

اللہ اکبر! یہ بدخواہ خلائق ہمیشہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں کسی کو تکلیف ہو تو ہم اپنا الوسیدھا کریں۔ او ظالم! فوجداری مقدمات وہی تو ہیں جنہیں تم خود بھی دو سال تک روزانہ عدالت کے کمرے میں چار چار پانچ پانچ گھنٹے حاضر بلکہ کھڑے رہتے رہے یہاں تک کہ تم کو پانی مانگنے پر پانی پینے کی اجازت نہ ملی۔ کس قدر شرم کی بات ہے، اس کو تو تم نے اپنے حق میں مشابہت مسیحائی بنایا، اور اگر قید ہوتے تو مماثلت یوسفی لکھ دیتے، مگر وہی ایک معمولی مقدمہ پیسہ اخبار کے اڈیٹر پر ہوا ہے تو تم اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہو۔ شم شیم (شرم)۔ کرشن جی:　　　آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا صریح جھوٹ

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ ماہ جولائی (۱۹۰۵ء) میں موضع تیجہ ضلع گورداسپور کی جدید جمعہ مسجد میں جمعہ پڑھانے کو حسب دعوت بانیان مسجد تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہم رکاب خواجہ حبیب اللہ صاحب، شیخ عبدالرحمٰن نومسلم، میاں محمد قاسم سوداگر، اور خاکسار وغیرہ بھی تھے۔ جس کی کیفیت اہل حدیث مورخہ ۱۴ جولائی میں درج ہوچکی ہے مگر اب جو ۳۱ جولائی کا قادیانی اخبار الحکم دیکھا تو اس میں مولانا کے اس سفر کی کیفیت میں سراسر جھوٹ اور بہتان سے کام لیا ہے اڈیٹر اخبار مذکور لکھتا ہے:

موضع تیجہ لودی ننگل میں مولوی ثناءاللہ امرتسری گیا تھا وہاں اس نے عام مجمع میں اثناء وعظ میں کہا کہ مرزا صاحب کے مرید لاالہ الا اللہ مرزا غلام احمد رسول اللہ یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس پر ایک مخالف مگر انصاف پسند شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ مولوی صاحب! اگر یہ کلمہ مرزا صاحب کی کسی تصنیف سے نکال دیں تو میں پانچ سو روپیہ ابھی آپ کو نقد انعام دیتا ہوں۔ (اس گاؤں میں یہ شخص لاکھوں کروڑوں پتی ہوگا کہ اس بات پر نقد پانچ سو روپیہ دینے کا اعلان کررہا ہے۔ اس دور میں تو کسی گاؤں کے غیر ہندو سکھ کے پاس تو شائد سو روپیہ نقد بھی بمشکل ہوتا تھا، اور مباحثہ لدھیانہ میں جو اس کے ۷ سال بعد ۱۹۱۲ء میں ہوا تو اس وقت مرزائیوں نے بڑی مشکل سے ادھر ادھر سے رقم حاصل کر کے تین سو روپیہ پورا کیا تھا۔ بہاء) یہ سن کر مولوی صاحب چکرائے اور اکثر لوگ بے زار ہوکر حلقہ وعظ سے اٹھ گئے مولوی صاحب اپنا سا منہ لے کر واپس آئے۔

اس کی اصلیت صرف اتنی ہے کہ مولوی صاحب ممدوح نے اثناوعظ میں فرمایا کہ ہم لوگ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں مگر قادیانی کہتا ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرح مرزا رسول اللہ بھی جانو یعنی جس طرح تم حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا یقین رکھتے ہو میری (مرزا کی) رسالت کا بھی یقین رکھو اس پر نہ تو کسی نے چون چرا کی نہ کوئی وعظ سے بیزار ہوا نہ انعام مقرر ہوا۔ بھلا اگر کوئی اس مضمون پر انعام مقرر کرتا تو کیا یہ مضمون مشکل تھا، کہ اس کی تلاش میں ایک منٹ سے بھی زیادہ خرچ ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر الحکم اپنے فرضی کزاب راوی سے اجازت لے کر اس مضمون بتلانے پر ہمیں پانچ سو کے عوض پانچ پیسہ ہی دینے کا وعدہ کرے تو ہم اس کو رسالہ معیار الاخیار مصنفہ کرشن جی صفحہ ۳ سے اور دافع البلاء کے ہر ایک صفحہ سے اتنا مضمون دکھا کر وہی پانچ پیسہ جناب کرشن جی کے نکاح آسمانی کے تنبول میں جمع کرا دیں گے۔اصل یہ ہے کہ جب گرو جی جھوٹ کے عادی ہیں تو چیلے پھر کیوں نہ ہوں سچ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون

رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

راقم: حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اگست ۱۹۰۵ء ص ۹)

میاں عبدالعزیز مرزائی ساکن تیجہ ضلع گورداسپور کے نام نوٹس

آپ نے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ استمبر میں میرے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں اپنے پیرو مرشد کی طرح سراسر کذب و بہتان سے کام لیا ہے جس کا جواب دینا میں ضروری نہیں جانتا۔کیونکہ جو لوگ شریک جلسہ تھے ان کو تو خوب معلوم ہے کہ آپ کا بیان محض جھوٹ ہے اور جو غیر حاضر تھے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں، جو سچائی کے لئے اک اچھا سرٹی فیکیٹ ہے۔اس مضمون میں جو آپ نے یہ لکھا ہے کہ اگر (مرزا کی طرف سے) آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعوی مضمون رسالت میں مولوی ثناء اللہ وغیرہ نکال دیں، تو میں اب بھی مبلغ پانچ سو روپیہ دینے کو آمادہ ہوں۔پس آپ مبلغات مذکورہ امرتسر میں حاجی محمد..حبیب اللہ صاحبان سوداگران شال کی دکان پر جمع کرا دیں اور کسی معتبر آدمی کو منصف مقرر کریں۔اگر فیصلہ میرے حق میں ہوا تو مبلغات مذکورہ میرا حق ہوں گے اور اگر آپ کے حق میں ہوا تو آپ واپس لے جائے گا۔حاجی صاحب اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سے آپ کو بھی ذاتی تعلق ہے اس لئے آپ کو ان کی دکان پر روپیہ جمع کرانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔اور اگر خدانخواستہ کوئی عذر ہو تو کسی اور مہاجن کی دکان پر جمع کرا دیں۔بس دیر نہ کیجئے۔سنیئے میں آپ کے پیرو مرشد قادیانی کی حلف آپ کو سناتا ہوں لعنت اللہ علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من تخلف (جو اس سے ہٹے اس پر خدا کی لعنت) باقی آپ کے مضمون کا میں جواب نہیں دیتا بس یہی کافی ہے، اسی سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ کون کاذب ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ٦۔ اکتوبر ١٩٠٥ء ص ٥)

میاں عبدالعزیز ساکن موضع تیجہ ضلع گورداسپور کا جواب

ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ میاں عبدالعزیز مذکور نے اخبار الحکم قادیان میں دعوی کیا تھا کہ (ثناء اللہ) دکھا دیں کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت آنحضرت ﷺ کی طرح کیا ہے تو میں مبلغ پانچ سو روپیہ آپ کو انعام دوں گا جس کا جواب اہل حدیث میں دیا گیا تھا کہ آپ روپیہ کسی مہاجن کے ہاں جمع کرائیں اور منصف مقرر کریں تو میں دکھا دونگا۔ اس کا جواب عبدالعزیز مذکور نے بذریعہ اخبار الحکم بہت لمبا چوڑا (حسب عادت رسول خود) گالی گلوچ کا بھرا ہوا دیا۔ خیر ان گالیوں کا جواب ہمارے پاس نہیں البتہ روپیہ جمع کرانے کے متعلق جو ایک عذر اس نے کیا ہے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ، تم پانچ سالوں میں جواب دو گے، تو ہمارا پانچ سو روپیہ اتنے سال بلا منافع یوں ہی رکا رہے گا۔ پھر اس منافع کا اندازہ لگا کر کئی سو کی رقم داخل کرنے کو مجھے کہا ہے۔ جسکا جواب یہ ہے کہ میں تو اپنا دعوی ثابت کرنے کو پانچ منٹ سے زیادہ نہ لونگا۔ آپ کو کس نے کہا کہ پانچ سال میں ثبوت دونگا، مرزا جی کے متعلق کوئی دعوی ایسا ہے کہ ایک واقف کار آدمی کو اس کے ثبوت دینے میں پانچ منٹ بھی لگیں۔ پس آپ مطمئن رہیں۔ میں منصف کے سامنے پانچ منٹوں میں نہیں تین منٹوں میں اپنے دعوی کا ثبوت دے دونگا۔ اگر ثبوت نہ ہوا تو آپ فوراً اپنا روپیہ واپس لے جایئے گا۔ مرد میدان بنو! گھبرانے کی کیا بات ہے، اپنے مضمون نگار دہقانی فاضل کو بھی ساتھ لے آنا وہی تمہاری مدد کرے گا۔ بس اب ادھر اودھر کی باتیں نہ بناؤ اپنے وعدے کو یاد کر کے فوراً رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا کر مجھے اطلاع دو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ١٩٠٥ء ص ٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی

رات کوتھوڑی سی پی صبح کوتوبہ کرلی   رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ کسی اوباش رند مشرب کا شعر ہے مگر جب ہم بغور دیکھتے ہیں تو ہمیں خیال گذرتا ہے کہ کہیں ہمارے قادیانی کرشن مہاراج کا تو نہیں۔آپ نے (بقول خود) خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے بحث نہیں کرونگا۔کب کیا؟ رسالہ انجام آتھم کے اخیر صفحہ پر۔

خاکسار جب حسب دعوت مہاراج کے در دولت پر قادیان پہنچا تو مہاراج نے جب بھی یہی عذر پیش کیا تھا کہ میں نے ایشور سے عہد کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔خیر اس عذر کا صدق کذب معلوم کرنے کے لئے تو رسالہ الہامات مرزا ہے جس نے دیکھنا ہو دیکھ لے۔بہر حال آپ آج تک بھی کبھی کبھی اس عہد کا اظہار کیا کرتے ہیں۔چنانچہ امرت سر میں جب مہاراج براجمان تھے تو فرودگاہ پر ایک تقریر کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ کل نبی مر چکے ہیں۔یہ سن کر حافظ محمد کلانوری کھڑے ہو گئے کہ مرزا صاحب ذرہ وہ آیت پڑھ دیجئے جس میں ذکر ہے کہ کل نبی مر چکے۔تو مہاراج (مرزا) نے فرمایا کہ ہم بحث نہیں کرتے۔حافظ صاحب نے ہر چند اصرار کیا کہ یہ بحث نہیں، میں تو صرف اس آیت کا حوالہ پوچھتا ہوں۔پر کرشن جی نے نہ تو کچھ کہنا تھا، نہ کہا۔یہی کہتے گئے کہ ہم نے بحث نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔مگر افسوس کہ حافظ صاحب موصوف کو ایسے صاف اور سیدھے سوال کو تو یوں ٹال دیا گیا لیکن (حسب بیان اخبار الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء) قادیان میں جب ایک ترک اور ایک یہودی نے آن کر چند سوال کئے، تو ان کو بڑی خوشی سے جواب دیئے، اور خوب جی کھول کر توجہ سے سوال و جواب ہوئے۔اس وقت نہ تو کوئی وعدہ یاد آیا، نہ کوئی خلاف معاہدہ کا خوف ہوا۔کیوں ہو:

ا ذا غدرت حسناء او فت عهد ها   و من عهد ها ان لا يدو م لها عهد

بالکل ٹھیک:

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے   کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا الحکم کا اڈیٹر بتلا سکتا ہے کہ بحث مباحثہ (جس سے کرشن جی نے توبہ کی ہے اس) کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کرشن قادیانی نے کہاں ایسی بحث و مباحثہ کرنے سے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہے؟

لطیفہ: امرتسر میں جو مہاراج کی درگت ہوئی وہ ناظرین اہل حدیث نمبر ۲ میں ملاحظہ کر چکے ہوں گے اس کے متعلق الحکم ۷ انومبر میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت اقدس (مہاراج) نے اسی صبح یعنی ..نومبر کو خواب میں گنے دیکھے تھے اور فرمایا تھا کہ گنے فساد ہوتے ہیں (کون پوچھے کہ ثبوت کیا۔کوئی لغت ہے یا اصول تعبیر) پھر الہام ہوا انی مع الرسو ل اقوم یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔پھر لکھتا ہے کہ امرت سر میں جو مفسدوں نے فساد کیا وہ یہی تھا جس کا الہام پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔بہت خوب۔مگر جناب والا اس میں بھی دو طرح سے آپ ہی ملزم ہیں جب کہ خدا نے آپ کو اس فساد کی خبر بھی دی تھی تو پھر آپ کیوں لیکچر دینے گئے۔ کیوں حکم خداوندی لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کا خلاف کیا حالانکہ اسی آیت کے مطابق آپ لاہور پیر مہر علی شاہ گولڑہ والوں کے مقابلہ پر نہ آئے تھے کہ ان کے ساتھ آدمی زیادہ ہیں مجھے مار ڈالیں گے۔لیکن یہاں آپ کو یہ نہ سوجھی۔

دوسری وجہ اس الہام کی غلط ہونے کی یہ ہے کہ جب خدا نے آپ کے ساتھ ہونے کا وعدہ کیا تھا تو اس نے آپ کا ساتھ کیوں نہ دیا کیوں آپ کو (بقول اڈیٹر ریویو) پتھروں کی مار میں چھوڑ دیا۔آپ کو یاد ہوگا کہ یہی الہام آپ سے پہلے ایک سچے رسول موسیٰ کو ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں اننی معکما اسمع و اری یعنی اے موسیٰ تو اور تیرا بھائی فرعون کے پاس جاؤ میں تمہارے ساتھ ہونگا سنونگا اور دیکھونگا۔اس الہام نے دربار فرعونی میں وہ جلوہ دکھایا تھا کہ حضرت موسیٰ اور ہارون یکہ وتنہاء فرعون سے ...نہ اسی نہ کسی اس کے ساتھی سے جرأت ہوئی کہ موسیٰ کی طرف نگاہ بھی اٹھا سکے

مرزائیو کرشن پنتھیو! دیکھا نا سچے اور جھوٹے الہاموں میں تمیز ہو سکتی ہے۔سچ ہے:

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا حیرت دہلوی اور مرزا قادیانی

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد

ہم نے کسی گذشتہ نمبر اہل حدیث میں بدلائل واضح کیا تھا کہ ہر دو مرزا صاحبان اپنی خوخصلت میں یکساں ہیں اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں ان وجوہ اور دلایل کے علاوہ اور بھی کئی ایک ایسے وجوہ پیدا ہو گئے ہیں جو ہمارے دعوی کی تائید کرتے ہیں بلکہ بعض معزز ہم عصروں (مثل وطن وغیرہ) کی رائیں پہنچنے سے ہمیں اپنے دعوی کا یقین ہوتا ہے۔ ہم عصر وطن نے مرزا حیرت کی نسبت لکھا تھا کہ اگر کوئی الگ ہو کر آپ سے امام حسین کی شہادت کا واقعہ پوچھے تو آپ صاف کہیں گے کہ میاں باؤلے ہو، انکار کس کو ہے؟ ہم تو صرف شہرت چاہتے ہیں۔ یہی گمان مرزا صاحب قادیانی کی نسبت بعض اکابر کا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں دل سے نہیں کہتے بلکہ محض دنیا سازی سے کہتے ہیں۔ کئی ہفتوں سے بوجہ سفر وغیرہ ضروریات کرزن گزٹ نہیں دیکھا تھا اب جو دیکھا تو مرزا حیرت صاحب کی تقریر مندرجہ ۲۳۔ اکتوبر پر نظر پڑی تو سخت حیرت نہیں بلکہ خوشی ہوئی کہ معزز وطن کا خیال قریب قریب صحیح ثابت ہوا۔ آپ نے اصل مضمون کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی بعض دور از کار باتوں کو لے کر ہمارے مباحثہ کے چیلنج کو یوں ہی ٹال دیا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث ۶۔ اکتوبر میں لکھا گیا تھا کہ حیرت صاحب اپنے اعلان کے مطابق لاہور آئیں تو امام حسین کی شہادت کے متعلق ہم سے بحث کر لیں۔ اس کا جواب چاہیے تو یہ تھا کہ بہت اچھا آتا ہوں مگر خیریت گذری کہ ایسا جواب نہ آیا کیونکہ ایسا جواب آنے سے ہمارے پہلے دعوی کی تکذیب لازم آتی تھی کہ یہ دونوں مرزا صاحبان ایک ہی تھیلے کے بٹے ہیں یعنی بہت اے امور میں باہمی مشابہت رکھتے ہیں۔ مباحثہ سے گریز کرنے میں بھی ان حضرات کو پوری مشابہت ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں متعدد مقامات پر مجھے دعوت دی تھی کہ قادیان میں آکر تحقیق کرلو لیکن جب خاکسار بلائے بے درمان کی طرح قادیان بھی جا پہنچا تو حضرت کو یاد آ گیا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کسی مخالف سے بحث نہ کرونگا۔اسی طرح مرزا صاحب دہلوی نے اس مشابہت کو پورا کیا کہ پہلے تو بڑے زور سے دعوی کیا کہ کوئی مخالف ہے کہ ہم سے بحث کرلے۔لاہور، دہلی، لکھنو،کلکتہ،ان شہروں میں سے کہیں آ جائے مگر جب میں نے لاہور کو منتخب کر کے مرزا صاحب دہلوی کو چیلنج دیا تو مرزا قادیانی کی طرح آنے بہانے کر لئے چنانچہ اسی پرچہ ۲۳۔اکتوبر میں لکھتے ہیں:

جب آپ کی تحقیق کی یہ کیفیت ہے تو آپ حضرت امام حسین کی شہادت کیونکر ثابت کرسکیں گے اور کون ایسا کم عقل ہوگا کہ آپ سے مناظرہ کر کے وہ اپنے اور لاکھوں آدمیوں کے وقت کا خون کرے۔

اس کلام ہدایت نظام میں جناب حیرت صاحب نے اپنے حق میں تعلیٰ اور مخاطب کی جو توہین کی ہے وہ مخفی نہیں پھر لطف یہ ہے کہ خود ہی بطور طنز کے مجھے لکھتے ہیں:

علماء کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مخاطب کو جاہل قرار دیں۔۲۳۔اکتوبر ص ۵

حیرت صاحب! بتلایئے علماء کا یہ پہلا فرض آپ نے کیوں اختیار کیا۔کیا آپ اپنے کو اس فرض کا متحمل جانتے ہیں۔ہاں یاد آیا کہ آپ متحمل کیا اس فرض کے موجد ہیں آپ نے اس ایجاد کا فخر ان دنوں حاصل کیا تھا جن دنوں آپ نے جناب مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب ہیڈ لیکچرار کو زیر مشق بنا رکھا تھا کہ اپنے معمولی اوچھے پن سے ان کے صغائر کو بھی کبائر بتا رہے تھے۔پھر ان دنوں تو آپ کو بہت ہی فخر تھا جن دنوں آپ علماء اسلام پر زوردار دودھاری تلوار سے حملے کرتے تھے۔

حیرت صاحب! آپ بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ علماء اپنے مخاطب کو جاہل سمجھتے ہیں۔واللہ ایں چہ بوالعجبی است۔تمام دنیا کی گندی گندی گالیاں جو آپ نے علماء کرام کو عموماً اور مولوی نذیر احمد خان کو خصوصاً دی ہیں اخباری دنیا انہیں بھول نہیں گئی۔پھر اس برتے پر تتا پانی؟

ہاں بغور توجہ فرمایئے کہ خاکسار چونکہ آپ کی دعوت مباحثہ کو قبول کر چکا ہے اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی دعوت سے روگرداں نہ ہوں۔اور ناحق اپنی خجالت پر پبلک کو مطلع نہ کریں۔۲۳۔اکتوبر کے پرچہ میں جو آپ نے اہل حدیث کی نسبت بعض اعتراضات لکھے ہیں اس کا جواب بھی اسی جلسہ مباحثہ میں سب سے پہلے سن لیجئے گا پس آپ تیار ہو جائیں اور روانگی کی اطلاع خاکسار کو دیں تا کہ امرتسر سے ایک ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور کو جائیں

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے　　جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

افسوس ہے کہ کرشن قادیانی کو بار بار الہام ہونے لگے کہ تیری میعاد قریب ہے (اللہ خیر کرے) مزید افسوس یہ ہے کہ قادیان میں مرزائیوں میں مار پیٹ ہو رہی ہے جس کی بابت الحکم اور بدر کے اڈیٹر لکھتے ہیں کہ، ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔، دہائی رے قادیان تجھے دار الامان بھی کہا گیا مگر تیرا امان بھی کچھ ایسا اکبر بادشاہ کے نورانی لباس کی طرح ہے کہ حلال زادوں کو نظر نہیں آتا۔ مفصل پھر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک مثل ہے کہ جب بلی تنگ آتی ہے تو ستون کو نوچنے لگتی ہے یہی حال آج کل ہماری قادیانی پارٹی کا ہے۔ جب سے اہلحدیث میں ان کا باقاعدہ تعاقب شروع ہوا ہے۔ کئی پہلوؤں سے اُنہوں نے اِس مثل کو پورا کیا ہے مگر خدا کے فضل سے ایک بھی نہیں چلا۔ اب ایک تازہ مکر نکالا ہے۔ ۱۷-اپریل کے الحکم میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے ’’اہلحدیث امرتسری سے استفسار۔‘‘ ہم نے جب اِس مضمون کو دیکھا تو خیال ہوا کہ شائد کوئی معقول سوال ہوگا۔ مگر افسوس کہ زنگ آلودہ قادیانی مشین میں کسی معقول بات کا خیال ’’چیلوں کے گھونسلوں سے ماس کی تلاش‘‘ کے برابر ثابت ہوا معقول ہو یا نا معقول جواب تو دینا ضروری ہے۔

آپ لکھتے ہیں:

اہلحدیث امرتسری سے استفسار: قبل ازیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب بجواب بھیج دیا تھا۔ جن کو آج تک فاضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے ہضم کرکے ڈکار تک نہ لیا[1]۔ اب پھر ہم امرتسری ٹھیکہ دار سے مطالبہ اس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں اور دو امور اور استفساراً پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ ایمانداری سے اس کا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادھ لیتے ہیں۔

سنئے۔ مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ پر یہ تحریر فرمایا تھا کہ:

یہ میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔'' انتہی بقدر الحاجۃ صفحہ ۱۴ سطر ۸۔

پھر آگے چل کر اسی صفحہ پر تحریر فرمایا ہے

''اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اون کو اجازت ہے کیوں کہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔''

یہ مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمالیں۔ اُن کو مولوی غلام دستگیر سے کیا کام۔''

''کیوں کہ وہ خود کو اِس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں'' صفحہ ۱۵-۳۷۔ سطر ۲۰ میں یہ پیشگوئی بھی درج فرمادی ہے کہ ''میری اگر اِس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے۔''

یہ عبارات صاف طور پر اپنا مدعا اور مطلب بیان کررہی ہے۔ کہ حضرت اقدس نے لوگوں کی زبانی بھی سُنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کے لئے مستعد ہے اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے واسطے تیار ہے۔ نیز یہ بھی ان سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرمالیا ہے اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی ہے۔ کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلے اور یہ بھی علی الاعلان فرمادیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اِس چیلنج پر آمادہ ہوگیا تو ضرور پہلے مرجائے گا۔ اب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب بصورت اقرار مندرجہ ذیل ہونا چاہئے تھا۔ کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اِس مقابلہ کے واسطے تیار ہوں اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ صفحہ ۱۵-اعجاز احمدی شائع کرتا ہوں۔''

غنیمت ہے کہ جو جواب اہلحدیث کی طرف سے اِس غلط گوئی کا ہونا تھا وہ راقم مضمون نے خود ہی لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا کہ میں نے آج تک کبھی ایسا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا۔ مرزا صاحب نے کس سے سنا ہے اُس کا نام بتلا دیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی۔ (وہ مضمون وفات مسیح کے متعلق تھا۔ چونکہ میں بتحقیق جان چکا ہوں کہ مرزائیوں سے وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرنا بالکل بے سود ہے۔ بلکہ تضیع اوقات ہے اس لئے جواب نہیں دیا۔ کیوں کہ وفات مسیح سے مرزا کے صدق و کذب کو کوئی بھی تعلق نہیں۔ مرزا صاحب کا صدق یا کذب تو اون کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی رسالہ شہادت القرآن کے صفحہ ۸۰ پر یہی لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئیوں کو جانچو پھر نہیں معلوم مرزائی لوگ ایسے بے سود اور پُر فضول مسئلہ کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی تحقیق سے کیوں جی چراتے ہیں جیسے عیسائی تثلیث سے اور آریہ نیوگ سے۔ محمد حسین صاحب مرزائی کے مضمون مندرجہ بدر ۲۶-اپریل کا جواب بھی پس یہی ہے۔ ثناء اللہ)

(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہیں ہے جس میں میں نے ایسے مقابلہ کے واسطے مستعدی دکھلائی ہو۔ اگر میری ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کریں۔ ورنہ یہ بھی جھوٹ سمجھا جاویگا۔''

پس اس پر میرے بھی دستخط ہیں کہ یہ سب کچھ کارستانی تمہاری پیر مغاں کی ہے جس نے سب سے اوّل خدا پر افترا کیا اُس سے بعد اُس کے رسولوں پر اُن سے بعد مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری پر بہتان باندھا کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کر کے مر گئے۔ جس کا ثبوت دینے پر حضرت کو پانسو روپیہ کا انعام ملتا ہے اور مرزائیوں کو ۲ سو کا اشتہار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ؎ چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

اب یہ نیا شگوفہ خاص میری ذات کے متعلق ہے۔ پس اگر تم اپنے باپ کے سپوت اور پیر کے مخلص مرید ہو تو میری تحریر حرف بحرف کرشن جی سے شائع کراؤ۔ پھر ایک عام مجمع میں جو تمہاری خاطر قادیاں کے قریب بٹالہ ہی میں کیا جائیگا۔ اُس تحریر کا معائنہ ہوگا۔ اُس سے بعد جواب دونگا۔ لیکن یاد رکھو ایسی تحریر تم کو میری دستخطی نہ ملے گی بلکہ یہ سب کرشمے اُسی دجال اکبر کے ہیں جس کی شان میں بالکل صحیح ہے:

جفا جو، سنگدل، بے رحم، کاذب   لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس تمہارا پہلا فرض ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کی اور اپنے پیر مغاں کی عزت بچالو۔ ورنہ دنیا جان جائیگی کہ قادیانی مشن میں بجز اِس کے کچھ نہیں کہ: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی اُن سے سیکھ جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۲۶۔ مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ مئی ۱۹۰۶ء ص: ۱-۲)

مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت

مکرم بندہ جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ ایک عرصہ سے خاکسار آپ کے اخبار اہلحدیث کو پڑھتا ہے اور خصوصیت سے وہ مضامین جو کہ میرزا قادیانی کے بارہ میں لکھے جاتے ہیں اُن سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے آپ نے جوکئی دفعہ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی کا ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ انہوں نے ہرگز ہرگز مباہلہ ان الفاظ میں جو مرزا قادیانی اور اُن کے مرید لکھتے ہیں نہیں کیا۔ اور اُدھر سے مرزا قادیانی اور اُن کے مرید اِسی بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ضرور بضرور مباہلہ کیا ہے۔ اور میرزا جی نے کہا ہے جو کوئی میرے لئے بددعا کریگا۔ وہ خود ہی ہلاک ہوگا۔ سو اب چونکہ یہ ایسے امور ہیں کہ طالب صادق کے فیصلہ کی کوئی راہ نکل آتی (آپ بھی غضب کرتے ہیں۔ بدیہیات میں بھی جس شخص کو فیصلہ کرنے کی راہ نظر نہیں آتی اُس سے کیا توقع ہے۔ صاف بات ہے کہ ایک ہاتھ میں مرزا صاحب کی کتاب لو جہاں اُنہوں نے ہر دو مولوی صاحبان کی نسبت دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی اور دوسری ہاتھ میں مولوی صاحبان کی کتابیں لے لو۔ اور عبارت کا مقابلہ کر لو۔ دونوں کی تصنیف عام زبان اردو میں ہے۔ کوئی مشکل کام نہیں۔ پھر جو شخص ایسی آسان راہ کو بھی اختیار نہ کرے اُس کی بابت کیا کہا جائے۔ کہ اُسے بھی حق طلبی ہے۔ اڈیٹر)۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ میرزا جی سے اُس طریق پر جو اُنہوں نے اعجاز احمدی میں تحریر فرمایا ہے جو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ مباہلہ کریں۔ تو صادق طالب کے لئے راہ کھل جاوے۔ کیوں کہ جب آپ کے نزدیک مسلم امر ہے آپ کا اِس پر پورا پورا یقین ہے کہ مرزا قادیانی دراصل کاذب ہے اور دجال ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل آسمان پر ہیں اور وہی کسی زمانے میں آسمان سے نازل ہو کر وغیرہ وغیرہ امور انجام دینگے تو کیوں آپ اِس سیدھی راہ پر آکر مرزا جی سے مباہلہ نہیں کرتے۔ کیا جناب کا خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ صادق کو کاذب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ہلاک کردے گا۔ ہم نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ ایسا ظلم کرے کہ صادق کو ہلاک کرے اور کاذب کو زندہ رکھے امید ہے کہ جناب ضرور ایسا مباہلہ کر کے عامہ مسلمین کو گمراہ ہونے سے بچائیں گے کیوں کہ جو سینکڑوں مسلمان مرزا قادیانی کے جال میں آئے دن پھنستے چلے جاتے ہیں۔ وہ گمراہ ہونے سے بچ جائیں گے اور مجھ جیسے جو کہ تذبذب حالت میں ہیں اور جھوٹ اور سچ میں تمیز نہیں کر سکتے (آپ جیسے تعلیمیافتہ اگر اردو مضمون کو بھی نہ سمجھ سکیں تو افسوس کا مقام ہے۔اڈیٹر) بے ایمان ہونے سے بچ جائیں گے کیوں کہ جب آپ کی تحریر دیکھی جاتی ہے وہ وزن دار معلوم ہوتی ہے۔ اور جب مرزا صاحب کی تو وہ سچی معلوم ہوتی ہے لہذا امید ہے۔ آپ ضرور بضرور مباہلہ کر کے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہونچائیں گے اور ہزارہا مسلمانوں کا جو کہ آئے دن گمراہ ہوتے جاتے ہیں اور مرزائی عقیدہ اختیار کرے جاتے ہیں۔ گناہ آپ کے گردن پر ہوگا (میں تو جھوٹے کو قادیان تک پہونچا آیا۔اب بھی مجھ پر گناہ رہے گا۔ چہ خوش۔اڈیٹر)۔ اور امید ہے کہ جناب میری اس خط کا جواب مثبت میں دے کر مجھے اور عامہ مسلمین کو ممنون احسان بناوینگے۔ اعجازی احمدی کی عبارت ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

وہو ہذا:

''اگر ایک کذّاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا اس کا اجر پائے گا۔لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ وہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کے لئے مجبور کریں۔ خواہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے ہو اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس کے بارہ میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کردیں۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (بالکل جھوٹ محض افترا ہے سچے ہو تو ثابت کرو۔اڈیٹر)۔ پس ہمیں اِس سے کوئی انکار نہیں۔ کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اُن کو اجازت ہے کیوں کہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھیرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے۔ اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔'' الراقم خاکسار علی احمد حنفی کلرک سٹیشن سپلائی آفس میانمیر چھاؤنی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

سنو! جو طریقہ ہم کو پیغمبر خدا ﷺ نے نہ سکھایا ہو۔ ہم اُس کو ایجاد نہیں کر سکتے ہم کو تحقیق مذہب کے لئے اِس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں دی کہ ہم اِس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ ہاں ہم کو سکھایا ہے کہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ علاوہ اس کے ایسے مباہلوں سے آپ جیسے تیسرے شخص کو کیوں کر فائدہ ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے تیسرا ان دونوں سے پہلے مرجائے اور تذبذب ہی میں چلا جائے۔ آپ کو کیوں کر یقین ہوسکتا ہے کہ آپ یا آپ جیسے اور تماشہ بین دونوں میں سے جھوٹے کے مرنے تک زندہ رہیں گے پھر اُس سے بعد کچھ وقت راستباز کی صحبت سے مستفیض ہونگے۔ بتلائیے جس راہ میں اتنی خس وخاشاک ہوں کہ نہ مجھے اپنی موت کا علم نہ آپ کو پھر میں اگر ایسے مباہلہ پر جرأت کروں تو حقیقت میں مجھ جیسا احمق کون ہوگا۔ اور اگر آپ بھی باوجودیکہ موت کا آپ کو علم نہیں کہ شاید دونوں سے پہلے چل بسیں اپنی تحقیق کو مباہلہ کے انجام پر ملتوی رکھیں تو آپ جیسا بھی کون عقل کا دشمن ہوگا۔

سنئے! یہ کرشن قادیانی کے احمقوں کو پھاندنے کے لئے آئے دن نئی ہتھکنڈے ہیں۔ اور اپنی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے لکھتا تھا کہ میری پیشگوئی کا انتظار کرو۔ اور انہی سے مجھ کو پہچانو۔ چنانچہ رسالہ شہادت القرآن کے... پر اِسی پہلو پر بڑا زور دیا ہے پھر جب پیشگوئیاں بھی محض......تو سہ سالہ میعاد کا ایک اشتہار دیا کہ اِس مدت میں میرا اور میرے مخالفوں کا فیصلہ ہوگا۔ آخر جب وہ بھی یوں ہی چر گیا۔ تو یہ پخ نکالی کہ آؤ ایسا مباہلہ کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ اب ایسا کون دانا ہے جو ان تمام واقعات سے چشم پوشی کر کے اِس نئے فضول جھگڑے میں دخل دے۔ مختصر یہ کہ ایسا مباہلہ کرنے کی اجازت ہم کو شرع شریف سے نہیں ملتی۔ اور نہ کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ ان حضرت کی ذات شریف کو پہچاننے کے لئے ان کی پیشگوئیاں ہی کافی ہیں۔ جن پر ان کا صدق وکذب موقوف ہے بس وہی دیکھئے اور اِس کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ الہامات مرزا غور سے پڑھیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۲۹۔ یکم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء ص:۳-۵)

مرزا قادیانی کا پوتہ علیگڈھ کالج میں

اِس عنوان سے اخبار الحکم قادیان نے اُن لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کے پوتے عزیز احمد کے علی گڈھ کالج میں داخل ہونے پر کئے ہیں کہ اسلامیہ کالج لاہور چھوڑ کر علی گڈھ کیوں گیا اور کہ وہاں کی صحبت کا بُرا اثر اُسے نہ ہوگا؟ وغیرہ۔ مگر اہلحدیث کا اعتراض علی گڈھ کالج کے داخلہ پر نہیں، بلکہ سرے سے اِس نسبت پر ہے کہ عزیز احمد کو مرزا قادیانی کا پوتا کیوں کہا جاتا ہے۔ جب کہ عزیز احمد کے والد ماجد مرزا سلطان احمد ہی کو مرزا صاحب نے اپنے بیٹوں کی فہرست میں نہیں لکھا۔ تو اُس کے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا جاتا ہے۔ مرزا صاحب مواہب الرحمٰن صفحہ اخیر پر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں حالانکہ مرزا سلطان احمد اور اُن کے بھائی مرزا فضل احمد کو بیٹوں میں گنتے تو چھ ہوتے۔ پھر یہ آج کیا بات سننے میں آتی ہے کہ مرزا سلطان احمد کے بیٹے مرزا عزیز احمد کو مرزا غلام احمد کا پوتہ کہا جاتا ہے؟ شرم۔

شائد ناظرین کو خیال ہو کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مرزا سلطان احمد مرزا غلام احمد کا بیٹا ہے۔ بیٹا بھی ایسا لائق بیٹا کہ آج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ڈپٹی) ہے۔ پھر کیوں ایسے لائق بیٹے کو مرزا صاحب نے بیٹوں میں نہیں گنا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کا من گھڑت اصول ہے کہ جو کوئی میرا مخالف ہے وہ ناجائز مولود ہے اسی غلط اصول پر شائد بنا کر کے لائق بیٹے کو اولاد سے الگ کر دیا ہے۔ کیوں کہ مرزا سلطان احمد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح مہدی نہیں مانتے۔

بہر حال یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ جس شخص کو اپنا بیٹا نہیں بنایا گیا اُس کے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا گیا۔

کیا الحکم اس کا جواب بھی دے گا؟ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۰۶ء ص:۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور احمد مسیح دہلوی

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۲ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ کے الہام اور ایماء کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کر کے ہی اس پیالہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتوی کہاں سے حاصل کیا۔..میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا..اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے...اور کوئی وجہ نہیں بتاتا کہ وہ میر قاسم علی سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جب کہ مباحثہ اسی سے کیا ہے...اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں جب لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی کے بشپ صاحبان ..ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا..پس اگر احمد مسیح میرے ہی ساتھ مباہلہ کا شائق ہے..تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھجوا دے..مرزا غلام احمد ۵ مئی ۱۹۰۶ء (بدر ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ص ا۔۲ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۴۔۵۵۵)۔

نیز مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

آج میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کے واسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دے کر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پائونیر یا سول میں صرف یہ شائع کر دیں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغلوب ہونا سمجھا جاوے گا۔...مکرراً یہ کہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائے گی۔ مرزا غلام احمد ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

(بدر ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء ص ۳۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۵۵۶۔۵۵۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دہلی میں ایک حافظ احمد مسیح عرصہ سے عیسائی ہیں اُن کی طبیعت میں مذہبی مناظروں کا ذرہ شوق ہے۔ ہوتے ہوتے دہلی میں کہیں مرزائیوں سے بھی اُن کی گفتگو ہوگئی۔ گفتگو کا انجام یہاں تک پہنچا کہ حافظ جی نے مرزا صاحب کو ''مباہلہ'' کیلئے بلایا۔

کہاں تو مرزا صاحب ہمیشہ اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلایا کرتے تھے (گو ان کی تیاری پر چھپ بھی جاتے ہیں) کہاں یہ حالت ہوگئی کہ حافظ احمد مسیح خود ان کو مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں جس کی جواب میں مرزا جی نے اشتہار دیا کہ میں حافظ احمد مسیح سے تب مباہلہ کرونگا کہ اُس کے ساتھ فلاں فلاں پادری اور بشپ ہوں۔ تاکہ مباہلہ کا اثر سب قوم پر پڑے اس کے جواب میں حافظ احمد مسیح نے پھر ایک اشتہار دیا جس میں کئی ایک طرح سے جواب دیئے کہ تمہارا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں پادری اور بشپ میرے ساتھ ہوں۔ گویا مباہلہ کو ٹلانا ہے یہ ہے وہ ہے۔''

اِس میں شک نہیں کہ احمد مسیح کا دعویٰ سچا ہے مگر نہ اور کسی دلیل سے بلکہ اُس ایک ہی دلیل سے جو اہلحدیث بتلا دیگا جس کا بتلانا خاص اہلحدیث کا حق ہے۔ یہی تو باعث ہے کہ اہلحدیث کے سامنے مرزا جی اور مرزا جی کے ایڈیکا نگ دم بخود ہیں اور سرکلر ہورہے ہیں کہ اہلحدیث کا جواب مت دو۔ کیوں؟ اس لئے کہ پوری پتہ کی کہتا ہے۔

سنو! مرزا جی نے ایک دفعہ پہلے مباہلہ کیا ہے۔ کس سے؟ صوفی عبدالحق غزنوی حال ساکن امرتسر سے۔ اُس کے ساتھ کون بڑے بڑے علماء تھے؟ کوئی نہیں بلکہ وہ اکیلا تھا کسی اور کی شہادت تو تم کاہے کو سنو گے۔ خود تمہاری ہی شہادت پیش کرتا ہوں۔ پس سنو! رسالہ ریویو قادیانی بابت جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۲۰ پر لکھا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آتھم کے مباحثہ کے بعد (یہ بھی غلط، بعد نہیں بلکہ درمیان میں) عبدالحق غزنوی نے آپ (مرزا جی) سے بمقام امرت سر مباہلہ کیا۔ مگر یہ مباہلہ صرف عبدالحق کی طرف سے تھا۔"

پس جس طرح تم نے پہلے صرف عبدالحق سے مباہلہ کیا۔ اسی طرح اب صرف احمد مسیح سے کرو۔ پہلی نظیر کافی ہے پس اب حافظ احمد مسیح سے مباہلہ نکرنے کی وجہ بجز اس کے کیا ہے کہ کرشن جی نے سمجھا کہ پہلے مباہلہ میں چونکہ عبدالحق اکیلا مقابل تھا۔ اس لئے اُس کی صحت سلامتی سے کوئی داؤ نہ چلا کہ کسی در پر مباہلہ کی آفت گراتے۔ لہذا بہتر سمجھا کہ آئندہ کو ایک جماعت کثیر سے مباہلہ ہو۔ ممکن ہے اُن میں سے کوئی خود مرے کِسی کا کوئی متعلق مرے یا بیمار ہو۔ نزلہ ہو یا زکام ہو۔ طاعون ہو یا ہیضہ ہو۔ تپ ہو یا کھانسی ہو۔ مقدمہ ہو یا شہادت ہو۔ غرض کچھ نہ کچھ تو بہوں میں ضرور ہو کر رہیگا۔ بس پھر تو یاروں کی چاندی کھری ہے حمقا تو پہلے ہی سے تیار ہیں کہ سنتے ہی کہیں آمنّا وصدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین... سچ ہے:

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمی ماند

مختصر یہ کہ حافظ احمد مسیح کا دعویٰ صحیح اور قادیانی کا اشتہار محض فرار۔ پس حافظ صاحب کو چاہئے کہ صوفی عبدالحق کے مباہلہ کی نظیر پیش کر کے مرزا جی سے مباہلہ کا تقاضا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۳۷۔ مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء ص: ۱-۲)

کیا ایڈیٹر الحکم مرزائی ہے

جن دنوں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات گورداسپور میں تھے اور خاکسار بطور شہادت جاتا تھا اُنہی دنوں مولوی سید سرور شاہ مرزائی مدرس سکول قادیاں سے اثناء گفتگو میں ذکر آیا کہ اڈیٹر الحکم کو لوگ مرزائی نہیں جانتے تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا بیشک ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ یہ شخص مرزا جی کا پکا مرید اور معتقد نہیں۔ میں نے کہا اس پر کیا دلیل ہے وہ تو بڑا جان فشاں ہے۔ مرزا جی کے حق میں اس کا یہ اصول ہے

اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پرویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مولوی سرور شاہ نے کہا ایک واقع اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر اُنہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایڈیٹر الحکم یعقوب علی کو بلایا کہ مجھے مل جاؤ۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر وہ میرے نام کا کوئی خط دیں تو مت لانا۔ بہت تاکید سے کہا۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ اخیر وقت پھر بلایا اور تاکیدی حکم دیا کہ خبردار میرے نام کا کوئی خط مت لانا۔ مگر ایڈیٹر مذکور جو گیا تو بٹالہ سے ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا لے آیا۔ جس کے لفافہ پر لکھا تھا کہ چھ مہینے تک یہ خط مت کھولنا۔ امانت رکھنا چھ مہینے کے بعد کھولنا۔ یہ خط دیکھ کر مرزا صاحب بڑے خفا ہوئے کہ میں نے تم سے اتنی تاکید کی تھی کہ ہرگز کوئی خط میرے نام کا نہ لائیو مگر تم پھر بھی لے آئے۔ یہ بیان کر کے مولوی سرور شاہ نے کہا کہ اس واقعہ سے ہم جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم مرزا صاحب کا معتقد نہیں بلکہ معتقد ہوتا تو ایسے موکد حکم کے خلاف نہ کرتا۔

خیر یہ تو ایک واقعہ زبانی ہے۔ اُسی کے وزن کا بلکہ اس سے بھی قوی تر ہم ایک تحریری واقعہ پیش کر کے ایڈیٹر موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ تم حلفی بتلاؤ کہ تم دل سے مرزا قادیانی کو مسیح اور کرشن اور خدا کا بیٹا جانتے ہو وہ واقعہ یہ ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں تم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اہلحدیث وغیرہ مخالفوں کے جوابات مت دو۔ خدا خود ان کا فیصلہ کرے گا۔ تمہارا جواب خدا کے جواب کے برابر نہوگا۔ اس لئے میں (اڈیٹر الحکم) مامور من اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کے کوبھی جواب نہ لکھوں گا۔ لیکن باوجود اس موکد وعدہ کے یہ کیا ماجرا ہے کہ تم نے کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور دیگر مخالفین کے برخلاف آرٹیکل لکھے۔ پچھلے تو جانے دو تازہ مثال سنو:

۷ ارستمبر کے الحکم میں تم نے لکھا ہے۔ پس غور سے سنئے:

تِلكَ اذاً قسمةٌ ضيزىٰ: اختلاف رائے اگر نیک نیتی اور حق جوئی کی غرض سے ہو اور محض اللہ تعالیٰ کے رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن جب اختلاف کی بنیاد عداوت اور بغض ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جائے) کر رہے ہیں وہ ایک لمبی دوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تجربہ کے بعد ثابت ہوگئی ہے۔ کہ شق ثانی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریر میں دکھانا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے ۷/ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری امرتسری کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دو الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ایک حصہ پھر جائیگا۔ اور دوسرا الہام یہ شائع کیا کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خوفناک بیماری ادھرنگ میں مبتلا ہوں گے اور آنکھوں کا نور کم ہو جائیگا۔

ان الہامات کو شائع کر کے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں: ''سردست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان یك كاذباً فعليه كذبه'' فی الحقیقت یہ رائے قابل قدر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں۔ تلك اذاً قسمة ضيزىٰ۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام وکمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کر کے نکتہ چینی شروع کر دی ہے اور سہ سالہ پیشگوئی کا حوالہ دے کر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس عقل کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس لئے نہیں کی گئی کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت ظاہر نہیں ہو چکی کیا آنحضرت ﷺ نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھایا تھا۔ اگر ایک سے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھائے تھے تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ فاضل صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح پر یہ نشان ہے۔ ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھے گا جو ظاہر ہوگا اگر تقویٰ اور خدا ترسی تیرے مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو انتظار کرتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتا۔ مگر جب حالت یہ ہو صمّ بكم عمى فهم لا يرجعون۔ تو ایسی امید ہو تو کیوں کر! انّا للّٰه وانّا اليه راجعون.

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: اڈیٹر صاحب اپنے ہی کہے پر عمل نکرنا۔ کھوجی کون دھرم ہے۔ خیر اس بحث کو تو ہم یہیں چھوڑتے ہیں تم جانو اگر مرزائی ہو تو بھی نقصان میں اور نہیں ہو تو بھی نفاق سے خالی نہیں۔ تم جانو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمہارے پیر بھائی مولوی سرور شاہ جانے۔ اب سنو! اپنے سوال کا جواب:

صوفی غلام قادر امرتسری کے الہامات کی بابت جو میں ان یّك کـاذبـا لکھا تھا تو قبل از ظہور کذب کے لکھا تھا جس کا وہ محمل تھا۔ جب اُس کا کذب ظاہر ہو جائے گا۔ تو یہ الفاظ اُس کے حق میں نہونگے بلکہ وہی ہونگے جو جھوٹوں کے لئے ہوتے ہیں یعنی لعنت اللّٰہ علی الکاذبین.

اب سنو اُس کے مقابلہ پر اپنے پیر مغاں کی کیفیت کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے اُن کا نکاح آسمان پر ہوا جس کی میعاد بھی گزر گئی مگر تا حال:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہوں رقیب جدا ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جب لوگوں کے اعتراض ہوئے کہ آپ کی آسمانی منکوحہ تو دوسرے سے بیاہی گئی بلکہ صاحب اولاد بھی ہوگئی۔ تو پیر مغاں جی نے رسالہ انجام آتھم میں الہام ظاہر کیا سنعیدھا سیرتھا الاولی ۔ جس کی تفسیر کی کہ خدا اُس کو پہلی حالت پر یعنی کنواری بنا کر لائیگا مگر آج تک بھی نہ آئی۔

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی کی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرجائیگا۔ مگر وہ زندہ رہا ہے۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام کے متعلق خرق عادت عذاب کی پیش گوئی کی مگر وہ مرنے تک خرق عادت عذاب سے خالی رہا۔ پھر مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی اور ملا محمد بخش لاہوری کی نسبت پیشگوئی کہ تیرہ ماہ کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہونگے مگر وہ بھی صحیح سالم رہے۔ بلکہ آج تک ہیں۔ پھر خاکسار کی نسبت بڑہانکی کہ تم قادیان میری پیشگوئیوں کی تحقیق کرنے کے لئے نہ آؤ گے۔ مگر جب میں بلائے بے درماں کی طرح جا پہونچا تو آپ گدھے کے سینگوں کی طرح الوپ ہوگئے۔ پھر سہ سالہ پیشگوئی کہ تین سالوں میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا آخر وہ تین سال بھی گذر گئے۔ لیکن مخالفوں کی نزاع کے لئے ہنوز روزِ اول ہے۔ وغیرہ وغیرہ مفصل کے لئے رسالہ الہامات مرزا مصنفہ خاکسار بغور دیکھو۔

پس بتلاؤ جس شخص کے اتنے کذب بلکہ کذبات مکرر سہ کرر ثابت ہوئے ہوں اُس کیلئے بھی ایسے الفاظ لکھا کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ایسے مفتری اور کاذب کیلئے تو صاف یہ لفظ ہوتے ہیں:

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس یہی جواب تمہارے نامہ نگار میر قاسم علی دہلوی کا ہے جس نے الحکم میں چند ایک سوال کئے ہیں کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی سچی ہے یا نہیں، فلاں سچی ہے یا نہیں۔ اُس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کی مثال تمسکات میں پوری ملتی ہے کہ تمسک کی غلطی کے لئے ایک سطر بلکہ ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی کافی ہے۔ جس طرح تمسک کا غدار یہ عذر نہیں کر سکتا۔ اور حاکم سے یہ فیصلہ نہیں کرا سکتا کہ انگلی رکھ رکھ کر پوچھے کہ حضور یہ سطر اس کی صحیح ہے یا نہیں بلکہ اُس کا فرض ہے کہ جو غلطی اُس کی پکڑی گئی ہے اُس کی صفائی کرے جب تک اس کی صفائی نہ کرے گا ایسی باتیں عدالت میں دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھینگی۔ اسی طرح جب تم لوگ مع کرشن جی مہاراج کے اُن اعتراضات کے جواب صحیح نہ دو گے تمہارا حق نہ ہوگا کہ یوں سوال کرو۔ کہ فلاں پیشگوئی مرزا نے کی تھی کہ کل پانچ روپیہ کا منی آرڈر آئیگا پوری ہوئی یا نہیں۔ پس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ ہوش سے سوال کیا کرو۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۴۸۔ مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۵- اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۲-۴)

حکیم نورالدین قادیانی

حکیم صاحب نے ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے ایک سوال کیا ہے جو درج ذیل ہے:

جناب نے ۷ ستمبر کے پرچہ اہل حدیث میں غلام قادر نام ملہم کی پیش گوئی مع ان یك كا ذباً شائع فرمائی تھی، بحمد اللہ ۱۳ نومبر کو وہ باطل ہوئی۔ جناب اس کا ابطال یا اس کی توجیہ شائع فرماویں۔ اور تھانیسری صاحب سے تاریخ منگوائیں۔ اللہ تعالی محض اپنے فضل سے متکبر ضدی دنیا طلب دھوکہ دھندہ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ کو دنیا کے لئے عبرۃ بنائے۔ مرنا حق ہے مگر نا کام اور نامراد مرنا اچھا نہیں۔

نورالدین از قادیان

جواباً شیخ الاسلام امرتسریؒ نے لکھا:

غلام قادر والی پیش گوئی کا بطلان مفصل لکھیں تو شائع کیا جائے گا۔ جھوٹے ملہموں کا اظہار کذب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا تو اہل حدیث کا اصلی کام ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ حسب نوبت قادیانی کذاب (یہ ہماری تحقیق ہے اس لئے آپ برا نہ مانیئے گا) کی قلعی اکثر کھولی جاتی ہے، البتہ تھانیسری نامہ نگار اور ملہم سے ہم التماس کریں گے کہ وہ تاریخ بتلا دیں بشرطیکہ آپ بھی اپنے نبی اور رسول حضرت مرزا صاحب سے درخواست کریں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم والی پیش گوئی مشتہرہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کی تاریخ اور تحدید کر دیں۔ کم از کم اتنا تو کر دیں جتنا ڈاکٹر موصوف نے کیا ہے کہ مصرف کذاب کی ہلاکت کے لئے تین سال بتلا دیئے۔ بلکہ آئندہ کو بھی ایسی پیش گوئیوں کی تاریخ بتلا دیا کریں۔

یہ سوال مدت سے پبلک کی زبان پر تھا کیا عجب آپ کے ذریعہ سے حل ہو جائے۔ پس ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ اور نامہ نگار تھانیسری سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ جناب باری میں توجہ کریں۔ اگر اس میں تاریخ معلوم ہو سکے تو اطلاع دیں پھر جب حکیم صاحب کا جواب متضمن تاریخ آ جائے گا اس وقت ہم دونوں کو شائع کر دیں گے انشاء اللہ۔ اڈیٹر (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۳)

قادیانی کے لئے ایک سچا نشان

۶ دسمبر کا الہام۔ مرزا جھوٹا مسیح تیرے مقابلہ میں نہ آئے گا اور نہ خلق اللہ کو گمراہ کرنے کو سفر کرے گا۔ اور اگر کرے گا ذلیل ہوگا، اور دی ہم نے اس کو بیماری عذاب کی، اور کر دیا ہم نے ساتھ اس کے پہاڑ روٹیوں کا اور نہر پانی کی اور ہمراہ اس کے بہشت اور دوزخ ہے۔ پس جس کو وہ بہشت کہتا ہے وہ دوزخ ہے، اور جس کو وہ دوزخ کہتا ہے وہ بہشت ہے اور ہیں خادمین اس کے ٹوٹا پانے والے آخرت میں، اور یہ آخری وقت ہی امتحان ہوگا۔

۷ دسمبر کا الہام۔ کیا نہیں دیکھا تو نے جھوٹے مسیح کو کہ جس نے اول دعوی کیا نبوت کا اور پھر ہو گیا شریک ...اور بے ادبی کی میرے رسولوں اور صادقوں کی اور ہم نے پورا کر دیا اس کے کمالات کو واسطے آزمانے اپنے بندوں کے اور بے شک ہم لاویں گے اس پر زوال، تا کہ ٹوٹے فخر اس کا، اور ہے وہ فخر کرنے والوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ریا کار۔

لہذا مرزا صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ سچا نبی اور مسیح موعود ہے تو میرے ان الہاموں کو غلط ثابت کر کے مشتہر کرے نہیں تو ان الہاموں کے سچا ہونے کی تفصیل ایک رسالہ میں بیان کی جاوے اگر مرزا صاحب نے خاموشی اختیار کی اور ان الہاموں کا جواب... (نہ دیا) تو وہ جھوٹے مسیح اظہر من الشمّس ہوں گے۔

اور علاوہ اس کے میں ایک نشان مرزا صاحب کے کاذب ہونے کا بطور کرامت کے دکھلا سکتا ہوں ورنہ مرزا صاحب بطور معجزہ کوئی نشان دکھلانے کا تحریری وعدہ کریں اور ایک تاریخ کہ جس میں دو ماہ کی مہلت مقرر فرماویں۔ آئندہ ان کو اختیار ہے۔ قاضی عبدالعزیز ملہم و مرید قادیانی از قصبہ تھانیسر ضلع کرنال

اڈیٹر اہل حدیث: حکیم نور الدین نے گذشتہ نمبر اہل حدیث میں تھانیسری ملہم سے تاریخ مانگی تھی پس اب حکیم صاحب اپنے حضرت ہی میدان میں لاویں۔ کیا لاویں گے؟ مشکل ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

مرزا قادیانی اور ہم

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مرزا صاحب نے ایک مضمون اخبار بدر ۲۷ دسمبر (۱۹۰۶ء) میں لکھایا ہے جو درج ذیل ہے:

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی میری شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے، میرا بھی گمان تھا کہ شاید مولوی صاحب تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اوٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کر دیں گے، مگر آپکے اہل حدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے دو نمبروں کے بعد نکلے، دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے۔ ہمیشہ سے جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی بدعادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے۔ابتداء سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔آپ کا فی قلوبھم زیغ کا وتیرہ رہا ہے۔اس خائنانہ طریق (براپیشہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے مل سکتا ہے۔اس حیا سوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو جن پر اللہ تعالی نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی،اور ان آیات کا بیان کیا ہو جن کو ہمارے امام نے روح مقدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے،ہرگز نہیں۔نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثت میں آئی یا کسی پیش.... کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔جہاں کہیں اس نے احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے ایسے بھدی اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کی ہے کہ جس سے آپ کی نکتہ رس طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔خدا تعالی کے ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے،اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے وہ رسالہ الہامات مرزا ہے جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے تو اپنی جبلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے ان کو بدنما شکل میں ظاہر کر دیا ہے۔بہر حال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں۔(بدر قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں: ناظرین حیران ہوں گے کہ اتنی خفگی کیوں اور کس بات پر ہے،اس لئے ہم ان کو بتلاتے ہیں کہ کرشن جی نے کئی ایک مقام پر اپنی تصنیفات میں دعوی کیا ہے اور اس کو اپنی نبوت کی ایک بڑی بھاری دلیل بتایا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا کہ جو ہم (مولوی صاحبان اور مرزا) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔پس وہ مر گئے۔اس دعوی کی اصل عبارت مرزا صاحب کے الفاظ میں آج بھی لکھے دیتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی یہی دعا کی کہ یاالٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔(اربعین نمبر ۳ ص ۱۱)

اسی کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے:

جیسا کہ مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا کیونکہ کاذب ہے(اربعین نمبر ۳ ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی اربعین لاتمام حجۃ علی المخالفین کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے:

جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کر دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر نے دیکھ لیا کیونکہ اس نے عام طور پر شائع کر دیا تھا کہ مرزا غلام احمد اگر جھوٹا ہے اور ضرور جھوٹا ہے تو وہ مجھ سے پہلے مرے گا۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میں پہلے مر جاؤنگا۔ اور یہی دعا بھی کی۔ تو پھر آپ ہی چند روز کے بعد مر گیا۔ اگر یہ کتاب چھپ کر شائع نہ ہو جاتی (بے شک اگر چھپ کر شائع نہ ہوتی تو آپ کو بھی یہ کلنک کا ٹیکا نہ لگتا۔ اڈیٹر) تو اس واقعہ پر کون اعتبار کر سکتا تھا مگر اب تو وہ اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔

ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مولوی صاحبان کے واقع کو ان حوالجات میں کس طرح اپنی سچائی کا ثبوت پیش کیا ہے، تو یہ بیان آیات بینات کے درجہ کا ہوا یا متشابہات کا۔ پس اسی بیان پر ہم نے اخبار اہل حدیث میں اور مستقل اشتہاروں میں مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے دام افتادوں سے ثبوت مانگا تھا کہ مولوی صاحبان کی تصنیفات میں یہ مضمون دکھا دو۔ نہ صرف مطالبہ کی تکلیف ہی نہ دی تھی بلکہ تکلیف کے عوض پانچ سو روپیہ انعام کا وعدہ تھا۔ بس اس مطالبہ پر مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے حواری بگڑ کر آج اس مضمون میں ہم کو گالیاں سناتے ہیں۔ ہم تو نا امید ہو کر خاموش ہو گئے تھے مگر ان حضرات نے آج پھر ہم کو یاد دلایا چنانچہ اسی مضمون کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

ناظرین کو شاید معلوم ہو کہ ان دونوں مولویوں نے (مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل) حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہ ان کے رسائل میں نہیں ہیں۔ اس اعتراض کو امرتسری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے اگر کہیں موقع ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔

شیخ الاسلام لکھتے ہیں: غلط کہتے ہو، ہم نے کبھی ان عبارات کو بعینہ طلب نہیں کیا، سچے ہو تو ہمارا کلام پیش کرو جس میں ہم نے بعینہ یہ عبارت مانگی ہوں۔ بلکہ ہم تو اس مضمون کی عبارت مانگتے ہیں جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ثابت ہو سکے کہ مولوی صاحبان نے یہ دعا کی ہو: ہم میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مر جاوے۔

آپ نے لاف زنی تو کر دی، مگر یقین نہیں کہ آپ مرد میدان بن کر دکھا سکیں۔ میں آپ کی سہولت کے لئے مرزا صاحب کی تصنیف سے اس کتاب کا نام اور نمبر صفحہ بھی بتلا دیتا ہوں غور سے پڑھو۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۵ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی صفحہ... پر مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہیں اور اس کے بعد تھوڑے دنوں میں میری زندگی میں ہی قبر میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمائیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں۔

گو مولوی اسماعیل صاحب مرحوم کی کسی کتاب کا نام نہیں لیا مگر مولوی صاحب کی کتاب مرزا صاحب کے متعلق ایک ہی ہے جو طبع ہو چکی ہے اور مرزا صاحب کے پاس ضرور ہو گی۔ پس ان سے لے کر بہت جلد اصل عبارتیں شائع کر دیجئے: تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ دیانتدار اور راست باز ہیں، تو درصورت نہ ملنے اس مضمون کے اخبارات میں شائع کرا دیں گے کہ مرزا صاحب نے جس مضمون کا دعوی کیا ہے وہ نہیں ملتا جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہو گا کہ مرزا صاحب خدا پر رسول پر فرشتوں پر تو بہتان بازی کرتے تھے بندوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ پھر ہم آپ سے پوچھیں گے کہ بتلاؤ جھوٹ بول کر تمام دنیا کو دھوکہ دینے والا حیا سوز ہے یا حیا دوز۔ آہ

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہوگئی

اذا غدرت حسناء او فت بعهد ها. و من عهد ها ان لا يدوم لها عهد ها

کرشن قادیانی کی پیش گوئیوں کی تصدیق ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپ کی تصدیق کرتے ہیں مگرانہی معنوں میں جن میں عرب کے شوخ طبیعت شاعر متنبّی نے شعر مندرجہ عنوان میں کی ہے شاعر مذکور لکھتا ہے: محبوبہ جد وعدہ خلافی ک کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا کیونکہ اس کے وعدہ کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ پورانہ کرے گی۔،

یہی حال کرشن جی (مرزا جی کو کرشن کا خطاب ہم نے نہیں دیا بلکہ خودانہی کا تجویز کردہ ہے کہ انہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں اس لقب کا خوداظہار کیا تھا۔مگرافسوس کہ ایک دفعہ اظہار کرکے پھر ایسے شرمائے ہیں کہ نہ انہوں نے خود نہ ان کے کسی حواری نے آپ کواس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ اس عہدہ سے معزول کئے گئے ہیں۔اڈیٹر) کی پیش گوئیوں کا ہے کہ کب کبھی کوئی پیش گوئی کرتے ہیں اس کے ضمیمے میں گویا کہہ دیتے ہیں کہ یہ سچی نہ ہوں گی، تاہم محض اپنی کوشش سے ان کو بناتے ہیں۔

منشی سعداللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیش گوئی مہاراج (مرزا) نے کی تھی جو ۴ جنوری کو صاف لفظوں میں جھوٹی ہوئی، مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہاں تھے کہ حیا داری سے خاموش رہتے۔ الٹے اکڑتے ہوئے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبت چوڑے مضمون میں مہاراج کی حمایت کرتا ہے۔ چونکہ وہ مضمون سارے کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنوں کے اندرونی حالات کا آئینہ ہے اس لئے ہم اسے تمام وکمال نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

ایک نشان پورا ہوا

الحکم کے ناظرین لودہ نہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعداللہ نومسلم متخلص بہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ وہی شخص ہے جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور یہ وہی شخص ہے جس نے آتھم عیسائی کی پیش گوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تھا اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامۃ (نورالدین) کے ایک بچہ کے فوت ہوجانے پر خوشی کا اظہار کیا،، اسے عیسائیت کی تائید کی دلیل بنایا (غلط کہتے ہو، عیسائیت کی تائید نہیں بلکہ تمہاری تکذیب میں لکھا تھا۔اڈیٹر) جس پر حی وقیم اور غیور خدا نے حضرت امام (مرزا) کو مولوی (نورالدین) صاحب کے گھر میں ایک خوش رو اور زندہ رہنے والے کی بشارت دی جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ کے حاشیہ میں چھپی اور آخر ایک مدت کے بعد ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کی رات کے دس بجے عبدالحی پیدا ہوا۔ اور یوں خدا تعالی کی پیش گوئی پوری ہوکر اس ہندوزادہ کی ندامت کا موجب ہوئی۔ غیور خدا نے جہاں ہمارے امام (مرزا) کو یہ رحمت کا نشان دیا وہاں اس مخالف دین اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا۔ اس نے حکیم الامۃ (نورالدین) کے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی لیکن خدا تعالی کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں رہا کرتے وہ خدا کے عذاب کا مزہ چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ ۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام (مرزا) نے سعد اللہ کو مخاطب کرکے یہ پیش گوئی شائع کی:

حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑرہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے ان شانئك هو الا بتر اور ہم نے اس طرح پر آتھم کا رجوع بحق ہونا بے ثبوت نہیں کہا۔

یہ وہ پیش گوئی ہے جس کو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء تک ۱۴ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں اس کے بعد متواتر وحی شائع ہوتی رہی۔ یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور مضبوط قوی کا آدمی ایک اور شادی کرکے بھی اولاد پیدا کرسکتا تھا، مگر خدا تعالی باتیں ٹلا نہیں کرتیں اور وہ پوری ہوکر رہتی ہیں۔ سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن اب تک اس کی کوئی اولاد نہیں۔ قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیوں نہیں۔ پس سلسلہ نسل کا ختم ہوجانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونوں طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلہ میں مخالفت کے لئے اٹھا مگر ناکام اور نامراد رہا۔اور پوری نامرادی کے ساتھ جنوری کے پہلے ہی ہفتہ میں فوت ہو گیا۔

اور اس طرح اپنے انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کر گیا۔اس پیش گوئی میں جو اوپر دکھلائی ، یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سعد اللہ کا ابتر رہنا،اس امر پر بھی ایک دلیل ہوگا کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا وہ خدا تعالی کے اعلام اور وحی سے تھا،سو آج آتھم کا نشان پھر ظاہر ہوا۔پھر اس پیش گوئی میں سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیش گوئی میں موجود،آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔

ان الفاظ میں مردار کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہوگا۔یہ تیسری پیش گوئی ہے جو اسی سلسلہ میں پوری ہوئی۔پھر انجام آتھم میں جہاں حضر اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر ۱۰ پر سعد اللہ نو مسلم لدھیانہ لکھا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ ،گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ توہین و تکفیر کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو برائے خدا کہو آمین

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہوگا کہ وہ ایک مضبوط تندرست قوی الجثہ اور کم عمر تھا اور حضرت اقدس (مرزا) اس کے مقابلے میں ہمیشہ بیمار رہنے والے اور پیر مرد اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اس کے مقابلہ میں آتا ہے اس کے سامنے اس جہان سے چل دیتا ہے یہ خدائے بزرگ و برتر کے نشانات ہیں جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے اور جس کے سننے کے کان ہوں، سنے (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۱۵؟)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے اور دروغ گوئم برروئے تو کی مثل کو بالکل صادق کر دکھایا ہے،منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکھا ہے حالانکہ وہ پنشن یاب تھے جو گورنمنٹ کے قاعدہ سے کسی طرح مضبوط اور قوی الجثہ اور کم عمر نہیں ہو سکتے۔پھر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرتا ہے مگر افسوس کہ مولوی عبدالکریم کرشن جی کے امام سے نہیں کرتا جس کی نسبت حضرت کو کئی ایک الہام ہوئے تھے کہ بیماری سے صحت یاب ہوگا مگر آخر کار وہ اسی بیماری میں مرا۔خیر یہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی معمولی لاف گزاف ہے اب سنیئے اصل مضمون کا جواب۔

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیش گوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی کا الہام تھا کہ منشی مرحوم ابتر ہوگا۔ اور ابتر کے معنی ہیں جسکی اولاد نہ ہو۔ چنانچہ مفردات راغب میں (جس کو حکیم نورالدین قابل اعتماد لغات قرآنی جان کر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے فقیل فلا ن ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه ۔ یعنی ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کی پیچھے اولاد نہ ہو۔ اور سنیئے قاموس میں ہے الذی لاعقب لہ ولانسل لہ یعنی ابتر وہ ہے جس کی اولاد اور نسل نہ ہو، اور سنیئے صراح میں ہے، بے فرزند شدن

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکھ دیا کرتے ہیں کہ میرا اس پر عمل ہے سنیئے فقہ کی کتاب ردالمختار جلد۵ صفحہ ۴۵۵ پر ہے۔ العقب عبارة عمن و جد من الولد بعد موت ا لا نسا ن یعنی عقب اس کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے۔

پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ ہو وہ ابتر نہیں (چنانچہ تم خود ہی لکھتے ہو کہ منشی مرحوم نے حکیم نورالدین کے بیٹا مرنے پر حکیم کے لئے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی۔ اڈیٹر) اسی لئے عرب کے مشرک آنحضرت ﷺ کو ابتر کہتے تھے کہ آپ کی اولاد نرینہ نہ تھی جن کے جواب میں یہ آیت ابتر والی نازل ہوئی تھی۔ منشی سعداللہ کے ہاں جوان لڑکا ہے، پھر وہ ابتر کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۹۔۲۰ برس کی ہے اور وہ دفتر سرکاری میں ملازم ہے اور اس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن کوم ضلع لدھیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے اور عنقریب شادی ہونے والی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اس لئے بڑی چالاکی اور ہشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے یہ بڑ ہانک دی کہ گو لڑکا ہے مگر آگے اس کی اولاد نہیں اس لئے منشی صاحب ابتر ہیں۔ تف ہے ایسی نبوت پر اور لعنت ہے ایسی بے جا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا یہی تمہاری ایمان داری ہے کہ پیش گوئی تو منشی سعداللہ کے بے اولاد ہونے کی کی جاوے اور ثبوت اس کے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جائے۔ شرم چہ کنی کہ پیش مرداں بیائد ۔سنو! خدا نے چاہا تو تمہارا یہ خیال بھی محض جھوٹا ثابت ہوگا عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے توقع ہے کہ اولاد بھی خدا دے گا لیکن بفرض محال (نصیب اعداء) اگر اس لڑکے کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو تو لڑکا ابتر ہوگا نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنی تو ہیں کہ اس کی اولاد نہ ہو (جس کو پنجابی میں اونترہ کہتے ہیں) منشی صاحب کی اولاد تو اس وقت موجود ہے، پھر وہ ابتر کیسے ہوئے

ناظرین یہ ہیں مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہیں کرشن جی کے بائیں ہاتھ کے کھیل جن سے اپنی پیش گویوں کو زور لگا کر سچا کیا کرتے ہیں حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہیں اسی لئے کسی اہل دل نہیں کہا ہے:

رسول قادیانی کی رسالت　　جہالت ہے جہالت ہے جہالت

خدا کی شان جہاں کوئی مرے، یا کوئی بلاء عام نازل ہو، کہیں زلزلہ آئے کہیں طاعون ہو تو یہ منحوس پارٹی خوشیاں مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ مخلوق ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہیں کہ کہیں سے کسی بلا کی خبر پہنچے

شور بختاں بآرزو خواہند　　مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیش گوئی کا ذکر کیا ہے اس لئے منشی صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہیں جو مرحوم نے اس زمانہ میں بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے اشتہار تو بہت طویل ہیں جس نے دیکھنے ہوں الہامات مرزا میں دیکھے چند اشعار یہ ہیں

ارے او خود غرض خودکام مرزا　　ارے منحوس نافرجام مرزا

ڈبویا قادیان کا نام تو نے　　کہیں کیا او بدو بدنام مرزا

کہاں ہے اب وہ تیری پیش گوئی　　جو تھا شیطان کا الہام مرزا

در توبہ ہے وا ہو جا مسلمان　　یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۰۷ء ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مولوی عبداللہ اہل قرآن نے جو احادیث سے بالکل منکر ہیں صرف قرآن شریف ہی کو مدار عمل جانتے ہیں مرزا صاحب قادیان کو مباحثہ کی دعوت دی کہ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت بتلاؤ۔

غالباً اس سوال کو ہر ایک دانا منصف مزاج معقول سمجھے گا۔ مگر افسوس کہ قادیانی پیغمبر کے محاورہ اور اصطلاح میں انصاف کا لفظ مہمل لکھا ہے جس کے معنی کچھ بھی نہیں لکھے اس لئے قادیانی اخبار بدر نے نہایت ہی اپنے مصنوعی انصاف سے اس درخواست کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے:

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعۃ القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے کہ مرزا صاحب، مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوی مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کر چکے ہیں۔ جہاں تک ضروری اور مناسب تھا حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا، لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکے ہیں کہ پھر نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مولوی عبداللہ صاحب نہ بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں کہ یہ دعوی قرآن شریف کے خلاف ہے اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں، تو اس وقت ان کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے، کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ یہ دعوی قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کے مخالف ہے۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس جواب میں گواڈیٹر بدر نے اپنے مرشد پیر مغاں کرشن قادیان کی تقلید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے کیونکہ یہی جواب کرشن جی نے خاکسار کو دیا تھا جب میں ان کی درخواست کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان میں پہنچا تھا۔ مگر افسوس کہ بدر کے قابل اڈیٹر نے اس جواب دینے میں ایمانداری اور دیانت داری سے کام نہیں لیا جس کی تفصیل ہم بتاتے ہیں کہ از معنا ان لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات ولو سبونا (اخیر صفحہ) یعنی اس سے بعد ہم علماء کو مخاطب نہ کیا کریں گے گو وہ ہم کو گالیاں دیں ۔، یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں چھپی اس کے بعد کرشن قادیانی نے کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا جوابات دیئے حتی کہ نومبر ۱۹۰۲ء کو رسالہ اعجاز احمدی خاص اس خاکسار کے نام ڈیڈی کیٹ (نذر) تھا۔ اس میں میرے علاوہ تمام کو مخاطب کیا ہے اور قصیدہ عربی کا جواب مانگا ہے بلکہ تمام اخباروں میں بذریعہ اشتہار تمام علماء کو مخاطب کر کے اپنا معجزہ ثابت کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ کیا یہ خطاب علماء کو نہ تھا؟

اچھا یہ بھی جانے دیجئے: ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کا اشتہار معیار الاخیار ص ۳ دیکھئے۔ کرشن جی لکھتے ہیں:

اے اسلام کے علماء آپ لوگ ایک مجلس مقرر کریں جس مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں جو آپ کے نزدیک مسلّم ہوں پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں اور ان کا حق ہوگا کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرالیں۔ اول قرآن وحدیث کی رو سے ...وغیرہ۔

کیا یہ خطاب علماء کو نہیں ہے۔ کیا یہ بحث کے لئے مطالبہ نہیں۔ کیا ۱۹۰۲ء، ۱۸۹۶ء سے بعد نہیں ہے ۔ پھر یہ کیا ماجرا ہے کہ کرشن جی ۱۸۹۶ء میں علماء کو مخاطب نہ کرنے کا وعدہ کریں مگر اس سے بعد ہر تصنیف میں مخاطب کر کے اپنے اقرار کو بھولتے ہیں آہ سچ ہے

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے　　کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

خیر اس وعدہ خلافی پر تو تعجب نہیں، بقول زار روس وعدہ توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں، اور حدیث میں منافقوں سے اس فعل کے وقوع کی خبر بتلائی گئی ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ جب کوئی مخالف مرزا جی کو مباحثہ کے لئے للکارتا ہے تو آپ اور آپ کے دام افتادہ سخت اندھی تقلید اور جہالت بلکہ کمال بے حیائی سے کرشن جی کے انجام آتھم کا حوالہ دے کر مباحثہ سے طرح دینے کا بہانہ نکال لیتے ہیں، حالانکہ انجام آتھم کے بعد خود ہی اس قول وقرار کو توڑ بھی چکے ہیں۔ آہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ ہاتھ دے دے کر   جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

کیا کوئی حقیقی بات کا باپ ہے جو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کا جواب دے سکے (مجازی بیٹوں سے کچھ نہ ہو جیسے بدر کا اڈیٹر کہ.....سے اور باپ حکیم نورالدین کو لکھا کرتا ہے۔ ثناء اللہ)

اولئك آبائی فجئنی بمثلھم ۔ اذا جمعتنا یا جریر الجوامع

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء ص ۵)

کرشن قادیانی اور پنڈت گردہاری لال منجم لاہوری

آج ہم ان دونا مورمخبروں کی خبر رسالہ کا مقابلہ ذرا تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہو سکے گی اس خیام خام کا دفعیہ بھی ہو جائے گا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی نجومی سمجھ کر ان کے الہاموں کو القاء الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنونا لصدق مانا کرتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب کو نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردھاری لال جی نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:

اس ماہ کی ۱۴، ۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۴، ۲۰، ۲۱ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش، اور ۲۷، ۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا، ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷، ۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی، نہ ابر محیط ہوگا۔ حالانکہ ۱۷، ۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی، ۱۹ کو بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی، اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو حواس باختہ نہ ہوا ہو۔ ۲۰، ۲۱، ۲۷، ۲۸ کو آسمان بالکل صاف رہا، اور دھوپ خوب چمک کر لگی جس سے فرمان قرآنی صاف ثابت ہو گیا لا یعلم الغیب الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیش گوئیوں کو کھلم کھلا پبلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع کر دیتے ہیں تا کہ ہر ایک کو رائے لگانے کا موقع مل سکے۔ پھر مزید قابل داد بات یہ ہے کہ اس پیش گوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ بتلاتے ہیں نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی۔ مگر ہمارے کرشن جی کہتے تو سب کچھ ہیں مگر ہوتا کچھ بھی نہیں۔ ایک تو آپ کے الہامات بھی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں، کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے اس لئے جو بات ہے گول ہے، جو ادا ہے نرالی ہے

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جس کو وہ بار بار اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں۔ آپ کا الہام ہے شاتان تذبحان یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ ایک زمانہ تھا جب آپ کے فرضی خسر یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جس کے ساتھ آپ کا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز یہی کہتے ہیں:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

یعنی مرزا احمد بیگ مرحوم جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۷ میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود یہ کی کہ:

دو بکریاں ذبح کی جائیں۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہوں گے کہ کرشن جی انہی دو بکریوں کو اپنے دو کامل مریدوں پر لگاتے ہیں جو (بقول ان کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں:

ذکر اس پیش گوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیش گوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنی وہ پیش گوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف اور میاں عبدالرحمٰن کی شہادت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت ہے اور وہ پیش گوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچ سو دس اور صفحہ پانچ سو گیارہ میں یہ پیش گوئیاں ہیں؛ و ان لم یعصمك الناس یعصمك الله من عنده یعصمك الله من عنده و ان لم یعصمك الناس شا تا ن تذ بحا ن۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق آپ نے اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر یوں لکھا ہے کہ : یہ پیش گوئی مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جب کہ خود بدولت کو بھی ان کی سمجھ نہیں۔ اگر ہے تو دانستہ اپنے دام افتادہ حمقاء کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے ان دو بکریوں کو خریدا تھا، تو اس وقت ان کے داموں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دے کر سبک دوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تھا کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گراں بہا پڑیں گی کہ یہ دام تمہارے دیئے ہوئے ردی ہو جائیں، اور تم کو اس کی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہوں گے۔ ابھی کیا معلوم آئندہ کو کہاں تک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطیفہ: یہ کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد آپ کے مخالف ہیں، مگر دوسری دو بکریاں آپ کی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہے کیوں نہ ہو:

لطف پر لطف ہے املاء میں میرے یار کے یار
حائے حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے ہمار

کرشن پینتھیو! بتلا سکتے ہو کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتے ہیں: اگر اب بھی نہ تم مانو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی

ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے بھی مسیحیت کا دعویٰ کیا تھا اب اس کے مرنے کی خبر آئی ہے جس پر قادیانی کرشن پینتھی پارٹی مارے خوشی کے آپ سے باہر ہوئی جاتی ہے کہ ہمارے کرشن جی کی پیش گوئی ثابت ہوگئی۔اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہین کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی مرزا صاحب قادیان نے کب پیش گوئی کی تھی۔اس کی تاریخ معہ اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔مگر یاد رکھنا مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اس کو بھی خورد برد نہ کر جانا۔بلکہ بہت لدھمارا معقول جواب دینا، بدر اور الحکم وغیرہ کے اڈیٹر! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو: تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔یاد رکھو اہل حدیث تمہارے ہر قسم کے مکر وفریب کو ظاہر کرنے پر ہر وقت مستعد ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱)

قادیانی گپ

اخبار الحکم قادیان کے اڈیٹر نے حسب تعلیم اپنے پیغمبر اور کرشن گوپال کے وعدہ کیا تھا کہ میں اہل حدیث اور دیگر مخالفوں کے جوابات نہ دونگا کیونکہ مجھے مہدی اور مسیح نے منع کر دیا ہے مگر بقول استاد:

رات کو مے کشی کی صبح کو توبہ کر لی   رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

مشکل وقت کو ٹال کر گا ہے ماہے ٹرایا کرتا ہے چنانچہ ۱۷ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:

قادیان کے آریہ وثناء اللہ امرتسری: اس رسالہ کی ایک جلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے آریوں نے حضرت مرزا صاحب کے جونشانات دیکھ کر تکذیب کررہے ہیں، اس رسالہ میں ان سے مباہلہ کردیا ہے اس میں آریوں کو اعلان کیا ہے کہ اگرانہوں نے نشانات نہیں دیکھے ہیں تو قسم کھا جاویں کہ یہ نشانات صداقت اسلام کے ہم نے نہیں دیکھے۔ اب ثناء اللہ کو بھی چاہیے کہ اپنے دوستوں قادیان کے آریوں کو اس قسم کے لئے آمادہ کرے اور ان کے پاؤں پڑے ورنہ ان کی قسم کے گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر پرکھ لے تا کہ معلوم ہو کہ خدا تعالی کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تحریر کا مطلب جہاں تک ہم سمجھے ہیں دو ہی فقرے ہیں۔

ا۔ ہم اپنے دوست آریوں کو قسم پر آمادہ کریں۔

۲۔ اور ہم خود قسم کھائیں۔

اول فقرہ کی بابت تو یہ ہے کہ آریوں سے ہمارا کوئی خاص یارانہ نہیں، ہاں اس میں شک نہیں کہ وہ ہمارے کنٹری فیلو (ملکی باشندے) ہیں جیسے تمہارے اور تم ہمارے۔ چونکہ قسم کھانا ان کے مذہب میں منع ہے اس لئے ہم ان کو قسم کھانے کا مشورہ دیں گے تو وہ وہی جواب دیں گے جو عیسائیوں نے قادیانی کرشن کو دیا تھا۔ جب کرشن جی نے کہا تھا کہ آتھم قسم کھائے کہ وہ دل میں ڈرا، تو ڈاکٹر ہنری کلارک نے جواب دیا تھا کہ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب مسلمان نہیں اگر مسلمان ہیں تو خنزیر کا گوشت کھائیں۔ اگر کہیں کہ مسلمانی کا ثبوت خنزیر کھانے سے کیسے ہوگا، وہ تو مذہب اسلام کے برخلاف ہے، تو اسی طرح آتھم اپنی عیسائیت کا ثبوت قسم کھا کر نہیں دے سکتے کیونکہ قسم کھانا عیسائی مذہب میں منع ہے۔ تو پھر ہم ان کو کیا کہہ سکتے ہیں۔

ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں، سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ! جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہہ دیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلی درجہ کا جھوٹا، مکار، فریبی ہے، اور اسکی کوئی پیش گوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرت سر تیار ہے جہاں تم پہلے ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت ... چکے ہو۔ امرت سر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کاروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کر دو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔

مرزائیو! جانتے ہو میں کون ہوں میں وہی ہوں جس نے تمہارے گروہ کا طلسم تمہارے دارالخلافہ قادیان دارالزیان میں جا کر توڑا تھا مگر تمہاری عقل و دانش پر افسوس کہ تم مجھے نہیں جانتے۔ آہ

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند
جامیء بیچارہ ماچوں دیگراں پنداشتی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۹۔۱۰)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔اپریل ۱۹۰۷ء ۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مبر۲۴ جلد۴ کے صفحہ اول کے آخر پر نیچے حاشیہ میں بعنوان: معذرت، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا ہے:
میں سفر سے آیا تو ۱۲۔اپریل کا اخبار مرتب تھا اور مرزا صاحب کے مباہلہ کا جواب جلد دینا تھا، اس لئے ۱۹۔اپریل ۱۹۰۷ء کا بھی اسی ہفتہ تیار کیا گیا ہے اس جمع تقدیم کو تقدیم زکوۃ پر ...فرمائیں گے)

کرشن قادیانی اور ہم

ادھر آپیارے ہنر آزمائیں　　　تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷ مارچ (۱۹۰۷ء) کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اس کا جواب ۲۹ مارچ (۱۹۰۷ء) کے اہل حدیث میں دیا گیا تھا کہ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو، مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں (بدر مورخہ ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں) جو دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اس مضمون کو تمام وکمال سارا نقل کرتے ہیں تا کہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دیئے ہیں۔ پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھ کر ہمارے جوابات کو نمبر وار پڑھتے جائیں اور لطف اٹھائیں۔ قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمان داری سے کام لے کر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کریں گے۔ بہر حال وہ مضمون یہ ہے:

مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف، قادیان کے آریہ اور ہم، کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں:

ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں، سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں۔ آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔

ہم حلفیہ کہہ دیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا، مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیش گوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔

مرزائیوں سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے، ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں، تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کاروائی ہوگی۔ مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو، اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو، سب امت کیلئے کافی نہیں ہوسکتا۔

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں، اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب، حضرت مسیح موعود کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو تیار ہیں اور اس مباہلہ (۱) کے واسطے حضرت مرزا صاحب (۲) کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔

اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کرلیا ہے (۳) وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوی میں جھوٹا ہے اور بے شک (۴) یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنة الله على الكاذبين اور اسکے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں، خدا سے مانگیں۔لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت (۵) میں نہ پڑے، اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں، حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ (۶) چندروز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جاوے گی۔اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ (۷) کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی، اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کردیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ (۸) کے چیلنج مباہلہ کو منظور کرلیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر ہمارا یہ افترا ہے تو لعنة الله على الكاذبين۔ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کیساتھ یہ لکھ دیں (۹) کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنة الله على الكاذبين۔اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب (۱۰) وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں۔ان اشتہارات (۱۱) کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کردے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا۔ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو (۱۲)۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا، مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی (۱۳)۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا (۱۴) ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔ معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ مولوی ثناء اللہ (۱۵) جو چاہے اپنے لئے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کر لے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں (۱۶) وہ اپنے مصالح آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ (۱۷) کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔ فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں۔ البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ (۱۸) نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں، خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورہ انفال، رکوع ۴: و اذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق فامطر علینا حجارۃ من السماء او أتنا بعذاب الیم۔ اور دراصل مولوی جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے (۱۹) اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقت الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیج دیں (۲۰) اور ساتھ ہی لکھ دے کہ کتاب کے پہنچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کر دے کہ میں قسم کھاتا ہوں (۲۱) کہ میں نے کتاب حقیقۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوحی کوشروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اوراس کے تمام الہامات اور پیش گوئیوں کو افتراء سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنة الله علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالی مجھے لاوے۔

امید ہے(۲۲) کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر(۲۳) یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جائے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائے گا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ کا نام پہنچ جائے گا۔ اس زمانہ میں بہ سبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (۲۴) (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود بھی کیا، اور پھر اسکے مریدوں نے اس کو تمام جائداد سے بید خل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ وخراب حالت میں مر گیا۔ وہ امریکہ میں تھا اور حضرت قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں امرت سر میں ہو یا قادیان میں۔ امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقت الوحی کے ملنے اور اس کے تمام وکمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔ (مولانا پوچھتے ہیں کہ یہ چیلنج دیتے ہو یا میرے چیلنج کو منظور کرتے ہو)

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ امرت سر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرت سر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں (مولانا یہاں وضاحتاً لکھتے ہیں کہ دہلی میں مرزا صاحب کی چاہیتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا۔ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دیں گے) کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو، جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار کر دیا۔ کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ نے (۲۵) امرت سر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس (۲۶) پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زادراہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں (مولانا طنزاً فرماتے ہیں کہ میرے پہلے قادیان پہنچنے پر جو آپ نے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ مجھے دیا تھا، وہی کافی ہے۔ ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے) لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں اور الفاظ مباہلہ (۲۷) تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے۔ اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقت الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے (۲۸) کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے آسکتا ہے البتہ اپنے آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ دار ہیں کیونکہ ہماری جماعت (۲۹) مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔

(بدر قادیان۔۴۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۴۔۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

نمبر اول دوم سوم اور چہارم میں آپ نے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا۔ بلکہ آپ نے یا آپ کے حکم سے (بقول آپ کے دیکھو نمبر ۲۹) آپ کے تابعدار مرید اڈیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم نے مجھ کو قسم کھانے کے لئے کہا، جس کو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے کہ میں نے قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہو۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنیئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے۔ میں نے جو کہا ہے وہی کہیے۔ اپنے معمولی کذب سے کام نہ لیجئے۔ یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں۔ معاذ اللہ جب میں آپ کو محض خدا کے واسطے ایک مفسد اور دجال جانتا ہوں، نہ اب بلکہ سال ہا سال سے، تو میں آپ کے مباہلہ سے کیوں ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہٖ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت را مے شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میرے طرف ثبت کیجئے، دروغ گوئی سے کام نہ لیجئے۔ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے، مباہلہ نہیں کہا۔ نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گووں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر ۵، میں بھی آپ نے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبداللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ کیوں آپ نے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اسکے بے گناہ داماد کی موت کی پیش گوئی شائع کی تھی؟ ہاں ہم تمہاری اس مہربانی کا گر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں (مرزا) کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیش گوئی نہ کرونگا اس لئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے سچ ہے: عصمت بی بی ست از بے چادری

نمبر ٦ کے مطابق بھی ہم تیار ہیں مگر نمبر ۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ دیتے ہیں، کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انتظار کرنے کے لئے کیسے کیسے اشتہارات شائع کئے مگر جب وہ نکل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے:

جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

نمبر ۸ میں بھی آپ نے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اے جناب ہم نے آپ کو کب قسم اٹھانے کے لئے کہا۔ ہم تو نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تپتے توے پر... رکھ دیں۔ ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپ نے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہے اس لئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے۔ ہم تو اسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں شائع کیا ہے جس کو آپ نے بھی منظور کیا۔ زاید باتوں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانتے ہیں۔ جب آپ کی کتاب نکلے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔ سر دست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم قادیان ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں۔ باقی فضول۔

نمبر ۱۰ میں تو آپ مجھ کو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر ۱۷ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں، کیونکہ آپ لکھتے ہیں، خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ کو پورا کرے۔ پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دیں گے تو میں بھی حسب (نمبر ۱۰) آپ کو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا۔

نمبر ۱۱ میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں۔ کیا ابھی آپ کا اور آپ کے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال اور کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جس میں یہ دعا لکھی تھی:

اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں؟ سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر کہ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں، تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے، کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے ان کا اور انکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا، بلکہ اشتہارات شائع ہونے پر آئندہ کو ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا ہو جانے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا۔ اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو۔

- نمبر ۱۲ میں آپ انسانی ہاتھ کی بے دخلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھ رام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں۔
- نمبر ۱۳۔ اگر مباہلہ ہوتا تو شائد ضرورت نہ ہوتی، مگر مباہلہ تو ہے نہیں، بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے، اس لئے اس عذاب کی تعیین کرا لینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں۔

علاوہ اس کے میں حضرت (مرزا) کا مزاج شناس ہوں۔ آپ وہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ مگر جب نہ مرا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے۔ پنڈت لیکھ رام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب اس پر آئے گا، مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپ نے اپنی سچائی کا اظہار کیا۔ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل وخوار ہوگا۔ جب مدت گذر گئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اس (مولوی محمد حسین صاحب) نے عـجـبـت کا صلہ لام غلط لکھا ہے اس لئے وہ ذلیل ہو گیا۔ سرکار سے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار مربع زمین ملی اس لئے وہ ذلیل ہوگیا۔ حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو جیسی ذلت کی ہے خدا ہم کو بھی نصیب کرے۔ پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئے گا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہنچا، تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا۔ اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شائع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ اس کے متعلقین دل میں ڈر گئے اس لئے تاخیر واقع ہوگئی۔ غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بے جا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا۔ کیا یہ مثل غلط ہے من جرّب المجرّب حلت به الندامة۔ اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ حلف اٹھانے پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے۔ پس آپ دعا کر کے خدا سے اس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپ کی دعا ردّ نہیں ہوتی (دیکھو اپنا ازالہ اوہام طبع اول) آپ کو خدا نے کہا، جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے ۔آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ: مجھے بارہا مخاطب کر کے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا۔ (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب) یہ بھی آپ کا الہام ہے الفوق معك و التحت مع اعداءك۔ یعنی تو ہمیشہ بلند رہے گا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء)۔ پس آپ کو کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجہ سے مجھے ابھی اطلاع نہ بخشیں اور مخلوق خدا کو اپنی محبت سے فیض یاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کریں گے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث کا مقابلہ آسان نہیں

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

نمبر ۱۴ میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ پکے کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپ نے مباہلہ کیا تھا اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول اٹھا تھا کہ:

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی
آتھم کے زندہ رہنے پر جو جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا۔ ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون سی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے۔

نمبر ۱۵ کا ردّ آپ نے نمبر ۱۷ میں خود ہی کر دیا ہے۔ مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھے اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جس کا مطلب صاف ہے کہ جو عذاب مانگوں گا وہی آئے گا تب ہی تو فیصلہ ہوگا، پھر ساتھ ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشاء پورا نہیں کیا کرتا۔ یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہدونگا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا۔ سچ ہے:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں مطلب دونوں

نمبر ۱۸ بھی نمبر ۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا۔ پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا۔ پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں۔ مرزائیو! تم بھی اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے۔

نمبر ۱۹ میں بھی آپ نے اپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھ کو قسم کھانے کی بابت کہا گیا، میں نے منظور کیا، مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجہ سے اطلاع دیں۔ اب اس کے بعد آپ نے میری اس تحریر کی منظوری دی۔ بتلایئے شرط ہماری طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے۔ ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو بھی منظور کرنا ہے۔ باقی یہ کہ آپ کو بھاگنے نہ دیں یہ ہم سے کیونکر ہوسکتا ہے، شیروں کو تو قابو کیا جاسکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کرے جن کے لئے سب راہیں کھلی ہیں۔ ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرفہ ہے کہ آپ نے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہم نے آپ کی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجہ سے اطلاع چاہی۔ پس آپ فرمادیجئے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۲۰۔ بے شک بھیجئے، مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں کیونکہ رسالہ انجام آتھم میں بھی آپ نے یہی لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہے ان کو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جس کو نہ پہنچی ہو وہ اطلاع دے تو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیجی جائے گی۔ مگر میں نے نہ پہنچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہنچی۔ یہ تو ہیں آپ کے وعدے۔ سچ ہے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے کر

جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

نمبر ۲۱۔ یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپ کر ہمارے پاس آئے گی تو اس وقت اس کا جواب دیا جائے گا۔ سردست تو آپ کی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں پس آیئے اور تشریف لایئے۔

نمبر ۲۲۔ بے شک میں نے جس طرح آپ کی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھے کسی طرح انکار نہیں۔ یاد رکھو کہ میں کون ہوں؟

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت و اذا نطقت فاننی الجوزاء

نمبر ۲۳۔ اس میں بھی آپ نے غلط بیانی سے کام لیا۔ بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں مناظروں میں بلایا جاتا ہے، اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہوسکتی ہے؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا؟ امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ پہلے آپ کا مباہلہ اس شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا۔ بٹالہ کو اس لئے منتخب کیا کہ میرے اور آپ کے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں۔ پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہے۔ اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا فساد کا خطرہ نہ تھا؟ کیا ہی خبط ہے۔

نمبر ۲۴۔ میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہل حدیث تمہارے اس قسم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے اس پر مسٹر ڈوئی والے مباہلہ کا تقاضا مزید ہے۔ بس سچے ہو تو اس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شائع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین

❁ نمبر ۲۵۔ اس کا جواب پہلے آچکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے۔

❁ نمبر ۲۶۔ کیا آپ کی طرح قادیان میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں۔ تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلادیں گے تو میں قادیان میں بھی آجاؤنگا۔ کیا آپ کو میرا پہلے ایک دفعہ قادیان پر حملہ آور ہونا یاد نہیں۔ اگر تمہیں ذرہ بھی شرم وحیا ہوتی تو تم مجھ کو قادیان میں کبھی نہ بلاتے۔ ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں مگر آپ کو میرا قادیان پہنچنا نہ بھولنا چاہیے۔

❁ نمبر ۲۷۔ بے شک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جن پر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دے دیا ہے جن کو تم نے بھی منظور کر لیا ہے

❁ نمبر ۲۸۔ بے شک اپنی سچائی کے دلائل سنایئے لیکن یہ تو بتلایئے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہوں گے جو آج تک آپ نے تمام ملک شائع کئے ہیں جن کا خلاصہ صرف یہ ہے

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے
عبارت کو سبک دوشی ہوئی بارِ معانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزور (محفوظ) کر رکھے ہیں۔ اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا کیونکہ ازالہ اوہام میں آپ نے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری لکھا ہے۔ پس حسب تجویز آپ کے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا مگر خطرہ ہے کہ آپ کو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ مجھے خدا نے مباہلہ سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہنچنے پر آپ نے کہہ دیا تھا۔

❁ نمبر ۲۹۔ کیسا سفید جھوٹ ہے، تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑیں نہیں بھیڑیئے ہیں، بدخلق ہیں، خودغرض ہیں، سفلہ ہیں، دل آزار ہیں، بدتہذیب ہیں، کمینہ ہیں، متکبر ہیں، کینہ توز ہیں۔ ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو۔ غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ اشتہار التواء جلسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں:

مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کرچکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بعض حضرات ایسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے اسلام علیک نہیں کرسکتے چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کرلیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ (اشتہار مذکور)

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تم کو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے، تم کو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے۔ اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ مگر پہلے یہ بتادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیونکہ تمہارا تجربہ ہوچکا ہے کہ تم معمولی واقعات کو اپنی پیش گوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اسلئے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے زکام ہوگا یا نکسیر پھوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالا آسمانی نشان بنالیں۔ میں آپکی ان چال بازیوں سے خوب واقف ہوں:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۲۴ جلد ۴۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔ ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۔۷)

مرزا قادیانی کے استفسار کا جواب

مرزا صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون لکھا ہے جو ہمارے خیال میں ہم میں اور ان میں فیصلہ کن ہے امید ہے مرزا صاحب اس دعوی پر قائم رہ کر ہمیشہ کی چخ چخ اور مسلمانوں میں آئے دن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسادات کو بند کر دیں گے ناظرین کو پہلے مرزا صاحب کا استفسار سناتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں؛

مخالفوں سے ایک استفسار

دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب ان کا کوئی غضب کسی شہر کا پر نازل ہوتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اس سلطنت سے خاص تعلق ہوتے ہیں تو اس شخص اور اس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہو جاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جاہ پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے ایسا ہی حضرت جل شانہ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب ملائک کو جناب حضرت عزت جل شانہ سے فہمائش کی جاتی ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں بس یہی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا انی ا حافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو طاعون سے بچاؤنگا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہو رہے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس وقت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر گذر گئے، لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔

یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے لیکن ان کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے۔ اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی افتراء وہ بھی شائع کرے یا قسم کھا کر یہ شائع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدائے قدیر ضرور اس کو اس بے باکی کا جواب دے گا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملے گا کہ خدا نے اسکو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ اس کے گھر میں نہیں آئے گی چاہیے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور ہندو اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دیں والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود

اس مضمون میں صرف ایک فقرہ تشریح طلب ہے یعنی گھر کی چار دیواری والا، سو اس کی تشریح کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ہم مرزا صاحب ہی کا کلام پیش کرتے ہیں جو اسی الہام کی تشریح میں ہے۔ آپ اپنے مستند رسالہ کشتی نوح کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں:

پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ میرے اس گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے انی احا فظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔

اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا، تو کیا یہ سچ ہے کہ کوئی نہیں مرا؟ قادیان میں البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو فنا فی المرزا تھا طاعون کی نذر نہیں ہوا؟ جہلم میں مولوی برہان الدین طاعون سے نہیں مرا؟ قادیان میں قاضی امیر حسین کا جوان لڑکا طاعون کا شکار نہیں ہوا؟ جس کے جنازہ کو کسی رزائی نے ہاتھ نہ لگایا تو اس نے مرزا کے سامنے آن کر کہا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں جس پر مرزا جی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جو بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی۔ جس کا شروع یوں ہے:

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی اور اخوت اسلامی کا سلوک کرنا چاہیے۔

پھر آپ نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزائی طاعونی مردوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ہدایات کیوں کیں کہ جنازہ گاڑی پر رکھ کر لے جاؤ سو گز کے فاصلہ پر دور رہو یہ کرو وہ کرو۔ بتلاؤ یہ کیوں کیا؟

امرتسر کے مرزائیو! تم بھی بھول گئے ہو کہ تمہارے درمیان ایک مرزائی بڑا بولنے اور لڑنے جھگڑنے والا ساکن کٹڑہ جیمل سنگھ کوچہ منٹواں کیوں طاعون سے مرا تھا؟ پچھلے ہفتہ تک جن مرزائی طاعون زدوں کا ذکر اہل حدیث میں لکھا گیا ہے ان کے علاوہ تازہ خبر لاہور کی سنو! کہ حکیم فضل الٰہی جو بڑا سخت مرزائی تھا یکم مئی کو طاعون سے چل بسا۔ مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور کی بیوی بھی طاعون سے مرگئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم مرزا مرزا جی کے اس فقرہ کے معنی ان سے پوچھتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے:

اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا،

اس قاعدہ کے مطابق یہ مرزائی مردے کون ٹھہرے، آدمی یا کتے، یا کتوں سے بدتر۔ ہم کچھ نہیں کہتے ،آپ ہی فیصلہ کریں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی خود جواب دیں

جناب نے میری بابت دعا شائع کی ہے کہ تو میری زندگی ہی میں طاعون یا ہیضہ سے مر جائے گا اس کے جوابات تو کئی ایک بذریعہ اخبارات میں نے دیئے ہیں مگر ایک خاص بات آپ سے دریافت طلب ہے جو ان جوابات میں نہ آسکی، اسلئے عرض خدمت ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کا دعوی ہے کہ جتنے لوگوں نے آپ سے مباہلہ کیا ہے سب ہلاک ہو گئے ہیں چنانچہ آپ کے اصل الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء یہ ہیں؛ جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کر دیا۔ حالانکہ جہاں تک مجھے یاد ہے اور پبلک کو معلوم ہے صرف مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے امرتسر میں آپ کا مباہلہ ہوا تھا جو آج تک اچھی طرح زندہ ہیں تنومند ہیں بلکہ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ اس بات کے دل سے متمنی ہیں کہ کبھی موقعہ بنے تو آپ سے کشتی لڑ کر ادھر یا ادھر معاملہ یک سو کر دیں خیر اس کی بابت تا آپ یا آپ کے ہم خیال کہہ سکتے ہیں کہ میرا ذاتی خیال ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مولوی عبدالحق مباہل آج تک زندہ ہے پھر آپ کے اس کلام کا کیا مطلب ہے کہ مباہلہ کرنے والے سب مر گئے۔ مجھے اس سوال کے کرنے کی ضرورت اس لئے ہوئی ہے کہ اسی قسم کی پیش گوئی یا دعا آپ نے میری نسبت بھی شائع کر دی ہے تو مہربانی کر کے اس سے اطلاع دیں کہ میری ہلاکت کی پیش گوئی یا دعا بھی اسی قسم کی ہلاکت ہے جو مولوی عبدالحق غزنوی پر آئی ہے یا کچھ اور مراد ہے۔

مرزائیو! جی چاہتا ہے کہ ایک سوال تم سے بھی کروں۔ کیا تمہارا ایمان اور کانشنس اس مرزائی کلام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح جانتا ہے جو مرزا جی نے دعوی کیا ہے کہ مباہلہ کرنے والے سب مر گئیے۔ اول تو سوائے مولوی عبدالحق غزنوی کے کسی نے مباہلہ ہی نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو مولوی عبدالحق غزنوی کی زندگی تک کل کا لفظ کیسے صحیح ہوسکتا ہے

اگر تمہیں علم نہ ہو تو اپنے کسی عام فاضل حکیم طبیب سے پوچھو کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے یا کچھ اور، اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ ہے یا نہیں۔ اگر تم میں ذرہ بھر بھی خدا کا خوف اور ماشہ کا ہزارواں حصہ شرم وحیا ہو تو کرشن قادیانی کے اتنے ہی دعوی سے اس کا کذب تم پر واضح ہوسکتا ہے مگر افسوس ہے کہ تم لوگوں نے اپنی باگ ایسے شخص کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جو تم کو بہت بری طرح نچاتا ہے مگر یاد رکھو اہل حدیث تمہارا دلی خیر خواہ ہے اسلیئے تمہاری اور تمہارے گرو کی ناراضگی کی پرواہ نہ کر کے بھی تم کو سمجھاتا رہتا ہے کہ:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ۔ گر کافر گبر و بت پرستی باز آ

(ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء ص ۱۔۲)

قادیانی کھسیانی بلی

قادیانی کرشن اور اس کی پارٹی کو جو اہل حدیث سے صدمہ پہنچتا ہے اسکا اندازہ کرشن جی کے اشتہار متضمن پیش گوئی مندرجہ اہل حدیث ۲۶۔ اپریل سے ظاہر ہوسکتا ہے اسلیئے وہ اب اہل حدیث کے مواخذات شدیدہ سے تنگ آ کر ۷ امئی کے اہل حدیث کے ایک مضمون کی نسبت گورنمنٹ اور مسلمانوں کو اکساتے ہیں چنانچہ الحکم کے اڈیٹر نے اپنی معمولی عادت کے موافق ۳۱ مئی کے پرچہ میں بہت ساز ہر اگلا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جیسی ذی علم گورنمنٹ کے پاس اپنی عادت کے مطابق اہل حدیث کے مضامین کی تحریف کر کے چغلی کرتا ہے لیکن اسکو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ خوب جانتی ہ کہ تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے کہ تم مخالف کے کلام کو الٹا لباس پہنا کر دکھایا کرتے ہو مولوی غلام دستگیر مولوی محمد اسماعیل ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات پبلک نہیں بھولی چنانچہ اس مضمون میں بھی اس غدار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اہل حدیث میں ہم نے ہندوؤں کی شورش کو بلی کے مقابلہ پر چوہوں کی کمیٹی سے تشبیہہ دی تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ جس طرح بلی کے مقابلہ میں چوہا کمزور ہے اسی طرح گورنمنٹ کے مقابلہ پر رعایا بالکل بے دست وپا ہے جس طرح چوہوں کا اجتماع بلی کے مقابلہ پر کچھ نہیں اسی طرح ہندو پارٹی کا ایجی ٹیشن گورنمنٹ کی قوت کے مقابلہ پر کچھ نہیں مگر اس صاف وسیدھے کلام کا مطلب دجالی آرگن لکھتا ہے کہ اہل حدیث نے گورنمنٹ کو ایک بلی بنایا ہے جو معاذ اللہ مکر وفریب سے گھات لگا کر ہندوستانیوں کو ہڑپ کر رہی ہے۔ واہ رے تیری لیاقت۔ خیر اہل حدیث نے تو جو لکھا ہے وہ صاف ہے کہ زوردار اور کمزور کی تمثیل ہے مگر تم تو بتلاؤ کہ تمہارے گرو نے جو گورنمنٹ کو دجال اور یاجوج ماجوج لکھا ہے (دیکھو ازالہ طبع اول۔ ص ۶۸۵) اور آپ خیریت سے مسیح بنتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دجال کو قتل کر کے اس پر غالب آئے گا اور اسی حدیث کی سند پر وہ مسیح بنتا ہے تو کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ تمہارے ارادے خطرناک ہیں صاف کہنا اگرچہ صاف اور سچ کہنے کی تم لوگوں کو عادت نہیں۔ ایسا ہی لالہ لاجپت رائے سے ہمدردی کرنے کا الزام بھی تمہارا ایک فضول اور بیہودہ بکواس ہے۔ ہم لالہ لاجپت رائے سے ان کی لیاقت کے لحاظ سے ہمدردی کریں گے نہ کہ ان کے اس کام میں جس میں وہ ماخوذ ہیں۔ اسی طرح تمہارے اور ہذیان بھی فضول ہیں جب کہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء کا اہل حدیث موجود ہے تو گورنمنٹ اس کے مضامین کو خود دیکھ سکتی ہے۔ او نادان! اہل حدیث نے اگر گورنمبٹ کو ممالک اسلامیہ کے نقصانات پر توجہ دلائی تو کون سا جرم کیا جب کہ گذشتہ ایام میں جلسہ کر کر کے گورنمنٹ کو تاروں پر تار دیئے جاتے تھے کہ گورنمنٹ انگریزی سلطان المعظم سے بگاڑنے میں مسلمانوں کی فیلنگ کا خیال رکھے مگر چونکہ تم ہمیشہ سے مسلمانوں کے بدخواہ ہو اور تمہارا گروہ محض منافقانہ زبان سے مکہ اور مدینہ پر بھی انگریزی جھنڈا دیکھنے کا متمنی ہے اسلئے تم اہل حدیث کے برخلاف گورنمنٹ کو اکساتے ہو۔ او ظالم! تم وہی تو ہو جو ہمیشہ لکھا کرتے ہو کہ مسلمان خونی مہدی کے منتظر ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں، آج تم مسلمانوں کے... لگنے کے دعویدار ہو کر مسلمانوں کو اہل حدیث کے برخلاف جلسہ کرنے کی رائے دیتے ہو۔ بقول سعدی مرحوم لودھانوی:

مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا پڑا کہلا نبی ءتام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم مسلمانوں کے کیا لگتے ہو۔ یادرکھو مسلمان ایسے عقل سے خالی نہیں کہ تمہارے جیسے دشمن کے کہنے میں آجائیں۔

دشمنان کہن دوستانِ نوکردن ۔ بدست دیو بود عقل راگروکردن

باقی حسب ضرورت)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جون ۱۹۰۷ء ص۹)

قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یا ا یھا الساقی ادر کا سأ ونا ولھا

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹؟ اپریل میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم پہلے یہ بتادو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ اس اشتہار کو اہل حدیث میں درج کرنے کی ہم سے درخواست کی ہے۔ ہماری تو پہلے ہی سے عادت ہے کہ ہم مرزائیوں اور غداروں؟ کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے یہ تو کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے بلکہ اس میں تصرف بے جا اور ریعنی دریعنی لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں کہ یہودیوں کے بھی کان کتر جاتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی مرحومین کا قصہ ملاحظہ کرو۔ بہر حال کرشن قادیانی کا اشتیار یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ ۔بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی (۱) اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و اید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

(۱) آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو!

من كان في الضّلا لة فليمدد له الر حمن مدّاً (پارہ۱۶: ع ۸) ؛ اور انّما نملى لهم ليز دادوا اثماً (پ ۴: ع ۹) ؛ اور و يمدّ هم فى طغيا نهم يعمهو ن (پ ۱: ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں ۔ اور سنو :لمتّعنا هؤلا ء و آ باء هم حتى طال عليهم العمر (پ۱۷: ع ۱۴) جن سے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے، تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں ۔ پھر کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو کہ ایسے لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بہت عمر نہیں ملتی، کیوں نہ ہو؟ دعوی تو مسیح، کرشن، اور محمد، احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔ ذلك مبلغهم من العلم ۔ (نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اس کے بعد اس اشتہار کے جواب میں مولانا امرتسریؒ کی تحریر نقل کی ہے جو یوں ہے:

اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے، خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مر جائے۔ اس میں آپ نے کئی طرح سے دجل و فریب سے کام لیا ہے:

اول۔ یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

دوم۔ یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام شائع نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہاں پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا، بلکہ محض دعا تھی۔ یہ بھی کہدیں گے کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئیں۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ (مرزا) ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دے دیں گے کہ قبول نہ ہوئیں۔ آپ (مرزا) نے تین سال کے اندر فیصلہ ہو جانے کی دعا کی تھی، جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قبول نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو کافر، مردود، کذاب اور دجال سمجھوں گا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

سوم۔ یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے؟ جب کہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم، مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا؟ (ان تینوں کے متعلق آئندہ کسی پرچہ میں ہم ایک مفصل مضمون لکھیں گے جس میں آپ کا اور آپ کے دام افتادوں کا بخیہ ادھیڑیں گے انشاءاللہ) ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ؟

چہارم۔ آپ نے بڑی چالاکی یہ کی کہ دیکھا ان دنوں طاعون کی شدت ہے، خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں، جو امرتسر سے بہت قریب ہے، یہ کیفیت ہے کہ مردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل کا اعتبار نہیں۔ اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ ہے، تو یہ نہیں۔ یہ ہے، تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہہ دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ اگر ڈوب گیا تو سب مر جائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دے گا۔ اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے۔ یوں ہی چال تمہاری ہے کہ اگر مخالف مر گیا تو تمہاری چاندی ہے اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہو گئے تو کوئی قبر پر لات مارنے آئے گا؟۔

پنجم۔ تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں۔ پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کر کے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے۔

ششم۔ آپ نے ایک چالاکی یہ کی کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں آ کر یہ بھی کہہ دیا کہ: یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر۔

اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی کہ موت کی پیش گوئی جب جھوٹی نکلی تو بات بنالی کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروز پور تک چلا گیا اور چھپ کر رہا، پس یہی موت کے برابر ہے۔

ہفتم۔ آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۹۔ اپریل (۱۹۰۷ء) کے فقرہ نمبر ۴ میں لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔،

مگر آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔ مرزائیو! بتا سکتے ہو، یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے؟ ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا؟ سچ ہے لو جدوا فیه اختلا فاًکثیراً

مختصر یہ ہے کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔

مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔ شیم شیم شیم۔

میں اب امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دیں گے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی نقل کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۳۔ ۶)

کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ کرشن جی نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا تھا جس میں خاکسار کو بد عادی تھی کہ تم طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں مرجاؤ گے۔ گو آپ کی یہ دعائیں اور پیش گوئیاں تو بقول استاد کے: زندوں کے مارنے کو مسیح الزمان ہوئے۔ اس قابل ہیں کہ ان کی طرف خیال ہی نہ کیا جائے بلکہ گوز شتر سے کم ہیں تاہم ہم نے آپ کی استدعا کے مطابق آپ کا اشتہار سارا اہل حدیث مورخہ ۲۶۔ اپریل میں درج کر دیا لیکن ہم نے اس کے جواب کی بابت لکھا تھا کہ آپ بھی اس جواب کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں طبع کرائیں مگر افسوس کہ آپ ایسے عالی ظرف کہاں تھے کہ اس جواب کو بھی نقل کراتے چنانچہ آج تک انہوں نے نہ کیا نہ کرائیں گے۔ یہ ہیں ہمارے مسیح اور یہ ہیں ہمارے مہدی اور کرشن گوپال بلکہ بقول خود خدا کے بیٹے

بس سمندر دیکھ لی ہم نے تہی دریا دلی۔ تشنہ لب رکھا صدق کو بوند پانی کی نہ دی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی الہام کی گولائی

قادیانی الہاموں کی گولائی کا کئی ایک دفعہ اہل حدیث میں ذکر آیا ہے مگر آج جس الہام کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ ان سب گذشتہ الہاموں سے فسٹ نمبر ہے وہ یہ ہے: ای بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی اس الہام کو ۳۱ مئی کے الحکم میں مولوی اللہ دتا مرحوم ساکن ..... ضلع گورداسپور کی نسبت لگایا ہے جس کے انتقال کا ذکر گذشتہ اہل حدیث میں کیا گیا ہے۔ مرحوم گو عالم نہ تھا بلکہ معمولی نوشت وخواند جانتا تھا اور درزی کا کام کرتا تھا مگر قادیانی مشن کا مخالف تھا اس لئے اس کی موت پر خوشیاں منا کر اخیر میں لکھا ہے:

اخیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی ہمدردی ہے کہ ان کا ایک وکیل اس سلسلہ کی مخالفت میں ہلاک ہو گیا اور اسکا بازو ٹوٹ گیا۔

مگر کس قدر افسوس اور کمینہ پن ہے کہ ایک معمولی مخالف کی موت پر تو الہام لگائے جاتے ہیں لیکن جب اپنے بڑے بڑے خرانٹ مر جاتے ہیں تو کان پر جوں نہیں رینگتی او ظالم تمہارا مولوی عبدالکریم امام مرزا کہاں ہے تمہاری پارٹی کا رکن رکین مولوی برہان الدین جہلمی کہاں ہے تمہارے گرو کی دائیں مونچھ کا بال افضل اڈیٹر بدر کا کہاں ہے۔ بتلاؤ ان بڑے بڑے رکنوں کے مرنے سے بھی تمہارا کوئی الہام جھوٹا ہوا یا نہیں۔ حالانکہ عبدالکریم کی بابت تمہارے گرو نے کئی ایک دفعہ الہام سے بتلایا تھا کہ اچھا ہو جائیگا مگر آخر وہ فی ... ہوا۔

ناظرین الہام مذکور کی گولائی دیکھئے کس بلا کی ہے کوئی ہندو مرے تب سچا، کوئی مسلمان مرے تو سچا۔ کوئی آریہ مرے تو سچا کوئی عیسائی مرے تب بھی سچا بلکہ کوئی چوہڑہ مرے تو بھی سچا۔ واہ! چہ خوش

ایں کرامت ولی ما چہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۰۷ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری علالت میں چہ میگوئیاں

میرے دائیں بازو میں عرصہ دو تین ماہ سے درد تھا پہلے تو معمولی بہت خفیف پھر دفعۃً ایک روز درد شدید ہو گیا یہاں تک کہ اسسٹنٹ سول سرجن کے مشورہ سے پچکاری کے ذریعہ مارفیا (دوا) پہنچایا گیا اس سے بعد درد کا انتقال پہلو کی طرف ہو گیا اس جگہ بھی بمشورہ اسسٹنٹ سرجن پچکاری سے مارفیا پہنچایا۔ الحمد للہ اب آرام ہے۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ خاص بات قابل ذکر یہ ہے کہ بحکم:

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

شہر میں مختلف قسم کی افواہیں اڑ رہی تھیں۔ ایک روز شب کو ۱۰۔۱۱ بجے کے درمیان پانچ چھ کس احباب میرے گھر آئے تو بعد مزاج پرسی کے کہنے لگے کہ ہم نے اسی وقت سنا تھا کہ آپ آخری دموں پر ہیں۔ میں نے کہا زندگی کا تو کسی کو اجارہ نہیں مگر جو ہے سو تم دیکھ لو۔ اسی روز صبح کو ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک موقع پر چند مرزائی باتیں کر رہے تھے کہ ثناء اللہ کا تو آخری دم ہے اور بیٹا اس کا قید ہو گیا ہے۔ دوست مذکور نے کہا ان کا بیٹا ہنوز نابالغ دو سال کا ہے۔ ایک اور صاحب عبدالرزاق خا کی حیرانی میں میرے دوست حکیم محمد الدین صاحب کے پاس پہنچے کہ مجھ کو منشی غلام احمد صاحب اڈیٹر اہل فقہ نے نہایت افسوس کے لہجہ میں کہا ہے کہ ثناء اللہ کی کمر میں سخت دنبل ہے جس سے وہ سخت تکلیف میں ہے۔ اب کیا ہوگا؟ ان سب چہ مہ گوئیوں سے بڑھ کر یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابھی درد بھی نہ تھا کہ ایک شخص موضع تھہ غلام متصل قادیان کا آیا کہ میں آپ کی زیارت کو آیا ہوں ہمارے علاقہ کے مرزائیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ثناء اللہ مر گیا۔ ایک بٹالوی بزرگ کا بیان ہے کہ قادیان میں مشہور ہے کہ ثناء اللہ کو فالج ہو گیا حالانکہ میں ہر روز مکان سے نکل کر دفتر کو آتا جاتا بلکہ قریب مغرب سیر کو بھی جاتا تھا۔ ہمارے محلہ میں مرزائی اور مرزائیوں کے مخبر بھی مجھ کو دیکھتے ہیں

خیر یہ تو ہوا ایک طرفہ بیان، اب دوسری طرف کی سنئے۔ میرے معالج ڈاکٹر صاحب ایک روز صبح کی تشریف لائے فرمایا آج مجھ کو ایک بزرگ خواب میں فرما گئے ہیں کہ مولوی صاحب کو یہ دوا جو دیتے ہو نہ دو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ فلاں قسم کی گولیاں دو، جو واقعی اس مرض کے لئے مفید ہیں۔ بعض دوست ایسے گھبرائے ہوئے تھے کہ حضرت آدم کی طرح اپنی عمر کا حصہ بخشنے کو تیار تھے۔ آخر کار خدا کے فضل و کرم سے انجام بخیر ہوا دو معمولی ریحی تھا اور کچھ نہیں۔ اسی کے متعلق ایک خط کا ذکر کرنا بھی دل چسپی سے خالی نہ ہوگا ایک دوست ضلع میانوالی سے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: یہاں ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے اور وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ رہتا ہے اور اس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرت سری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مر جائے گا اور یقیناً وہ مر جائے گا۔ ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اور اس نے وعدہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی مذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ۔ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مرے گا۔ مطمئن رہنا۔ شائد استدراج ہو جائے اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس بھی رکھ چھوڑے ہیں۔ زہر دے دیتے ہیں چونکہ آنجناب سب اسلام کے مد ہیں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنت والجماعت کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپ کا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں کہ شائد کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔ خدا آپ کا محافظ ہو اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ راقم:۔۔۔۔ از میانوالی

راقم خط کو واضح ہو کہ مرنا جینا تو انسان کے اختیار سے باہر ہے یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دامافتادہ ایسے مضبوط جال میں جکڑے گئے ہیں کہ کوئی صورت ان کے نکلنے کی نہیں کوئی ان سے یہ تو پوچھے کہ ہم دونوں کے مرنے سے پہلے ہی اگر تم مر گئے اور تحقیق نہ کیا، تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ یاد رکھو کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چھری مارنے وغیرہ سے اگر میں مرا تو مرزا کی دعا غلط ہو جائے گی کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مرے گا، کسی انسان کی شرارت سے نہیں۔ پس میرے دوستو! یاد رکھو: لکل اجل کتاب (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی سے فیصلہ

(قیامت پر رہنے دو مگر کوئی فیصلہ باقی)

ہمارے عنایت فرما مرزا صاحب قادیانی آئے دن ہم سے فیصلہ کی نئی راہ نکالتے رہتے ہیں لیکن جب ہم فیصلہ منظور کرتے ہیں تو وہی ٹاں ٹاں فش بقول شخصے

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر   جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

آپ نے ۱۱ جولائی کے بدر اخبار میں فیصلہ کا ایک اشتہار دیا ہے جو درج ذیل ہے:

فیصلہ کی آسان راہ

ایک صاحب نے حضرت (مرزا) کی خدمت میں ذکر کیا کہ حضور کی اس تحریر پر جو اخبار میں چھپی ہے کہ اگر ہمارے مکذب ہمارے شائع کردہ الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افتراء سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہم نے اپنے دل سے یہ بات بتائی ہے اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیے کہ ہمارے مکذبین میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے تب اس کو معلوم ہو جائے گا کہ افتراء کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم مفتری نہیں ہیں جو خدا تعالیٰ پر افتراء کریں ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت (مرزا) نے فرمایا یہی بات ہے جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افتراء ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جب کہ ایک کلام صریح الفاظ میں پورا ہو گیا ہے تو پھر اس کے ماننے میں کیا شک ہے۔ لیکن ہم نے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افتراء ہے خدا کا کلام نہیں ولعنت اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی من کذب وحی اللہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھاوے تو خدا تعالی اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دے گا۔

چاہیے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔،

یہی اشتہار الحکم ۱۰؟ جون میں مفصل شائع ہوا ہے جس کا جواب ہم نے مرقع قادیانی میں مفصل دیا ہے یہاں پر صرف اسی مجمل اشتہار کا جواب دیتے ہیں کہ ہم آپ کی تکذیب پر حلف اٹھانے کو طیار ہیں مگر براہ مہربانی اس حلف کے نتیجہ سے پہلے ہم کو آگاہ کر دو کیونکہ ذات شریف کی عادت ہے کہ مخالف کے حق میں ہر ایک بات کو آپ لعنت کا اثر قرار دیا کرتے ہیں۔غضب خدا کا جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت ذلت اور خواری کی پیش گوئی آپ نے کی۔ جب سرکار کی طرف سے چار مربع زمین ان کو ملی جیسی اور بھی بہت سے سفید پوشوں کو ملا کرتی ہے،تو آپ نے جھٹ سے اس کو اپنی پیش گوئی مصداق بتایا کہ بس میری پیش گوئی پوری ہوگئی کہ مولوی محمد حسین کو جو زمین ملی ہے یہ ان کے لئے ذلت ہے۔دام افتادہ ہیں کہ ہر بات پر سبحان اللہ جل جلالہ کہنے کو تیار ہیں اسی لئے ہم ہمیشہ آپ کے حق میں کہا کرتے ہیں

ایں کرامت ولی ماچہ عجب گربہ شاشید وگفت باراں شد

بس جب آپ کی شرم وحیا یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ آپ اپنی پیش گوئی کے صدق کے لئے ایسی شرم ناک کاروائیاں کرنے سے بھی نہیں رک سکتے تو کیا عجب کہ ہمارے حلف اٹھانے کے بعد اگر ہم کو کوئی معمولی یا غیر معمولی جسمانی یا روحانی تکلیف پہنچ جائے یا جناب مولوی محمد حسین صاحب کی طرح ہم کو بھی کوئی جاگیر مل جائے،تو آپ اسی کو اپنا معیار صداقت بنالیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ آپ ہم کو اس حلف کا نتیجہ پہلے بتلاویں اور آپ کو مشکل بھی کیا ہے جب کہ بقول آپ کے خدا نے آپ سے کہہ رکھا ہے کہ جب تو دعا کرے گا میں قبول کرونگا۔بس دعا کیجئے کہ خدایا میرے مخالف مجھ سے اس حلف کا نتیجہ پوچھتے ہیں اور تیرا وعدہ یاد دلاتے ہیں۔پس تو مجھ کو اس سے اطلاع دے کہ میں ان کو خبر کردوں۔بس یہ دو حرفہ فیصلہ ہے:

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

مرزا صاحب دیکھا نہ ہم آپ کے کیسے مخلص ہیں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں ہم ماننے کو تیار ہیں مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرہ باقاعدہ، تاکہ بعد میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے۔ باقی آپ کی یہ بڑ کہ یہ پیش گوئی ہماری سچی ہے اور ہمارے گھر کی حفاظت ہے اس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں بڑی وضاحت سے دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ آپ کی یہ پیش گوئی بھی گوزشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی

لطیفہ۔ مرزا صاحب کو عربی دانی اور عربی نویسی پر بڑا ناز ہے مگر افسوس ہے کہ آپ کی عربی کو جب کبھی غور سے دیکھا جائے تو ان کی عربی اروہ خوروں کی سی ہوتی ہے دیکھئے اس الہامی فقرہ کو کیسے بنا کر لکھتے ہیں لعنت اللہ علی من کذب و حی الیہ ؟۔ کذب اگر بصیغہ مجرد ہے تو غلط ہے کیونکہ اس کا صلہ علی آتا ہے جو یہاں نہیں اور اگر مزید؟ یعنی باب تفعیل سے کذّب ہے تو اس کا صلہ ب آتا ہے یوں چاہیے تھا کذب بوحی الیہ۔ دیکھو کذبوا بآیاتنا اگرچہ ہم اس قسم کے مواخذات کو ایک قسم کا اوچھاپن جانتے ہیں مگر مرزا صاحب کے حق میں اس قسم کے مواخذات اسلئے کرتے ہیں کہ ایک تو خیریت سے آپ کو عربی نویسی میں معجزنمائی کا دعوی ہے اگر اس معجزہ کی تکذیب اچھی طرح پہلے ہوچکی ہے اشاعۃ السنہ میں اغلاط کی فہرست چھپی ہم نے رسالہ الہامات مرزا میں آپ کے الہامی اور اعجازی قصیدہ کی دھجیاں اڑائیں جس کا جواب آج تک آپ سے نہ بن سکا۔ دوم اس قسم کی غلطی فرضی یا واقعی کہیں مرزا صاحب کے مخالفین سے ہو جائے تو آپ جھٹ اسے اپنا معجزہ بتایا کرتے ہیں جناب مولوی محمد حسین صاحب کی بابت مشہور کیا تھا کہ انہوں نے میرے کلام عجبت لہ پر اعتراض کیا ہے کہ لہ غلط ہے، حالانکہ صحیح ہے۔ پس مولوی محمد حسین ذلیل ہوگیا اور میری پیش گوئی سچی ہوگئی، اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بھی آپ سے پوچھیں کہ آپ کی ایسی عربی نویسی سے کس کا، عجزہ ثابت ہوا ہمارے خیال میں یہ معجزہ اسی سید الانبیاء ﷺ کا ہے جن پر آپ ہمیشہ افتراء کرتے ہیں

محمد عربی کہ آبروے ہر دوسرا ست
کسی کہ خاک درش نیست خاک برسراو

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دجاجلہ کی وفاداری

مرزا صاحب قادیانی بھی عجائبات روزگار سے ہیں آپ کی دور اندیشی آپ کی نازک خیالی اللہ اللہ پرنس بسمارک اور مسٹر گلیڈسٹون کو بھی ماند کرتی ہے ایک زمانہ تھا کہ گورنمنٹ نے طاعون کی شدت کو روکنے کے لئے ٹیکہ تیار کرنے کا حکم کیا جس کے فوائد بھی بتلائے تھے اور ترغیب بھی دی تھی مگر ہمارے مرزا صاحب نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا:

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے بھی مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہوجائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تاکہ وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے (فرق تو خوب کیا کہ دائیں مونچھ کے بال اڈیٹر البدر ہی کو طاعون نے قادیان میں شکار کیا۔ اڈیٹر) لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں اس کے لئے مت دل گیر ہو یہ حکم الہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔ کشتی نوح ص؟) اور اس دعوی کی دلیل میں آپ نے شروع مضمون ہذا پر آیت قرآنی لکھی تھی لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا۔ (یعنی ہم کو وہی تکلیف پہنچے گی جو خدا نے لکھ دی ہے) لیکن آج کل جونہی گورنمنٹ کے تیور بدلے تو آپ کو خیال ہوا کہ آج کل تو ذرہ سی مخالفت پر بھی بدگمانی ہوتی ہے ادھر ملک معظم نے بھی طاعون کے متعلق توجہ فرمائی ہے تو آپ نے جھٹ سے اشتہار مندرجہ ذیل شائع کیا جو یہ ہے:

تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت: مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوطاعون کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلّہ میں طاعون پیدا ہو تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اس محلّہ کے لوگ جن کا محلّہ طاعون سے آلودہ ہے فی الفور بلاتوقف اپنے مقام کو چھوڑ دیں اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے رہائش اختیار کریں سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقل مندی میں داخل ہے۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے تو کسی قدر مسافرت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا تب بعض لوگوں نے عرض کی یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ ملتوی کرتے ہیں کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں۔ سو انسان کو نہیں چاہیے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔ سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھاؤ، اسی میں تمہاری بہتری ہے تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائے گا میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے تو سب سے پہلے تم اس زمے کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کرونگا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ کہ طاعون خودبخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین و آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھواور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ و گے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گنا ہوں سے آلودہ ہیں۔اے میری جماعت میں ہمیشہ تم میں نہیں رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرلو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہے مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوش آمد کرو کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا میں نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ اسگورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے۔سو جس خدانے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اس کے ہم ناشکر گذار ہوں گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے تم سن چکے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کروڑ ہا انسان ہیں صد ہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتویٰ دے چکے ہیں بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوے ہمارے واجب القتل ہونے کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں۔اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کون سی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اسلئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے سرحدی اضلاع ہیں جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے اور خصوصاً احمدیوں کو جن پر مولوی لوگ قتل کا فتوی دے چکے ہیں گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالوں کی حفاظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیے کہ گورنمنٹ میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ ان کی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے۔

خاکسار مرزا غلام غلام احمد قادیانی مسیح موعود ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء

اس مضمون میں مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ کئی ایک جھوٹ بولے ہیں حتی کہ پیغمبر ﷺ پر بھی بہتان لگایا ہے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ گورنمنٹ کی ہر تجویز اچھی ہوتی ہے تو تم نے کشتی نوح میں ٹیکہ کی مخالفت کیوں کی تھی جو مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو یہ اختلاف رائے کیوں ہے خدارا اس بڈھے میاں سے اتنا تو پوچھو کہ ان حضرت نے ٹیکہ کے منع پر جو آیت لن یصیبنا لکھی ہے کیا اب وہ منسوخ ہوگئی ہے۔ افسوس ہے تمہاری اور تمہارے ان مولویوں کے حال پر جن کے ناموں کے ساتھ مرزا جی بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب لگایا کرتے ہیں ان کا صرف یہی فرض ہے کہ جو کچھ مرزا کے منہ سے نکلتا ہے اس پر آمنا وصدقنا کہہ دیتے ہیں اتنا حوصلہ نہیں کہ مرزا صاحب سے ان کے فتوے کی دلیل ہی پوچھیں تاکہ اتخذوا احبارھم کی وعید شدید سے نکل جائیں

گورنمنٹ کی بے جا خوش آمد، مرزا صاحب کسی سرکاری خطاب کی امید پر کرتے ہیں تاکہ کسی طرح سے آپ کا وہ الہام سچا ہو جو آپ نے یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں شائع کیا تھا کہ: ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لك خطاب العزت۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا (ص ۲۵)

جس کی بابت ہم بھی گورنمنٹ کے حضور سفارش کرتے ہیں کہ آپ کو کسی ایسے خطاب سے معزز کرے جو آج تک کسی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ ہماری سفارش اگر قبول ہو تو ہم آپ کے لئے خناس کا خطاب بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی موزوں پاتے ہیں: گر قبول افتد زہے عزو شرف

مگر افسوس ہے کہ آپ اس خوش آمد کرنے میں بحکم حبك الشیء یعمی و یصم یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ پیغمبر ﷺ پر بھی آپ نے افترا کیا۔ کیوں نہ ہو بازی بازی بار یش بابا بازی۔ آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو ان لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالی سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔

اس بیان میں آپ نے اپنی دجالیت کا کامل ثبوت دیا ہے حضور ﷺ کا ارشاد تو بخاری مسلم کی روایت سے یہ ہے اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فراراً منه ۔یعنی طاعون جب کسی ملک میں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے مقام میں ہو تو تم بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو۔

مرزائیو! تم سے تو امید نہیں کہ تم اس حضرت سے پوچھو کہ یہ حدیث جو ذات شریف نے بتلائی ہے کس کتاب میں ہے کیونکہ تمہارا تو اصول ہی یہ ہے:

ما مریدوں روبسوئے کعبہ چوں آریم چون روبسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

مگر اتنا تو کرو کہ حضرت موصوف کی خدمت میں اہل حدیث کی طرف سے تقاضا کرو کہ آپ کی یہ حدیث سوائے ایٹ البحر کے کس کتاب میں ہے بتلانے پر سوا پانچ پیسہ انعام لو۔

خلیفہ دوم نے بھی اسی ہماری منقولہ حدیث پر عمل کیا تھا کیونکہ حدیث مرقوم میں جیسا طاعونی جگہ سے نکلنا منع ہے طاعونی مقام میں جانا بھی منع ہے اسی لئے حضرت عمرؓ نے وہاں جانے کا ارادہ فسخ فرمایا۔ باقی رہی آپ کی چار لاکھ فوج سواس کا جائزہ بھی ہم کبھی لیں گے اور دکھائیں گے کہ کس ہوشیاری سے آپ کے اخبار ایک ایک نام کو متعدد دفعہ دکھاتے ہیں یاد رکھو: من انداز قدت را مے شناسم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجھ کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ بتلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا؟ آپ کا دعوی ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے پس آپ خدا سے دعا کر کے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے بتلا دیں کہ اگر میں آپ کے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھ پر کیا اثر ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے کبھی زکام ہو جائے تو آپ جھٹ سے اسے اپنے مباہلہ کا اثر بنالیں اس لئے بغرض تصفیہ اس کی تعیین پہلے ہی سے ہو جائے تو بہتر ہے ۔اس معقول سوال کے جواب میں مرزا جی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا:

مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

یہ اشتہار مع جواب ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث (امرتسر) میں درج ہے۔ اس میں مرزا جی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ،

خداوندا! ہم (مرزاو ثناءاللہ) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں مار دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔،

ہر چند یہ خاکسار نہ الہامی ہے، نہ الہامی کا بیٹا، نہ الہامی کا باپ، مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار فداہ روحی کے الہام کا مبلغ ہوں، اس لئے غیرت خداوندی نے مرزا جی کی یہ دعا انہی پر ڈالی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا جی کا ایک لڑکا جس کی ابھی چند روز ہوئے ۳۰۔ اگست (۱۹۰۷ء) کو شادی ہوئی تھی اور مرزا جی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہو کر مرزا جی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو اخبار الحکم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جس کی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے:

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو

یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

اس مصیبت میں مرزا جی کے غم کا اندازہ خود ان کی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزا جی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا ہے مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رک سکتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پر ہی تکلیف اور ابتلاء کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتداء سے سب نبیوں پر آتا رہا حضرت آدم کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے (مرزائیو! مرزا جی کی ایٹ البحر کے سوا یہ روایت کہاں ہے۔ اڈیٹر) آخر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے۔

ناظرین میں سے اکثر واقف کار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیش گوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اس کی مدت میں ایک یوروپئین پادری مر گیا تھا تو مرزا جی نے اس یورپئین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے قائم مقام بنا لیا تھا (دیکھو انوار الاسلام مصنفہ مرزا ص ۲) حالانکہ وہ پادری آتھم کا نہ باپ تھا نہ بیٹا نہ کوئی اور رشتہ قریبی بلکہ وہ یورپی تھا اور آتھم پنجابی۔ لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اس کے مرنے سے اپنی پیش گوئی کو صادق کرنے کی کوشش کی تھی۔ تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کرے گا کہ میرے مقابلہ پر گو مرزا جی کو ہنوز موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے۔ جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً ایسے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہنچا ہو جس کی شادی کو ہنوز ۱۶ روز ہی گذرے ہوں تو وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور ان پر آئی ہے۔

اس واقعہ کے ہولناک اور مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود ان کے الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور ان کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا خوش عقیدہ اڈیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتا ہے:

اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالی نے آج سے پندرہ ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملے گا مگر جس قدر وہ خوشی کریں اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیش گوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔ الہام الہی، دشمن کا بھی ایک وار نکلا تلك ا لا يا م نداو لها بين الناس ۔ دیکھو بدر مورخہ ۳؟ مئی ۱۹۰۶ء۔ یعنی کوئی ایسا امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہو گا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا۔ (بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے۔ ناظرین ذرا اس عبارت میں ان الفاظ کو بغور دیکھیں، یعنی، ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہو گا جس سے دشمن خوش ہوگا۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت پر لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے فالحمدللہ کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور انکے دام افتادوں کی گہری چال کی تہ بتلاتے ہیں مرزا جی کی جوتیوں کا غلام (اڈیٹر بدر مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اس طرح لکھا کرتا ہے، حضور کی جوتیوں کا غلام۔ تف ہے ایسی خوش آمد پر۔ پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے صدر؟ کی جانب بیٹھا کرتا ہے گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو ان کو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب گاڑی میں کون ہوتی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا۔ جوتیوں کا غلام کسی اور مطلب کے لئے بنتا ہوگا۔ اڈیٹر) اور حکیم نور الدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ کی پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔

کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے۔ ا۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیش گوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۷ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا (بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں: ضمیمہ انجام آتھم پر جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں:

خدا تین کو چار کرے گا۔ ص ۱۵۔

اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی ۱۸۸۶ء کا ہے مگر اپنی گولائی کی وجہ سے جدھر کو مرزا جی چاہیں چسپاں کر سکتے ہیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اس وقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:

اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا (حوالہ مذکور)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں تو اس وقت چوتھے بچے کی خوش خبری دینے کی کیا ضرورت ہوئی۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اس وقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنے والا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنے والا یا پانچواں آنے والا ہے چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھتے ہیں:

الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان (ص ۱۳۹)

یعنی خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں اور پانچویں کی بشارت دی ہے کہ کسی نہ کسی وقت ملے گا۔

گو یہ الہام بھی آپ کا غلط ہو گیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز ہی میں مرزا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرم محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جس پر امرت سر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیش گوئی کے مطابق لڑکا نہ ہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہو گیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سر دست ہمیں اس پیش گوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ محض ان کا معمولی ہتھکنڈا ہے۔

ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ مجھے بیٹا یا بیٹی ہو گی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہو گا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں، یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں، یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں، یا ایک رئیس کے تین مکان ہیں، یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں، یا ایک وکیل کے تین مقدمے ہیں، یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں، یا اے نواب کے تین ضلع ہیں، یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں، غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا جی کا الہام اپنی گولائی کی وجہ سے ان کے سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

اصل میں مرزا جی بھی دانا ہیں دام افتادوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں ان کو خوب معلوم ہے کہ جونہی میں نے کوئی بڑ ہانکی تو ان کی طرف سے صدا آئے گی آمنا وصدقنا فاکتبنامع الشاھدین

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید ؟ کیا تمہارے علم و عقل کا مقتضا یہی ہے کہ ایسے راولی الہاموں پر مدار نبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے:

ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہو گی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالی طرف توجہ کی تو وہ دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا (حضرت عیسی کے معجزات احیاء موتی بھی اسی قسم کے تھے) (ص ۴۔ بدر مذکور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس کا ثبوت در بطن ہے کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے مگر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اس کے مشابہ ہے کہ:

این کرامت ولی ما چہ عجب   گربہ شاشید و گفت باراں شد

آگے چل کو جوتیوں کا غلام لکھتا ہے: اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ کئی بار غشی تک نوبت پہنچ گئی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی اسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔ یہ الہام اخبار بدر ۲۹۔ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا چنانچہ اسکے مطابق ۳۔ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴ ستمبر کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالی کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسرے مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی ساری باتیں پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے:

مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا...(..بدر۔ص۴)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے۔..اگست کو بخار ٹوٹا، بہت اچھا۔ ۳۱؟ ہی کو اس کا نکاح بھی کیا گیا۔ کیا کوئی دانا ایسا کرے گا یا اس کو باور کر سکتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ۱۴ ستمبر کو بخار ٹوٹا اور ۱۶ کو مر گیا۔ ایک دن کا کل وقفہ ہوا۔ اس میں یہ بڑھا نکلتے ہیں کہ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہو گیا۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا کیا ہی مزے کی بات ہے شاید ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہوگا (بے شک ہوتا ہے عبارت تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں اس کا ثبوت ملے گا) پھر ان اعتراضات؟ کا جوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب تو شاید یہی ملے کہ ہم جو کہ الہامی ہیں بس ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں کہیں۔ اس لئے ہم اصل پیش گوئی پر آتے ہیں،

کچھ شک نہیں کہ جوتیوں کے غلام نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگرچہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزا جی نے کیا ہی دورنگی دکھائی ہے۔ فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائے گا۔ یہ دورنگی ہمیشہ اس لطیفے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے یہی دعویٰ کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے۔ لوگوں نے کہا ابے احمق نانا کے نانا تجھے ولایت سے کیا کام اور کیا تعلق۔ اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بے شک ...کا بیٹا مگر کیا بات ہے کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں لیا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتا تو سہی۔ اس نے کہا سنیئے صاحب جب بادل اٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں برسے گا، میری بیوی کہتی ہے نہیں برسے گا۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی کبھی میری صاحبہ ولی، غرض ولایت سے ہمارا گھر سے کبھی خالی نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ یہی حال مرزا جی کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں، یا تو.. بخدا ہوگا یا جلد مر جائے گا (کیوں نہ ہو آخر ولی ہیں)

خیر یہی سہی ہم آپ کی اس دورنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں مگر آپ یہ تو بتلاویں کہ اس، جلدی، کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔ عرف عام میں، جلدی، یہ یہ مطلب ہوتا ہے شیرخواری کے زمانہ میں مرے گا۔ یہ نہیں کہ نکاح کر کے شادی کے نقارے بجوا کر مرے گا اور مرزا جی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنائے گا۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اس بچے کے متعلق ہے تو بھی اس کا اتنی عمر کو پہنچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر ہی دیا، اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو لاگو نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق میں صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آپ کی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مر گیا۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہ ہو تو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں۔ ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہیے۔ تو جناب آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے غور سے سنیئے ۔آپ کا پہلا الہام، تین کو چار کرے گا۔ کیا کہہ رہا ہے۔ کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا یا کہاں اس میں مذکور ہے کہ وہ پھر مر بھی جائے گا۔ صرف اتنے الفاظ ہیں۔ خدا تین کو چار کرے گا۔ محض ایک مہمل فقرہ ہے جس کا سر ہے نہ پیر۔

جب ہم آپ کی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر آپ کے اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ ہیں انی اسقط من الله و اصیب جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالة میں نے گم شدہ کو پالیا۔ گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا تاہم اصیب مضارع کا صیغہ اسی سے ہے ہے مصدر اس کا اصابت ہے جس کے معنی پانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اس کا استعمال آیا ہے۔ ما اصاب من مصیبة ۔ ان یصیبنا وغیرہ بتلایئے اس مہمل الہام کو اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے۔ کیا ہی شستہ؟ کلام ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ سبحان اللہ اس دورنگی عربی کے کیا کہنے۔ ناظرین یہ ہے مرزا جی کی الہام بافی۔

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع رفع کرنے کو مرزا جی کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں۔ جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اس کے دیکھنے پر موقوف ہے۔ مرزا جی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ:

میرے چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیش گوئی کا نشان ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم وایمان ویقین ہوگا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جس کو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲، و۱۸۳، اور ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا کا پیدا ہونے کے بارے میں پیش گوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کی گئی جس کو آج کی تاریخ تک جو ۲۰۔ اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گذر گئے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کر کے یہ نکتہ چینی شروع کردی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲، و۱۸۳، اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کر کے شائع کیا گیا تھا۔ اور لڑکا سب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا نہیں ہوا۔ اسلئے میرے دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی۔ گو میں جانتا ہوں کہ نامنصف دشمن کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اگر مثلاً کوئی لڑکا الہام کے بعد دو تین مہینے میں ہی پیدا ہو جائے تو یہ شور مچاتے ہیں کہ پیش گوئی کرنے والا علم طبابت میں دسترس کامل رکھتا ہے لہذا اس نے طبیبوں کی قرارداده علامتوں کے ذریعہ معلوم کر لیا ہوگا کہ لڑکا ہی پیدا ہوگا کیونکہ حمل کے دن تھے۔ اور اگر مثلاً پسر کے پیدا ہونے کی پیش گوئی تین چار برس پہلے اس کی پیدائش کے کی جائے تو پھر کہتے ہیں کہ اس دور دراز مدت تک خواہ نخواہ کوئی لڑکا ہونا ہی تھا۔ تھوڑی مدت کیوں نہیں رکھی۔ حالانکہ یہ خیال بھی سراسر جھوٹ ہے۔ لڑکا خدا کی عطا ہے اپنا دخل اور اختیار نہیں۔ اور اس جگہ ایک بادشاہ کو بھی دعوی نہیں پہنچتا کہ اتنی مدت تک ضرور لڑکا ہی پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ اس قدر بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت تک آپ ہی زندہ رہے گا اور یا یہ کہ بیوی زندہ رہے گی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان دنوں کی ہمیشہ کی وباؤں نے جو طاعون اور ہیضہ ہے لوگوں کی کمر ایسی توڑ دی ہے کہ کوئی ایک دن کے لئے بھی اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ علاوہ اس کے جو شخص تحدی کے طور پر ایسی پیش گوئی اپنے دعوی کی تائید میں شائع کرتا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا کی غیرت کا ضرور یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ابداً ایسی مرادوں سے اس کو محروم رکھے کیونکہ اس کا ابتر اور بے فرزند مرنا اس سے بہتر ہے کہ لوگ اس کی ایسی مکاریوں سے دھوکہ کھائیں اور گمراہ ہوں اور یہی عادۃ اللہ ہے جس کو ہمارے اہل سنت علماء نے بھی اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے۔ الغرض میں نے بار بار کی نکتہ چینیوں کو سن کر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہو گئی ہے جناب الٰہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: اصبر مليّا سأهب لك غلاما ذكيّاً یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنج شنبہ کا دن تھا اور ذی الحج ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جب کہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا رب اصحّ زوجتی هذه (بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیمار ہو گئی چنانچہ اب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہو گئی ہے۔ مرزا)۔ یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا، اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جس پر الہام مذکوری تاریخ کو جو ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا، پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالی کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا انّی اسقط من الله و اصیبه یعنی اب میرا وقت آ گیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا، اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا۔ اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنی اے میرے بھائیو میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا ۔اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ اور پھر بعد اسکے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا (ناشر روحانی خزائن نے لکھا ہے: یہاں سہواً اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر، لکھا گیا۔ درست اسی کتاب کے ص ۲۲۱ پر یوں لکھا ہے: پسر چہارم کی پیش گوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہارشنبہ پورا کر دیا۔ ناشر۔ یہ کیا درستی ہوئی، دوسرے مہینے والی بات تو وہیں کی وہیں ہے۔ نیز مرزا صاحب چوتھا مہینہ تو اس لئے بتا رہے ہیں کہ بیٹا چوتھا کہ فلاں چیز بھی چوتھے روز ہوئے فلاں کام کام بھی چوتھے گھنٹے میں ہوا۔ وغیرہ، بہا) یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ۔ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا اور پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا عقیقہ ہوا۔ اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چارشنبہ چوتھے گھنٹے میں کئی دن کے امساک باراں کے بعد خوب بارش ہوئی (تریاق القلوب۔ ص ۴۰۔۴۲)

جواباً شیخ الاسلام لکھتے ہیں: عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کے بھی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس میں شریک کریں۔ غور سے سنئیے:

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ لیا اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ماہ صفر، کیا خوب! محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزا جی کی قادیان میں شاید ذی قعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جس کے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ۔ معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپ نے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ تیسرا روز پھر نہیں معلوم ہفتہ کا چوتھا روز چہارشنبہ کیسے ہو گیا۔ یہ بھی لکھتے اس بچے نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اس پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اس کی روح بولی پھر جب اس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا ان کا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہوگا۔ بے شک نکلا ہوگا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۲۷ پر مرزا نے اپنا نام مریم بتا کر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اس حمل کا یہی بچہ پیدا ہوا ہو۔

لطف یہ ہے کہ بچہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا مگر مرزا صاحب کے اندر اس کی روح نے یکم جنوری ۱۸۹۷ء ہی کو بولنا شروع کر دیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اس نے انڈے کے اندر بلکہ اس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کر دیا۔ سبحان اللہ جل جلالہ دیکھو جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھ کر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بدنصیب ہیں: پڑیں پتھر سمجھ ایسی پر وہ سمجھے تو کیا سمجھے

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح اور کرشن لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں کمال رکھتا ہے: ہر کہ شک آرد کافر گردد

سب سے زیادہ مزے کی بات ہے کہ مرزا جی خود پہلے ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کرتے ہیں اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں: انی اسقط من اللہ و اصیب ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ مگر مرزا جی نے اس کا ترجمہ یہ کیا کہ پھر اسی کی طرف جاؤنگا، حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں بلکہ مرزا جی کا من گھڑت ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ، مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔ اس کی تفسیر آپ خیریت سے کرتے ہیں کہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ واہ واہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں نہ ہو الہامیوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ ہے کہ ان بھائیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکی کی پیدائش مرزا جی ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء لکھتے ہیں دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق۔ ۹۵ سے ۹۹ تک چار سال کی میعاد ہے۔ پھر بھی مرزا صاحب کا حساب ٹھیک ہوا اور اگر اس کی آواز دینے سے میعاد کی ابتداء سمجھی جائے تو بھی دو سال ساڑھے چار ہ ماہ ہوتے ہیں غرض کسی طرح بناؤ مرزا جی کا الہام ملا دو پیازہ کی میت کی طرح بنتا ہے جس کی ٹانگیں اونچی کرنے سے سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائیں گے۔ غرض مرزا جی کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے:

لطف پر لطف ہے املاء میں مرے یار کے یار حاء حطی سے گدرح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہل حدیث کے مواخذات سے کھسیانے ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کھسیانے ہونا کافی جواب نہیں جب تک کہ اہل حدیث کے پیش کردہ حوالہ جات اور واقعات کی صحیح واقعات سے تکذیب نہ کرو۔ اہل حدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

یہاں تک مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہنچے دونوں میں ایک تازہ الہام دیکھنے میں آیا جس سے ہمارے دعوی کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہوا چنانچہ بدر مورخہ ۳۔ اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء میں یہ انگریزی الہام درج ہے۔ لائف آف پین۔ جس کا ترجمہ بدر میں کیا گیا ہے۔ تلخ زندگی۔ یعنی مرزا صاحب پر آج کل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے۔ یہ الہام آپ کا ۳۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے۔ فالحمد للہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۳ رمضان ۱۳۲۵ھ ص ۱۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نیرنگیاں

ہم چو سبزہ بارہارُوئیدہء

سی صد وہفتاد قالب دیدہء

مرزا صاحب کی نیرنگیوں کا نقشہ وہی ہے جو شیخ فریدالدین مرحوم عطار نے لکھا ہے

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را

نے کشد بارو نہ پرد بر ہوا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ تفصیل کے لئے واقعات ذیل سنیئے

۱۸۹۳ء میں ایک دفعہ مرزا صاحب نے عیسائیوں سے مباحثہ کیا بعد مباحثہ علماء امرتسر نے ان سے مباحثہ کی درخواست کی تو آپ نے لکھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ دعھم و انصار ھم یعنی ان مولویوں اور ان کے حمایتیوں کو چھوڑ دو اسلئے میں مباحثہ نہیں کرتا میری طرف سے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کریں گے۔اس سے بعد آپ نے متعدد کتابوں میں علماء اسلام کا خوب رد کیا آخر ۱۸۹۶ء میں رسالہ انجام آتھم لکھا تو اسکے اخیر صفحہ پر لکھ دیا کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ آج سے بعد علماء کو مخاطب نہ کریں۔اس سے بعد متصل ہی ۱۸۹۷ء میں اسی کتاب کے ضمیمہ پر علماء اسلام کو خوب کوسا۔پھر نومبر ۱۸۹۸ء میں کتاب راز حقیقت لکھی جس کے پہلے صفحہ ہی پر اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی کہ:

اب یہ مسل خدا کے سامنے پیش ہے تم اپنے مخالفوں کو ہرگز کوئی جواب نہ دو خدا خود فیصلہ کرے گا۔

اس سے بعد...ایک طویل اشتہار موسومہ اشتہار معیار الاخیار لکھا جس کے صفحہ ۲ پر خاص کر علماء اسلام کو مباحثہ کا چیلنج دیا کہ بٹالہ یا قادیان میں آ کر مجھ سے بحث کر لو۔اپریل ۱۹۰۲ء؟ میں دافع البلاء لکھی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں کشتی نوح لکھی ان سب کتابوں میں علماء اسلام سے خطاب کیا اوران کا خوب رد کیا نومبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۲ء میں ایک کتاب اعجاز احمدی خاص میرے نام کی ڈیڈی کیشن (تحفہ dedication) لکھی علی ھذا القیاس تحفہ غزنویہ اور تحفہ گولڑویہ، یہ اور وہ بہت رسالے لکھے جن میں علماء اسلام سے مناظرہ کیا اور ان کا خاص رد اور خطاب کیا۔ اس کے بعد چوتھی دفعہ الحکم کے اڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ تم مخالفوں کے جواب میں کچھ نہ لکھو بلکہ ان کو خدا کے سپرد کرو چنانچہ الحکم کے سادہ اڈیٹر نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے پرچے میں اعلان کر دیا کہ آج سے بعد کسی مخالف خصوصاً اہل حدیث پیسہ اخبار وغیرہ کا کبھی جواب نہیں دیا جائے گا حضرت امام زمان نے منع فرمایا ہے۔ اس سے بعد پھر امام زمان اور آپ کی امت کو خارش نے غلبہ کیا تو خاکسار سے مباہلہ کی ٹھہرائی پہلے تو آپ کے اڈیٹروں نے کچھ لکھا پھر آپ خود ہی درمیان میں کود پڑے اور مباہلہ کا اشتہار دے دیا جس کا اثر بھی بحمد اللہ حضرت پر اچھا خاصہ ہوا جس کا مفصل ذکر ۱۱۔ اکتوبر کے پرچہ میں کیا گیا ہے زاں بعد آپ نے حقیقۃ الوحی، بے ایمان بنیئے کی بہی سے بھی بڑی کتاب لکھی جس میں سب مخالفین کا رد کیا اور اچھی طرح سے خطاب کیا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ان واقعات صحیحہ کے پیش کرنے سے ہماری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو اس مسیح اور مہدی اور کرشن گوپال کی کسی قدر نیرنگیاں دکھاویں کہ جس کے اپنے استقلال اور اصابت رائے کا یہ حال ہے کہ گویا کسی استاد کا شعر اسی کے حق میں زیبا ہے

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ایک وقت اعلان ہوتا ہے کہ ہم کبھی نہ بولیں گے کوئی کچھ بھی کہے دوسرے وقت اتنا بولتے ہیں کہ مغز چاٹ جاتے ہیں۔ ان واقعات گذشتہ اور توبہ شکستہ کو خوب یاد کر کے مندرجہ ذیل توبہ نامہ کو بغور دیکھیں جو اڈیٹر الحکم اور اڈیٹر بدر دونوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہر دو صاحب لکھتے ہیں:

اطلاع عام: چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ان کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں اب یہ تمام امور خدا تعالی کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کرے گا اس لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افتراء شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔ بدر والحکم۔۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

اس اعلان کی پختگی کی بابت تو ہم جانتے ہیں اور واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ اس لئے ہم یہ تو خوب جانتے ہیں کہ ان ہر دو اعلانوں کا اثر اسی قدر ہوگا جتنا کہ محرم کے مرثیہ سننے سے بازاری فاحشات کو زنا کاری کے چھوڑنے پر ہوتا ہے جس کی انتہاء محرم کی گیارھویں تاریخ ہوتی ہے مگر ہمارا یہ سوال نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ چونکہ ہم اہل حدیث ہیں علم حدیث کے اصول میں ایک حدیث مرفوع ہوتی ہے ایک موقوف۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے پہلی قسم شریعت میں حجت ہے اور دوسری قسم حجت نہیں اس لئے دونوں صاحب اڈیٹر بدر والحکم کم سے کم یہ اطلاع دیں کہ یہ اعلان آپ دونوں صاحبوں نے اپنے اختیار سے دیا ہے یا مرزا صاحب کے حکم سے گو مرزا صاحب کے ایسے اعلانات کو بھی ہم جانتے ہیں کہ مخالفوں کے سخت مواخذات سے چندروز تک آرام سے بسر کرنے کے لئے اس قسم کے سرکلر دیا کرتے ہیں آج کل تو اہل حدیث اور مرقع کی پکڑ کی پکڑ سے ایسا کرنا ان کو بہت ہی ضروری ہے جس سے دانا سمجھ سکتے ہیں

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷ رمضان ۱۳۲۵ھ۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۶، ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک رسالہ اعجازی احمدی لکھا تھا جس میں ایک قصیدہ عربی بھی تھا۔ اُس کا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ کہا تھا۔ بایں زعم کہ اُس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکے گا۔ خاکسار نے اُس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکھی ہیں جن کا جواب آج تک نہ مرزا صاحب سے اور نہ اُن کے کسی حواری سے ہوسکا۔ جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکھا ہو، ان کی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکھے جاتے ہیں۔ مطلع قصیدہ کا یہ ہے:

ایا ارض مد قدد فاك مدمرٌ

وارداك ضليل واغراك موغرٌ

باوجودیکہ مجریٰ اس کا رفع ہے۔ تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جن میں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس۔ چنانچہ

ااُخيت ذئبا عائثا او ابالوفاء

او اخيت مدا او رء يت امرتسرٌ

اس شعر میں امرتسر۔ روءیت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہیئے تھا۔ مگر قادیانی مسیح نے اپنی اعجاز سے اُسے مرفوع کردیا۔ اور سنئے!

ولما اعتدى الامرتسرى بمكائده

واغرىٰ على صحبى لياما وكفروا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس شعر کا ترجمہ ہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''اور جب ثناء اللہ اپنے فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا۔''

اِس ترجمہ میں یہ چالاکی کی ہے کہ نہ تو لما کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ اِس شعر میں جو ما حرف شرط ہے اس کی جزاء دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے:

فقالوا لیوسف مانری الخیر ھھنا

ولکنّہ من قومہ کان یحذر

لما کی جزا پرف کا آنا جائز نہیں۔ قرآن شریف میں لما زاغوا ازاغ اللّٰہ قلوبھم غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پُر تھا اِس لئے کسی اہل علم نے اِس کے مقابلہ میں قصیدہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بے جا غرور کو توڑنا تھا، اس لئے خدا نے قاضی صاحب ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکھا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تھی کہ مرحوم نے پیغام الٰہی کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردّی ہی میں پڑا رہا۔

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجھ سے کہا کہ اِس قصیدہ کو چھپوا دیا جائے تاکہ مصنف کی محنت ضائع نہو۔ میں نے خیال کیا کہ رسالہ کی صورت میں چھاپنے میں خرچ ہوگا اور اشاعت بھی کم ہوگی، اس لئے اخبار میں ایک کالم میں پورا کر دیا جاویگا۔ چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کے لئے دعا خیر فرماوینگے۔ بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے۔ (ثناء اللہ امرتسری)

قفا نبك من ذكری علوم تبعثر

قلوبا اماتته الهوی و تذكر

تذكرها عوداً الی البدء للوری

ولقيان ذات الله يوم تبعثر

و اهل لها اضحوا رميماً و اقفرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منازل علم الدين منهم وسيّروا
مع السير اخلاقاً حسانا و كلهم
نجوم اضاءت ثم غابوا وغوروا
كانی اذا ما اذكر المهدی؟ و الهدی
اشيم بررقا؟ قد تلوح و تستر
و صحبی قيام فی مقام نصيحة
يقولون لا تحزن فانك توجر
و ان شفای؟ سنة نبوية
فهل من كريم يرتضيها؟ و يؤثر
الارب يوم كان يوما مباركا
و لا سيما يوم بهيٍ مدثر
لهم فيه نصح للبرية وللورى
بتذكار يوم كلنا فيه يحشر
بتذكار يوم ليس يخفی علی الوری
به الله يعطيی من يشاء و يخسر
به الله يصمی؟ من اتی متكبراً
به الله يرهی كيد من هو يفخر
به الله يقضی بيننا كل امرنا
و يفتح مهما فتحه متعسر
و يوم عقرنا فيه ليل نفوسنا
الی كل ما يفتی؟ يفنی؟ و ما يتغير

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وملنا؟ الی باق و خیر ذخیرة
و نعنی رضاء الله فیما یدخر
فاول ما یعلو به المرء فی الوری
قبول لما قال الا له المکبر
و تسلیم احکام اتت فی کتابه
مرادی به ذاك الکتاب المنور
مرادی به ما قد تراه مفصلاً
بایدی الکرام المسلمین و یزیر
و کیف یریدون الاناس به فهم
سواء علیهم انذروا ام تناذروا
فمن کان منهم مرسلاً کان مرسلاً
الی نفسه او غیره ذاك یعسر
و ذاك لان الغیر ایضاً کمثله
فمن کان منهم آمرا کان یومر
و مامورهم ایضاً کتاب و امر
لآمره حقاً کذلك یعثر
و اعشار شئی نفسه مثل ما مضی
عسیر محال مثله لا ییسّر
رجعنا الی ما قد آتیناه اولا
و قلنا اردنا منه ما هو یزیر
کتاب حوی ما یتبعه اولو النهی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مــن الهــدی و الــعــلــم الــذی هــو یسّــر

فــلــولاہ کــنــا فــی الــضــلال کــغیــرنــا

و ذقــنــا کــمــا ذاقــوہ ام هــو اکثــر

کتــاب شــفــاء لــلــصــدور ویــالــہ ؟

مــن الــخیــر و الــفــصــل (الــفضــل) الــذی لا یغــمــر

کتــاب هــدانــا حســن اخــلاق ربــنــا

کتــاب هــداہ خیــرکــم لا یــزنتــر

کتــاب هــدانــا ان نــج رســولــہ

هــو الــمــلك الا بهــی الســنــی الــمــظهــر

کتــاب هــدانــا الاجتــمــاع فــلا نــری

عــلــی الــحــق مــن رانــی الیــنــا یبــختــر

یــفــرق شــمــل الــمــســلــمین بــقــولــہ انــا

الــمــقــتــدی الــخبــر الامــام الــمــوزر

انــا الــحــجة البیــضــاء فــی کــل ســاعة

اغــوص عــلــی عــلــم عــلیــم و اصــدر

بــدر بهــی ذی ســنــاء فــلا تــری

مثــالًا لــہ فیــمــا یــردن و ابــصــروا

قــال انــا الــمــوعــود لــلــنــاس فــی الــدنــا

مسیــح و مهــدی تــعــالــوا فتــنــظــروا

عــلــی انــہ یهــدی الا نــاس عــلــی الســواء

لــقــد مــات عیســی فــانــظــروا و تــفــکــروا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فای کتاب الله ینطق هکذا

.. کن اقول ؟خیر النا ن یهدی ففکروا

و لست نبیا بالاصالة للوری

انا الظل لا الاصل الاصیل و اشکر

نعوا و سمعوا من کلامی و اننی

ارید جوابا یرتضیه مبصّر

لان مات عیسی فالرجوع محرم

الی هذه الدنیا لدیه مقرر

فکیف تقول المرء انی خلیفة

مسیح له فی القادیان تتر

و ان کان حیاً فالجواب میسر

وسمل علی من کان یخشی و یحذر

بان لیس هذا اذاك قط بلا مرا

فکیف یکون العبد حرا یوقر

و ان کان دعواه بانی مثیله

فما قوله قد مات عیسی فابشروا

لان مثیل الامر لا یقتضی ولا

ید الی الاعدام الممثل فاحزروا

علی ان ختم الانبیاء یقیمنا

علی منهج حقٍ سوی یدثر

اذا تم مضمار النبوة فی الوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فـمـــا قـولـــه شبـــه و مثـل فـــا بـصـــروا

متـــی لـــم یـــکـــن امـــر لامـــر مشـــارکـــا

فـــمـــا ذا و مـــا ذاك انـــظـــروا و تـــدبـــروا

لان مثیـــل الشـــئـــی یـــاتـــی مشـــارکـــاً

لـــه فـــی امـــور الـــذات و هـــو مـــقـــرر

عـــلـــی ان هـــذا جـــاء مـــن حـــصـــص لـــه

و ذاك لـــه نـــوع کـــذالك یـــوثـــر

و لیـــس نبـــی بـــعـــد حـــضـــرتـــه و لا

یـــحـــوم عـــلـــی الانـــکـــار الا مـــغـــذفـــر

فـــکیف یـــقـــول الـــمـــرء انـــی مسیـــحـــکـــم

و لیـــس شـــریـــکـــا فـــی الـــنبـــوـة یـــنـــذر

فـــان قـــال انـــی ظـــلـــه لا اصیـــلـــه

فـــمـــا الـــظـــل الا ضـــده الـــمستـــحـــقـــر

فهـــذا هـــو الـــمـــحـــروم مـــن نـــور شـــمســـه

و ذاك مـــضـــی نیـــر مـــنـــور

یبـــائـــن هـــذا ذاك (ذا ت ؟) حـــقـــا بـــلا مـــرا

فهـــذا هـــو الـــعـــرض الـــذی یتهـــور

و ذاك مـــحـــل قـــائـــم بـــاصـــولـــه

بـــنـــاء قـــوی امـــره لا یـــصـــور

فـــان کـــان هـــذا مثـــلـــه او مثیـــلـــه

فـــقـــل کـــلـــنـــا الامثـــال واطـــال یـــخبـــر؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال (كتاب) نبى الله انى مثلكم
و ليسوا النبيين الكرام ففكروا
لانهم مثل النبى لكونهم
اناساً كما كان النبى فحرروا؟
فما قاس مردود؟ بقول اقوله
فقد قلت ما فيه الكفاية فاشكروا
و ليس(نبى؟)نبينا خصمنا و خصيمنا
بل الخصم ضد النبى مقرر
براهمة الهند الذين نراهم
حيارى يرون ما يراه و يامر
بان الاناس الساكنين على البرى
جميعا صحيفات عن الرب تذكر
فليس كتاب ناطقا عن حقوقه
وكلهم فى الوحى يسوى و يخبر
و ليس نبى خاتما النبوة
و ليس كتاب نازل جاء ينذر
عجيب على اهل الذكاوة و النهى
اذا ما دروا ان النبوة تعسر
لختم النبوات البهية عند؟ ما
امات الكريم حى من جاء ينذر
ترجهم؟ نحو العلامات و هى لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفيد اذا الاصل كان تهور
فما ذا حراب ؟ القوم بعد رسولنا
مسيلمة الكذاب اذ جاء يا شر
و ما ذا اتفاق القو م بعد رسولنا
على ان الهام الورى لا يهز بر
و ليس ببرها ن على من دعا؟؟ من
كرام خليفة الكريم فذ كروا
و ليس بمغنى من دعاه من النصوص
بل امره امر عجيب فيهجر
عجيب علينا المسلمين اتباعه
و لو جاء فى ا ثوا ب يتبختر
عجيب علينا بعد اقرارنا بما
اتانا به ذاك النبى المطهر
ايترك ذاك العذب سا غ حلا له
با ل رأه المرء كالنهر يسجر
تلو ن فى رقرقه وكان
تلون غول خيشعور تختعر
سمعنا و اقررنا بان ثلاثة
من الا و جه اللتى تلوح و تزهر
تكون براهيناً لمن قد اتى بها
فمن لم يسلمها يعاب و يوتر؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فمنهن احساس سليم و بعد ذا
يعدون اخباراً بصدق يخبّر
و ثالثها عقل و ثم جميعها
و ليس سواها وجه يجسّر
فقول اله الخلق ثم نبيه
يعمهما الاخبار بالصدق فا شكروا
و كذلك اخبار الاناس كثيرهم
اذا اخبرونا بالتواتر فازبروا
يضل به من كان فيه مسلّكا
يقول الا ياليت قومى يشعر
بانى فضل ضل عن مسلكى فلا
مسلك يدينى الطريق و يشكر
يقيد طوراً لغوه؟ بزيادة
و اخرى بنقض فهو هميان يصفر
يفور كتنّورٍ مراراً او ربما
يفور كخاشٍ ربه يتضور
الم يدر ان الاطلاع على المغيب
لا ينفع المرء الذى لا يعذر
اذا كان مما ليس يعثره على
مشارع للشرع الجديد فيخبر
و ذلك و مختص بمختار ذى العلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبارک و یعطی من یشاء و یقتّر ؟
و الافدخ قاله لنبینا
جهارا فلم ینکره الا المعذمر؟
جهاراً بلا شك و حریب و ریبةٍ
بمحضر اصحاب صغیر مصغر
و لیس نبینا عندنا بل محقر
صبی و فی امره لا یوقر
و لیس ولیاً قائماً بمحبته
لامر الا له الحق ذاك الجوکر؟
بل شك فی اسلامه و وفاته
سواه و ذا یروی و یوعی و یوثر
علی ان اخبارا بریب یریبها
وبحزه؟ الریاب امر مختعر
و لیس من الحق الحقیق لدی الوری
و لا مثله یجنی و یوعی و یوثر
و دعوی المسیح القادیانی اننی
اقول علی علم هباء تختعر
فقد ابطلوا دعواه من غیر ریبة
من اراد لم ینکره الا المنکر
عجبت لقومی کیف زال عقولهم
یهدون امتاً امره لا یشغر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الم ينظروا ان الفراسة حقنا

اذا حصلت فينا به نتذخزر

فنخبر طورا ان هذا يضرنا

و هذا يفيد القوم حقاً و ينصر

و هذا يروم؟ العلم و الدين و الهدى

و هذا المشمخر الغرور يدنقر

و هذا يقيم الخلق عن نهج ؟ العنى

و هذا يزكيهم و هذا يطهر

و هذا يديم النظر فى طلب العلى

و هذاك يغوين و هذا يشنطر؟

و هذا العليل الجسم يرتاد موته

فلا يعدون الموت فهو مقدر

و هذا الزكى الطاهر الاصل قد حوى

علوفا فيرضى الخلق و هو موقر؟

على ان احوال الورى لا يعدها؟

خبير اناس بالحساب موّزر؟

ولا يعلم الاحوال الا مليكنا

خبير لقطميرٍ و ما هو اصغر

عليم بادواء الورى و دوائهم

فمن شاء فليومن و من شاء يكفر

فمكة اهلها و سكانها بها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا دری بما فیها شعاباً و اجرر

الم تر جعفر الکرام و قد اتی

خبیث رشیداً بالمغیبات یخبر

و اخبر حیناً ان یوم وفاته

قریب بلا ریب و ذا سوف یقبر

فاخبرتهم ؟ هذا و ضاق صدورهم

و قاموا علی احر؟؟ یخاف و یحذر

علاه بسیف ثم قال ایا فتی

کم العمر باق و هو خزیان ینظر

فقال لعمری مدتی لمدیدة

فا حماه ذاك و الحرّ ذاك و الغضنفر

فسّر ؟ فسرّ؟ امیر المومنین بفعله

و زال هموم قد اتت تتکدر

دری ان من و ا عاجزا کیف یدعی

باخبار امر دائما عنه یحذر

فان حیاتنا و موت جمیعنا

بامر اله الخلق حقا مقدر

فنحن علی جهل بمقدار خطنا؟

عن العمر فی دار الفناء نعذر

اصاح تری نورا مزیلا عن العمی

مضیئا منیرا نیّرا یتنوّر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـــن الاحـــرف الـــلاتـــی حـــواهـــا تـــلا لـــو
نـــجـــوم اضـــاء ت لاتـــغـــور و تـــزهـــر
تـــضـــئـــی؟ طـــریـــقـــا مستـــقیـــمـــا مسـلّـــکـــا
الـــــی ان دعـــــواه هبـــــأ تـــخـتـــعـــر
و مـــــا یـــدعـــی مـــن کـــون عیســـی میتـــا
یتـــجـــدیـــده هـــذا انتـــحـــال مـــفـــرر
فـــان الامیـــن السیـــد الهـــنـــدی نبـــی لهـــم
بـــنـــاء رفیـــعـــا قـــولـــه ذاك اشهـــر
ومـــا مـــات الا مـــن ســـنیـــن قـــلائـــل
و عـــاش طـــویلاً امـــره لا یـــمستـــر
عـــلـــی انـــه لـــمـــا تـــلالاء لـــلـــوری
بـــآیـــات صـــدق ان عیســـاه یـــقبـــر
فـــمـــا الـــنـــفـــع فـــی اثبـــات قبـــر قـــوی بـــه ؟
و لتـــصـــویـــره الـــظـــلـــی لـــلـــنـــاس فـــاتـــعـــروا؟
بـــاخبـــار مـــن یـــزری عـــلیـــه بـــلا مـــراء
احـــادیـــث جـــاء ت مـــن خـــرافة تـــوثـــر
نـــعـــم قـــولـــه مـــن بـــعـــد ذاك انـــنـــی
مسیـــح جـــدیـــد بـــعـــد مـــا صـــار یـــقبّـــر
نـــعـــم قـــولـــه ان التـــصـــاویـــر لـــلـــوری
ابیـــحـــت جـــدیـــد لیـــس فیهـــا یـــحـــذر؟
عـــلـــی ان تـــصـــویـــر الـــجـــلیـــل مـــقـــامـــه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يزار و لا يرعاه الا مطهر

نعم قوله لا تقتدوا احداموا

اناس حواهم فضله المتكبر

جديد فليسوا مقتدين سواهم

فما بالهم خانوا و جالوا و خّروا

فمن يعترت منهم مقيماً باجره

يصلى اذا ما الناس ادوا و يحثروا

و الا فيعروه ملال ؟ فيبتغى

مذاهب لغشاها و ماء فينخر

يعلل طوراً بالسواك و تازه

بذاك الا عضداء تضىء و تزهر

تقول تركت الامر و هو محتم

على فربى بالجماعة يامر

و لكننى لا عجيب فى تركتها

بامر مسيح القاديان و احذر

يمن اله الخلق طراً بانه

يولف بيننا و ذاك مقرر

و هذا يفرّق الجميع بقوله

و فعل له حتى يخاف و يعزر

فكيف يهجر؟ المرء ما يقتدى به

بغير تقاه و هو امر محقر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهذا هو الامر الذی تبغیه من
یقبله فیما یقول و یزیر
لیصد عن الجمع الجمیع و نفسه
یصد فمن یحمی و من هو یفر؟
نعم جد منه انهم یجزونه
باسماء اولاد لهم ثم یامر
لهم بازدواج او فراق فکلهم
اسیر لدیه امره لا یغیر
سواء علهم قطع رحم و وصلها
اذا ما اتاهم ما یراه و یوثر
نعم جد منه انهم یخبرونه
بایراد لفظ الاحمدی فیاشر
لترکهم مختار صدق؟ ذی العلاء
و سماکم عما ذکرت یذکر
نعم جد منه ازم یرتجونه
اذا ما دنا یوم عسیب مشنزر
و یاتوه من یاتیه سفراً مشتمراً
و مسّخجدا فیما وهاه محّذر
یشمجر کالرمیمان ضلّ سبیله
الیه و یهدیه فینبئی و یخبر
نعم جد منه انهم یجتنبونه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیــــاتــــونـــــه و الشـــــیء بـــــالشــــیء یــذکــــر
فـــمــــن لـــم یـــود الــمـــــال و هـــو یـحـتـــم ؟
عـــلیـــــه فـــذا یــقـــلـــــی و یـشـــنـــــا و یهـــجــــر
و لـــو لـــم اخف ربـــی تـــعـــــالـــی و شـــئـــونـــــه
و اکرم من یهدی الوری و یذکر

ہفت روزہ اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹۰۷ء کے شماروں (۱۱ جنوری، ۱۸ جنوری، ۲۵ جنوری، یکم فروری، ۱۵ فروری، ۲۲ فروری، ۸ مارچ) میں درج بالا اشعار اس قصیدہ کے موجود ہیں، مجھے یہ شمارے فوٹو کی صورت میں حاصل ہوئے تھے، اور کاغذ خستہ اور پرانا ہونے کی وجہ سے فوٹو بھی اچھی نہیں آئی، اس لئے اسے پڑھنا کارے دارد ہے۔ تاہم جیسا کچھ مجھ سے پڑھا جاسکا ہے، نقل کر دیا ہے اور درخواست ہے کہ اگر کوئی صاحب علم اس کی تصحیح میں میری مدد فرمانا چاہیں تو رابطہ کئے جانے پر انتہائی ممنون ہوں گا اور بعد تصحیح اسے کسی دوسری جگہ نقل کر دیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ بہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرقات

ثنائی ورودِ قادیان

(ذیل میں چودھویں صدی کا مسیح، نامی کتاب سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ورودِ قادیان کی دلچسپ روداد ملخصاً نقل کی جارہی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کی زندگی میں ناول کے انداز میں لکھی گئی تھی اور امید ہے ناظرین محظوظ ہوں گے۔ بہاء)

جاڑا ہے کہ زمہریر کا طبقہ ٹوٹ گیا ہے۔ ہوا کے سناٹے سے کان بہرے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے تن آور درخت بید کی طرح کانپ رہے ہیں درختوں کے پتوں پر برف جو جم گیا ہے ایک دوسرے سے وصلی کاغذ کی طرح چمٹے ہوئے بزبان حال کہہ رہے ہیں

جیسے کہ وصل کی شب ان سے لپٹتے ہیں ہم
یوں وصلی کے بھی کاغذ چسپاں بہم نہ ہوں گے

پرند پروں میں سر چھپائے آشیانہ میں بیٹھے ہیں، منہ باہر نہیں نکالتے، انسانوں کی بغلوں سے ہاتھ جدا نہیں ہوتے، کنار دلدار کا مزہ لے رہے ہیں، دم تقریر دودِ جگر منہ سے نکل کر دھواں دھار ہو جاتا ہے، بات دم گفتار زبان سے نکل کر لبوں پر جم جاتی ہے، سامع کے کان تک جانے کا بار نہیں پاتی ہے۔ دانت سے دانت بجتے ہیں صبح ہوگئی ہے خورشید خاور حجرہ افق سے نکل آیا ہے مگر ڈر کے مارے چادر کہر سے منہ چھپائے کانپ رہا ہے۔ کہر کا غبار چاروں طرف چھا رہا ہے۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو رہا ہے۔ ہاتھ سے ہاتھ مارا نظر نہیں آتا، راستہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کیا ذکر ہے۔ انگیٹھیوں میں آگ ٹھنڈی ہوگئی ہے لوگ ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں مگر حرارت نہیں آتی۔ ایک کچی سڑک پر کیچڑ میں ایک یکہ پھنسا کھڑا ہے گھوڑا جان توڑ کر زور لگاتا ہے مگر پہیہ حرکت کیا جنبش نہیں کھاتا ۔گویا برف میں جم گیا ہے یکہ والے کی آواز کانپ رہی ہے ہاتھ پاؤں شل ہورہے ہیں مگر تاہم وہ کوشش کر رہا ہے تین چار آدمی کالی وردی پہنے کمبل کی بارانی میں لپٹے یکہ کو زور لگا کر دھکیل رہے ہیں مگر یکہ بھی نہیں ہلتا۔

ایک صاحب شنگرفی رنگ کی پشمینہ کی چادر سے منہ سر لپیٹے یکے کے اندر بیٹھے ہیں آنکھ اور ناک سے پانی جارہا ہے رومال سے پونچھتے پونچھتے ناک گوشت کی بوٹی کی طرح لال ہوگئی ہے۔

سپاہی: اجی حضرت مولانا! آپ کو تو ضرورت ہوگی، ہم غریب سپاہیوں کو ناکردہ گناہ کیوں عذاب میں پھنسایا؟

دوسرا: یہ تو یکہ میں منہ سر لپیٹے ہاتھ پاؤں چھپائے بیٹھے ہیں۔ چلو یہ پاس گاؤں ہے وہاں چل کر آگ اور لکڑیاں لائیں سینک کر ہاتھ پاؤں کھولیں۔

تیسرا: یہ بزدلی خوب نہیں۔ اگر کوئی معرکہ آرائی ہو تو تم کیا کرو

چوتھا: حوالدار صاحب! ان میں سے ایک آدمی کو ضرور بھیج دینا چاہیے جب تک دھوپ نکلے آگ جلا کر سینکیں گے۔ جب دھوپ نکلے گی تو یکہ کو گھوڑا کھینچے گا۔

حوالدار: اچھا تم سے ایک آدمی جاؤ۔ مولوی صاحب آپ حقہ تو نہیں پیتے؟

مولوی صاحب: نہیں صاحب میں حقہ تو نہیں پیتا مگر آگ تو ضرور منگانی چاہیے

حوالدار: حضرت مولانا صاحب! اس موسم میں سفر؟ ہم لوگ تو ملازم پیٹ کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں آپ کو ایسی کیا ضرورت پیش آئی۔ جو اس قدر تکلیف شاقہ گوارا کی۔

مولوی صاحب: کیا کہیں۔ تم مرزا کو تو جانتے ہو گے؟

حوالدار: واہ صاحب! آپ نے مرزا کے جاننے کی بھی ایک ہی کہی وہ تو شیطان سے زیادہ مشہور ہے، اسے کون نہیں جانتا۔

(خوب! یہ مولانا صاحب تو ہمارے مخدوم مکرم معظم حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ہیں۔ یہ اس وقت یہاں کہاں؟)

مولوی صاحب: میں نے قادیان جانا ہے مرزا قادیانی نے ایک رسالہ اعجاز احمدی چھاپا ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہم کو مخاطب کر کے لکھا ہے:

اگر یہ (ثناءاللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیش گوئی کو جھوٹی ثابت کریں تو ہر ایک پیش گوئی کے لئے ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا، اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔ (اعجاز احمدی۔ص ۱۱)

مولوی ثناءاللہ نے کہا تھا کہ سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم آپ کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں۔ رسالہ نزول مسیح میں میں نے ڈیڑھ سو پیش گوئی لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناءاللہ صاحب لے جائیں گے اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب کیلئے اپنے مریدوں سے ایک ایک روپیہ لونگا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا وہ سب ان کی نذر ہوگا۔ (اعجاز احمدی۔ص ۲۳)

اسی بیان کے متعلق ایک دو پیش گوئیاں بھی جڑ دی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ مولوی ثناءاللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے

۱۔ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی

۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائیگا تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔

۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۳۷)

حوالدار: اجی حضرت! کیا آپ مرزا کے وعدوں سے واقف نہیں اگر وہ ایسے وعدہ وفا ہوتے تو یہ جائداد، اور زیورات اور حلوائے تر اور قورما اور پلاؤ کہاں سے اڑاتے، آپ نے سنا نہیں کہ بخیل نے کسی شخص سے کہا کہ ہمارے گھر ہمارے دادا کے وقت کا اچار ہے۔ کسی نے کہا، ارے میاں ہمیں بھی دکھانا کہ اس کا کیسا ذائقہ ہے بخیل نے کہا، جو اس طرح دکھاتے تو وہ کیونکر رہتا۔

سو حضرت! ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں اور کھانے کے اور ہیں۔ مرزا ایسی کچی گولیاں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیلے جو کسی کے دم میں آجائیں ۔اچھوں اچھوں کو اس نے دم دیا ہے کسی کے قابو میں نہیں آتے ، لاکھوں انعام کے اشتہار شائع ہو چکے کسی کو کوئی پیسہ ملا؟ سینکڑوں آدمی مناظرہ کیلئے بلائے گئے کسی سے کسی بات کا فیصلہ ہوا؟ آخر کو للو نکل گئے اور سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہے

(اس عرصہ میں سورج نے منہ دکھایا، دھوپ کی گرمی سے ذرا ہاتھ پاؤں کھلے، یکہ معہ مسافران آگے کو روانہ ہوا کبھی ٹیلہ پر یکہ چڑھا اور کبھی گڑھے میں دھڑام کر کے گرا

مجھ ناتواں کی چال ہے جوں مرغ بسمل کی تڑپ
ہر ہر قدم پر ہے گماں یہ رہ گیا وہ رہ گیا

غرض بصد حیرانی صبح سے چل کر قریب عصر قادیان پہنچے ..خدا کا شکر بجالائے ..مرزا کو بذریعہ رقعہ اطلاع دی)

(اس کے بعد شیخ الاسلام اور قادیانی خط و کتابت نقل کی ہے جو اوپر منقول ہو چکی ہے، اور اس کے بعد پھر لکھا ہے:)

مرزا قادیانی: خبیث گستاخ حفظ مراتب تو جانتے ہی نہیں، اس سور سے کوئی دریافت کرے کہ خدا کے مرسل اور نبیوں کو اسی طرح شوخی اور شرارت سے گستاخانہ خط لکھا کرتے ہیں۔

حواری: حضور یہ کیا، اس کے ہم خیال یہودی صفت علماء اسلام کل دریدہ دہن گستاخ ہیں۔ خدا کے مسیح موعود اور مرسل صادق اور نبی برحق کی شان میں بے ادبی کرنا اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا ہے خدا ان کو سزا ابھی تو نہیں دیتا۔

مرزا قادیانی: ان گونہ خور یہودیوں کے بڑے بھائیوں کو عنقریب کتے کی موت مارے گا کہ بدذات اونٹوں کی طرح سوتے رہ جائیں گے۔

حواری: ہم اس کو کبھی نہیں بولنے دیں گے۔ گدھے کی طرح دم لگا کر بٹھائیں گے اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے لعنت ہی لے کر جائے گا۔

مرزا قادیانی: اس نابکار سے کہہ دو کہ وہ لعنت لے کر قادیان سے چلا جائے۔

حکیم محمد صدیق: (جو مولوی صاحب کا خط مرزا صاحب کی خدمت میں لے گئے تھے، ان مغلظ دشنام کو سن کر سخت حیران ہو کر واپس آئے، مولوی صاحب سے)، حضرت سننے میں اور اس وقت کی حالت دیکھنے میں بڑا فرق ہے ہم حلفیہ بطور شہادت کہتے ہیں کہ ایسی گالیاں ہم نے مرزا صاحب کی زبان سے سنی ہیں جو کسی ...سے بھی کبھی نہیں سنیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ابراہیم: (یہ بھی حکیم صاحب کے ساتھ تھے) میں بیان نہیں کر سکتا جو الفاظ مرزا صاحب نے علماء اسلام کی نسبت عموماً اور آپ (ثناء اللہ) کی نسبت خصوصاً فرمائے ہیں۔

حواری: (مولوی ثناء اللہ سے) یہ خط حضرت اقدس امام ہمام نے بجواب تمہارے خط کے دیا ہے۔

مولوی صاحب: (خط دیکھ کر) چونکہ میرا روئے سخن خود بدولت سے تھا اس لئے میرا حق تھا کہ میں کسی ان کے ماتحت کی تحریر نہ لیتا مگر اس خیال سے کہ پبلک کو مرزا جی کے فرار کا نشان بتلایا جاوے اس خط کو قبول کرتا ہوں۔ ان حضرات مرسلین رقعہ یا گواہان کی حالت پر افسوس نہیں بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایسے لوگوں کو دراز ریش دیکھ کر مولوی یا عالم سمجھ لیتے ہیں جن کو یہ بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور تحقیق ایک ہی چیز کا نام ہے رشیدیہ جو علم مناظرہ میں ایک مستند کتاب ہے اس میں صاف مرقوم ہے کہ کسی مسئلہ کی نسبت دو شخصوں کا نیک نیتی اور سچائی کے اظہار کرنے کی غرض سے متوجہ ہونا اسی کا نام مناظرہ ہے۔

حوالدار: مولوی صاحب سلام۔ کیوں صاحب! ہم کیا کہتے تھے حضرت! ہم ایسے لکھے پڑھے نہیں مگر اردو کی کتابیں دیکھ کر اپنا مطلب سمجھ لیتے ہیں مرزا صاحب کا حال کوئی مخفی راز تو ہے نہیں روز اخباروں اور اشتہاروں میں شائع ہوتے ہیں کسی اقرار پر کسی جگہ قائم رہے ہیں جو آپ سے وعدہ وفا کرتے:

کرے ایفا وعدے کا اقرار کر کے کوئی اور ہوگا وہ مرزا نہ ہوگا

حکیم محمد صدیق: حضرت بندہ نے امرتسر سے چلتے وقت عرض کیا تھا کہ آپ کیوں ناحق خراب ہوتے ہیں مرزا صاحب ہرگز آپ کے مقابلہ پر نہیں آئیں گے اور نہ وہ گفتگو کرینگے۔ یہ ان کی عادت مستمرہ ہے دعوت تو دے بیٹھتے ہیں مگر پھر بہزار حیلہ گریز کر جاتے ہیں۔

مولوی صاحب: ان کی حجت تو پوری کرنی تھی یہ تو میں بھی جانتا تھا کہ مقابلہ پر وہ نہ کبھی پہلے آئے ہیں نہ اب آئیں گے۔....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعونی خبریں

ذیل چند خبریں نقل کی جا رہی ہیں جو مختلف مواقع پر اخبار اہل حدیث امرتسر کی زیر نظر فائلوں میں شائع ہوئیں اور جن میں قادیان اور قادیانیوں میں طاعونی وارداتوں کا ذکر ہے۔

سرکاری رپورٹ ہے کہ قادیان میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۶۰۔ آدمی آلودہ طاعون ہوئے اور ۵۲ فوت ہوئے اور دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶۔ آدمی آلودہ ہوئے اور ۲۷ فوت ہوئے، اور تیسرے ہفتہ میں ۸ فوت ہوئے، حالانکہ ۲۸۔ اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکال دیا تھا کہ قادیان میں اب آرام ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)

افسوس کہ مولوی جمال الدین ساکن سید والا ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تھا طاعون سے (بقول کاہن) کتوں کی موت مارا گیا۔ (نامہ نگار) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱۲)

اگرچہ قادیانی اخباروں میں ابھی تک دارالامان ہی لکھا جاتا ہے اور ایک زمانہ میں دعوی سے کہا گیا تھا کہ قادیان طاعون محفوظ رہے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے مگر اب کیا حال ہے۔ روئداد مفصلہ ذیل پڑھو

ہفتہ مختتمہ ۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء طاعونی اموات

کالی زوجہ مہتاب شاہ۔ دوست بی بی زوجہ شیخ احمد۔ عیدا ولد فتح دین۔ کریم بی بی زوجہ نتھو۔ نواب بی بی زوجہ فتح دین۔ بڈھی زوجہ پیراں دتا۔ بنو والد اسماعیل۔ رکّھا ولد امامی۔ ننھی زوجہ بوڑا۔ سندر لد روڈا۔ لبھو ولد امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین

ہفتہ مختتمہ یکم اپریل ۱۹۰۵ء

جیون ولد دینا۔ کیسر سنگھ ولد گلاب سنگھ۔ ودہاوا ولد دیا کی۔ اللہ دتا ولد جانی۔ پچھی زوجہ مولا۔ جمیتا ولد بہولا۔ بوٹا ولد رلدو۔ بانی ولد بوٹا۔ عمر دین ولد کمان۔ بھاگو زوجہ سبحان۔ مہر ولد کشن سنگھ

ہفتہ مختتمہ ۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کرم بی بی زوجہ عمر دین

بتلایئے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جس کی کل آبادی اڑھائی ہزار کے قریب ہو اتنی اموات کیا تباہی نہیں۔ کیا یہ اموات بمبئی کی آبادی کے لحاظ سے زیادہ نہیں، پھر محفوظ کیسے۔ تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے۔ وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶)

قادیانی کاہن کے ایک مرید بابو عطا الٰہی وزیر آبادی سٹیشن ماسٹر لالہ موسی نے امرتسر میں اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے سامنے بیان کیا کہ جن دنوں افضل اڈیٹر البدر طاعون سے مرا ہے قادیان میں مرزا صاحب سے میں ملنے گیا تھا تو سات روز بعد ملاقات ہوئی کیونکہ مرزا صاحب خود بھی طاعون میں آلودہ ہو گئے تھے آپ کو خون کا بول آتا رہا آپ نے خود فرمایا کہ یہ طاعون تھا مگر مجھے خدا نے پہلے بتلا دیا تھا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا۔ کیا عجب ہے کہ: چاہ کن را چاہ درپیش (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۰۵ء ص ۹)

طاعونی اموات کا حساب: ۱۸۹۶ء میں ۱۷۰۴۔ ۹۷ء میں ۵۶۰۵۵۔ ۹۸ء میں ۱۰۱۸۵۳۔ ۹۹ء میں ۱۳۴۷۸۹۔ ۱۹۰۰ء میں ۹۳۱۵۰

۱۹۰۱ء میں ۲۷۳۶۷۹۔ ۱۹۰۲ء میں ۵۷۷۴۲۷۔ ۱۹۰۳ء مین ۸۵۱۰۲۶۳۔ ۱۹۰۴ء میں ۱۰۴۲۲۹۸

۱۹۰۵ء میں ۹۵۰۸۶۳۔ ۱۹۰۶ء جنوری سے اپریل تک ۱۷۰۰۰۰

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء: جو طاعون سے اموات ہوئیں ان کی ضلع وار تفصیل: حصار ۱۰۰۔ رہتک ۱۹۷۹۔ گورغاؤں ۱۳۷۔ دہلی ۵۷۷۔ کرنال ۷۳۳۔ انبالہ ۱۶۷۸۔ ہوشیار پور ۸۱۵۔ جالندھر ۲۴۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لودیانہ ۲۴۱۱۔ فیروزپور ۱۷۰۹۔ منٹگمری ۲۶۹۔ لاہور ۲۷۰۔ امرتسر ۱۱۳۲۔ گورداسپور ۲۲۷۵۔ سیالکوٹ ۳۷۸۱۔ گوجرانوالہ ۵۲۵۴۔ گجرات ۲۶۵۹۔ شاہ پور ۱۱۸۴۔ جہلم ۵۲۷۔ راولپنڈی ۴۳۶۔ اٹک ۲۳۱۔ ملتان ۱۔ ریاست پٹیالہ ۱۲۳۶۔ کپورتھلہ ۷۶۴۔ مالیرکوٹلہ ۱۰۶۔ جنید ۲۰۰، کلیسہ؟ ۱۱۹۔ فریدکوٹ ۱۱۷۔ نابھہ ۱۷۷۔ کل ۳۴۴۳۶؟ ۔اس سے گذشتہ ہفتہ ۲۹۱۵۴۔ پچھلے سال کے اس ہفتہ میں کل ۴۲۷۵۔ (کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

ثنائی تبصرہ کتب

مرزا قادیانی کی تذکرۃ الشہادتین پر ریویو

مرزا صاحب نے آج کل ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین ایک سوبیس صفحوں کی اردو عربی میں شائع کی ہے مضمون حسب معمول وہی حضرت مسیح سے رقابت۔ وہ مرگیا میں زندہ ہوں۔ میں ایسا ہوں یہ ہوں، وہ ہوں ۔ان باتوں کے علاوہ خاص مضمون جس کے نام پر یہ کتاب لکھی گئی ہے ایک افغانی کا سنگ سار ہونا ہے جو مرزا سے بیعت کر کے افغانستان میں مرزائی مسیحائیت پھیلانے پر کمر بستہ ہوکر گیا تھا۔ جس کو بقول مرزا، امیر صاحب والی کابل نے بفتوی علماء افغالستان سنگسار کردیا اس واقع کو مرزا جی نے بڑی رنگ آمیزی الف لیلی کی طرز پر لکھا ہے اور امیر صاحب پر بہت جھلائے ہیں اور مسیحائی کا دم مارا ہے کہ اس نے میرے خلیفہ ملا عبد اللطیف کو ناحق شہید کروادیا امیر بڑا ظالم ہے سنگ دل ہے سفاک ہے وغیرہ۔ اصل وجہ قتل بقول، تو جان نہ جان میں تیرا مہمان، یہ بتلائی ہے کہ امیر صاحب نے سن لیا ہوگا کہ میں (مرزا) جہاد کا مخالف ہوں اور ملا مذکور بھی جہاد کی مخالفت کرتا تھا اس لئے افغانستان کے ملاؤں نے ان کی نسبت فتوی کفر لگا کر سنگسار کرادیا پھر اسی ضمن میں لگے ہاتھ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی پر بھی لے دے کر ڈالی ہے، فتنہ انگے شر انگیز وغیرہ الفاظ سے اشارہ کر کے لکھا ہے کہ اسی نے امیر کو جا کر میری کتابوں کا مضمون بتلایا ہوگا کہ میں جہاد سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو روکتا ہوں۔ واقعی اس کے تو ہم بھی قائل ہیں کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے تو خدا جانے مسلمان آج کیا کچھ کر گذرتے ...کے پاس بھی تو آخر چھ کروڑ فوج اور بھس کے بارود پڑے تھے سچ پوچھو گورنمنٹ پر مرزا جی بڑا ہی احسان ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو جہاد سے روک رکھا ہے مگر کیا ہی افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے مرزا جی کی کچھ بھی قدر نہیں۔ مرزا صاحب بار بار احسان نہیں بلکہ اپنی خدمت پیش کر کے دست دراز کرتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے گورنمنٹ کوئی نظر عنایت کرے اور بار بار عرض کرتے ہیں کہ مجھ کو مسلمان محض اس وجہ سے برا جانتے ہیں کہ میں جہاد سے روکتا ہوں اس پر بھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی قدر نہیں۔ آہ:

بجرم عشق توام کشتہ اند، غوغائیست

تو نیز بر سر بام آ عجب تماشائیست

مگر گورنمنٹ ہے کہ سب لوگوں کو جو ادنی سے سرحدی لڑائیوں میں شریک ہو کر گاؤں، دو گاؤں بھی گورنمنٹ کو فتح کرا دیتے ہیں خطاب دیتی ہے مگر ایں جانب کوئی توجہ نہیں حالانکہ انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کے روشن خیال سکرٹری حکیم محمد دین صاحب نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ مرزا صاحب کو اور نہیں تو خناس کا خطاب تو ضروری گورنمنٹ عنایت کرے، مگر افسوس صدائے برنخواست

خیر یہ تو مرزا صاحب کی جانب سے شکایتی الفاظ تھے اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب نے گورنمنٹ کو کوئی نابالغ بچہ تصور کر رکھا ہے یا یہ سمجھ رکھا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بھی کسی ریاست کی راجہ ہے یا یہ سمجھ رکھا ہے کہ وائسرائے بہادر یا خود شاہ معظم بھی مصر کے اس گورنر جتنی عقل کے مالک ہیں جسکی بابت شیخ سعدی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے شکایت کی کہ بوجہ امساک باراں کپاس جل گئی ہے خراج میں تخفیف کی جائے تو حضور نے جواب دیا کہ کپاس کیوں بوئی تھی ... بوتے تو نقصان نہ ہوتا کچھ شک نہیں کہ اگر آپ کی تعلیم کا اثر مسلمانوں پر ہوتا تو آج ضرور تصویر کا رخ اور ہوتا مگر خیریت سے آپ کی سنتا کوئی نہیں غور تو کیجئے کیسی معقول تقریر ہے کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب امیر کو میرے کتابوں کا حال سنا آئے ہوں گے بس وہ مجھ سے اس لئے بیزار ہیں کیا ہی ابلہ فریبی ہے واقعات کو محض اپنے قیاس سے گھڑ لینا آپ ہی کا حصہ ہے کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو آپ مسیح بھی تو ہیں علاوہ اسکے اگر مولوی صاحب نے آپ کی کتابوں سے جہاد کی ممانعت دکھا کر امیر مرحوم کو آپ سے رنجیدہ کرادیا تھا تو خود ان سے کیوں رنجیدہ نہ ہوئے انہوں نے بھی تو اقتصاد فی مسائل الجہاد لکھا تھا جسکے آپ خوشہ چین ہیں وہ تو کسی قدر مدلل بھی ہے آپ کی تقریر پر تو بجز آنجناب کی اپنی ہی وحی اور الہام کے کوئی دلیل نہیں ہوتی یہ کیا مولوی صاحب موصوف کے دماغ پر خدانخواستہ کوئی آفت پہنچی تھی کہ جہاد کی ممانعت سے امیر صاحب کو آپسے کشیدہ خاطر کراتے اور خود ان کو اندیشہ نہ ہوتا کہ میں نے بھی تو اقتصاد فارسی میں لکھ کر افغانستان بھیجا ہوا ہے۔

ناظرین یہ ہیں مرزا جی کی بھول بھلیاں جن سے گورنمنٹ کو بہاندنا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ

خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

خدا نے جس قوم کو حکومت دی ہے سمجھ بھی دی ہے۔ اس کی روز افزوں ترقی ہی اس کی سمجھ اور لیاقت کی کافی دلیل ہے۔ پھر کیا ممکن ہے کہ آپ کے اتنا کہنے سے کہ مسیح موعود کا فتوی ہے کہ دین کیلئے جہاد آج کل منع ہے گورنمنٹ آپ کی ممنون ہو جائے گی۔ افسوس ہے کہ آپ کے دام افتادہ مرید اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جو آپ کی تشریف آوری کا نتیجہ ہے کہ دینی جہاد کی ممانعت ہوگئی کیا اس سے پہلے لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے جہاد ہوتا تھا؟ کیا خفیہ اسلام کے مخالفوں کے اعتراضات کی پختگی ہے۔ حضرت سنیئے! یہاں آپ کے فتوی کی ضرورت نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے ہی سے بتلایا ہوا ہے افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین ۔(کیا تم لوگوں کو زور سے بتانا چاہتے ہو؟) نہیں معلوم مرزا صاحب نے کیا سمجھ رکھا کہ گورنمنٹ جہاد کی ماہیت سے واقف نہیں۔ سنیئے حضرت ہم بتاتے ہیں کہ جہاد کیا ہے۔ جہاد ایک خدا کی رحمت ہے اور کل نبیوں کی تعلیم ہے جس مذہب اور کتاب میں جہاد نہ ہو وہ مذہب ذلیل ہے اور وہ کتاب ردّی کے صندوقوں میں ڈالنے کے قابل ہے بھلا ایسے مذہب کو لے کر کوئی کیا کرے گا جو دشمنوں کی ایذاؤں کی مدافعت بھی نہ بتلائے اور اپنے پیروؤں کو روز افزوں ذلت ہی میں دیکھنا پسند کرے۔ دانا تو ایسے مذہب اور ایسی کتاب کو دور سے سلام کریں گے قرآن مجید بتلاتا ہے غور سے سنو اور اس رحمت الٰہی کا نام ذرہ سوچ کر لیا کرو اذن للذین یقاتلون ..۔(بے شک جن لوگوں کو ستایا گیا ہے ان کو اذن ہے کہ بھی ہاتھ اٹھائیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے) ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ کسی نمبر میں جہاد پر مفصل بحث کر کے مخالفین کے اعتراضات کی بھی قلعی کھولیں گے اور دکھاویں گے کہ کل دنیا قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کر رہی ہے مگر نا خلف شاگرد کسی طرح استاد سے اکڑ کر...

ایک بڑے مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی مسیحائی کے ثبوت میں حضرت مسیح سے ۱۲ مشابہتیں بتلائی ہیں جن میں سے ایک دو خاص قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ جیسے حضرت مسیح، قیصر روم کے ماتحت پیدا ہوئے تھے، میں قیصر ہند کے ماتحت ہوں۔ پھر وہی پکی خوش آمد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارا قیصر اس قیصر سے بہت اچھا ہے۔ بہت خوب۔

پھر کہتے ہیں کہ جس طرح مسیح بغیر جہاد کے تشریف لائے تھے میں بھی بغیر جہاد کے آیا ہوں۔ اس مشابہت میں تو مرزا جی نے اپنے دل کا راز داناؤں کے سامنے ظاہر کر دیا۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ ہاں واقعی آپ کی اس مشابہت سے جو مراد ہے اسی پر گورنمنٹ کی خاص نظر ہے کیونکہ گورنمنٹ سے انجیل میں حضرت مسیح کا وہ فقرہ مخفی نہیں۔ غور سے سنو! مسیح فرماتے ہیں، اور آپ ہی کو فرماتے ہیں:

یہ مت سمجھو کہ میں دنیا میں صلح کروانے آیا ہوں۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں (انجیل متی ۱۰باب کی ۳۴)۔

اور اگر مسیحی لڑائیوں اور جہاد کا زیادہ ثبوت چاہو تو اپنے خلیفہ راشد حکیم نوالدین سے پوچھئے۔ اور اگر وہ بھی منکر ہوں تو فصل الخطاب بمقدمة اهل الكتاب ان کے سامنے رکھ کر پوچھئے کہ یہاں پر آپ نے کیا غضب مارا ہے کہ مسیح کی لڑائیاں لکھ دیں ہیں، جن سے لازم آتا ہے کہ میں بھی لڑائیوں اور جہاد میں مبتلا ہوں۔ میں تو آج تک یہی کہہ کر گورنمنٹ سے اپنے راز مخفی رکھتا تھا کہ میں خونی مسیح نہیں ہوں، بلکہ اسرائیلی مسیح کی طرح بالکل منکسر المزاج، ایک سن کر کر سو کہنے والا، مگر آپ نے ڈبویا کہ حضرت مسیح کو ہی جہادی اور خونی مسیح لکھ مارا۔ اب تو ضرور ہے کہ یا تو میں مسیحیت کا دعوی چھوڑوں یا جہاد کروں۔ صورت اول تو ممکن نہیں کیونکہ مسیحائی چھوڑی تو رہا کیا، تم بھی فوراً مجھ سے چلتے بنو گے، ہو نہ ہو، تو دوسری صورت ہی اختیار کرنی پڑے گی۔ مگر اس کے لئے ابھی وقت نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقاید مرزا، اور کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر کا افتراء،

آج کے پرچہ کے ساتھ ایک ٹریکٹ عقاید مرزا، اور کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر کا افتراء، جو انجمن نصرۃ السنہ امرتسر نے دوبارہ چھپوایا ہے مفت تقسیم ہوتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے تمام نہیں تو مشتے نمونہ خروار، مرزا قادیانی کے عقاید معلوم ہوسکیں گے۔ حضرت مسیح کی قبر بابت جو مرزا جی نے عظیم بہتان اور تودہ طوفان قائم کیا ہے اس کے گرانے کے لئے یہ رسالہ ایک بڑی قلعہ شکن توپ کا کام دینے والا ہے۔ پس اسلامی اور غیر اسلامی اخبارات اس خبر کو درج کردیں کہ جس صاحب نے عقاید مرزا دیکھنا ہو.. وہ ٹکٹ محصول بھیج کر انجمن نصرۃ السنہ امرتسر سے مفت منگالیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶)

ضربت عیسوی یا ابطال مرزا

یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے ردّ میں شائع ہوئی ہے۔ گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ زیادہ زور حضرات انبیاء علیہم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح کی عصمت پر دیا گیا ہے۔ ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسی جو (بقول مرزا) حضرت عیسی کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی، اسکا ابطال جو اہل حدیث میں بھی نکل چکا ہے، یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونے کا جواب جو رسالہ عقاید مرزا میں مفصل مذکور ہے۔ مضمون تو پرانے ہیں جن کے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی ووافی دیئے گئے ہیں، اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے جو خود مرزا پر فرض ہے۔ ہاں اس کتاب سے مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ میں سوروں کو قتل کرنے آیا ہوں، اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں اور فرمایا کرتے ہیں کہ میرے دم تحریر سے تمام سوٴر (عیسائی) قتل ہو چکے ہیں۔ مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کی آواز آرہی ہے۔ شائد آخری سانس ہو۔ پتہ ریلیجس بک سوسائٹی لاہور انارکلی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موازنۃ الحق

کرشن قادیانی نے عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے اپنی دعوی مسیحیت سے الگ ایک بحث کانوں میں ڈال رکھی ہے یعنی حیات و مماۃ مسیح۔ حالانکہ اس بحث کو کرشن جی کی مسیحیت سے کوئی علاقہ نہ تھا مگر خواہ مخواہ تضیع اوقات کرنے اور پبلک کی توجہ اپنے دعاوی باطلہ سے پھیر کر ایک بے مطلب بحث کی طرف لے جانے کے لئے جہاں دیکھو اسی مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے اور اس کا نام رکھا ہے کسر صلیب کیونکہ بزعم ان کے عیسائیت اسی بحث سے فتح ہوسکتی ہے کہ مسیح کو مار دیا جائے مگر خوش قسمتی سے یا تو سمجھتے نہیں یا پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ مسیح کی موت کے مسئلہ سے تو عیسائیوں کو ایک گونہ تائید ملتی ہے۔ بھلا موت سے ان پر فتح کیسے ہوسکتی ہے جب کہ خود انجیل میں لکھا ہے کہ، مسیح نے چلا کر جان دی۔ پھر بتاؤ موت کا مسئلہ عیسائیون کی تائید ہے یا تردید اس فہم و فراست پر مسیح موعود اور مہدی مسعود اور سب سے آخر کرشن جی مہاراج:

بت کریں آرزو خدائی کی　　شان ہے تیری کبریائی کی

علاوہ اس کے مسیح کی وفات کے مسئلہ کے بانی سر سید احمد خان ہیں جنھوں نے اپنی تفسیر میں اسکو بڑے بسط سے لکھا ہے۔ اس بحث کو مسیح کی مسیحائی سے کیا تعلق۔ خواہ مخواہ تضیع اوقات کرنے کو اسے درمیان میں لایا جاتا ہے۔ ہاں مسیحیت سے تعلق آپ کی پیش گوئیوں کو ہے جو بقول آپ کے (شہادۃ القرآن۔ ص ۸۰) محک صدق و کذب ہوسکتی ہیں۔ اگر وہ سچی ہیں تو آپ بے شک سچے ہیں، اور اگر وہ جھوٹی ہیں تو آپ کے جھوٹ میں کیا کلام ہے۔ اسی لئے رسالہ الہامات مرزا میں اس بے تعلق بحث کو روگردانی کر کے اصل مطلب پر بحث کی گئی ہے، یعنی صرف آپ کی پیش گوئیوں کی جانچ کی گئی۔ مگر چونکہ باوجود اظہار بے تعلقی کے کرشن جی اور کرشن پینتھی ایسی بحث پر ہمیشہ زور دیا کرتے ہیں، اس لئے کتاب مندرجہ عنوان کے فاضل مصنف نے اس بحث پر مفصل محاکمہ کیا ہے۔ فریقین کی تقریروں کو بڑی شرح و بسط سے نقل کر کے فیصلہ دیا ہے۔ کتاب فارسی زبان میں ہے۔ مصنف اس کے جناب قاضی محمد اکبر تحصیل دار ہیں۔ مگر ملنے کا پتہ قاضی عبداللطیف قاضی خیل معلم افسران یورپئن مقام ایبٹ آباد ضلع ہزارہ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مقدمات

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات طویلہ کی مفصل روئداد طبع ہوئی ہے چاروں مقدمات کی پوری کیفیت جن سے قادیانی اور قادیانی پارٹی کی حرکت مذبوحی کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ پتہ مطبع سراج الاخبار جہلم (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء)

شہادت قرآنی علی کذب کرشن قادیانی

کتاب ہذا کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعووں کی تردید ایک شیعہ مصنف نے کی ہے۔ پتہ منشی عبداللہ لاہور چوک نواب صاحب (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۹)

ثنائی فتاوی

سوال: مرزا غلام احمد متنبّی کے قصبہ کا نام ان کے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ ق عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزا صاحب کا قول ہے کہ یہ لفظ اصل میں قاضیاں تھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔

جواب: کچھ شک نہیں کہ قادیان کا نام اصل میں قاضیاں والا تھا کثرت استعمال سے والا کا لفظ حذف ہوکر قاضیاں رہ گیا بعد میں محاورہ پنجابی ض، د سے اور ق، ک سے بدل گئے اور کادیاں ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکخانہ کی مہر میں یہ نام چھوٹے کاف سے ہی لکھا جاتا ہے جس کی بابت ڈاکخانہ کے... نہ کہ مرزا کے... بایماء حضرت کوشش بھی کی تھی کہ مہر تبدیل ہوجائے مگر نہ ہوسکی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۷)

ایک مستفتی ابراہیم خان صاحب کے سوالات کے جوابات شیخ الاسلام نے یوں دیئے ہیں:

سوال نمبر ۱۔ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں یا زندہ ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو کہاں ہیں۔ ان کی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوبارہ تشریف لانے کے کون سے دلائل ہیں۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس سے ہیں یا عقلی اور خیالی۔

جواب: حضرت مسیح زندہ ہیں خدا فرماتا ہے ان من اھل الکتاب الّا لیؤمنن بہ قبل موتہ یعنی جتنے اہل کتاب اس (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آویں گے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء ۔ بیہقی۔ یعنی تم کیسے اچھے ہوگے جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے۔

یہ سوال کہ کہاں ہیں؟ عقل سے ... جبریل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں۔ یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ کون کہاں ہے اور کون کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان کے بہت ہی چھوٹی ہے بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں۔ تو آسمانیات کا سوال کیسے۔ جہاں خدا نے ان کو حکم کیا ہوگا وہیں ہیں۔

سوال نمبر۲۔ جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا، وہ کون تھا۔ عوام الناس کہتے ہیں کہ وہ چور تھا۔ لیکن اس کی صورت حضرت عیسی کی ہوگئی اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے تو کس آیت یا حدیث کی رو سے۔

جواب: صلیب کی بات قرآن شریف میں اتنا آتا ہے کہ شبّہ لھم جس کے معنی ہیں کہ مسیح کا قتل یا صلب ان پر مشتبہ ہوگیا۔ جس کے متعلق حضرت ابن عباسؓ سے روایت آئی ہے کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص مسیح کا مخالف تھا اور یہ امر ممکن الوقوع ہے

سوال ۳۔ عہدہ امامت، عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے، یا الگ۔ اگر جزو ہے تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا ناجائز۔..

جواب: عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنی امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا نائب ہوتا ہے پس جس طرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی، اسی طرح اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا۔ نبوت کوئی مرکب چیز نہیں۔ بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جس میں مذکور ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔ اس معنی یہ ہیں کہ نبوت کے آثار میں سے چھیالیسواں حصہ ہے، نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۹۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: مرزائیوں کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اسلام میں چھوت چھات مثل ہندوؤں کے تو نہیں اس لحاظ سے کسی صریح کافر مشرک کے ساتھ بھی کھا لینے میں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں بعض دعوتیں جو موجب ازدیاد محبت فریقین کے ہوتی ہیں ان میں کسی بے دین آدمی (مرزائی ہو یا کوئی اور) کے ساتھ نہ کھانا چاہیے حدیث شریف میں آیا ہے لا یاکل طعامك الا تقی یعنی دوستانہ دعوت متقیوں کی کیا کرو اور انہی سے دوستانہ ملاپ رکھا کرو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

جناب مولانا مولوی صاحب۔ السلام علیکم: آج کل ہر ایک انسان تسلیم کرتا ہے کہ دنیا پر اللہ تعالیٰ کا عذاب مختلف صورتوں اور رنگوں میں نازل ہو رہا ہے طاعون سے کئی گھر بے خانماں ہو گئے ہیں گھروں کا کیا ٹھکانہ ہے کئی بستیاں نیست و نابود ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جب تک ہم پہلے رسول نہ بھیج لیں ہم کسی پر اپنا عذاب نازل نہیں کرتے ہیں۔ براہ مہربانی آپ اس عقدہ کو حل کر کے بندہ کی تسلی فرماویں بندہ بہت تشویش میں ہے

جواب: اس سوال کا جواب تو قرآن مجید میں بصراحت ملتا ہے غور سے سنیئے ما ارسلناك الا كافة للناس خدا فرماتا ہے ہم نے تجھ کو اے نبی تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا نام خاتم النبیین ہے پس اسی رسول بلکہ خاتم الرسل کی رسالت ہر بات میں ارسال رسول کے قائم مقام ہے جو لوگ اس رسول کو کافی نہیں جانتے بلکہ اپنی رسالت کا ذبہ کا سکہ بٹھانا چاہتے ہیں قرآن مجید ان سے سوال کرتا ہے ام لم یعرفوا رسولهم فهم له منكرو ن کیا انہوں نے ہنوز اپنے رسول کو نہیں پہچانا جو اس سے منکر ہیں۔ مطلب یہ کہ رسول آ بھی آ چکا اور اس کی بے فرمانی بھی ہو رہی ہے۔ پس اور کسی رسول کی حاجت نہیں، نہ آ سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: حضرت عیسی جب آسمان سے اتریں گے تو اس وقت مخالفین مذہب اس آیت پر اعتراض کریں گے کہ قرآن شریف غلط ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ عیسی آسمان پر ہے (جان محمد از جگراؤں)

جواب: حضرت عیسی کا آسمان پر ہونا جیسا مذکور ہے، ویسا ان کا دنیا پر آنا بھی تو مذکور ہے۔ ہاں اگر یہ ہوتا کہ دنیا پر کبھی نہ آویں گے، تو قرآن شریف پر اعتراض ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بابت کہا جائے کہ آج وہ بمبئی میں ہے اور آئندہ جمعہ تک اپنے مکان پر پہنچ جائے گا، تو اس کے پہنچنے کے دن یہ کلام غلط ہو جائے گا؟ نہیں، بلکہ صحیح ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۹)

☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه ا جمعین
و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بھاء الدین ۵۔اگست۔۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ